صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے ویسے نماز پڑھو۔

(البخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

قرآن وسنت کی روشنی میں

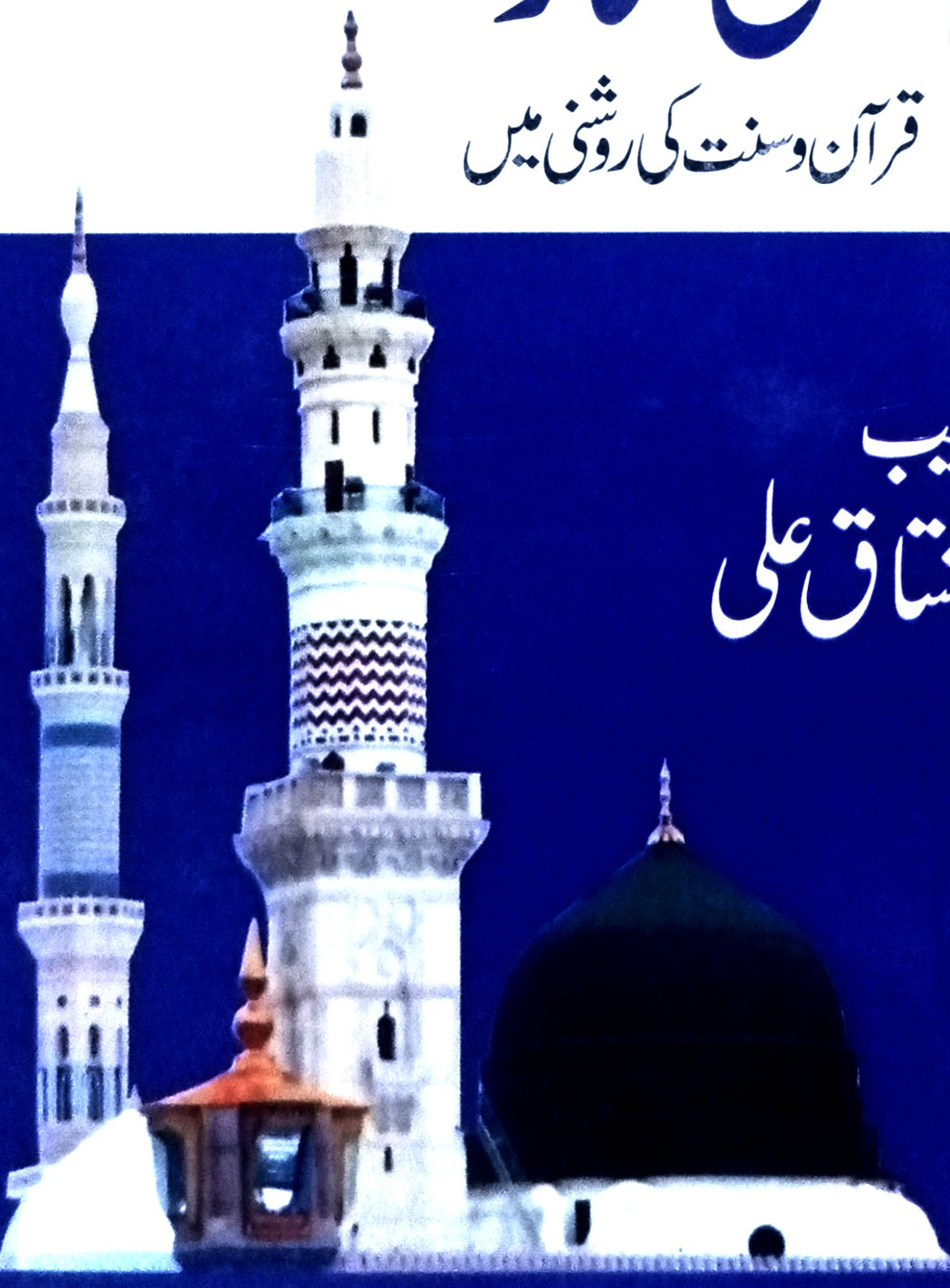

جمع وترتیب

پیر جی سید مشتاق علی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِيْ أُصَلِّيْ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

جمع وترتیب

پیر جی سید مشتاق علی

اس کتاب میں قرآن، سنت، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، سلف صالحین، ائمہ مجتہدین، فقہائے کرام، محدثین، مفسرین اور دیگر علمائے کرام کی تعلیمات کی روشنی میں مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

ناشر

پیر جی سید عبدالمتین محلّہ گوبند گڑھ، گلی نمبر ۸ مکان نمبر ۳۶/۶ سی کالج روڈ گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جملہ حقوق بحق مرتب وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	حضور اکرم ﷺ کی نماز
جمع وترتیب	:	پیر جی سید مشتاق علی
کمپوزنگ		ماہیر گرافکس 0300-0074745
صفحات	:	720
قیمت	:	
تعداد	:	100
تاریخ طبع اول	:	اگست 2019

ملنے کا پتہ

پیر جی سید عبدالمتین محلہ گوبند گڑھ، گلی نمبر ۸ مکان نمبر ۶-۱/سی کالج روڈ
گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان
فون نمبر: 0333-8182910

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۴۵	ابتدائیہ
۴۵	کتاب وسنت پر عمل کرنے کا حکم
	نماز کی فرضیت، فضیلت واہمیت کے متعلق
۴۹	چالیس احادیث مبارکہ
۶۵	**احکام طہارت**
۶۵	طہارت کے فضائل
۶۷	پانی کے احکام
۶۷	پانی کی اقسام
۶۷	پانی کی تین قسمیں ہیں
۷۶	عام پانی
۷۶	ناپاک پانی
۷۷	مستعمل پانی
۷۸	جھوٹے پانی کے احکام
۷۹	ا۔ طاہر، انسان کا جھوٹا
۸۳	۲۔ مکروہ، بلی کا جھوٹا
۸۳	۳۔ نجس، درندوں کا جھوٹا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۸۳	۴۔ مشکوک، گدھے کا جھوٹا
۸۳	**قضائے حاجت کے آداب و مسائل**
۸۶	بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا
۸۷	بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دعا
۸۸	بول و براز کے وقت ستر عورت واجب ہے
۸۹	استنجاء کرتے وقت ستر کی احتیاط کریں
۸۹	غسل خانے کے اندر پیشاب نہیں کرنا چاہیے
۸۹	کسی سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے
۹۱	بول و براز کرتے وقت کسی بھی طرح کی بات نہ کرنی چاہیے
۹۲	بلا عذر داہنے ہاتھ سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے
۹۳	بول براز کے وقت پشت یا منہ قبلہ کی طرف نہ کرنا چاہیے
۹۶	بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرنا چاہیے
۹۸	پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کا حکم
۱۰۰	راستہ میں قضائے حاجت نہیں کرنی چاہیے
۱۰۱	مسجد کے اندر قضائے حاجت نہیں کرنی چاہیے
۱۰۲	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب پاخانہ نہیں کرنا چاہیے
۱۰۳	ڈھیلے سے استنجا کرنا
۱۰۹	وہ چیزیں جن سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر

نجاستوں کو پاک کرنے کا بیان	**۱۱۲**
زمین پاک کرنے کا طریقہ	۱۱۲
نجاست آلود کپڑے کا حکم	۱۱۴
ناپاک کپڑے کا دھونا	۱۱۵
شیرخوار بچے کا پیشاب	۱۱۷
نجاست آلود جوتا	۱۱۸
کتے کا جھوٹا	۱۲۰
مردار کا چمڑا	۱۲۳
جانور کی ہڈی، بال، اون، سینگ وغیرہ	۱۲۷
زندہ جانور کے اعضاء جو کاٹے جائیں	۱۲۸
بلی کا جھوٹا	۱۲۸
سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا	۱۳۰
جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ سے متعلقہ احکام ومسائل	**۱۳۱**
جنابت کے احکام	۱۳۱
جنبی کسے کہتے ہیں؟	۱۳۱
(ا) احتلام کا حکم	۱۳۱

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
(۲) غسل جنابت	۱۳۲
(۳/۴) حیض ونفاس کا بند ہونا	۱۳۲
جنبی شخص کے لیے یہ کام جائز نہیں	۱۳۲
ا۔نماز پڑھنا	۱۳۲
۲۔رکوع یا سجدہ کرنا	۱۳۲
۳۔مسجد میں داخل ہونا	۱۳۴
۴۔طواف کرنا	۱۳۵
۵۔قرآن پڑھنا	۱۳۶
٦۔قرآن چھونا	۱۳۷
جنبی عورت غسل کے وقت اپنے بال کھولے یا نہ کھولے	۱۳۸
حیض کا حکم	**۱۳۸**
حائضہ سے جماع کرنے کی ممانعت	۱۴۴
حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے	۱۴۵
استحاضہ کا حکم	**۱۴۸**
استحاضہ کی صورتیں	۱۴۸
نفاس کا حکم	۱۵۲
غسل کا بیان	**۱۵۴**

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
جنابت کا غسل کرنے کا طریقہ	۱۵۴
جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا	۱۵۵
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے لیے غسل کرنا	۱۵۷
وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا	۱۵۷
احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا	۱۵۸
مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا	۱۵۹
میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا	۱۵۹
مسواک کرنا	**۱۶۱**
مسواک سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے	۱۶۳
مسواک کر کے جو نماز پڑھی جائے اس کی فضیلت	۱۶۳
نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا	۱۶۴
عورتوں کے لیے مسواک	۱۶۴
کون سی مسواک افضل ہے؟	۱۶۵
مسواک پکڑنے کا طریقہ	۱۶۶
مسواک کرنے کا طریقہ	۱۶۶
وضو کا بیان	**۱۶۷**
جو شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ پہلے اپنے ہاتھ دھولے	۱۶۷

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
ناک کو تین بار جھاڑنا	۱۶۷
وضو کرنے کا مسنون طریقہ	۱۶۷
۱۔ وضو شروع کرنے سے قبل نیت کرنا	۱۶۷
۲۔ بسم اللہ پڑھنا	۱۶۸
۳۔ دائیں طرف سے شروع کرنا	۱۶۹
۴۔ ابتدائے وضو میں دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا	۱۷۰
۵۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا	۱۷۰
۶۔ تین مرتبہ کلی کرنا، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اس کو جھاڑنا	۱۷۱
۷۔ تین بار چہرہ دھونا بلکہ چہرہ کے علاوہ بھی ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا	۱۷۱
۸۔ داڑھی کا خلال کرنا	۱۷۳
۹۔ دایاں اور بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین تین بار دھونا	۱۷۴
۱۰۔ پورے سر کا مسح کرنے کا طریقہ	۱۷۴
۱۱۔ سر کا مسح کرنے کے لیے نیا پانی لینا	۱۷۶
۱۲۔ سر پر صرف ایک مرتبہ مسح ہوگا تین مرتبہ نہیں ہوگا	۱۷۶
۱۳۔ کانوں کا مسح کرنا	۱۷۷
۱۴۔ دایاں اور بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھونا	۱۷۹

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	مضمون
۱۷۹	[illegible]
۱۷۹	[illegible]
۱۸۱	[illegible]
	[illegible]
۱۸۲	[illegible]
۱۸۳	[illegible]
	[illegible]
۱۸۵	[illegible]
۱۸۵	[illegible]
۱۸۶	**وضو کا بیان**
۱۸۶	[illegible]
۱۸۷	[illegible]
۱۹۰	وضو نصف ایمان ہے
۱۹۱	باوضو رہنا مومن کی علامت ہے
۱۹۱	باوضو سونے کی فضیلت
۱۹۲	[illegible]
۱۹۳	وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنے کی فضیلت
۱۹۳	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قصہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
کیا وضو اس امت کے ساتھ خاص ہے؟	۱۹۶
وضو سے شیطان کے پھندوں کی حفاظت	۱۹۷
اگر ایڑیاں خشک رہ گئیں تو عذاب ہوگا	۱۹۸
ایک وضو سے جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہو لیکن ہر فرض نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے	۲۰۰
بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم	۲۰۲
ستو کھانے کے بعد وضو کا حکم	۲۰۲
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم	۲۰۳
چمڑے کے موزوں پر مسح کے احکام و مسائل	**۲۰۷**
مسح کرنے کا طریقہ	۲۱۱
مدت مسح	۲۱۲
مسح کو باطل کرنے والی چیزیں	۲۱۴
عام جرابوں پر مسح کرنے کا حکم	**۲۱۵**
قرآن میں وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کا حکم	۲۱۵
صرف پگڑی پر مسح کرنے کا حکم	۲۲۴
پٹی پر مسح کرنا	۲۲۹
نواقض وضو	**۲۳۲**
ہر وہ چیز جو سبیلین (پیشاب اور پاخانہ کے راستے) سے نکلے	۲۳۲
ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، چاہے آواز ہو یا نہ ہو	۲۳۲

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
مذی خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے	۲۴۳
پاخانے کے راستے اگر کوئی کیڑا نکل آئے تو وضو دوبارہ کرے	۲۴۴
شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۴۵
نیند آنے سے وضو کا ٹوٹ جانا	۲۴۳
کس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟	۲۴۴
نیند سے وضو ٹوٹنے کے متعلق ایک اصولی بات	۲۴۶
حضرت انبیاء علیہم السلام کی نیند	۲۴۷
نکسیر اور منہ بھر قے آنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے	۲۴۷
خون یا پیپ کا نکلنا	۲۵۰
ایک شبہ اور اس کا ازالہ	۲۵۳
بدحواس ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے	۲۵۶
نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے	۲۵۶
شکی آدمی کے لیے وضو کا حکم	۲۵۸
جنازہ کو کندھا دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۵۸
بیوی کو چھونے اور اسے بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۵۹
تیمم کا بیان	**۲۶۰**
تیمّم کا لغوی معنی	۲۶۰
تیمّم کی مشروعیت	۲۶۱

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۲	قرآن میں تیمّم کا حکم
۲۶۲	قرآن میں تیمّم کا حکم دو جگہ پر ہے
۲۶۳	مٹی سے تیمّم کی وجہ
۲۶۳	کن حالات میں تیمّم کرنا جائز ہے؟
۲۶۴	جنابت کی حالت میں تیمّم کرنا
۲۶۵	سخت ٹھنڈک میں تیمّم
۲۶۵	مجبور مریض کا تیمّم
۲۶۶	مسافر کا تیمّم
۲۶۶	زخمی کے لیے تیمّم
۲۶۸	کن چیزوں پر تیمّم ہوسکتا ہے؟
۲۷۰	طریقہ تیمّم
۲۷۱	غسل کے بدلے تیمّم
۲۷۲	**نواقض تیمّم**
۲۷۳	ایک تیمّم سے متعدد نمازیں
۲۷۴	تیمّم سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ
۲۷۶	غسل کے لیے پانی نہ ہو تو بیوی سے جماع کا حکم
۲۷۷	بلا عذر تیمّم
۲۷۸	نماز جنازہ اور عیدین کے لیے تیمّم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
تیمم والے کی امامت	۲۷۹
فاقد الطهورين (جس شخص کو پانی اور مٹی نہ ملے وہ کیا کرے)	۲۸۰
مساجد کے احکام و مسائل	**۲۸۲**
مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت	۲۸۲
مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت	۲۸۳
مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا ثواب	۲۸۳
مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۲۸۴
تحیۃ المسجد	۲۸۵
خطبہ جمعہ کے دوران تحیۃ المسجد کا حکم	۲۸۵
کچا لہسن، پیاز کھا کر مسجد جانے کا حکم	۲۸۵
مسجد میں تھوکنے کا حکم	۲۸۵
مسجد میں سونا	۲۸۶
مسجد میں خرید و فروخت کرنا اور گم شدہ چیز کا اعلان کرنا	۲۸۶
مسجد میں جانے اور ان میں بیٹھنے کی فضیلت	۲۸۷
مسجد میں خوشبو لگانا	۲۸۸
سات خوش نصیب	۲۸۹
قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے کا حکم	۲۸۹
محلہ کی مسجد میں جماعت ثانیہ کا حکم	۲۹۰

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۱	عورتوں کا مسجد میں جانا
۲۹۲	مسجد میں دنیاوی بات چیت کرنا
۲۹۲	مسجد میں آواز بلند کر کے باتیں کرنا
	مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر داخل کرنا چاہیے
۲۹۳	اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالنا چاہیے
۲۹۳	مسجد میں داخل اور نکلنے کی دعا
۲۹۴	**اوقاتِ نماز**
۲۹۴	نمازِ فجر کا وقت
۲۹۴	نمازِ ظہر کا وقت
۲۹۵	نمازِ عصر کا وقت
۲۹۵	نمازِ مغرب کا وقت
۲۹۵	نمازِ عشاء کا وقت
۲۹۶	فجر کا مسنون وقت
۲۹۸	ظہر کا مسنون وقت
۲۹۸	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیوں کا عمل
۳۹۹	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سردیوں کا عمل
۳۹۹	عصر کا مسنون وقت
۳۰۰	مغرب کا مسنون کا وقت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
عشاء کا مسنون وقت	۳۰۱
اوقات مکروہہ	**۳۰۱**
اذان کا و اقامت کا بیان	**۳۰۳**
تاریخ اذان	۳۰۴
کلماتِ اذان	۳۰۵
مسنون اذان کے کلمات	۳۰۵
فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد	
دو دفعہ الصلاۃ خیر من النوم کہنا چاہیے	۳۰۶
اذان کا جواب دینا	۳۰۷
اذان کے بعد دعا	۳۰۸
اقامت کا بیان	۳۰۸
اقامت کا جواب دینا	۳۱۰
اذان و اقامت کے متعلق مسائل	۳۱۰
اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا	۳۱۱
مؤذن وہ مقرر کرو جو بلند آواز والا ہو	۳۱۱
اذان و اقامت کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کرنا چاہیے	
سوائے مغرب کی اذان کے	۳۱۲

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۲	دوڑ کر جماعت کے ساتھ ملنا
۳۱۳	اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا
	جو لوگ گھر میں نماز پڑھتے ہیں ان کے محلّہ کی مسجد
۳۱۳	کی اذان کافی ہے
۳۱۴	**شرائط نماز**
۳۱۴	①...... بدن کا پاک ہونا
۳۱۶	②...... کپڑوں کا پاک ہونا
۳۱۷	③...... جگہ کا پاک ہونا
۳۱۸	④...... ستر کا چھپانا
۳۱۸	⑤...... نماز کا وقت ہونا
۳۱۹	⑥...... قبلہ کی طرف منہ کرنا
۳۲۰	⑦...... نیت کرنا
	رسول اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ تکبیر تحریمہ
۳۲۱	**سے سلام پھیرنے تک**
۳۲۲	نماز شروع کرتے وقت قبلہ رخ ہونا
۳۲۳	تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا
۳۲۳	ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کا رخ اور ہتھیلی قبلہ رخ رہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۴	مرد کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھائے
۳۲۶	عورتیں اپنے ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائیں گی
۳۲۷	تکبیر کے بعد ہاتھ کس طرح باندھے
۳۲۸	**ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا**
۳۲۹	تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے
۳۳۰	ثناء کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے
۳۳۱	تعوذ کے بعد تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے
۳۳۱	اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا
۳۳۲	بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا حصہ نہیں
۳۳۲	**نماز میں سورۃ فاتحہ کا حکم**
۳۳۳	تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے
۳۳۳	امام کا قراءۃ کرنا
۳۴۳	حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق امام مسلم کا فیصلہ
۳۴۵	حالت رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے
۳۴۶	اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ
۳۴۷	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال
۳۴۷	حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس حدیث کی تائید

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴۸	اس حدیث کے مطابق جمہور علماء امت کا مسلک
۳۴۹	امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حنبلی کا حوالہ
۳۴۹	نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ
۳۴۹	علامہ شمس الحق عظیم آبادی کا حوالہ
۳۵۰	**مقتدی بالکل قرأت نہ کرے**
۳۵۱	امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے
۳۵۲	امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے
۳۵۳	جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جمہور علمائے امت کا مسلک
۳۵۳	امام ابن تیمیہ کا حوالہ
۳۵۴	خلاصہ کلام
۳۵۸	**آمین آہستہ کہنا سنت ہے**
۳۵۹	اس آیت کی تفسیر امام جلال الدین سیوطی سے
۳۵۹	امام ابن کثیر سے اس آیت کی تفسیر
۳۶۵	حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے
۳۶۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے
	حضرت ابراہیم نخعی خود بھی آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے
۳۶۷	اور فتوئی بھی آمین کے آہستہ آواز سے کہنے کا دیتے تھے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۳۶۸	حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے
۳۶۹	حضرت سفیان ثوری کا مسلک بھی آمین آہستہ آواز ہی سے کہنے کا ہے
۳۶۹	حضرت امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آواز سے آمین کہیں
۳۷۰	امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ امام تو آمین کہے ہی نہیں مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں
۳۷۱	امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ امام تو اونچی آواز سے آمین کہے لیکن مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں
۳۷۱	امام فخر الدین رازی کی تحقیق
۳۷۲	ظہر وعصر میں آہستہ قرأت کرنا
۳۷۳	سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا
۳۷۳	فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا
۳۷۴	**رکوع کرتے وقت رفع یدین نہ کرنا**
۳۷۴	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے
۳۸۵	خلفائے راشدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے
۳۸۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے
۳۸۷	حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۹	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے
۳۹۰	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرنا
۳۹۱	حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت عباد کا فرمان
۳۹۱	حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے اصحاب و تلامیذ ابتدائے نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے
۳۹۲	حضرت ابو اسحٰق سبیعی، امام شعبی اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم تینوں ابتدائے نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے
۳۹۳	حضرت اسود بن یزید اور حضرت علقمہ بھی ابتدائے نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے
۳۹۳	حضرت قیس بن ابی حازم بھی ابتدائے نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے
۳۹۴	حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی صرف ابتدائے نماز میں ہی رفع یدین کرتے تھے
۳۹۴	حضرت خیثمہ بھی صرف ابتدائے نماز میں ہی رفع یدین کرتے تھے
۳۹۵	حضرت سفیان ثوری بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کے قائل ہیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
	محدث اسحاق بن ابی اسرائیل بھی صرف تکبیر تحریمہ کے
۳۹۵	وقت ہی رفع یدین کے قائل تھے
۳۹۵	حضرت امام ابوحنیفہ کا فرمان
۳۹۶	حضرت امام مالک کا فرمان
۳۹۶	ترک رفع یدین پر اہل مدینہ کا اجماع
۳۹۷	ترک رفع یدین پر اہل کوفہ کا اجماع
۳۹۸	ترک رفع یدین پر فقہاء کا اجماع
۳۹۹	کسی بھی مقام پر رفع یدین کے واجب نہ ہونے پر اجماع
۳۹۹	**رکوع کرنے کا حکم**
۴۰۰	رکوع کی مسنون کیفیت
۴۰۱	رکوع کے وقت تکبیر کہنا
۴۰۲	رکوع اور سجدہ کو اعتدال واطمینان سے ادا کرنا
۴۰۲	رکوع کرتے وقت پیٹھ کو برابر رکھنا
۴۰۲	رکوع کی تسبیح
۴۰۳	رکوع صحیح ادا نہ کرنا نماز کی بدترین چوری ہے
۴۰۳	رکوع قومے کا حکم یعنی رکوع سے سر اٹھتے وقت کا حکم
۴۰۳	تسمیع کے الفاظ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
سجدہ کرنے کے احکام	**۴۰۶**
سجدہ نماز کے فرائض میں داخل ہے	۴۰۶
سجدہ کرنے کا طریقہ	۴۰۷
پیشانی اور ناک زمین پر ٹکائیں	۴۰۸
سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر لگائیں	۴۰۹
پیشانی اور ناک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے	۴۰۹
سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں کھڑے رکھنا	۴۱۰
سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کو کھڑا رکھنا	۴۱۰
سجدہ کی حالت میں بازوؤں اور کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں	۴۱۱
عورتوں کے لیے حکم	۴۱۱
حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ کا فرمان	۴۱۳
حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ	۴۱۳
بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھے	۴۱۳
رکوع اور سجدہ میں پشت کو سیدھا رکھنا	۴۱۳
رکوع اور سجود ٹھیک طریقے سے اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنے چاہییں	۴۱۴
سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت	۴۱۴
سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ تسبیح کہنی چاہیے۔ اگر پانچ سات مرتبہ بھی کہہ لے تو جائز ہے	۴۱۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۴۱۵	**جلسہ**
۴۱۵	بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف کرے
۴۱۶	دعائے جلسہ
۴۱۷	دوسرا سجدہ
۴۱۷	مسئلہ: دوسرا سجدہ کر لینے کے بعد ایک رکعت پوری ہوچکی
۴۱۷	دوسری رکعت کے لیے قیام
۴۱۸	**جلسہ استراحت نہیں کرنا چاہیے**
۴۱۸	نبی کریم ﷺ جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے
۴۱۸	خلفائے راشدینؓ جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے
۴۱۸	دوسری رکعت پڑھنے کا طریقہ
۴۱۸	قعدہ اولیٰ
۴۱۹	قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ
۴۲۰	دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں
۴۲۱	تشہد کے مسنون الفاظ
۴۲۲	درمیانی تشہد میں صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے
۴۲۲	اشارہ کے سوا انگلی کو بار بار حرکت نہ دے
۴۲۳	تیسری رکعت
۴۲۴	آخری قعدہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۴	آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا
۴۲۶	درود شریف کے الفاظ
۴۲۶	درود شریف کے بعد دعا
۴۲۹	دوسری دعا
۴۲۹	نماز کے آخر میں دائیں بائیں منہ پھیر کر سلام کہنا
۴۳۰	امام سلام سے فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے
۴۳۱	نماز کے بعد مسنون ذکر الاذکار اور دعا کرنا
۴۳۲	دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا
۴۳۴	**سجدہ سہو کا بیان**
۴۳۴	سجدہ سہو کا طریقہ
۴۳۷	عمل صحابہ رضی اللہ عنہم
۴۳۸	جب امام بھول جائے
۴۳۹	نماز میں گفتگو
۴۴۱	شرائط نماز
۴۴۲	فرائض نماز
۴۴۲	واجباتِ نماز
۴۴۳	نماز کی سنتیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
مکروہاتِ نماز	۴۴۴
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	۴۴۵
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا	۴۴۵
ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ توجہ منتشر ہو، دھیان	
کسی اور چیز کی طرف ہو	۴۴۵
سجدہ میں کہنیوں کو بچھانا	۴۴۶
ایسی اشیاء کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جس سے توجہ منتشر ہو	۴۴۶
کپڑے یا رومال وغیرہ کو بغیر باندھے یونہی لٹکا کر نماز پڑھنا	۴۴۷
نیند کے غلبہ کے وقت نماز پڑھنا	۴۴۷
نماز کے لیے کسی خاص جگہ کا تعین کہ ہر حال میں وہیں نماز پڑھے	۴۴۷
نماز باجماعت کی فضیلت واہمیت	**۴۴۸**
تارکِ جماعت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں	۴۵۰
امام کے اوصاف	۴۵۰
صف بندی	۴۵۱
صف اول کی اہمیت	۴۵۲
امام کی اقتداء	۴۵۳
اقتدا نہ کرنے کی سزا	۴۵۳

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
امام ہلکی نماز پڑھائے	۴۵۴
سترہ کا بیان	**۴۵۴**
سترہ کی تشریح	۴۵۵
سامنے سے گزرنے کی سزا	۴۵۶
سنن کا بیان	**۴۵۸**
سنتوں کی فضیلت	۴۵۸
رکعاتِ نماز	۴۵۸
فرائض	۴۵۹
واجب	۴۵۹
سنن مؤکدہ	۴۵۹
سنن غیر مؤکدہ	۴۵۹
نوافل	۴۵۹
سنن مؤکدہ	**۴۵۹**
بارہ رکعتوں کی تفصیل	۴۶۰
سنتِ فجر	۴۶۰
فضیلت	۴۶۰
فجر کی سنتوں کو مختصر پڑھے	۴۶۱

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
فجر کی سنتیں پڑھ کر لیٹنا سنت نہیں	۴۶۱
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا لیٹنے والوں کو پتھر مارنا	۴۶۲
فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا کیسا ہے	۴۶۳
طلوع فجر کے بعد فرضوں سے پہلے صرف دو سنتیں پڑھنا چاہیے	۴۶۳
صرف فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد پڑھنے کا جواز	۴۶۴
اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو پھر سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے	۴۶۴
سنت ظہر	**۴۶۴**
اگر ظہر کی پہلی چار سنتیں چھوٹ جائیں تو نماز کے بعد پڑھ لے	۴۶۶
چار رکعات سنت اکٹھی پڑھے	۴۶۶
سنت عصر	**۴۶۷**
سنت مغرب	**۴۶۸**
مغرب سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنے کا مسئلہ	**۴۶۹**
مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم	۴۷۰
صلاۃ الوتر	**۴۷۴**

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۴۷۳	وتر واجب ہے
۴۷۴	وتر چھوٹ جائیں تو قضا پڑھے
۴۷۵	وتر کم از کم تین رکعات ہیں
۴۷۷	تیسری رکعت میں دعائے قنوت
۴۷۹	دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے
۴۸۱	عمل صحابہ رضی اللہ عنہم
۴۸۳	قعدۂ اولیٰ اور سلام
۴۸۵	**قیام رمضان**
۴۸۵	نمازِ تراویح
۴۸۵	تراویح کی تعریف
۴۸۶	نماز تراویح عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں
۴۸۷	نماز تراویح خلافتِ راشدہ میں
۴۸۷	عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں
۴۸۷	دورِ فاروقی رضی اللہ عنہ میں
۴۹۰	امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
۴۹۱	عہدِ عثمانی رضی اللہ عنہ میں
۴۹۲	عہد علی رضی اللہ عنہ میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل	۴۹۲
جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہلِ مکہ کا عمل	۴۹۳
اجماع اسلاف امت	۴۹۳
نمازِ تراویح کی چودہ سوسالہ تاریخ	۴۹۶
حرم مکی شریف	۴۹۶
حرم مدنی شریف	۴۹۷
پہلی صدی میں نماز تراویح	۴۹۹
دوسری، تیسری صدی میں نماز تراویح	۴۹۹
چوتھی پانچویں اور چھٹی صدی میں نماز تراویح	۴۹۹
آٹھویں صدی سے تیرھویں صدی تک نماز تراویح	۵۰۰
چودھویں صدی میں نماز تراویح	۵۰۰
نماز تراویح کا حنفی امام	۵۰۱
تراویح پڑھانے کی کیفیت	۵۰۲
پندرھویں صدی میں نماز تراویح	۵۰۲
دو سوال	۵۰۳
مسافر کی نماز کے احکام	**۵۰۵**
مسافتِ قصر	۵۰۶
جمہور سلف و محدثین کا مسلک	۵۰۸

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۵۰۸	مدتِ قصر
۵۱۰	جمع بین الصلا تین
۵۱۰	جمع تقدیم
۵۱۰	جمع تاخیر
۵۱۱	جمع بین الصلا تین کا کیا حکم ہے؟
۵۱۵	**نماز جمعہ کے فضائل واحکام**
۵۱۵	جمعہ کی فضیلت
۵۱۵	نماز جمعہ کی فرضیت واہمیت
۵۱۶	بیمار، مسافر، عورت، نابالغ بچہ، غلام پر جمعہ فرض نہیں (یہ لوگ عام حکم سے مستثنیٰ ہیں)
۵۱۷	اندھے آدمی پر جمعہ فرض نہیں جب تک قائد نہ ہو
۵۱۷	اگر پولیس کے پکڑنے کا خوف ہو یا چوروں کا اور ڈاکوؤں کا خوف ہو تو جمعہ ساقط ہوگا
۵۱۸	دیہاتی (گاؤں کا رہنے والا) پر بھی جمعہ فرض نہیں
۵۲۷	کسی دن عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو اس دن جمعہ کی نماز ساقط نہیں ہوتی اس کا پڑھنا فرض ہی رہتا ہے
۵۳۲	جمعہ کے دن غسل کرنا
۵۳۲	اذانِ جمعہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
	جمعہ کے دن خطبہ کے وقت اذان منبر کے پاس خطیب کے
۵۴۳	سامنے دینی چاہیے جب وہ منبر پر بیٹھ جائے
۵۴۳	جمعہ کے دو خطبے دینے چاہیے
۵۳۵	خطبہ مختصر ہونا چاہیے
۵۳۶	خطبہ مسنونہ عربی میں ہونا چاہیے
۵۳۷	صرف عربی زبان میں خطبہ ہونے کے چند دلائل
۵۴۳	خطبہ جمعہ کے درمیان نماز پڑھنا اور بات چیت کرنا مکروہ ہے
۵۵۴	نمازِ جمعہ میں قرأت
۵۵۵	رکعاتِ جمعہ
۵۶۰	ادراک جمعہ
۵۶۱	**صلوٰۃ العیدین**
۵۶۱	عیدین کی نماز
۵۶۱	عید الفطر
۵۶۲	عید کا معنی
۵۶۲	نمازِ عیدین کا حکم
۵۶۴	امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ حنبلی کا حوالہ
۵۶۴	**آداب عید الفطر**

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۵۶۴	عید کے دن غسل کرنا
۵۶۵	نیا یا اچھا دھلا ہوا صاف ستھرا لباس پہن کر عید کے لیے جانا
۵۶۵	عیدین میں کھانا کھانے کا حکم
۵۶۵	عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کھانا
۵۶۵	عید الاضحیٰ میں نماز عید کے بعد کھانا
۵۶۶	صدقۂ فطر نماز عید ادا کرنے سے پہلے ادا کرنا
۵۶۷	عید گاہ میں نماز عید ادا کرنا
۵۶۷	عید کی نماز اگر کوئی مجبوری ہو تو مسجد میں بھی ہو سکتی ہے
۵۶۷	عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل پڑھنے منع ہیں
۵۶۹	عید گاہ جاتے ہوئے تکبیرات کہنا
۵۶۹	تکبیرات تشریق کہنے کا وقت
۵۶۹	تکبیراتِ تشریق کے الفاظ
۵۶۹	نماز عیدین کا وقت
۵۷۰	عید گاہ جاتے وقت اور واپس آتے وقت راستے تبدیل کرنا
۵۷۰	جمعہ کے دن عید
۵۷۱	نماز عید خطبہ سے پہلے ادا کرنا سنت ہے
۵۷۱	طریقہ نماز عیدین
۵۷۴	خطبہ عیدین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
نمازِ عیدین سے پہلے اذان واقامت نہیں	۵۷۵
عید کی مبارک باد دینا	۵۷۵
عیدین کے دونوں دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے	۵۷۶
سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت کی نماز	**۵۷۷**
نمازِ استسقاء	**۵۷۹**
صلوٰۃ الخوف	**۵۸۱**
خوف کے وقت کی نماز	۵۸۱
خوف کی حالت میں نمازِ مغرب	۵۸۷
سجود القرآن	**۵۸۹**
سجدہ تلاوت	۵۸۹
سورۃ النجم میں سجدہ ہے	۵۹۱
سورہ ص میں سجدہ ہے	۵۹۲
سورۃ الانشقاق میں سجدہ ہے	۵۹۴
سورۃ اقرأ (یعنی العلق) میں سجدہ	۵۹۵
نفل نمازیں	**۵۹۶**
سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھنی بہتر ہیں	۵۹۶
تحیۃ المسجد	۵۹۷

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۵۹۷	سفر پر جانے سے پہلے گھر پر دو نفل پڑھنا
۵۹۸	سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعتیں پڑھنا
۵۹۹	وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا
۵۹۹	نمازِ استخارہ
۶۰۱	استخارہ کن چیزوں میں کیا جاتا ہے
۶۰۱	استخارہ کرنے کا طریقہ
۶۰۲	نمازِ توبہ
۶۰۴	نمازِ تسبیح
۶۰۵	الصلوٰۃ عند القتل
۶۰۸	نمازِ تہجد
۶۱۱	نمازِ اشراق
۶۱۲	چاشت کی نماز
۶۱۴	زوال کے بعد چار رکعات نفل پڑھنا
۶۱۵	نماز اوابین
۶۱۵	نماز مغرب کے چھ رکعات نفل
۶۱۶	وتر کے بعد دو رکعات نفل ادا کرنا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
نمازِ حاجت	٦١٦
ہر مشکل کے لیے نماز	٦١٨
نمازِ شکر	٦١٩
کعبہ شریف کے اندر نماز ادا کرنا	٦١٩
صلوٰۃ المریض	٦٢١
جنازہ کے احکام	**٦٢٦**
تیمارداری	٦٢٦
عیادت کے وقت کی دعا	٦٣٠
عالم نزع کے وقت کلمہ پڑھنا	٦٣٠
بیمار یا میت کے پاس کلمہ خیر کہنا	٦٣١
مرنے کی دعا کرنا منع ہے	٦٣٢
خودکشی کرنا منع ہے	٦٣٢
قریب الموت شخص کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دینا چاہیے	٦٣٣
مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنا	٦٣٣
تجہیز و تکفین کے احکام	**٦٣٤**
موت کے بعد مسنون عمل	٦٣٤
میت پر رونا اور چیخنا چلانا	٦٣٤
میت کو بوسہ دینا، اور میت پر آنسوؤں سے رونا	٦٣٦

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۶۳۷	**مسائل کفن**
۶۳۷	مرد کا کفن تین کپڑوں پر مشتمل ہونا چاہیے
۶۳۷	کفن اگر سفید کپڑے کا ہو تو بہتر ہے
۶۳۷	کفن اچھا ہونا چاہیے
۶۳۸	عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہونے چاہییں
۶۳۸	**غسل میت**
۶۳۸	میت کو طاق مرتبہ غسل دینا
۶۳۸	بیری اور کافور کے پانی سے غسل دینا
۶۳۹	ضرورت کے وقت عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے
۶۳۹	دائیں طرف سے غسل کی ابتداء کرنا
۶۳۹	غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپ دینا چاہیے
۶۳۹	میت کو گرم پانی سے غسل دینا
۶۳۹	میت کو امانت دار اور نیک آدمی غسل دے
۶۳۹	میت کے سر میں کنگھی نہیں کرنی چاہیے
۶۳۹	غسل دینے والا میت کے عیب ظاہر نہ کرے
۶۴۱	**کفنانے کا طریقہ**

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۶۴۱	مرد کو کفنانے کا طریقہ
۶۴۱	عورت کو کفنانے کا طریقہ
۶۴۲	**جنازے کو لے جانے کا طریقہ**
۶۴۲	جنازے کے پیچھے چلنا
۶۴۴	جنازہ کے ساتھ جانے کا حکم
۶۴۴	جس شخص نے دفن تک میت کا انتظار کیا اس کو ثواب
۶۴۵	جنازہ کو کندھا دینا
۶۴۵	جنازہ کو تیزی سے لے جانا افضل ہے
۶۴۶	جنازہ کو بہت تیزی سے لے جانا جس سے میت کو تکلیف ہو وہ بھی درست نہیں
۶۴۶	جنازہ کے سات کپڑے اتار کر چلنا منع ہے
۶۴۶	جنازہ کے ساتھ آگ لے کر نہ جائے
۶۴۷	جنازہ جب تیار ہو جائے پھر تاخیر نہ کرو
۶۴۷	اگر جنازہ میں ۱۰۰ مسلمان ہوں تو اس کی بخشش کر دی جائے گی
۶۴۷	اگر جنازہ میں چالیس مومن مسلمان ہوں تو اس کی بھی بخشش کر دی جاتی ہے
۶۴۸	جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہے
۶۴۸	جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک نہ بیٹھنا افضل ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۶۴۸	مُردوں کو برا مت کہو
۶۴۹	**بغیر کسی عذر کے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا**
۶۵۴	علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
۶۵۴	نمازِ جنازہ کی امامت کا حق دار کون ہے
۶۵۶	نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ
۶۵۷	امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو
۶۵۷	نمازِ جنازہ پر چار تکبیریں کہے
	نمازِ جنازہ میں دعائیں وغیرہ آہستہ آواز سے پڑھنی چاہییں
۶۵۸	نہ کہ اونچی آواز سے
	نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا چاہیے
۶۶۱	باقی میں نہیں
۶۷۱	پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثنا
۶۷۱	دوسری تکبیر کے بعد درود شریف
۶۷۲	تیسری تکبیر کے بعد دعا
۶۷۲	نابالغ میت کی دعا
۶۷۳	چوتھی تکبیر کے بعد سلام
۶۷۳	سلام دونوں طرف پھیرنا چاہیے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان
۶۷۵	**مسائل تدفین**
۶۷۵	قبر کو گہری اور اچھی بنانا
۶۷۵	تین اوقات میں نمازِ جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا منع ہے
۶۷۶	قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارنا افضل ہے
۶۷۶	میت کو قبر میں اتارنے والا یہ دعا پڑھے
۶۷۷	دوسری دعا
۶۷۷	عورت کو قبر میں اتارتے ہوئے چادر کرنا
۶۷۸	قبر میں مردے کا رخ قبلہ کی طرف کرنا
۶۷۹	قبر پر مٹی ڈالنا
۶۸۰	قبر کو (اونٹ کی) کوہان کی طرح بنانا چاہیے
۶۸۰	دفن کرنے کے بعد دعا کرنا
۶۸۰	تعزیت کرنا
۶۸۱	**غائبانہ نمازِ جنازہ**
۶۸۱	غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے
۶۸۲	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہوا
۶۸۲	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ نمبر	عنوان

۶۸۳	حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوا
۶۸۳	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نماز نہیں ہوا
۶۸۴	امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں ہوا
۶۸۴	حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ غائبانہ نہیں تھا
۶۸۶	ایک اشکال اور اس کا جواب
۶۸۶	جواب
۶۸۶	دوسرا واقعہ
۶۸۷	حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ بھی غائبانہ نہ تھی
۶۸۹	ایک غلط فہمی کا ازالہ
۶۸۹	شہید پر نمازِ جنازہ پڑھنا
۶۸۹	شہید کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی
۶۹۲	قبروں کی زیارت کرنا
۶۹۲	زیارتِ قبور کی دعا
۶۹۴	**خطبات**

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
خطبہ نکاح	۶۹۴
خطبہ جمعہ	۶۹۴
پہلا خطبہ	۶۹۴
خطبہ عید الفطر	۶۹۵
خطبہ عید الاضحیٰ	۶۹۷
دوسرا خطبہ	۶۹۹
چالیس دعائیں	**۷۰۰**
۱......سوتے وقت کی دعا	۷۰۰
۲......بے خوابی کا علاج	۷۰۰
۳......بیدار ہونے کی دعا	۷۰۱
۴......ہر قسم کے نقصان سے بچنے کے لیے وظیفہ	۷۰۱
۵......تمام فکر دور کرنے کا وظیفہ	۷۰۲
۶......سید الاستغفار	۷۰۲
۷......سو بار درود شریف پڑھنے سے سو ضرورتوں کا پورا ہونا	۷۰۳
۸......کھانا کھانے سے پہلے کی دعا	۷۰۴
۹......اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا	
اور درمیان میں یاد آئے تو پھر یہ دعا پڑھے	۷۰۴
۱۰......کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے	۷۰۴
۱۱......دودھ پینے کی دعا	۷۰۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
۱۲......بیمار پرسی کے وقت کی دعا	۷۰۵
۱۳......اپنے نفس امارہ کی شرارتوں سے حفاظت کی دعا	۷۰۶
۱۴......نیا چاند دیکھنے کی دعا	۷۰۶
۱۵......روزہ افطار کرنے کی دعا	۷۰۷
۱۶......نیا کپڑا پہننے کی دعا	۷۰۷
۱۷......آئینہ دیکھنے کی دعا	۷۰۸
۱۸......مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا	۷۰۸
۱۹......مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا	۷۰۹
۲۰......ادائیگی قرض کی دعا	۷۰۹
۲۱......رزق میں برکت کی دعا	۷۱۰
۲۲......اسم اعظم (یعنی آیت کریمہ) پڑھنے کا فائدہ	۷۱۱
۲۳......اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا	۷۱۱
۲۴......سواری کی دعا	۷۱۲
۲۵......مرغ کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے	۷۱۳
۲۶......گدھے کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے	۷۱۳
۲۷......ملاقات کے وقت کی دعا	۷۱۴
۲۸......چھینک کے وقت کی دعا	۷۱۴

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنوان	صفحہ نمبر
۲۹......بازار جانے کی دعا	۱۵
۳۰......دنیا و آخرت کی سب بھلائیوں کے جامع دعا	۱۶
۳۱......لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت	۱۶
۳۲......لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت	۱۷
۳۳......اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کی فضیلت	۱۷
۳۴......بہت وزنی کلمات	۱۸
۳۵......اگر کسی کا دل پڑھنے سے اچاٹ ہو جائے اور تعلیم پر دل نہ لگتا ہو تو یہ دعا پڑھا کرے	۱۸
۳۶......سُبْحَانَ اللّٰهِ	۱۹
پاک ہے اللہ تعالیٰ	۱۹
۳۷......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	۱۹
سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں	۱۹
۳۸......اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱۹
اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے	۱۹
۳۹......لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	۱۹
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں	۱۹
۴۰......حادثات سے بچنے کا وظیفہ	۲۰

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

کتاب وسنت پر عمل کرنے کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

یٰٓـاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (۱)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے آپ میں سے اولوالامر کی اطاعت کرو۔

پس اگر کسی معاملے میں تمہارا باہم اختلاف ہو جائے تو اس معاملے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو اگر اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی طریقِ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اور جو کچھ دے تمہیں رسول سو اسے لے لو اور جس سے روک دے تم کو رسول پس رک جاؤ اس سے۔

---

(۱) (النساء: ۵۹، پارہ نمبر: ۵)

(۲) (الحشر: ۷، پارہ نمبر: ۲۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (۱)

اور جس نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی تو بلاشبہ اس نے حاصل کی کامیابی بہت بڑی۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۲)

جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلت ہے۔

حدیث نمبر ۱:

امام مالک کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔(۳)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۵ھ سے روایت ہے کہ

---

(۱) (احزاب: ۷۱)

(۲) (النساء: ١٤)

(۳) (مؤطا امام مالك، كتاب القدر، باب النهي عن القول بالقدر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (صبح کی) نماز پڑھائی پھر اپنا رخ مبارک ہماری طرف پھیر کر ہمیں انتہائی موثر اور بلیغ وعظ فرمایا۔ جس سے ہماری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوفزدہ ہو گئے اس وقت ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! گویا یہ رخصت کرنے والے کا وعظ ہے سو آپ ہمیں کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور امیرِ وقت کی (جو مسلمان اور عادل ہو) بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کا تاکیدی حکم دیتا ہوں اگر چہ وہ (کالا کلوٹا) حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔

اس مذکورہ سنت کو تم مضبوطی سے پکڑو اور اس کو اپنی داڑھوں کے نیچے خوب دباؤ اور تم نئے نئے امور سے بچو کیوں کہ ہر نئی چیز (جو دین میں نکالی جائے) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(۱)

ناظرین قرآن وسنت کی ان نصوص سے ثابت ہوا کہ ایک مومن مسلمان کو اپنی تمام زندگی کے تمام معمولات قرآن وسنت کے مطابق بنانا چاہییں اور خاص کر عقائد و عبادات۔ عقائد کے بعد عبادات میں سب سے پہلے نماز کا ذکر آیا ہے۔

---

(۱) (مسند أحمد ج٤ ص١٢٦، ابو داؤد ج٢ ص٢٧٩، ترمذی ج٢ ص٩٢، ابن ماجة ج١ ص٥، مشكوة ج١ ص٢٩، ٣٠، دارمی، باب: اتباع السنة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نبی کریم ﷺ نے خاص نماز کے متعلق ارشاد فرمایا:

حدیث:

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حالانکہ ہم نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم آپ کے پاس بیس روز رہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خیال فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہوئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ہم اپنے اہل وعیال میں چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کو خبر دی، آپ ﷺ نرم دل اور مہربان تھے۔ فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان کو تعلیم دو اور انہیں دین کے احکام کا حکم دو اور (فرمایا) صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس طرح نماز پڑھو) جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے پھر تم میں سے بڑا (یعنی بڑی عمر والا) نماز پڑھائے۔(۱)

ہم اہل سنت والجماعت حنفی الحمد للہ ثم الحمد للہ آپ ﷺ کے اس فرمان کے مطابق نماز پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن وسنت کی اتباع نصیب فرمائے۔ آمین!!!

---

(۱) (بخاری، کتاب الادب، باب: رحمة الناس والبهائم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز کی فرضیت، فضیلت واہمیت

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ① اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ② نماز قائم کرنا۔ ③ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ④ حج کرنا۔ ⑤......رمضان کے روزے رکھنا۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر نکلے اس وقت پت جھڑ لگا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اس سے پتے جھڑنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے لبیک یارسول اللہ! کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ مسلمان جب اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔(۲)

حدیث نمبر ۳:

ابوعثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انھوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے

---

(۱) (بخاری، کتاب الإیمان، باب: دعاء کم ایمانکم)

(۲) (مسند أحمد، حدیث: ۲۱۸۸۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لگے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابوعثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا۔ اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ" (۱)

(اور اے پیغمبر! قائم کر نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے)(۲)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا) مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازہ کے سامنے ایک نہر جاری ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اسی طرح پانچوں نمازوں کی

(۱) (هود، پارہ: ۱۲، آیت: ۱۱٤)

(۲) (مسند أحمد، حديث: ۲٤۱۰۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹادیتے ہیں۔(۱)

حدیث نمبر ۵:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو نماز پڑھتے تھے۔(۲)

حدیث نمبر ۶:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو گذشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں۔(بے شمار مرتبہ سنی ہے)(۳)

حدیث نمبر ۷:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قبیلہ قضاعہ کے ایک خاندان: بلی: کے دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ ان میں سے ایک صاحب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے، اور دوسرے صاحب ان کے بعد ایک سال مزید زندہ رہے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنی طبعی موت مرنے والا اپنے دوسرے ساتھی سے کچھ عرصہ قبل ہی جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

---

(۱) (بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب: الصلوات الخمس کفارۃ)

(۲) (مسند أحمد، حدیث نمبر: ۲۳۶۸۸)

(۳) (مسند أحمد فی مسند الأنصار، حدیث: ۲۲۵۱۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ے یہ بات نبی علیہ السلام سے ذکر کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس نے چھ ہزار رکعتیں نہیں پڑھیں اور ماہِ رمضان کے روزے نہیں رکھے۔ اور اتنی سنتیں نہیں پڑھیں۔ (۱)

حدیث نمبر ۸:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین اور آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے اور صبر ضیاء ہے اور قرآن یا تمہارے موافق دلیل ہوگا یا مخالف۔ اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے، پھر یا اس جسم کو جہنم سے آزاد کرالیتا ہے یا اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔ (۲)

حدیث نمبر ۹:

حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکم کرو لڑکے کو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کا ہو جائے اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑھنے کے لیے مارو۔ (۳)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت حریث بن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے

---

(۱) (مسند أحمد، حديث: ۸۳۸۵)

(۲) (مسلم، كتاب الطهارة، باب: فضل الوضوء)

(۳) (أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب: متى يؤمر الغلام بالصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دعا کی: اے اللہ! مجھے ایک نیک وصالح ساتھی عنایت فرما۔ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور بتایا کہ میں نے اللہ عزوجل سے نیک بخت ساتھی کے ملنے کی دعا کی تھی۔ لہٰذا مجھے آپ کوئی ایسی حدیث مبارکہ سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ شاید اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہو جائے گا، اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو کہا جائے گا دیکھو میرے بندے کی کچھ نفل نمازیں ہیں ان میں سے فرض پورا کریں گے، پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا۔(۱)

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز بھاری نہیں ہے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کتنا اجر ہے تو وہ ان نمازوں میں ضرور آئیں گے خواہ گھسٹتے ہوئے آئیں، البتہ تحقیق یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں مؤذن کو اذان دینے کا حکم دوں پھر نماز کی اقامت کہی جائے پھر میں کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر میں آگ کا شعلہ پکڑوں اور ان لوگوں کو آگ لگا دوں جو نماز پڑھنے کے لیے نہیں نکلے۔(۲)

---

(۱) (نسائی، کتاب الصلوٰۃ، باب: المحاسبة علی الصلوات)

(۲) (بخاری، کتاب الأذان، باب: فضل صلوٰۃ العشاء في الجماعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: دنیا میں سے میرے نزدیک صرف عورت اور خوشبو کی محبت ڈالی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔(۱)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو بتائیے اگر میں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور رمضان کے روزے رکھے اور تراویح پڑھیں تو میں کن لوگوں میں ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقوں اور شہیدوں میں سے۔(۲)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے بجھاؤ (دین دار لوگ) اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں، ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے ان

---

(۱) (مسند أحمد، حديث: ۱۲۳۱۸)

(۲) (الترغيب والترهيب، كتاب: الصلوٰة، باب: الترغيب في الصلوات الخمس، ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک کی) مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری، بدکاری، چوری وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز وظیفہ ذکر وغیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔(۱)

حدیث نمبر ۱۵:

حضرت ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔(۲)

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی ایک نماز فوت ہوئی پس وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔(۳)

---

(۱) (الترغیب و الترهیب، باب: الترغیب الصلوات الخمس، ج۱)

(۲) (ابن ماجة، کتاب الصلوٰة، باب: ما جاء فی فرض الصلوات الخمس والمحافظة علیها)

(۳) (ترغیب و ترهیب، باب الترهیب ترك الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۱۷:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے میں داخل ہوا۔ (۱)

حدیث نمبر ۱۸:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا اور فرمایا: جس نے اس پر محافظت کی یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، برھان اور نجات ہوگی اور جو اس پر محافظت نہ کرے گا اس کے واسطے نہ نور ہوگا، نہ برہان، نہ نجات اور قیامت کے روز یہ شخص قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (۲)

حدیث نمبر ۱۹:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ جماعت چھوڑنے والا شخص یا تو منافق ہوتا تھا جس کا نفاق معروف ہو یا بیمار، بلکہ بیمار بھی دو شخصوں کے کاندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھنے آتا تھا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنن ہدیٰ کی تعلیم دی ہے اور ان میں سے یہ بھی سنت موکدہ ہے کہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو اس میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ (۳)

---

(۱) (ترغیب و ترھیب، باب الترھیب ترك الصلوٰۃ)

(۲) (ترغیب و ترھیب، باب الترھیب ترك الصلوٰۃ)

(۳) (مسلم، کتاب المساجد، باب: فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو حالتِ اسلام میں کل اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پہ لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنت موکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارکِ جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو لاریب اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے۔ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت چھوڑنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو اور ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ (۱)

حدیث نمبر ۲۱:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس درجہ فضیلت ہے۔ (۲)

حدیث نمبر ۲۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم!

---

(۱) (مسلم، کتاب المساجد، باب: فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

(۲) (بخاری، کتاب الأذان، باب: فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پس وہ لکڑیاں جمع کرے پھر میں نماز کا حکم دوں پس نماز کے لیے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کو دیکھوں جو پیچھے رہے (اور نماز پڑھنے نہیں آئے) پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی شخص کو یہ علم ہو کہ گوشت والی ہڈی یا بکری کے دو پائے مل جائیں گے تو وہ ضرور عشاء میں حاضر ہوگا۔(۱)

حدیث نمبر ۲۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا (یہ سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے) اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی شخص نہیں ہے اس شخص نے یہ درخواست اس لیے کی تھی کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت مل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ اس کے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر نماز میں حاضر ہو جایا کرو۔(۲)

حدیث نمبر ۲۴:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے

---

(۱) (بخاری، کتاب الأذان، باب: وجوب صلوٰۃ الجماعۃ)

(۲) (مسلم، کتاب المساجد، باب: فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گا پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔(۱)

حدیث نمبر ۲۵:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو وہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر نماز میں آئیں۔(۲)

حدیث نمبر ۲۶:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسجد میں جماعت سے چالیس روز تک نماز پڑھے کہ اس کی پہلی رکعت بھی عشاء کی نماز سے فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔(۳)

حدیث نمبر ۲۷:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک اسے وہاں نماز روکے رکھے گی وہ نماز میں شامل رہے گا اور اگر نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ

---

(۱) (ابن ماجة، باب: التغليط فى التخلف عن الجماعة)

(۲) (ابن ماجة، كتاب الصلوٰة، باب: صلوٰة العشاء والفجر فى جماعة)

(۳) (ابن ماجة، كتاب الصلوٰة، باب: صلوٰة العشاء والفجر فى جماعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک اس کا وضو فاسد نہیں ہوتا۔ (۱)

حدیث نمبر ۲۸:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک بندہ مسجد میں رہ کر نماز اور اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے رضامندی کا اظہار فرماتا رہتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (۲)

حدیث نمبر ۲۹:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی (نماز کے بعد) جو بیٹھنے والے حضرات تھے وہ بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے چلے گئے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز پڑھا کر چلے گئے تھے) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھولا ہوا تھا اور اپنے گھٹنوں کے سہارے بیٹھ کر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا ہے اور تمہارا ذکر فرشتوں سے فخریہ فرما رہا ہے کہ میرے بندوں کی جانب دیکھو! ایک فریضہ پورا کر کے دوسرے فریضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ (۳)

حدیث نمبر ۳۰:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب میری آنکھ

(۱) (ابن ماجة، كتاب الصلوة، باب: صلوة العشاء والفجر في جماعة)

(۲) (ابن ماجة، باب: لزوم المساجد وانتظار الصلوة)

(۳) (ابن ماجة، باب: لزوم المساجد وانتظار الصلوة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی بینائی جاتی رہی تو بعض لوگوں نے کہا: ہم تمہارا علاج کرتے ہیں تم چند روز نماز ترک کردو، میں نے کہا: نہیں، رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز ترک کی وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔(۱)

حدیث نمبر ۳۱:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تم کو عذاب دیا جائے اور جلایا جائے اور اپنے والدین کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تم کو تمہارے مال سے اور ہر ایک چیز سے نکال دیں اور قصداً نماز ترک نہ کرنا کیوں کہ جس نے قصداً نماز ترک کی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے باہر ہوگیا۔(۲)

حدیث نمبر ۳۲:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی نشانیاں ایک ایک کر کے ختم ہو جائیں گی پس جب ایک ختم ہوگی، لوگ اس سے ملحق نشانی کو پکڑ لیں گے اور سب سے پہلے حکم (یعنی خلافت) کی نشانی ٹوٹے گی اور سب سے آخر میں نماز کی۔(۳)

---

(۱) (ترغیب و ترهیب، باب: الترهیب من ترك الصلاة)

(۲) (ترغیب و ترهیب، باب: الترهیب من ترك الصلاة)

(۳) (ترغیب و ترهیب، باب: الترهیب من ترك الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۳۳:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز کو قصداً ترک کیا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال ضائع کردے گا اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے باہر ہو جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کر کے توبہ کر لے۔(۱)

حدیث نمبر ۳۴:

حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا: اے والدِ بزرگوار اس آیت کو تو بتلائیے ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ یعنی خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ ہم میں سے کون شخص نہیں بھولتا اور کس کے دل میں خیالات نہیں گزرتے؟ انہوں نے کہا: اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ اس آیت سے وقت کا ضائع کرنا مراد ہے یعنی فضول کاموں میں نماز کا وقت جاتا رہے۔(۲)

حدیث نمبر ۳۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر (مجھے) فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو نماز پڑھو کیوں کہ نماز میں شفا ہے۔(۳)

---

(۱) (ترغيب و ترهيب، باب: الترهيب من ترك الصلاة)

(۲) (ترغيب و ترهيب، باب: الترهيب من ترك الصلاة)

(۳) (الفتح الرباني، كتاب الصلوٰة ماجاء في فضل الصلوٰة مطلقًا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۳۶:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب نماز اس کو اس فعل (چوری) سے روک دے گی۔(۱)

حدیث نمبر ۳۷:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت (پاکیزگی) ہے۔(۲)

حدیث نمبر ۳۸:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نعمان بن نوفل حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حلال کو حلال سمجھتا ہوں، حرام کو حرام سمجھتا ہوں اور فرض نمازیں ادا کرتا ہوں اور اس پر زیادتی نہیں کرتا۔ تو کیا جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ہاں! (تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے)(۳)

---

(۱) (الفتح الربانی، في ترتیب مسند إمام أحمد شیبانی، باب: کتاب الصلوٰة ما جاء فی فضل الصلوٰة مطلقًا)

(۲) (الفتح الربانی، باب: فضل الصلوٰة مطلقًا)

(۳) (الفتح الربانی، باب: فضل الصلوٰة مطلقًا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۳۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ نماز کو لازم پکڑو، نماز کو لازم پکڑو اور اپنے ماتحتوں کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔(۱)

حدیث نمبر ۴۰:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کیا کہ فلاں شخص گذشتہ رات نماز سے غافل ہو کر سویا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں یا فرمایا اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر دیا تھا۔(۲)

---

(۱) (الفتح الربانی، باب: فضل الصلوٰۃ مطلقًا)

(۲) (الفتح الربانی، باب فی وعید من تہاون بامر الصلوٰۃ او اخرھا عن وقتھا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

احکامِ طہارت

طہارت ونظافت کے فضائل:

قرآن وحدیث میں صفائی ستھرائی کے بکثر فضائل بیان ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک حدیث میں صفائی کو ایمان کا حصہ بتلایا ہے۔ مسجد قباء کے اردگرد چند لوگ رہتے تھے جنہیں طہارت کا بہت اہتمام تھا۔ اللہ کو ان کی یہ خصلت اتنی پسند آئی کہ ان کے متعلق قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی:

فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْاؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ○ (۱)

اس میں (مسجد قباء میں) ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پسند کرتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

نیز صفائی رکھنے والوں کے متعلق حق تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ○ (۲)

”بے شک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے گندگی سے بچنے والوں کو“

اس کے علاوہ بہت سی حدیثوں میں حضور اقدس ﷺ نے صفائی ستھرائی کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ نمونہ کے طور پر کچھ حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ طیب یحب الطیب نضیف یحب النظافة (۳)

---

(۱) (سورة التوبة: ۱۰۸)

(۲) (البقرة: ۲۲۲)

(۳) (ترمذی فی الادب ح۲۸۲۳، ص۱۲۱، ج۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بے شک اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے، نظافت والا ہے اور نظافت کو پسند کرتا ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ ان الاسلام نظیف فتنظفوا فانہ لا یدخل الجنۃ لا نظیف. (۲)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: صفائی رکھا کرو اس لیے کہ اسلام پاکیزہ اور نظیف ہے اور جنت میں صاف ستھرے لوگ ہی داخل ہوں گے۔

قال رسول اللہ ﷺ مفتاح الصلاۃ الطھور. (۲)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ: ان اللہ لا یقبل صلاۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول. (۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز کو قبول نہیں فرماتا اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

---

(۱) (مجمع الزوائد ص۱۳۲ ج۵ باب النظافۃ)

(۲) (ترمذی فی الطھارۃ ح۳، ابن ماجہ ح۲۷۱، مسند احمد ح۹۵۷)

(۳) (نسائی فی الزکاۃ ح۲٤۷۷، ابو داؤد فی الطھارۃ ح٥٤، مسند ح۳۲۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پانی کے احکام

پانی کی اقسام:

پانی تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) عام پانی (اس کو مطلق پانی بھی کہتے ہیں)

(۲) ناپاک پانی

(۳) استعمال شدہ پانی

عام پانی کی قسمیں

ا۔ بارش، برف اور اولوں کا پگلا ہوا پانی:

قال اللہ تعالیٰ: وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ (۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور اتارتا ہے آسمان سے پانی تاکہ تمہیں پاک کرے۔

ایک اور جگہ پر ہے:

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا (۲)

اور ہم نے پاکی حاصل کرنے کا پانی آسمان سے اتارا ہے۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال لقد رایتنی مع النبی ﷺ فی ماء من السماء وانی لادلك ظهره واغسله. (۳)

---

(۱) (الانفال: ۱۱) (۲) (الفرقان: ۴۸)

(۳) (بیهقی باب التطهیر بماء السماء ج۱ ص۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش کے پانی میں تھا، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کو مل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلا رہا تھا۔

قال رسول الله ﷺ: اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد. (۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔

۲۔ چشمے اور کنویں کا پانی:

قال تعالیٰ: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِی الْاَرْضِ (۲)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر چلایا وہ پانی زمین کے چشموں میں۔

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال: كنا مع النبی ﷺ اربع عشرة مائة والحديبية بئر فنز حناها فلم نترك فيها قطرة. (۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چودہ سو لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے وقت تھے، حدیبیہ میں ایک کنواں تھا جس کا سارا پانی ہم نے نکال لیا ایک قطرہ بھی اس میں نہیں چھوڑا۔

---

(۱) (بخاری فی الدعوات ح۵۸۹۸، مسلم فی الذکر ح۴۸۷۷، ترمذی فی الدعوات ح۳۴۱۷، نسائی ح۶۱، ابن ماجة ح۳۸۲۸)

(۲) (الزمر: ۲۱)

(۳) (بخاری فی المغازی ح۳۸۳۵، مسند احمد ح۱۷۸۲۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۳۔ وادیوں اور نہروں کا پانی:

قال تعالیٰ: اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا (۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اتارا اس نے آسمان سے پانی پھر بہنے لگے نالے اپنی مقدار کے موافق۔

۴۔ دریاؤں اور سمندروں کا پانی:

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: سأل رجل رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ من ماء البحر فقال رسول الله ﷺ هو الطهور ماؤه والحل ميتته. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہم سمندروں میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا (میٹھا) پانی رکھ لیتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کرلیں تو ہم پیاسے رہیں گے، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔

۵۔ وہ مطلق پانی جس کے ساتھ کوئی دوسری پاک چیزیں مل گئی ہوں:

پانی میں اگر کوئی پاک چیز مل جائے جیسے صابن، شیمپو وغیرہ تو پانی پاک ہی رہے گا اور اس سے ہر قسم کی طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

---

(۱) (الرعد: ۱۷)

(۲) (ترمذی فی الطہارۃ ح ۶۹، نسائی ح ۵۹، ابو داؤد ح ۸۳، ابن ماجۃ ح ۳۸۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ام هانی ان رسول اللہ ﷺ اغتسل هو و میمونة رضی اللہ عنہا من اناء واحد فی قصعة فیها اثر العجین. (۱)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا اس برتن میں گوندے ہوئے آٹے کا اثر تھا۔

عن ام هانی رضی اللہ عنہا قالت نزل رسول اللہ ﷺ یوم الفتح باعلی مكة فاتیته فجاء ابو ذر بجفنة فیها ماء قالت انی لاری فیها اثر العجین قالت فستره یعنی ابا ذر فاغتسل ثم صلی النبی ﷺ ثمان رکعات وذٰلك فی الضحٰی. (۲)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی حصہ میں تشریف فرما ہوئے، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پانی کا ایک بڑا پیالہ لے کر آئے، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے اس میں آٹے کا اثر نظر آ رہا تھا، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پردہ پکڑا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آڑ میں غسل فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما بینما رجل واقف بعرفة اذ وقع عن راحلته فوقصته او قال فاوقصته فمات قال النبی ﷺ اغسلوه بماء وسدر. (۳)

---

(۱) (نسائی فی الطهارة ح۲٤٠، ابن ماجة ح۳۷۲)

(۲) (مسند احمد ح۲٥٦٥۲)

(۳) (بخاری فی الجنائز ح۱۱۸٦، مسلم ح۲٠۹۳، ترمذی ح۸۷٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفہ میں کھڑا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر گیا اور سواری نے اسے کچل دیا اس کی وجہ سے اس کا انتقال ہوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی اور بیری کے پتوں سے انہیں غسل دو۔

عن ام عطیة الانصاریة رضی اللہ عنہا قالت دخل علینا رسول اللہ ﷺ حین توفیت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رایتن ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیئا من کافور. (۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا جب انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اسے پانی یا بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے بھی زیادہ اگر ضرورت سمجھو۔ اور اخیر میں کافور لگانا (یا یوں فرمایا کہ اخیر میں تھوڑا سا کافور لگا دینا)۔

مندرجہ بالا احادیث سے صراحۃً معلوم ہوگیا کہ اگر پانی کے اندر کوئی پاک چیز مل جائے تو اس سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے جیسے کہ اس زمانے میں صابن کے بدلے بیری کے پتے پانی میں ڈال کر پانی کو پکاتے تھے۔ البتہ اگر کسی ایسی چیز کو پانی میں ڈال کر پکایا جائے جس سے مقصود صفائی کا حاصل کرنا نہیں ہے تو پھر اس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے سالن کا شوربہ وغیرہ۔

---

(۱) (بخاری فی الجنائز ح۱۱۷۵، مسلم ح۱۵۵۷، نسائی ح۱۸۵۸، ابو داؤد ح۲۷۳٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۶۔ نہر، جاری پانی اور بڑا حوض:

نہر کے پانی، جاری پانی یا بڑے حوض کے اندر اگر نجاست گر جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوگا جب تک پانی کے اوصاف ثلاثہ (یعنی رنگ، بو اور مزہ) میں سے کوئی وصف نہ بدل جائے۔

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: انتھینا الٰی غدیر فاذا فیه جیفة حمار قال فکففنا عنه حتی انتھٰی الینا رسول اللہ ﷺ فقال: ان الماء لا ینجسه شیء فاستقینا وارویْنا وحملنا. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک تالاب پر گئے جس میں ایک مرا ہوا گدھا پڑا تھا، تو ہم نے اس تالاب کا پانی استعمال نہیں کیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (اس موقع پر پانی کی مقدار کے اعتبار سے یہ بات فرمائی) پھر ہم نے اس میں سے پیا، چوپایوں کو پلایا اور ساتھ بھی کچھ رکھ لیا۔

اس تالاب میں پانی (زیادہ) ہوگا تب ہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الماء لا ینجسه شیء ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''

ورنہ اگر تھوڑا پانی ہو تو گدھا کیا ایک چھوٹا سا چوہا بھی اسے ناپاک کر دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک مرتبہ کسی تالاب کے پاس سے ہوا، آپ کے ساتھ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس تالاب کے پاس کسی شخص سے پوچھا کیا تمہارے اس تالاب سے درندے پیتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(۱) (ابن ماجة فی الطهارة ح ۵۱۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے فرمایا: ہمیں نہ بتانا اس لیے کہ ہم درندوں کے تالابوں سے پیتے ہیں اور وہ ہمارے تالابوں سے پیتے ہیں۔(۱)

اور ظاہر ہے کہ ایسے تالابوں میں جہاں سے درندے پیتے ہیں وہاں کتے بھی آ کر پیتے ہیں، اور کتے کا جھوٹا بالاتفاق نجس (ناپاک) ہے۔ لیکن چونکہ بڑے تالاب ناپاک نہیں ہوتے جب تک ان کے تینوں اوصاف (یعنی رنگ، بو اور مزہ) میں سے کوئی وصف اس ناپاکی کی وجہ سے بدل نہ جائے، اس لیے پہلی حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے اس پانی کو پاک شمار کیا جس میں گدھا مرا ہوا تھا اور دوسری حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تالاب والے پانی کو بتانے سے منع فرمایا کہ کثیر پانی ہے، نہ پوچھنے کی ضرورت نہ بتانے کی۔

قال الزهري: لا بأس بالماء مالم يغيره طعم او ريح او لون. (۲)

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پانی پاک ہے جب تک کہ نجاست سے اس کا رنگ، بو یا مزہ نہ بدل جائے۔

البتہ قلیل پانی جو جاری نہ ہو بلکہ ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہو اگر اس میں نجاست گر جائے تو اس سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں خواہ نجاست قلیل ہو یا کثیر اور چاہے پانی کے اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی تبدیل ہو یا نہ ہو۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال: لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يغتسل منه. (۳)

---

(۱) (مؤطا مالك في الطهارة ح۳۹)

(۲) (بخاری في الوضوء، باب: ما يقع من النجاسات في السمن والماء)

(۳) (مسلم في الطهارة ح۴۲۴، بخاری في الوضوء ح۲۳۲، ترمذی في الطهارة ح۶۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر بعد میں اسی سے غسل کرے گا۔

عن جابر رضی اللہ عنہ عن رسول الله ﷺ انه نهٰی ان یبال في الماء الراکد. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال: اذا استیقظ احدکم من نومه فلیغسل یده قبل ان یدخلها في وضوئه فإن أحَدکم لا یدری این باتت یده. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو چاہیے کہ برتن میں ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھو لے، اس لیے کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اگر برتن میں تھوڑا پانی ہو اور اس میں کوئی نجاست گر جائے، تو چاہے نجاست نظر نہ آئے اور پانی کے اوصافِ ثلاثہ میں سے کوئی تبدیل بھی نہ ہو تب بھی وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”**فإنه لا یدری این باتت یده**“ کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزری، ممکن ہے کہ رات میں ہاتھ پر نجاست لگ گئی ہو اور اسے معلوم بھی نہ ہوا ہو۔ تو اگر ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں ڈال دے گا تو وہ پانی جو برتن میں ہے ناپاک ہو

---

(۱) (مسلم فی الطهارة ح۴۲۳، نسائی ح۳۵، ابن ماجة ح۳۲۷)

(۲) (بخاری فی الوضوء ح۱۵۷، مسند احمد ح۹۶۱۵، مؤطا مالك ح۳۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جائے گا اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: "فليغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه" کہ وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنے ہاتھ ضرور دھو لے۔

عن الحسن في الجب يقطر فيه من الخمر او الدم قال: يهراق. (١)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ اگر مٹکے میں شراب یا خون کے قطرے گر جائیں تو اس کے بہادو۔

قلیل پانی کسے کہیں گے؟

اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں ان میں سے سب سے بہتر قول یہ ہے کہ اس کی تعیین نہ کی جائے بلکہ مبتلا بہ کی رائے پر چھوڑا جائے، اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ نے تعیین نہیں فرمائی، بلکہ احادیث سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑا پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور کثیر (زیادہ) ہو تو ناپاک نہیں ہوتا، مثلاً! دریا، سمندر، کنویں اور تالابوں کے پانی کے متعلق فرمایا کہ ناپاک نہیں ہوتے اور تھوڑے پانی میں کتا منہ میں ڈال دے تو اسے ناپاک قرار دیا، اسی طرح نیند سے اٹھ کر وضو کے برتن ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھونے کا حکم دیا۔ البتہ فقہاء نے اندازہ کرنے کے لیے ایک بہت اچھا اور آسان طریقہ بتایا ہے، وہ یہ کہ اگر کسی تالاب وغیرہ میں اتنا پانی ہے کہ اس کا ایک کونہ ہلانے سے دوسرے کونے کا پانی نہ ہلے تو وہ پانی کثیر شمار ہوگا۔

---

(١) (ابن ابی شیبة ص١٥٤ ج١ باب القطرة من الخمر تقع في الاناء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پانی میں رہنے والے جانور یا ایسے جانور کا پانی میں مرجانا جس کا خون نہیں بہتا:

پانی میں رہنے والا جانور اگر پانی میں مرجائے تو اس سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر ایسا جانور پانی میں مرجائے جس کا خون نہیں بہتا جیسے مکھی مچھر وغیرہ تو اس سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ ثم لینزعہ فان فی احدی جناحیہ داءً والاخری شفاءً (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے نکالنے سے پہلے ڈبو لینا چاہیے، اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے پر میں (اس بیماری سے) شفاء ہے۔

ناپاک پانی:

ناپاک پانی وہ ہے جو اپنی طبعی حالت پر نہ ہو، بلکہ اس کا رنگ، ذائقہ یا بُو بدل گئی ہو۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی، مگر وہ چیز جو اس کی بُو اور اس کے ذائقہ اور اس کے رنگ پر غالب آ جائے۔(۲)

---

۱) (بخاری فی بدء الخلق ح۳۰۷۳، ابو داؤد فی الاطعمۃ ح۳۳۴۶، ابن ماجۃ فی الطب ح۳۴۹۶، مسند احمد ح۶۸۴۴)

۲) (سنن ابن ماجۃ ج۱ ص۵۲، باب الحیاض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پانی پاک ہے جب تک کہ نجاست سے اس کا رنگ، بو یا مزہ نہ بدل جائے۔

(بخاری في الوضوء، باب: ما يقع من النجاسات في السمن والماء)

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

الإجماع على أن المغير بالنجاسة ريحا أو لونا أو طعما نجس. (١)

نجاست کی وجہ سے جس پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے اس کے ناپاک ہونے پر امت کا اجماع ہے۔

جب پانی زیادہ مقدار میں ہو، جیسے نہر، دریا، یا بڑا حوض تو وہاں یہ تبدیلی ہی (اوصافِ ثلاثہ والی) بنیاد ٹھہرے گی، لیکن اگر پانی تھوڑی مقدار میں ہو، جیسے بالٹی مٹکے وغیرہ کا پانی تو ذرا سی نجاست گرنے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، گو کسی وصف میں تبدیلی نہ ہوئی ہو۔ جیسا کہ پہلے روایات گذر چکی ہیں۔

مستعمل پانی:

یہ وہ پانی ہے جسے ایک دفعہ وضو یا غسل کے لیے استعمال کیا گیا ہو۔ یہ بذاتِ خود پاک ہے لیکن اس سے دوبارہ پاکی حاصل نہیں ہو سکتی۔

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب فقال: كيف يفعل يا ابا هريرة قال: يتناوله تناولاً. (٢)

---

(١) (نيل الأوطار ج١ ص٣٥)

(٢) (مسلم في الطهارة ح٤٢٦، ابن ماجة ح٥٩٧)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے۔ لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تو پھر کیا کرے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھوں سے پانی لے کر نہائے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فدل علی ان المنع من الانغماس فیه لئلا یصیر مستعملا فیمتنع علی الغیر الانتفاع به واصحابی اعلم بمورد الخطاب من غیره، هٰذا من اقوی الادلة علی ان المستعمل غیر طهور. (۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں داخل ہونے کی ممانعت اس وجہ سے ہے تاکہ پانی مستعمل نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اور لوگ اس پانی سے (مستعمل ہونے کی وجہ سے) فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث کے معنی اور محمل کو دوسروں سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو یہ حدیث مستعمل پانی کے غیر مطہر ہونے کے بارے میں سب سے بڑی قوی دلیل ہے۔

جھوٹے پانی کے احکام:

جس پانی میں کوئی انسان یا جانور منہ ڈال دے اس کو عربی میں "سور" کہتے ہیں۔ سور کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ طاہر یعنی پاک ۲۔ مکروہ ۳۔ نجس یعنی ناپاک ۴۔ مشکوک یعنی مشتبہ

---

(۱) (فتح الباری ص ۳۴۷ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تفصیل یہ ہے:

ا۔ طاہر:

انسان کا جھوٹا پانی پاک ہے خواہ وہ مومن ہو یا کافر، اس میں حیض اور نفاس والی عورتوں جنابت والا شخص اور مسلمان و کافر سب برابر ہیں۔ اس لیے کہ ان کی نجاست حکمی ہے۔ کافر اور مشرک میں شرک اور کفر کی وجہ سے نجاست حکمی پیدا ہوتی ہے، ظاہراً ان میں کوئی نجاست نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے کچھ عیسائیوں کو مسجد میں ٹھہرنے کی اجازت دی تھی۔ اور اسی وجہ سے جب حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے سے قبل قید ہو کر آئے تھے تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں مسجد میں قید کیا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال بعث النبی ﷺ خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنيفة يقال له ثمامة ابن اثال فربطوه بسارية من سواری المسجد. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا وہ لشکر والے قبیلہ بنی حنیفہ کے ایک شخص جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا کو قیدی بنا کر لائے اور اس کو مسجد نبوی ﷺ کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

اسی طرح جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کی نجاست حکمی ہے۔ اسی وجہ سے حضور اقدس ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے جب کہ وہ

---

(۱) (بخاری فی الصلاۃ ح۴۴۲، مسلم فی الجهاد ح۳۳۱۰، نسائی فی المساجد ح۷۰۵، ابوداؤد فی الجهاد ح۲۳۰۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حیض سے ہوتی تھیں۔ بلکہ حضور اقدس ﷺ اسی جگہ منہ لگا کر پانی پیتے یا ہڈی چوستے جہاں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا منہ لگا ہوتا باوجود ان کے حالت حیض میں ہونے کے۔ برخلاف یہودیت کے، یہودیوں کے نزدیک حائضہ عورت کی نجاست اس کے ظاہر میں ہوتی ہے، یہاں تک کہ اگر مرد نے حائضہ عورت کو ہاتھ لگا دیا یا جس بستر پر وہ بیٹھی تھی اس پر بیٹھ گیا تو مرد بھی ناپاک ہوجائے گا اور جس چیز کو بھی یہ عورت ہاتھ لگائے گی وہ چیز ناپاک ہوجائے گی۔ محرف تورات میں ہے:

''اگر کسی عورت کو ایسا جریان ہو کہ اسے حیض کا خون آئے تو وہ سات دن تک ناپاک رہے گی اور جو کوئی اسے چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا اور جس پر وہ اپنی ناپاکی کی حالت میں سوئے وہ چیز ناپاک ہوگی۔ اور جس چیز پر بیٹھے وہ بھی ناپاک ہوجائے گی۔ اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس چیز کو جس پر وہ بیٹھی ہو چھوئے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور اگر اس کا خون اس کے بستر پر یا جس چیز پر وہ بیٹھی ہو اس پر لگا ہوا ہو اور اس وقت کوئی اس چیز کو چھوئے تو وہ شام تک ناپاک رہے۔ اور اگر مرد اس کے ساتھ صحبت کرے اور اس کے حیض کا خون اسے لگ جائے تو وہ سات دن تک ناپاک رہے گا اور ہر ایک بستر جس پر وہ مرد سوئے گا ناپاک ہوگا۔'' (۱)

اس کے بالمقابل مندرجہ ذیل احادیث پر ایک نظر ڈالتے جایئے۔

عن عبد الله بن سعد رضی اللہ عنہ قال سالت النبی ﷺ عن مواكلة الحائض

---

(۱) (احبار: ۱۵/۱۹۔ ۲۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقال واكلها. (۱)

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض والی عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ کھا سکتے ہو۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فيضع فاه على موضع فی فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فيضع فاه على موضع فی. (۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں حیض کی حالت میں برتن سے پیتی تھی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تھی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا اور میں حیض کی حالت میں ہڈی چوستی پھر وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ سے چوستے جہاں سے میں نے چوسا ہوتا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنة فاراد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان يتوضأ منه فقالت يا رسول الله انی كنت جنبا فقال ان الماء لا يجنب. (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے ایک لگن

---

(۱) (ترمذی فی الطهارة ح۱۳۲، ابن ماجة ح٦٤٣، مسند احمد ح۱۸۲۲٦)

(۲) (مسلم فی الحيض ح٤٥٣، نسائی فی الطهارة ح٦٩، مسند احمد ح٢٤٤١٦)

(۳) (ترمذی فی الطهارة ح٦٠، ابوداؤد ح٦٢، ابن ماجة ح٣٦٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے غسل کیا تھا (اور اس میں کچھ پانی بچ گیا تھا) حضور اقدس ﷺ اس بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جنبی (یعنی حالت جنابت میں) تھی (اور یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی نجس نہیں ہوتا۔

عن عائشة قالت كنت اغتسل انا و رسول الله ﷺ من اناء واحد وانا لجنبان ولكن الماء لا يجنب. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضور اقدس ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جب کہ ہم حالتِ جنابت میں ہوتے تھے۔ لیکن پانی جنبی نہیں ہوتا تھا۔

عن ميمونة رضی اللہ عنہا ان رسول الله ﷺ توضأ بفضل غسلها من الجنابة. (۲)

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان کے غسل جنابت کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا۔

تو ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان کا جھوٹا پاک ہے۔ البتہ اگر کسی شخص کے منہ میں زخم ہو تو اس صورت میں اگر وہ پانی یا کسی مشروب کو منہ لگائے گا وہ وہ مشروب خون اور پیپ کی وجہ سے ناپاک ہو جائے گا۔ اسی اگر کسی نے شراب یا اور کوئی ناپاک چیز پی یا کھائی اور فوراً منہ صاف کرنے سے قبل کسی چیز کو منہ لگا لیا تو جس چیز پر اس نجاست کا اثر پہنچا وہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔

---

(۱) (مسند احمد ح۲۳۸۳۰)

(۲) (ابن ماجة فی الطهارة ح۳۶۶، مسند احمد ح۲۵۵۷۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲۔ مکروہ:

بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کان یکرہ سؤر السنور. (۱)

۳۔ نجس:

خنزیر، کتے اور دیگر درندوں کا جھوٹا نجس ہے۔ درندوں کا چونکہ گوشت ناپاک ہے اس لیے ان کا لعاب دہن بھی ناپاک ہے۔

۴۔ مشکوک:

گدھے اور خچر کے جھوٹے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینِ عظام رحمہم اللہ میں اختلاف تھا اور دلائل دونوں طرح کے ہیں اس لیے اس قسم کو مشکوک قرار دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مشکوک پانی کے علاوہ اور کوئی نہ ملے تو اس پانی سے وضو کرلے اور احتیاطاً تیمّم بھی کرلے۔

قضائے حاجت کے آداب و مسائل

۱۔ قضائے حاجت کے لیے دور جانا چاہیے تاکہ لوگوں کو بدبو یا آواز نہ آئے۔

عن المغیرة بن شعبة رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ کان اذا ذهب المذهب ابعد. (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جب تشریف لے جاتے تو دور جایا کرتے۔

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ص۹۸ ج۱)

(۲) (ابوداؤد ح۱، ترمذی ح۲۰، نسائی ح۱۷، ابن ماجة ح۳۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ قضائے حاجت کے لیے اتنی دور تشریف لے جاتے کہ آپ کو کوئی نہ دیکھ سکے۔

۲۔ ایسی جگہ پر پیشاب کرنا چاہیے جہاں چھینٹیں نہ اڑیں اور بدن یا کپڑے ناپاک نہ ہوں۔

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال: انی کنت مع رسول اللہ ﷺ ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال: اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبوله موضعا. (۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک دیوار کے سامنے نرم زمین میں پیشاب کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اس کے لیے کوئی مناسب جگہ تلاش کرے۔

۳۔ انگوٹھی یا کاغذ وغیرہ جس چیز پر بھی اللہ کا نام یا کوئی آیت یا حضور ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوا ہو تو اس کو بیت الخلاء میں نہ لے جائے، بلکہ اسے باہر رکھ کر جانا چاہیے اسی طرح بعض زیور ایسے ہوتے ہیں جن پر اللہ کا نام لکھا ہوتا ہے انہیں بھی بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اتار دینا چاہیے۔ البتہ اگر کسی کپڑے وغیرہ کے اندر ملفوف ہو

---

(۱) (ابوداؤد ج۲)

(۲) (ابوداؤد ج۲، مسند احمد فی مسند الکوفیین ح۱۸۷۱۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جیسے تعویذ وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا دخل الخلاء نزع خاتمه. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اس لیے اتار دیتے تھے کہ اس پر ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا۔(۲)

عن عكرمة رحمہ اللہ قال كان ابن عباس رضی اللہ عنہما اذا دخل الخلاء ناولني خاتمه. (۳)

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو مجھے اپنی انگوٹھی دے دیتے تھے۔

عن مجاهد رحمہ اللہ ان كان يكره للإنسان أن يدخل الكنيفة وعليه وخاتم فيه اسم الله. (٤)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے متعلق قول منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی

---

(۱) (ترمذی فی اللباس ح۱٦٦٨، نسائی فی الزينة ح٥٢١٨، ابوداؤد فی الطهارة ح١٨، ابن ماجة في الطهارة ح٢٩٩)

(۲) (بخاری فی اللباس ح٥٤١٧، مسلم ح٣٩٠٠، ترمذی ح١٦٦٧، ابوداؤد فی الخاتم ح٢٦٨١، نسائی فی الزينة ح٥١٠١، دار قطنی ص ۱۱۳ ج۲)

(۳) (مصنف ابن ابی شيبة ص١١٢ ج١)

(٤) (ابن ابی شيبة ص١١٢ ج١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شخص بیت الخلاء میں داخل ہوا اور اس نے ایسی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو جس پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہو۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا

۴۔ بیت الخلاء میں بائیں پاؤں سے داخل ہو، اور داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ میں نر و مادہ شیاطین سے تیری پناہ چاہتا ہوں

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا دخل الخلاء قال: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا پڑھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے شیاطین سے حفاظت ہو جاتی ہے اور شیاطین چونکہ گندگی پسند کرتے ہیں اس لیے بیت الخلاء میں بستے ہیں۔

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال ان هذه الحشوش

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۱۳۹، مسلم فی الحیض ح۵٦۳، ترمذی فی الطهارة ح۵، نسائی ح۹۱، ابو داؤد ح٤، ابن ماجة ح۲۹۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

محتضرة فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث. (۱)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت الخلاء میں اکثر شیاطین آیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دعا

۵۔ بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر رکھے اور باہر نکل کر یہ دعا پڑھے۔

غفرانك (۲)

اے اللہ! میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔

یا یہ دعا پڑھے:

الحمد للہ الذی اذھب عنی الأذی وعافانی. (۳)

---

(۱) (ابو داؤد فی الطھارۃ ح۵، ابن ماجۃ ح۲۹۲، مسند احمد فی مسند الکوفیین ح۱۸۴۸۳)

(۲) (ابو داؤد فی الطھارۃ ۲۸، ترمذی ح۷، ابن ماجۃ ح۲۹۶، دارمی ح۶۷۷)

(۳) (ابن ماجۃ فی الطھارۃ ح۲۹۷، تحفۃ المحتاج لابن الملقن ص۱۶۷ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

''تمام تر تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔''

اور اگر دونوں دعاؤں کو ملا کر پڑھتے تو اور اچھا ہے، یعنی اس طرح پڑھے:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

۶۔ بول و براز کے وقت ستر عورت واجب ہے کسی ایسی جگہ پر استنجاء کرنا جائز نہیں جہاں دوسرے لوگوں کی نظر ستر پر پڑے۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال من اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی قضائے حاجت کے لیے جائے تو کسی چیز سے پردہ کرلے، اگر کوئی بھی چیز نہ ملے (پردہ کرنے کے لیے) تو ریت کو اکٹھا کر کے اس کی آڑ میں قضائے حاجت کرے۔

حضور اقدس ﷺ کا ایک معجزہ

حضرت مرۃ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، راستہ میں حضور اقدس ﷺ کو قضائے حاجت کی ضرورت پڑ گئی، وہاں پردہ کرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی، کچھ دور دو درخت تھے جو ایک دوسرے سے فاصلہ پر تھے۔ حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ان دونوں درختوں کے پاس جا کر کہو کہ حضور اقدس ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم دونوں جڑ جاؤ، چنانچہ جب میں نے

---

(۱) (ابو داؤد ۳۲، ابن ماجة فی الطهارة ح۳۳۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ان سے کہا تو وہ دونوں جڑ گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کی آڑ میں قضائے حاجت فرمائی۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ اب ان سے کہو کہ واپس اپنی اپنی جگہ چلے جائیں، چنانچہ میں نے ان سے کہا تو وہ دونوں واپس اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔(۱)

۷۔ استنجاء کے لیے جاتے وقت پہلے سے ازار بند یا پتلون کے بٹن وغیرہ نہ کھولے بلکہ بیت الخلاء کے اندر جا کر یہ سب کرے۔ اسی طرح نکلتے وقت اچھی طرح کپڑے پہن کر نکلنا چاہیے تاکہ لوگوں پر ستر ظاہر نہ ہو جائے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ کان اذا اراد الحاجة لا یرفع ثوبه حتی یدنو من الارض. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو جب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے اپنے کپڑے نہیں اٹھاتے تھے۔

۸۔ غسل خانے کے اندر پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لایبولن احدکم فی مستحمة فان عامة الوسواس منه (قال احمد یتوضأ فیه) (۳)

---

(۱) (ابن ماجه فی الطهارة ح۳۴۳، مسند احمد فی مسند الشامیین ح۱۶۸۸۹)

(۲) (ترمذی فی الطهارة ح۱۴، ابو داؤد فی الطهارة ح۱۲، دارمی فی الطهارة ح۶۶۴)

(۳) (نسائی ح۳۶، ترمذی فی الطهارة ح۲۱، ابو داؤد ح۲۵، ابن ماجة ح۳۰۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے غسل خانے (نہانے کی جگہ) میں پیشاب نہ کرے کیوں کہ عام طور پر وسوسے اس سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہ ممانعت اگرچہ اس قسم کے غسل خانوں کے لیے تھی جہاں پانی رک جاتا تھا، لیکن پھر بھی اس سے بچنا چاہیے اس لیے کہ اس سے وسوسہ کی بیماری ہو جاتی ہے۔

۹۔ کسی بل یا سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ یہ جنات کی رہائش گاہ ہوتے ہیں اور سانپ بچھو وغیرہ موذی جانوروں کے نکل کر نقصان پہنچانے کا بھی اندیشہ ہے۔

عن عبد الله بن سرجس رضی اللہ عنہ قال ان النبی ﷺ نهى ان يبال في الحجر قال قالوا القتادة: ما يكره من البول في الحجر قال كان يقال انها مساكن الجن. (۱)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: بل (سوراخ) میں پیشاب کرنے سے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ ان میں جن بستے ہیں۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کسی سوراخ میں پیشاب کر دیا پھر اس کے بعد اچانک ان کا انتقال ہو گیا اور لوگوں کو یہ اشعار سنائی دیے۔

قلنا سيد الخزرج سعد بن عبادة رميناه بسهمين فلم نخط فؤاده. (۲)

---

(۱) (ابو داؤد فی الطهارة ح۲۷، نسائی ح۳٤، مسند احمد فی مسند البصريين ح۱۹۸٤۷)

(۲) (الطبقات الكبرىٰ لابن سعد ص۲۹۰ ج۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ ہم نے بلا خطا کیے دو تیران کے دل پر مارے۔

تو اس سے لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ شعر پڑھنے والے جن ہیں، اور انہوں نے اس سوراخ میں پیشاب کر دیا تھا جہاں جن رہتے تھے اس لیے جنوں نے انہیں مار ڈالا۔

۱۰۔ بول و براز کرتے وقت کسی بھی طرح کی بات نہ کرنی چاہیے۔ ایسی حالت میں بات کرنا مکروہ ہے۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی ﷺ یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتھما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلک. (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص بھی استنجاء کی حالت میں باتیں نہ کرے جب کہ ستر کھلا ہوتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال مر رجل علی النبی ﷺ وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ السلام. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس سے گزرا

---

(۱) (ابوداؤد فی الطھارۃ ح۱۴، مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح۱۰۸۸۴)

(۲) (نسائی ح۳۷، ابوداؤد ح۱۵، ابن ماجۃ ح۳۴۵، مسلم فی الحیض ح۵۵۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جب کہ آپ ﷺ پیشاب فرمارہے تھے، اس شخص نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا۔

۱۱۔ بلا عذر داہنے ہاتھ سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے اور ہمیشہ ہر گندگی کے لیے بایاں ہاتھ اور اچھی چیزوں کے لیے داہنا ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔

عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ اذا بال احدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه ولا يستحيي بيمينه ولا يتنفس في الاناء. (۱)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور داہنے ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور کوئی شخص بھی برتن میں پھونک نہ مارے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من اذى. (۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ داہنا ہاتھ وضو اور کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور بایاں ہاتھ بیت الخلاء میں اور دوسری گندی چیزوں میں استعمال فرماتے تھے۔

عن حفصة رضی اللہ عنہا ان النبي ﷺ كان يجعل يمينه لطعامه وشرابه وثيابه ويجعل شماله لما سوى ذلك. (۳)

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۱۵۰، ابو داؤد ح۲۹، ابن ماجة ح۳۰٦، مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۱۵۲۲، دارمی ح۲۰۳۰)

(۲) (ابو داؤد فی الطهارة ح۳۱)

(۳) (ابو داؤد ح۳۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنا ہاتھ کھانے پینے اور کپڑے پہننے میں استعمال فرماتے تھے۔

۱۲۔ بول براز کے وقت پشت یا منہ قبلہ کی طرف نہ کرنا چاہیے۔

عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ببول ولا غائط. (۱)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ رخ کرو نہ پشت کرو۔

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال لقد نهانا رسول الله ﷺ ان نستقبل القبلة بغائط او بول. (۲)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبلہ رخ پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها. (۳)

---

(۱) (مسلم فی الطهارة ح۳۸۸، بخاری فی الصلاة ح۳۸۰، نسائی ح۲۱، ابو داؤد ح۸، مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۲٤١٤)

(۲) (ابو داؤد ح٦، مسلم فی الطهارة ح۳۸۵، ترمذی فی الطهارة ح١٦، نسائی فی الطهارة ح٤١، ابن ماجة فی الطهارة ح۳۱۲)

(۳) (ابو داؤد ح۷، نسائی ح٤٠، ابن ماجة ح۳۰۹، مسند احمد فی باقی مسند المكثرين ح٧٠٦٤، دارمی ح٦٧٢)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے تمہارے والد کی طرح ہوں، تمہیں ہر چیز سکھاتا ہوں تو جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ کرے۔

اس کے علاوہ بہت سی احادیث ہیں جن میں قبلہ کی طرف رخ یا پشت کر کے پیشاب پاخانہ کی ممانعت آئی ہے۔ جو حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوعوانہ، حضرت سہل بن حنیف، حضرت سہل بن سعد وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

یہ ممانعت اصل میں کعبہ کی تعظیم کی وجہ سے ہے۔ کہ جس طرف نماز میں رخ کرتے ہیں اسی طرح پیشاب پاخانہ کراتے وقت رخ یا پشت کرنا بے ادبی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ (۱)

جو کوئی شعائر اللہ کا ادب کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری میں سے ہے۔

اور کعبہ شعائر اللہ میں سے ہے، پھر خاص کر کعبہ کی تعظیم تو ایک متفق علیہ مسئلہ ہے ایک حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من تفل تجاه القبلة جاء يوم القيامة وتفله بين عينيه. (۲)

جو شخص بھی قبلہ کی طرف تھوکے گا تو قیامت کے دن اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

---

(۱) (الحج: ۳۲)

(۲) (صحیح ابن حبان ص۵۱۸ ج٤، ابوداؤد فی باب اکل الثوم ح۳۳۲۸، بیهقی ص۷٦ ج۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تو اگر قبلہ کی طرف تھوکنا بھی منع ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا تو ظاہر ہے کہ پیشاب پاخانہ کرنا تو بطریق اولیٰ منع ہونا چاہیے اسی طرح بعض لوگ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتے ہیں یہ بھی خلافِ ادب ہے۔

لیکن اگر کہیں ایسے بیت الخلاء بنے ہوں، جو قبلہ رخ ہوں یا جن میں قبلہ کی طرف پیٹھ کرنی پڑے تو ایسی حالت میں کوشش کرنی چاہیے کہ تھوڑا سا ٹیڑھا ہو کر بیٹھے یعنی قبلہ کی طرف رخ نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب مصر اور شام فتح کیا تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھوڑا سا ٹیڑھا ہو کر اس میں بیٹھتے تھے۔

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولکن شرقوا او غربوا قال ابو ایوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحیض بنیت قبل القبلة فننحرف ونستغفر اللہ تعالٰی. (۱)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف پیٹھ یا رخ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو (مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرنے کا حکم مدینہ والوں کے لیے ہے) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم لوگ شام گئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے، تو ہم ان پر تھوڑا پھر کر بیٹھ جاتے تھے اور اللہ سے معافی مانگتے تھے (اس طرح بیت الخلاء استعمال کرنے پر)

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۳۸۰، مسلم فی الطهارة ح۳۸۸، ترمذی ح۸، ابو داؤد ح۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۴۔ بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرنا چاہیے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا خلاف سنت اور بد تہذیبی ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت من حدثکم ان النبی ﷺ کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدًا. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو شخص بھی تم سے کہے کہ حضور اقدس ﷺ کھڑے کھڑے پیشاب فرماتے تھے تو اس کی بات نہ ماننا، آپ ﷺ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔

اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کی عام عادت بیان فرمائی ہے کہ عام طور پر آپ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے، البتہ ایک مرتبہ عذر کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ نے کھڑے ہو کر بھی پیشاب کیا ہے۔

عن حذیفة قال اتی النبی ﷺ سباطة قوم فبال قائما. (۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عذر ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے لیکن عام حالات میں بیٹھ کر ہی پیشاب کرنا چاہیے۔

---

(۱) (ترمذی فی الطھارۃ ح۱۲، نسائی ح۲۹، ابن ماجۃ ح۳۰۳)

(۲) (بخاری فی الوضوء ح۲۱۷، مسلم فی الطھارۃ ح۴۰۲، ترمذی ح۱۳، نسائی ح۱۸، ابوداؤد ح۲۱، ابن ماجۃ ح۳۰۱، مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۲۱۵۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضور اقدس ﷺ کو کیا عذر تھا؟ اس کے متعلق مستدرک حاکم اور بیہقی میں حدیث ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ بال قائما لجرح فی ما بضه. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے گھٹنے کے زخم کی وجہ سے کھڑے کھڑے پیشاب فرمایا تھا۔

آج کل کی جاہلیت کی طرح اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں مردوں کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا فخر اور مردانگی سمجھی جاتی تھی اس لیے کہ ان کے یہاں ستر اور پاکی کا تصور تو تھا ہی نہیں جیسے کہ آج کل غیر مسلم اقوام میں پاکی کوئی چیز نہیں، خون اور پیشاب کے قطرے اگر پائجامے میں اندر کی طرف لگے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ جب لوگوں نے حضور اقدس ﷺ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا تو کہنے لگا:

انظروا اليه يبول كما تبول المرأة

''انہیں دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں''

حضور اقدس ﷺ نے جب یہ سنا تو انہیں جا کر سمجھایا کہ یہی پیشاب کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ احکام شریعت کا مذاق اڑانا کوئی معمولی بات نہیں اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

او ما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائيل كانوا اذا اصابهم شیء من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب فی قبره. (۲)

---

(۱) (سنن البيهقی ص۱۰۱ ج۱، باب البول قائما، مستدرك حاكم ص۲۹۰ ج۱)

(۲) (نسائی فی الطهارة ح۳۰، ابوداؤد ح۲۰، ابن ماجة ح۳۴۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا کیا ہوا؟ (ان کے مذہب میں یہ تھا کہ) جب ان کے کپڑوں کو پیشاب لگ جاتا تو اسے قینچی سے کاٹ دیتے تو اس شخص نے انہیں اس سے منع کیا (جب اس کا انتقال ہوا تو اسے اس منع کرنے کی وجہ سے) قبر میں عذاب ہوا۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اس دین میں کتنی آسانی رکھی ہے، یہودیوں کے یہاں ان کے مذہب میں پیشاب سے پاکی حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا، اگر کسی کے کپڑے، قالین، بستر، صوفے وغیرہ پر پیشاب لگ جائے اس کا ایک ہی طریقہ تھا کہ اتنے حصے کو کاٹ کر پھینک دیا جائے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام شریعت کا مذاق اڑانا معمولی بات نہیں اس کی وجہ سے عذابِ قبر ہوتا ہے۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کا حکم

۱۴۔ قضائے حاجت کے وقت اس بات کا پورا خیال رکھنا چاہیے کہ ناپاکی کپڑوں پر یا جسم پر نہ لگے اور چھینٹیں نہ اڑیں۔ اگر چھینٹیں اڑیں تو کپڑوں کو اور جسم کو اچھی طرح پاک کر لینا چاہیے۔ پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه. (۱)

---

(۱) (اخرجه الحافظ في الفتح وقال صححه ابن خريمة ص ۲۳۶ ج ۱، واخرجه الحاكم في المستدرك بلفظ: عامة عذاب القبر من البول ۲۹۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیشاب سے بچو اس لیے کہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ اكثر عذاب القبر من البول. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ تر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت دخلت علی امرأة من اليهود فقالت عذاب من القبر من البول فقلت كذبت فقالت بلٰى انا لنقرض منه الجلد والثوب فخرج رسول الله ﷺ الى الصلاة وقد ارتفعت اصواتنا فقال ما هٰذا فاخبرته بما قالت فقال صدقت فما صلى بعد يومئذ صلاة الا قال فی دبر الصلاة: رب جبريل وميكائيل واسرافيل اعذنی من حر النار وعذاب القبر. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور اس نے کہا: پیشاب سے (نہ بچنے کی وجہ سے) عذاب قبر ہوتا ہے۔ تو میں نے اس سے کہا تو نے جھوٹ کہا۔ اس نے کہا: میں نے سچ کہا ہے۔ ہم پیشاب کے لگ جانے کی وجہ سے چمڑی اور کپڑے کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اس دوران حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جارہے تھے اور ہماری آوازیں بلند تھیں (ہماری آواز سن کر) آپ نے

---

(۱) (ابن ماجة فی الطهارة ح۳۴۲، مسند احمد فی باقی مسند المكثرين ح۷۹۸۱)

(۲) (نسائی فی السهو ۱۳۲۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پوچھا کیا ہو رہا ہے؟ میں نے ماجرا سنادیا تو آپ نے فرمایا: اس یہودن نے سچ کہا: اس کے بعد سے آپ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

”رب جبریل و میکائیل و اسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر“

اے جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام کے پروردگار مجھے دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: اتقوا البول فانه اول ما یحاسب به العبد فی القبر. (۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیشاب سے بچو، اس لیے کہ قبر میں سب سے پہلے اسی کے متعلق سوال ہوگا۔ آج کل مغربی طرز کے بیت الخلاء میں نیچے پانی ہوتا ہے جس کی وجہ سے عام طور پر پیشاب پاخانہ کرتے وقت ناپاک چھینٹیں اڑتی ہیں، ان سے بہت زیادہ بچنا چاہیے، خدانخواستہ عذاب قبر کا سبب نہ بن جائیں۔

۱۵۔ راستہ میں یا کسی ایسی جگہ پر قضائے حاجت نہیں کرنی چاہیے جہاں سے لوگ گزرتے ہوں یا جہاں لوگ بیٹھتے ہوں۔ اس لیے کہ لوگوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوگی۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال: اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول الله؟ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلھم. (۲)

---

(۱) (طبرانی ص۱۳۳ ج۸)

(۲) (ابو داؤد فی الطھارة ح۲۳، مسلم ح۳۹۷ مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح۸۴۹۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو لعنت والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستہ میں یا سایہ والی جگہ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

یعنی اگر کوئی شخص ایسی جگہ پر قضائے حاجت کرے گا تو لوگوں کو تکلیف ہوگی اور لوگ اس گندگی کو دیکھ کر اس پر لعنت بھیجیں گے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے بعد سیٹ پر یا زمین پر اگر گندگی لگی ہو تو اسے صاف کر لینا چاہیے تاکہ بعد والوں کو تکلیف نہ ہو اور یہ گندگی کرنے والا لعنت کا نشانہ نہ بنے۔

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اتقوا الملاعن الثلاثة، البراز في الموارد وقارعة الطريق والظل. (۱)

تین لعنت کے کاموں سے بچو، گھاٹی میں اور بیچ سڑک میں اور سایہ کی جگہ میں پاخانہ کرنے سے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی علی قارعة الطريق او يضرب الخلاء عليها او يبال فيها. (۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے کہ بیچ راستہ میں نماز پڑھی جائے یا پیشاب پاخانہ کیا جائے۔

۱۶۔ مسجد کے اندر قضائے حاجت نہیں کرنی چاہیے۔

---

(۱) (ابو داؤد ح۲۶، ابن ماجة في الطهارة ح۳۲۸)

(۲) (ابن ماجة في الطهارة ح۳۳۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال بينما نحن في المسجد مع رسول الله ﷺ اذ جاء اعرابی فقام يبول في المسجد فقال اصحاب رسول الله ﷺ مه مه فقال رسول الله ﷺ لا تزرموه دعوه، فتركوه حتي بال ثم ان رسول الله ﷺ دعاه فقال له، ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله عز وجل والصلاة وقرأة القرآن. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نہ روکو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: یہ مسجدیں پیشاب پاخانے اور اس جیسے کاموں کے لیے نہیں ہیں یہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کریم کی تلاوت کے لیے ہیں۔

۷۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب پاخانہ نہیں کرنا چاہیے

عن جابر ان النبي ﷺ نهى ان يبال في الماء الراكد. (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

---

(۱) (مسلم في الطهارة ح۴۲۹، مسند احمد ح۱۲۵۱۵)

(۲) (مسلم في الطهارة ح۴۲۳، نسائی ح۳۵، ابن ماجة ح۳۴۷، مسند احمد في باقي مسند المكثرين ح۱۴۱۴۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیه (وفی روایة یتوضأ منه). (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں سے غسل یا وضو کرے گا۔

۱۸۔ ڈھیلے سے جب استنجاء کرے تو افضل یہ ہے کہ تین مرتبہ الگ الگ ڈھیلے سے استنجاء کرے یا ایک ڈھیلے کے تین الگ الگ کونوں سے استنجاء کرے۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انه قال من توضأ فلیستنثروا من استجمر فلیوتر. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی وضو کرے تو چاہیے کہ ناک کو بھی سرک لے اور جو بھی استنجاء کرے تو چاہیے کہ طاق عدد ڈھیلے استعمال کرے۔

لیکن تین ڈھیلوں سے استنجاء ضروری نہیں ہے اگر ایک یا دو ڈھیلوں سے بھی اچھی طرح صاف ہو جائے تو کافی ہے۔

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی ﷺ الغائط فامرنی ان آتیه بثلاثة احجار

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۲۳۲، مسلم فی الطهارة ح۴۲۴، ترمذی ح۶۳، ابوداؤد ح۶۴، نسائی ح۵۸، ابن ماجة ح۳۳۸، مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح۷۲۱۳)

(۲) (بخاری فی الوضوء ح۱۵۶، مسلم ح۲۵۰، نسائی ح۸۷، ابن ماجة ح۴۰۲، مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح۶۹۲۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثة فاتيته بها فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال هٰذا ركس. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور مجھے حکم دیا کہ تین ڈھیلے لاؤ، مجھے دو ڈھیلے ملے تیسرا ڈھیلا ڈھونڈنے کے باوجود نہیں ملا، میں نے ایک (خشک) گوبر لے لیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ آپ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو ڈھیلوں پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر پھینک کر تیسرا ڈھیلا نہیں مانگا بلکہ دو ہی پر اکتفا فرمالیا۔ اسی وجہ سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر باب باندھا "باب فی الاستنجاء بحجرین" یعنی دو ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم، اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر باب باندھا "الرخصة فی الاستطابة بحجرین" یعنی دو ڈھیلوں سے استنجاء کی اجازت کا بیان۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۱۵۲، ترمذی فی الطهارة ح۱۷، نسائی ح۴۲، ابن ماجة ح۳۱۰، مسند احمد فی مسند المكثرين من الصحابة ح۳۵۰۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج. (۱)

جوشخص سرمہ لگائے تو چاہیے کہ طاق عدد کے مطابق لگائے، جو ایسا کرے تو اچھا ہے نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو شخص استنجاء کرے تو چاہیے کہ طاق عدد کے مطابق کرے، جو ایسا کرے تو اچھا ہے نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

قضائے حاجت کے وقت یا بیت الخلاء میں ذکر اللہ نہیں کرنا چاہیے، اسی طرح اگر کوئی شخص قضائے حاجت میں مصروف ہو اور کوئی سلام کرے تو سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے۔

عن المهاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ انه اتی النبی ﷺ وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی توضأ ثم اعتذر الیه فقال: انی کرهت ان اذکر الله عز و جل الا علی طهر. (۲)

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت حضور اقدس ﷺ پیشاب کر رہے تھے، انہوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا تو حضور اقدس ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ وضو کے بعد حضور اقدس ﷺ نے جواب دیا اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا: میں نے بے وضو اللہ کا ذکر کرنا ناپسند کیا اس لیے تمہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔

---

(۱) (ابوداؤد فی الطهارة ح۳۲، ابن ماجة ح۳۳۲، مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح٨٤٨٣، دارمی ح٦٦٠)

(۲) (ابو داؤد فی الطهارة ح١٦، دارمی فی الاستئذان ح٢٥٢٧)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجلا مرّ ورسول اللہ ﷺ یبول فسلم فلم یرد علیه. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا گزر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرمارہے تھے اس شخص نے سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

عن ابراهیم رحمہ اللہ قال: اربعة لا یقرؤون القرآن عند الخلاء وفی الحمام والجنب والحائض الا الأیة و نحوها للجنب والحائض. (۲)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار قسم کے لوگ قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔ ۱۔ جو بیت الخلاء میں ہو ۲۔ جو غسل کررہا ہو ۳۔ جنبی ۴۔ حائضہ، مگر یہ کہ جنبی اور حائضہ ایک آیت کے بقدر یا اس کے مثل پڑھیں تو اس میں گنجائش ہے۔

عن ابی وائل رضی اللہ عنہ قال: حالان لا یذکر العبد فیهما اللہ عند الخلاء وعند الجماع الا ان الرجل اذا اتی اهله بدأ فسمی اللہ. (۳)

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو حالتیں ایسی ہیں جن میں بندہ کو اللہ کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

۱۔ قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت مگر یہ کہ جب بیوی کے پاس جائے تو جماع سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔

---

(۱) (مسلم فی الحیض ح۵۵۵، ترمذی فی الطهارة ح۸۲، نسائی فی الطهارة ح۳۷، ابوداؤد ح۱۵، ابن ماجة ح۲٤۷)

(۲) (دارمی ح۹۷۵)

(۳) (دارمی ح۹۸۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲۰۔ اگر کوئی شخص قضائے حاجت کر رہا ہو تو اسے سلام نہیں کرنا چاہیے۔

عن جابر بن عبد الله ان رجلا مر على النبي ﷺ وهو يبول فسلم على فقال له رسول الله ﷺ اذا رايتني على مثل هذه الحالة فلا تسلم على فانك ان فعلت ذلك لم ارد عليك. (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا گزر حضور اقدس ﷺ پر ہوا جب کہ آپ ﷺ پیشاب فرما رہے تھے، اس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو سلام کیا (پیشاب سے فارغ ہو کر) حضور اقدس ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر مجھے ایسی حالت میں (یعنی قضائے حاجت کی حالت میں) دیکھو تو مجھے سلام نہ کرنا، آئندہ اگر اس حال میں تم نے مجھے سلام کیا تو میں تمہارے سلام کا جواب نہیں دوں گا۔

۲۱۔ اگر بیت الخلاء میں پانی نہ ہو تو استنجاء کے لیے پانی ساتھ لے جانا چاہیے، اور اگر کوئی معزز شخص بیت الخلاء جائے تو اس کے لیے پانی بھر کر رکھنا چاہیے۔

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: كان النبي ﷺ إذا خرج لحاجته اجيء انا وغلام معنا اداوة من ماء يعني يستنجي بها. (۲)

---

(۱) (ابن ماجة في الطهارة ح۳٤٦)

(۲) (بخارى فى الوضوء ح۱٤٦، مسلم فى الطهارة ح۲۹۹، نسائى ح٤٥، مسند احمد فى باقى مسند المكثرين ح۱۲۲۹۳، دارمى ح٦٧٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا استنجاء کے لیے پانی کا لوٹا لے کر آپ کے ساتھ جاتے۔

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ دخل حائطا و تبعه غلام معه ميضئة هو اصغرنا فوضعها عند سدرة فقضى رسول الله ﷺ حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے (قضائے حاجت کے لیے) ایک بچہ جو ہم میں سب سے چھوٹا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوٹا لے کر گیا اور اسے ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت فرما کر پانی سے استنجاء کر کے ہمارے پاس تشریف لائے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ دخل الخلاء فوضعت له وضوءً قال من وضع هذا فاخبر فقال: اللهم فقهه فی الدین. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ میں نے (یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے) رکھا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوش ہو کر) مجھے یہ دعا دی: اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

---

(۱) (مسلم فی الطهارة ح۲۹۸، ابوداؤد ح۳۹)

(۲) (بخاری فی الوضوء ح۱۴۰، مسلم فی فضائل الصحابة ح۴۵۲۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲۲۔استنجاء کے بعد ہاتھ کو صابن یا اس جیسی کسی چیز سے صاف کرلے۔ پہلے زمانے میں لوگ صابن کے بجائے مٹی کو استعمال کرتے تھے، اب بھی اگر کہیں صابن نہ ملے تو مٹی استعمال کرے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال كان النبی ﷺ اذا اتى الخلاء اتيته بماء فی تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الارض. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹے میں پانی دیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس پانی سے) استنجاء کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو زمین پر ملتے۔

عن جرير بن عبدالله رضی اللہ عنہ قال كنت مع النبی ﷺ فاتى الخلاء فقضى الحاجة ثم قال يا جرير هات طهورا فاتيته بالماء فاستنجى بالماء وقال بيده فدلك بها الارض. (۲)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی پھر مجھ سے فرمایا: اے جریر! استنجاء کے لیے پانی لاؤ۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجاء فرمایا پھر آپ نے ہاتھ کو زمین پر اچھی طرح رگڑا (دھونے کے لیے)۔

۲۳۔وہ چیزیں جن سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے

---

(۱) (ابوداؤد ح٤١، مسند احمد فی باقی مسند المكثرين ح٧٧٥٧، دارمی ح٦٧٦)

(۲) (نسائی فی الطهارة ح٥١، ابن ماجة ح٣٥٢)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۔ ہر وہ چیز مکرم و محترم ہے یا　　　۲۔ کسی کی غذا ہو یا

۳۔ تکلیف دہ ہو یا　　　۴۔ ناپاک ہو

ایسی چیزوں سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال: نهٰى رسول الله ﷺ ان يتمسح بعظم او ببعر. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ انه كان يحمل مع النبی ﷺ اداوة لوضوئه وحاجته فبينما هو يتبعه بها فقال من هٰذا فقال انا ابو هريرة فقال ابغنی احجارا لاستفض بها ولا تأتنی بعظم ولا بروثة فاتيته باحجار احملها فی طرف ثوبی حتی وضعتها الٰی جنبه ثم انصرفت حتی اذا فرغ مشيت فقلت ما بال العظم والروثة قال هما من طعام الجن وانه اتانی وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت الله لهم ان لا يمروا بعظم ولا بروثة الا وجدوا علی طعاما. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے وضو اور استنجاء کے لیے پانی کا لوٹا لے کر چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب اپنے پیچھے آہٹ سنی تو) پوچھا: کون ہے میرے پیچھے؟ میں نے عرض کیا ابو ہریرہ ہوں۔

---

(۱)　(مسلم فی الطهارة ح۳۸۷، ابو داؤد فی الطهارة ح۳٤، مسند احمد فی باقی مسند المكثرين ح١٤٠٨٦)

(۲)　(بخاری فی المناقب ح۳۵۷۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے استنجاء کے لیے ڈھیلے لاؤ، لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے پلو میں ڈھیلے بھر کر لے گیا اور آپ ﷺ کے پاس رکھ دیئے پھر میں چلا گیا، جب آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی کہ ہڈی اور گوبر سے استنجاء کیوں جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جن کی غذا ہیں اور اس کا واقعہ یہ ہوا کہ میرے پاس نصیبین کے جن کی جماعت آئی تھی اور وہ بہت اچھے جن ہیں، انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا تو میں نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی کسی ہڈی یا گوبر سے گزریں تو اس پر ان کو کھانا ملے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نجاستوں کو پاک کرنے کا بیان

زمین پاک کرنے کا طریقہ

زمین پر نجاست لگ جائے تو اسے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں:

۱۔ اگر اس جگہ پر مٹی ہے اور اوپر سے مٹی اکھاڑ لی جائے تو وہ جگہ پاک ہو جائے گی اس لیے کہ نجاست وہاں سے ہٹ گئی۔

۲۔ زمین دھو لینے سے بھی پاک ہو جاتی ہے جیسے دوسری چیزیں دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔

۳۔ اگر زمین کو دھویا نہ جائے اور نجاست خشک ہو جائے تب بھی زمین پاک ہو جائے گی۔

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال کانت الکلاب تبول و تقبل و تدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ ﷺ فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور پیشاب بھی کر دیا کرتے تھے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر پانی نہیں بہاتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے۔ چونکہ مدینہ

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۱۶۸، ابن خزیمہ ح۳۰۰، ابن حبان ح۱۶۵۶، ابو داؤد ح۳۲۵، بیہقی ح۴۰۴۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

منورہ کی سخت گرمی میں وہ پیشاب فوراً خشک ہو جاتا تھا اس لیے اس کو دھونے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔

عن ابی قلابۃ رضی اللہ عنہ قال: اذا جفت الارض فقد زکت. (۱)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے۔

ان ابا ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال لھم النبی ﷺ دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک اعرابی کھڑا ہوا پھر اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا بس لوگ اس کو ڈانٹنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب کے اوپر ایک ڈول ڈال دو یا فرمایا ایک پانی کا ڈول ڈال دو کیوں کہ تم آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو اور مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

مسلم فی کتاب الطھارۃ باب وجوب غسل البول میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں۔

جب اس نے پیشاب کر لیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا یہ مساجد پیشاب اور دیگر نجاست سے آلودہ کرنے کے لائق نہیں یہ اللہ پاک

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبۃ ح۵۷، واخرجہ البیہقی بلفظ: زکاۃ الارض یبسھا ح۴۲۹)

(۲) (بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول فی المسجد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے ذکر اور نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔

حیض آلود کپڑے کا حکم

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان خولة بنت يسار رضی اللہ عنہا اتت النبی ﷺ فی حج او عمرة فقالت يا رسول الله ليس لی الا ثوب واحد وانا احيض فيه قال فاذا طهرت فاغسلی موضع الدم ثم صلی فيه قالت يا رسول الله ان لم يخرج اثره قال يكفيك الماء ولا يضرك اثره. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج یا عمرہ کے وقت حضرت خولہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک ہی کپڑا ہے اور حیض کے دنوں میں بھی اسی کو پہن رکھتی ہوں (تو کیا اس میں نماز پڑھ سکتی ہوں؟) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جب تم پاک ہو جاؤ تو خون کی جگہ دھو کر اس میں نماز پڑھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر خون کا نشان نہ نکلے تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی دھو لینا کافی ہے اگر اس کا نشان نہ نکلے تو کوئی حرج نہیں۔

عن اسماء قالت جاءت امرأة النبی ﷺ فقالت ارايت احدانا تحيض فی الثوب كيف تصنع؟ قال تحته، ثم تقرصه بالماء وتنضحه وتصلی فيه.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا کہ یہ بتائیے کہ ہم میں سے کوئی عورت اپنے کپڑوں میں حیض کا خون دیکھتی ہے وہ کیا

---

(۱) (مسند احمد فی باقی مسند المكثرين ح۸۴۱۲، ابو داؤد فی الطهارة ح۳۱۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس خون کو کھرچ دے پھر اس کو پانی سے ملے پھر اس کو دھوئے پھر ان کپڑوں میں نماز پڑھے۔(۱)

منی کا دھونا

عن سلیمان بن یسار رحمہ اللہ قال: سألت عائشة رضی اللہ عنہا المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسله من ثوب رسول الله ﷺ فیخرج الی الصلاة واثر الغسل فی ثوبه بقع الماء. (۲)

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کپڑے کے متعلق پوچھا جس پر منی لگ جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تو حضور اقدس ﷺ کے کپڑوں سے منی کو دھوڈالتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اس حال میں کہ دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے آپ ﷺ کے کپڑوں میں ہوتے تھے۔

اس حدیث سے بڑی وضاحت سے منی کا ناپاک ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خاص طور پر منی کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو حضور اقدس ﷺ کے کپڑوں سے منی کو دھوتی تھی۔ اور یہ بات ایک عام شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب پیشاب اور مذی ناپاک ہیں اور انہیں

---

(۱) (بخاری کتاب الوضوء باب غسل الدم)

(۲) (بخاری فی الوضوء ح۲۲۳، مسلم فی الطهارة ح۴۳۶، نسائی فی الطهارة ح۲۹۳، ابن ماجة فی الطهارة وسننها ح۵۲۹، مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۳۹٤٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دھونا ضروری ہے حالانکہ ان سے صرف وضو ٹوٹتا ہے (جو کہ مسجد میں داخل ہونے اور زبانی بغیر ہاتھ لگائے تلاوت قرآن سے مانع نہیں ہے) اور منی سے غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے (جس کی وجہ سے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن پڑھنا حرام ہو جاتا ہے) تو یہ کیسے پاک ہو سکتی ہے۔

اس موقع پر ایک اور بات خاص طور پر یاد رکھنی ضروری ہے۔ وہ کہ یہ بعض احادیث میں منی کو صرف کھرچنے کا حکم دیا ہے جس سے سرسری نظر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید منی پاک ہو لیکن حدیث پر جس شخص کی گہری نظر ہو گی وہ منی کے متعلق تمام احادیث کو سامنے رکھ کر یہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اس میں منی کا کھرچنا بالکل ایسے ہے جیسے بہت سی احادیث میں صرف ایک پتھر سے (بغیر پانی کے) استنجاء کا طریقہ وارد ہوا ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ شریعت پاخانے کو پاک کہتی ہے۔

نیز یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ ہمارے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے قویٰ میں بہت فرق ہے، وہ ایسے لوگ تھے کہ ایک کھجور کھا کر پورا پورا دن جہاد کرتے تھے، اس لحاظ سے ان کا مادہ منویہ بھی غلیظ ہوتا تھا کھرچنے سے اتر جاتا تھا، اور خاص طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ایک رات میں تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے ہم بستری کرنے کی قدرت رکھتے تھے۔ آج کل قوتیں بالکل ختم ہو گئی ہیں، مادہ منویہ عام طور پر اتنا رقیق ہوتا ہے کہ کھرچنے سے پورے طور پر نہیں اترتا اس کو دھونا ضروری ہوتا ہے۔ احادیث کو سمجھنے میں ان باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل دیکھ کر پانی سے استنجاء نہیں کرتے صرف پتھر پر اکتفا کرتے ہیں تو ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو ہم پر قیاس نہ کرو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

كنا نبعر بعرًا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارة الماء. (۱)

ہم بالکل بکریوں کی مینگنیوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے، اور تم نرم پاخانہ کرتے ہو اس لیے تم پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھولیا کرو۔

شیر خوار بچے کا پیشاب

دودھ پیتا لڑکا اگر کپڑوں پر پیشاب کردے تو اس کو دھونے کا طریقہ کیا ہونا چاہیے؟ اس بارے میں احادیث میں مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں ان میں سے بعض الفاظ کو دیکھ کر کچھ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ دودھ پیتے لڑکوں کا پیشاب شاید پاک ہو، حالانکہ لڑکا یہ ہو یا لڑکی اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ہر انسان کا پیشاب ناپاک ہے۔ البتہ دھونے کے طریقہ کے متعلق اختلاف ہے۔ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ اتنا دھونا ضروری ہے کہ انسان کو تسلی ہوجائے کہ کپڑا پاک ہوگیا ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا ام المؤمنين انها قالت: اتى رسول الله ﷺ بصبی فبال على ثوبه فدعا بماء فاتبعه اياه. (۲)

---

(۱) (سنن البيهقی ۵۱۹، واخرجه ايضًا برقم ۵۱۸، كانوا يبعرون بعرًا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارة الماء، قال الزيلعی، واخرجه عبدالرزاق وابن ابی شيبة ايضًا (نصب الراية ۱۸ ج۱)

(۲) (بخاری فی الوضوء ح۲۱۵، مسلم فی الطهارة ح۴۳۱، نسائی فی الطهارة ح۳۰۱، ابن ماجة فی الطهارة ح۵۱۶، مالك فی الطهارة ح۱۲۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگلوا کر اس پر بہا دیا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول الله ﷺ یؤتی بالصبیان فیدعوا لهم وانه اتی بصبی فبال علیه فقال رسول الله ﷺ صبوا علیه الماء صبًا. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر اچھی طرح پانی بہا دو۔

نجاست آلود جوتا

جن چیزوں میں نجاست سرایت نہیں کرتی مثلاً آئینہ، لوہا، پلاسٹک وغیرہ تو اس کو پونچھ لینے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی، دھونا ضروری نہیں۔ البتہ اگر کوئی نجاست لگی ہو کہ صرف پونچھنے سے زائل نہیں ہوتی تو اس کو جب تک دھو نہ لیا جائے وہ پاک نہیں ہوگی۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللهِ ﷺ فان رای فی نعلیه قذرًا او اذی فلیمسحه. (۲)

---

(۱) (مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۳۰۶۲)

(۲) (ابوداؤد فی الصلاة ح۵۵۵، مسند احمد ح۱۰۷۲۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے جوتے میں کوئی گندگی اور نجاست دیکھے تو اس کو پونچھ لے (تو وہ پاک ہو جائے گی)۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا وطئ الاذى بخفيه فطهورهما التراب. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی خف پہن کر گندگی پر پیر رکھ دے تو مٹی انہیں پاک کر دے گی (یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائیں گے)۔

اسی طرح اگر نجاست ایسی گاڑھی ہو یا خشک ہو کہ جس چیز پر لگے اس میں سرایت نہ کرے تو اس صورت میں بھی دھونا ضروری نہیں رگڑ لینا کافی ہوگا جیسے گاڑھی منی کے متعلق پہلے گزر چکا ہے۔

سئل ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رجل خرج الى الصلاة فوطئ على عزرة قال: ان كانت رطبة غسل ما اصابه وان كانت يابسة لم تضره. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا اس شخص کے متعلق جو نماز کے لیے نکلا اور راستہ میں پاخانہ پر پیر رکھ دیا تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر وہ پاخانہ تر ہو تو اس کو دھولے اور اگر وہ خشک ہو تو اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

---

(۱) (ابوداؤد فی الطهارة ح۳۲۸)

(۲) (مصنف ابن ابی شيبة ص۴۰ ج۱ ورجاله رجال الصحيح)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتے کا جھوٹا

خنزیر، کتے اور درندوں کا جھوٹا نجس ہے اور درندوں کا چونکہ گوشت ناپاک ہے اس لیے ان کا لعابِ دہن بھی ناپاک ہے۔

کتا اگر برتن میں منہ ڈال دے تو اسے کتنی مرتبہ دھونا چاہیے؟ اس کے متعلق مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں۔ کسی میں آٹھ مرتبہ، کسی میں سات مرتبہ اور کسی میں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کتے پالنے اور ان سے حد سے زیادہ تعلق رکھنے کے عادی تھے جیسے آج کل بھی بعض قومیں کتوں سے اپنے بچوں کی طرح بلکہ بچوں سے بھی زیادہ محبت کرتی ہیں اور کتوں کو گھر میں رکھتے ہیں حالانکہ گھر میں کتا ہونے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے جیسا کہ خود حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ ہوا کہ آپ ﷺ کے گھر میں ایک کتے کا بچہ آ گیا اور آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں تھا اسی رات حضرت جبریل علیہ السلام کے آنے کا وعدہ تھا لیکن وہ نہیں آئے دوسرے دن جب گھر سے کتا نکال دیا تو حضرت جبریل علیہ السلام آئے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے نہ آنے کی وعدہ خلافی کی شکایت کی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ''**اجل لكنا لا ندخل بيتا فيه كلب و لا صورة**'' ہاں میں نے وعدہ تو کیا تھا لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہوتی ہے۔(۱)

اس لیے ابتدا کتوں سے یہ حد سے بڑھی ہوئی محبت لوگوں کے دلوں سے نکالنے کے لیے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تھا: ''**اقتلوا الكلاب**'' ()

---

(۱) (مسلم فی اللباس ح۳۹۲۸)

(۲) (مسلم فی السلام ح۴۱۴۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یعنی کتوں کو مار ڈالو۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد اس حکم میں تخفیف ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اقتلوا منها الاسود البهيم" (۱)

یعنی صرف کالے کتوں کو مار ڈالو۔ اس کے بعد اس حکم میں مزید تخفیف ہوئی اور کتوں کو قتل کرنے کا حکم بالکل منسوخ ہو گیا۔

عن عبدالله بن مغفل رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ امر بقتل الكلاب ثم قال ما بالهم وبال الكلاب. (۲)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا ہمیں کتوں سے کیا (یعنی اب سے انہیں قتل نہ کیا کرو)

اسی طرح کتے کے جھوٹے کے بارے میں بھی پہلے آٹھ مرتبہ دھونے کا حکم تھا پھر کچھ تخفیف ہوئی تو سات مرتبہ دھونے کا حکم ہوا پھر مزید تخفیف ہوئی تو صرف تین مرتبہ دھونے کا حکم باقی رہا، دوسرے درندوں اور خنزیر کی طرح۔ اور یہ بات سمجھ میں آنے والی بھی ہے اس لیے کہ اگر کتا کسی برتن میں پیشاب کر دے تو اسے بھی بالاتفاق تین مرتبہ دھونا کافی ہے اور ظاہر ہے کہ کتے کا تھوک پیشاب سے زیادہ ناپاک نہیں، نیز کتا سور سے زیادہ ناپاک نہیں اور اگر سور کسی چیز منہ میں ڈال دے بلکہ اگر پیشاب بھی کر دے تو اسے بھی تین مرتبہ دھونا کافی ہے تو کتے کا بھی یہی حکم ہوا۔

---

(۱) (ترمذی فی الصید ح۱۴۰۶، نسائی ح۴۲۰۶، ابوداؤد ح۲۴۶۲)

(۲) (مسلم فی الطهارة ح۴۲۲، نسائی فی الطهارة ح۶۷، ابن ماجة فی الصید ح۳۱۹۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عطاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ انه کان اذا ولغ الکب فی الاناء اهرقه وغسله ثلاث مرات. (۱)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل یہ تھا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالتا تو اس کو بہا دیتے تھے اور اس برتن کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سات مرتبہ دھونے والی روایت کے راوی ہیں اور یہاں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ انہی کا عمل نقل کرتے ہیں کہ آپ تین مرتبہ دھوتے تھے تو ظاہر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ سات مرتبہ دھونا منسوخ ہو گیا تب ہی اس کے خلاف عمل کیا۔

عن معمر رحمۃ اللہ علیہ قال سالت الزهری رحمۃ اللہ علیہ عن الکلب یلغ فی الاناء قال یغسل ثلاث مرات. (۲)

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کتا جب برتن میں منہ ڈال دے تو کیا کیا جائے؟ انہوں نے کہا: تین مرتبہ دھو ڈالو۔

مسئلہ:

اگر کسی شخص کو کتا چھو لے تو اگر کتے کا لعاب نہیں لگا ہے تو ناپاک نہیں، البتہ اگر لعاب لگا ہو تو جس جگہ لعاب لگا ہے صرف اس جگہ کو دھو لیا جائے دوبارہ وضو یا غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

---

(۱) (دار قطنی ص ٦٦ ج ١ باب ولوغ الکلب فی الاناء)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ص ٩٧ ج ١ باب الکلب یلغ فی الاناء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مردار کا چمڑا

مردار

اس کو عربی میں میتة کہتے ہیں اس سے مراد وہ جانور ہے جو شریعت کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو چاہے خود بخود مر جائے یا گلا گھونٹنے کی وجہ سے یا کسی حادثہ سے یا خلافِ شرع ذبح کرنے سے (جیسے آج کل اکثر مغربی ممالک میں ہوتا ہے) قرآن کریم میں ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ج (۱)

اللہ نے تم پر حرام کیا ہے مردار (جانور) اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ایسے جانور کو جو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔

البتہ مچھلی اور ٹڈی اس سے مستثنیٰ ہیں ان کا مردار حلال ہے اور ان کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ احلت لنا ميتتان الحوت والجراد. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو طرح کے مردار حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔

---

(۱) (البقرة:۱۷۳)

(۲) (ابن ماجة فی الصيد ح۳۲۰۹، وفی الاطعمة ح۳۳۰۵، مسند احمد فی مسند المكثرين من الصحابة ح۵٤٦٥، دار قطنی ۲۷۱ ج٤، بيهقی ۲۵۳ ج۱ وقال هذا اسناد صحيح)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مردار جانور کی چربی

مردار جانور کی چربی اور اس سے بنائی جانے والی چیزیں حرام ہیں ان کا استعمال جائز نہیں البتہ صابن وغیرہ جو استعمال ہوتی ہے اس میں گنجائش ہے اس لیے کہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اس کو صرف کھانے میں حرام کہتے ہیں خارجی استعمال کے لیے اس کی اجازت دیتے ہیں۔(۱)

مردار جانور کی کھال

مردار کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے سوائے خنزیر کے وہ نجس العین ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: وجد النبی ﷺ شاة میتة اعطیتها مولاة لمیمونة رضی اللہ عنہا من الصدقة فقال النبی ﷺ هلا انتفعتم بجلدها قالوا انها میتة قال: انما حرم اکلها. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو صدقہ میں سے بکری دی گئی (وہ مرگئی تو انہوں نے اسے پھینک دیا) حضور اقدس ﷺ نے

---

(۱) (احکام القرآن للجصاص)

(۲) (بخاری فی الزکوٰة ح۱۳۹۷، مسلم فی الحیض ح۵٤۲، ترمذی فی اللباس ح۱٦٤۹، نسائی فی الفرع والعتیره ح٤۱٦۱، ابوداؤد فی اللباس ح۳۵۹۲، مسند احمد فی مسند بنی هاشم ح۱۷۹۷، مؤطا مالك فی الصید ح۹٤۲، الدارمی فی الاضاحی ح۱۹۰۵، ابن ماجة فی اللباس ح۳٦۰۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسے اس حالت میں دیکھا تو فرمایا: اس کی کھال سے کیوں نفع نہیں اٹھاتے تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ یہ مردار ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کھانا حرام ہے (یعنی چمڑا استعمال کر سکتے ہو دباغت کر کے جیسے دوسری احادیث میں مذکور ہے)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ ايما اهاب دبغ فقد طهر. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس چمڑے کی دباغت کی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آج کل جو چمڑے کی جیکٹیں کوٹ، دستانے، بوٹ وغیرہ آتے ہیں ان کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ وہ خنزیر کے نہ ہوں۔

مردار کی غیر مدبوغ کھال

اگر کھال کی دباغت نہیں کی گئی تو اس کا استعمال جائز نہیں۔

عن عبدالله بن عكيم رضی اللہ عنہ قال قرء علينا كتاب رسول الله ﷺ وانا غلام شاب ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب قال ابوداؤد قال النضر بن شميل يسمى اهابًا مالم يدبغ فاذا دبغ لا يقال له اهاب انما يسمى شنا وقربة. (۲)

---

(۱) (ترمذی فی اللباس ح۱۶۵۰، نسائی فی الفرع والعتیره ح۴۱۶۸، ابوداؤد فی اللباس ح۳۵۹۴)

(۲) (ابوداؤد فی اللباس ح۳۵۹۹، نسائی فی الفرع والعتيرة ح۴۱۷۶ واللفظ له، ابن ماجة فی اللباس ح۳۶۰۲، مسند احمد فی مسند الکوفیین ح۱۸۰۶۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب جوان تھا ہمارے سامنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط پڑھا گیا جس میں تھا کہ مردہ جانور کے چمڑے اور پٹھے سے منتفع نہ ہو، امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے کہا کہ (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں لفظ ”اھاب“ استعمال فرمایا) اور ”اھاب“ اس چمڑے کو کہتے ہیں جس کی دباغت نہ ہوئی ہو دباغت کے بعد اسے ”شَنّ اور قِربه“ کہا جاتا ہے۔

شرعی طور پر ذبح کے بعد دباغت کی ضرورت نہیں

اگر جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا جائے تو اس کی کھال کو دباغت کی ضرورت نہیں، بغیر دباغت کے ہی پاک ہو جائے گی۔

عن سلمة بن المحبق رضی اللہ عنہ ان نبی الله ﷺ فی غزوة تبوك دعا بماء من عند امرأة قالت ما عندی الا قربة لی میتة قال الیس قد دبغتها قالت: بلی قال فان دباغها زكاتها. (۱)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں کسی عورت سے پانی منگوایا تو اس نے کہا: میرے پاس تو صرف ایک مشکیزہ ہے جو مردار کی کھال سے بنا ہوا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کی دباغت نہیں کی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں دباغت تو کی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت ذبح ہی کی طرح ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر شرعی طور پر جانور کو ذبح کیا جائے تو اس کو دباغت کی

(۱) (نسائی فی الفرع والعتیرة ح۴۱۷۰، ابوداؤد فی اللباس ح۳۵۹۶، مسند احمد فی الکوفیین ح۱۵۳۴۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضرورت نہیں۔ اس لیے حضور اقدس ﷺ نے ان صحابیہ سے فرمایا: "فان دباغها زكاتها" یعنی دباغت سے یہ بالکل پاک ہوگیا جیسے کہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہے۔

جانور کی ہڈی، بال، اون، سینگ وغیرہ

جن چیزوں میں خون سرایت نہیں کرتا جیسے بال، اون، سینگ، کھر، ہڈی، پَر وغیرہ مرنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتیں، اس لیے ان کو ہر حال میں بلا دباغت استعمال کرنا جائز ہے۔

قال حماد لا بأس بريش الميتة. (١)

حضرت حماد کہتے ہیں: مردار کے پَر پاک ہیں۔

وقال الزهرى فى عظام الموتى نحو الفيل وغيره ادركت ناسا من سلف العلماء يتمشطون بها ويدهنون فيها لا يرون به بأسا وقال ابن سيرين وابراهيم: لا بأس بتجارة العاج. (٢)

امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض علماء امت کو دیکھا کہ ہاتھی وغیرہ مُردوں کی ہڈیوں سے بنی ہوئی کنگھی استعمال فرماتے تھے اور ان ہڈیوں کے بنے روغن دانوں سے تیل لگاتے تھے، وہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ اور امام محمد بن سیرین اور حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ہاتھی دانت کی تجارت جائز ہے۔

عن عمرو رضي الله عنه قال: ليس لصوف الميتة زكاة اغسله فانتفع به. (٣)

---

(١) (بخارى فى الوضوء)

(٢) (بخارى فى الوضوء باب ما يقع من النجاسات فى السمن والماء)

(٣) (مصنف عبدالرزاق ٦٦ ج١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مردار کے اون کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں اسے دھو کر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

زندہ جانور کے اعضاء جو کاٹے جائیں

زندہ جانور کا اگر کوئی عضو کاٹ لیا جائے تو وہ ناپاک ہے اور اس کا استعمال جائز نہیں۔

عن ابی واقد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما قطع من البهيمة وهي حية فهي ميتة. (۱)

حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ جانور کا جو عضو بھی کاٹا جائے تو وہ عضو مردار کے حکم میں ہے۔

بلی کا جھوٹا

بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ چونکہ یہ پالتو جانور ہے اور گھروں میں گھومتی رہتی ہے اس لیے شریعت نے آسانی کے لیے اس کے جھوٹے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: اذا ولغت فيه الهرة غسل مرة وفي رواية غسل مرة او مرتين. (۲)

---

(۱) (ابو داؤد فی الصید ح۲۴۷۵، ترمذی فی الصید ح۱۴۰۰، ابن ماجة فی الصید ح۳۲۰۷، مسند احمد فی مسند الانصار ح۲۰۸۹۷، الدارمی فی الصید ح۱۹۲۳)

(۲) (بیهقی ص۲۴۷ ج۱، دار قطنی ص ۶۷ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو ایک یا دو مرتبہ (احتیاطاً) دھولو۔

عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال: انها ليست بنجس انما هي من الطوافين عليكم او الطوافات. (١)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلی نجس نہیں ہے۔ بے شک یہ تو تمہارے پاس چکر مارنے والیوں میں سے ہے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما كان يكره سور السنور. (٢)

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بلی کے جھوٹے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

عن قتادة قال سالت ابن المسيب عن الهر يلغ في الاناء قال اغسله مرة واهرقه وكان الحسن يقول مرة او ثلاثا. (٣)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے پوچھا کہ بلی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اسے بہا کر ایک مرتبہ دھولو۔ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک یا تین مرتبہ دھولو۔

---

(١) (ترمذی فی الطهارة ح٨٥، نسائی ح٦٧، ابوداؤد ح٦٨، ابن ماجة ح٣٦١)

(٢) (مصنف عبدالرزاق ص٩٨ ج١)

(٣) (مصنف عبدالرزاق ص٩٩ ج١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا

عبدالرحمن عن خالته ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ من شرب في اناء من ذهب او فضة فانما يجرجر في بطنه نارا من جهنم. (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

---

(۱) (مسلم کتاب اللباس والزينة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ سے متعلقہ احکام ومسائل

جنابت کے احکام:

جنابت کہتے ہیں ایسی حالت کو جس حالت میں غسل فرض ہو۔

جنبی کسے کہتے ہیں:

ایسے شخص کو کہتے ہیں جس پر غسل کرنا فرض ہو۔ غسل چار چیزوں کی وجہ سے فرض ہوتا ہے۔

(۱) دفق (یعنی اچھل کر) اور شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے، چاہے نیند میں یا بیداری میں، مرد ہو یا عورت۔ (احتلام کا ہونا بھی اس میں داخل ہے)

(۲) التقائے ختانین (یعنی مرد عورت کی شرم گاہوں کا اس طرح ملنا کہ عورت کی فرج میں مرد کا حشفہ (یعنی اگلا حصہ) غائب ہو جائے خواہ منی نکلی ہو یا نہ نکلی ہو۔

(۳) حیض کے بعد

(۴) نفاس کے بعد

اب چاروں چیزوں کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

احتلام کا حکم:

عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ! اللہ حق بیان کرنے سے حیاء نہیں فرماتا، کیا عورت پر بھی غسل (واجب) ہوتا ہے جب اسے احتلام ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا۔ جب وہ پانی دیکھ لے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور کہا یا رسول اللہ! عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں پس اس کا بچہ کس چیز سے اس کے مشابہ ہوتا ہے۔(۱)

(۲) صحبت اور غسل جنابت:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ختنہ کی جگہیں آپس میں مل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔(۲)

(۳/۴) حیض و نفاس کا بند ہونا:

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ(۳)

حیض کی حالت میں عورتوں کے قریب نہ جاؤ (یعنی ان سے مجامعت نہ کرو) جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔

وہ چیزیں جو جنبی شخص اور حیض و نفاس والی عورتوں کے لیے جائز نہیں۔

جنبی شخص اور حیض اور نفاس والی عورتوں کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں جائز نہیں۔

۱۔۲ نماز پڑھنا اور رکوع یا سجدہ کرنا

قال اللہ تعالیٰ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ(۴)

---

(۱) (بخاری کتاب العلم، باب: الحیاء فی العلم، حدیث: ۱۳۰)

(۲) (مسلم کتاب الحیض ۵۲۶، مؤطا امام مالک کتاب الطهارة ۹۲)

(۳) (البقرة:۲۲۲) (۴) (النساء:۴۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اے ایمان والو! نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کرلو۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: كنا نحيض على عهد رسول الله ﷺ ثم نطهر فيأمرنا بقضاء الصيام ولا يأمرنا بقضاء الصلاة. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب ہم حیض سے پاک ہوتیں تو آپ ﷺ روزوں کی قضا کا حکم تو دیتے لیکن نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

والعمل على هذا عند اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا ان الحائض تقضى الصيام ولا تقضى الصلاة.

تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو کرے گی لیکن نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

---

(۱) (مسلم فی الحیض ۵۰۸، ترمذی فی الطهارة ۷۱۷، مسند احمد فی مسند الانصار ۲۳۷۶۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۳۔ مسجد میں داخل ہونا

عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: دخل رسول الله ﷺ صرحة هذا المسجد فنادى باعلى صوته: ان المسجد لا يحل لحائض ولا لجنب. (۱)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں داخل ہوئے اور بلند آواز سے پکارا کہ مسجد میں حائضہ عورت اور جنبی شخص (مرد ہو یا عورت) کا داخل ہونا جائز نہیں۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ میں اس بارے میں چند احادیث مروی ہیں جن کی اصل بخاری میں موجود ہے ان کا خلاصہ یہ ہے جس طرح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری صفحہ ۱۲ میں بیان کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے گھر مسجد کے ساتھ تعمیر کیے اور دروازہ مسجد کے اندر رکھا، وہ ہی ان کے آنے جانے کا راستہ تھا، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اپنے اپنے دروازے کی جہت بدلو اور مسجد کے اندر سے دروازے بند کردو سوائے علی رضی اللہ عنہ کے انہیں اپنا دروازہ مسجد میں کھولنے کی اجازت ہے (دروازے اس لیے بند کروائے کہ جنابت اور حیض اور نفاس کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ ان کو حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں

(۱) (ابن ماجة في الطهارة ح٦٣٧، بيهقي ص ٤٤٢ ج٢، صحيح ابن خزيمة ص٢٨٤ ج٢، مسند اسحاق ص١٠٣٢ ج٣، طبراني في الكبير ص٣٧٣ ج٢٣، واخرجه ابن الملقن في تحفة المحتاج وقال قال ابن القطان: حسن ص٢٠٢ ج١، واخرجه الحافظ ابن حجر في التلخيص الجبير ص١٢٩ ج١، وقال صححه ابن خزيمة وحسنه ابن القطان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے گزرنے کی اجازت تھی) صحابہ رضی اللہ عنہم نے دروازے بند کر دیے لیکن اس کی جگہ کھڑکیاں کھول لیں، انتقال سے کچھ دن قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب اپنی اپنی کھڑکیاں بند کرو سوائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے انہیں مسجد کے اندر کھڑکی رکھنے کی اجازت ہے۔(۱)

۴۔طواف کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ: الطواف بالبيت صلاة إلا إن الله قد احل فيه النطق فيه فمن نطق فلا ينطق إلا بخير. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ (کعبہ) کا طواف بالکل نماز کی طرح ہے (احکامات میں) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بات کرنے کی اجازت دی ہے لیکن جو بھی دوران طواف بات کرے تو اچھی بات کرے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ: الطواف حول البيت مثل الصلاة. (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف کرنا نماز پڑھنے کے مانند ہے۔

---

(۱) (فتح الباری: ۱۲)

(۲) (المستدرك للحاكم ص۲۹۳ ج۲)

(۳) (ترمذی ح۸۸۳، بیهقی ص۸۷ ج۵، المستدرك للحاكم ص۶۳۰ ج۱، صحيح ابن خزيمة ص۲۲۲، ج٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۵۔قرآن پڑھنا

کیا حائضہ عورت قرآن کی تلاوت کرسکتی ہے؟

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ: لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی (مرد ہو یا عورت) قرآن کو نہ پڑھیں۔

جنبی کو قرآن پڑھنا منع ہے

عن علی رضی اللہ عنہ قال كان رسول اللہ ﷺ لا يحجبه عن القرآن شیء ليس الجنابة. (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابت کے علاوہ کوئی چیز حضور ﷺ کو قرآن کی تلاوت کرنے سے مانع نہیں ہوتی تھی۔

یہ حدیث مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے ابوداؤد، نسائی، بیہقی، مستدرک حاکم وغیرہ بہت سی کتب حدیث میں مروی ہے۔لیکن اس میں دو احتمال ہیں:

۱......قرآن کو بے وضو چھونا جائز نہیں۔

۲......قرآن کو صرف مسلمان چھو سکتے ہیں کافر نہیں چھو سکتے۔

---

(۱) (ترمذی کتاب الطهارة ۱۲۱)

(۲) (نسائی كتاب الطهارة ۲٦٥، ابو داؤد كتاب الطهارة ح۱۹۸، مسند احمد ح٦٠٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لیکن پہلے مطلب کی تائید میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ایک روایت نقل کی ہے:

عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ قال لما بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قال لا تمس القرآن الا وانت طاهر. (۱)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو فرمایا: اے حکیم! بغیر طہارت کے قرآن کو نہ چھونا۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ طہارت سے مراد (باوضو چھونا ہے اس لیے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ تو مسلمان ہی تھے) اس کے علاوہ حائضہ اور نفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا بھی جائز نہیں البتہ ان کے ذمہ روزہ کی قضا ہے برخلاف نماز کے کہ اس کی قضا ان کے ذمہ نہیں۔

۶۔قرآن چھونا

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاهر. (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باوضو شخص ہی قرآن کو چھوئے۔ یہ حدیث مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے ابوداؤد، نسائی، بیہقی، مستدرک حاکم وغیرہ بہت سی کتب حدیث میں مروی ہے۔

---

(۱) (مستدرك حاكم ص۴۸۵، دار قطنی ص۴۵)

(۲) (مؤطا امام مالك فی وكذا الا صلاة ۴۱۹، ترمذی كتاب الطهارة ۱۳۶، دارسی فی الطلاق ۲۱۴۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جنبی عورت غسل کے وقت اپنے بال کھولے یا نہ کھولے

عورت کے لیے سر کی مینڈھیوں کو کھولنا ضروری نہیں جب کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے۔ اگر بالوں کو کھولے بغیر اس کے سر میں پانی نہ پہنچے تو پھر بالوں کو کھولنا واجب ہے۔

عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قلت یا رسول الله انی امرأة اشد صفر رأسی افانقضه، بغسل الجنابة قال لا انما یکفیكِ ان تحثی علیٰ رأسك ثلاث حثیاتٍ ثم تفیضین علیكِ الماء فتطھرین. (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی مینڈیوں کو مضبوط باندھ لیتی ہوں تو غسل جنابت کے لیے میں ان کو کھولا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ان کھولنے کی ضرورت نہیں تیرے لیے یہی کافی ہے کہ تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈال دو پھر اپنے پورے بدن پر پانی بہا دو تو تم پاک ہو جاؤ گی۔

حیض کا حکم

عورت کی فرج سے جو خون نکلتا ہے وہ تین قسم کا ہوتا ہے۔

۱: حیض ۲: استحاضہ ۳: اور نفاس۔

حیض

لغت میں حیض کہتے ہیں بہنے کو اور شریعت میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو ہر

---

(۱) (مسلم، کتاب الحیض، حدیث: ۴۹۷، ج۱ ص۱۵۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تندرست بالغ عورت کے فرج سے ہر مہینہ کچھ مقررہ دنوں کے لیے نکلتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔

ان هذا امر كتبه الله على بنات ادم. (۱)

یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقدر کر دی ہے۔

حیض کی ابتدا اور انتہا

حیض کی ابتدا سن بلوغ سے ہوتی ہے۔ اور اکثر فقہاء نے کم از کم سن بلوغ نو سال بتائی ہے یعنی اگر نو سال کی عمر سے قبل خون آئے گا تو وہ حیض نہ ہوگا۔ اور حیض کی انتہا کے لیے کوئی عمر متعین نہیں عام طور پر پینتالیس پچاس سال تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

فائدہ:

حیض کی ابتدا کے لیے کم از کم نو (۹) سال کی عمر کی جو قید ہے وہ اسلامی مہینوں کے حساب سے ہے (یعنی قمری سال کے حساب سے نہ کہ شمسی سال کے حساب سے)۔

حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت

اقل مدت حیض تین دن ہے اور اکثر مدت دس دن ہے۔

---

(۱) (نسائی كتاب الطهارة ۲۸۸، بخاری كتاب الحيض ۲۸۵، مسلم كتاب الحج ۲۱۱٤، ابو داؤد كتاب المناسك ۱۵۱۸، ابن ماجة كتاب الطهارة ۲۹۵٤، مسند احمد ۱۳۸۰۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عثمان بن ابی العاص قال: الحائض اذا جاوزت عشرة ایام فهی بمنزلة المستحاضة، تغتسل وتصلی. (۱)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی عورت کو اگر دس دن سے زیادہ حیض آئے اور وہ بمنزلہ مستحاضہ کے ہوگی وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال: ادنی الحیض ثلاثة ایام. (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کم از کم حیض کی مدت تین ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال: هی حائض فیما بینها وبین عشرة فاذا زادت فهی مستحاضة. (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حیض کی مدت دس دن تک ہوگی جب اس سے تجاوز کر جائے تو وہ عورت مستحاضہ ہوگی۔

عن سفیان و ابن المبارك اقل الحیض ثلاثة و اکثره عشرة. (۴)

حضرت سفیان ثوری اور حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ کم از کم مدت حیض تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال اقل الحیض ثلاث واکثره عشر. (۵)

---

(۱) (دار قطنی ص۲۱۰، الجوهر النقی ص۸۶)

(۲) (دارمی کتاب الطهارة ۸۲۱، دار قطنی ص۲۰۹ ج۱)

(۳) (دار قطنی ص۲۱۰ ج۱)

(۴) (ترمذی کتاب الطهارة ص۱۱۸)

(۵) (مجمع الزوائد عن الطبرانی ص۲۸۰ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کم از کم مدت حیض تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الحائض تنظر ما بينها وبين عشر فان رات الطهر فهي طاهر وان جاوزت العشر فهي مستحاضة تغتسل وتصلي. (١)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیض والی عورت دس دن انتظار کرے، اگر دس دن کے بعد پاک ہو جائے تو وہ سب حیض شمار ہو گا، اور اگر دس دن کے بعد بھی خون آ تا ہے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کر لے اور نمازیں پڑھنا شروع کر دے۔

عن الحسن قال ابعد الحيض عشر. (٢)

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

حیض کے دنوں میں الگ الگ رنگ کا خون

حیض کے دنوں میں عورت کی عادت کے جتنے دن ہوں ان میں خون جس رنگ کا بھی ہو (سرخ، زرد، مٹیالہ، خاکستری) ماسوا سفیدی خالص کے سب حیض شمار ہو گا۔

عن علقمة قال: اخبرتني امي نسوة سالت عائشة رضي الله عنها عن الحائض تغتسل اذا رات الصفرة وتصلي فقالت عائشة: لا حتى ترى القصة البيضاء. (٣)

---

(١) (مجمع الزوائد عن الطبراني في الاوسط ص٢٨٠ ج١)

(٢) (دارمي كتاب الطهارة ٨٢١)

(٣) (مؤطا امام مالك كتاب الطهارة ١١٧، بخاري تعليقا ص٤٧ ج١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ کچھ عورتوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض والی عورت اگر زردی دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے یا نہیں؟ تو ام المومنین نے فرمایا: نہیں جب تک کہ بالکل سفید رطوبت نہ دیکھے اس وقت تک حیض میں ہی شمار ہوگی۔

وہ چیزیں جو حیض اور نفاس والی عورت کے لیے جائز نہیں

حیض اور نفاس والی عورت پر وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو جنبی شخص (مرد یا عورت) پر حرام ہیں۔

حیض اور نفاس والی عورتوں کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں جائز نہیں:

۱......نماز پڑھنا (البتہ فرق یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت کے ذمہ نماز کی قضا بھی نہیں)

۲......مسجد میں داخل ہونا

۳......طواف کرنا

۴......قرآن پڑھنا

۵......قرآن کو چھونا

۶......روزہ رکھنا

۷......صحبت کرنا

ان میں پہلی پانچ چیزیں تو وہ ہیں جو جنبی (مرد و عورت) کے لیے بھی جائز نہیں جن کا ذکر جنبی کے احکام میں آ چکا ہے۔ بقیہ کے دلائل یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حیض اور نفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں البتہ روزہ کی قضا ہوگی اور نماز بالکل ساقط ہو جائے گی قضا بھی ذمہ نہیں۔

عن معاذة رضی اللہ عنہا قالت: سالت عائشة رضی اللہ عنہا فقلت: ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلاة؟ قالت: كان يصيبنا ذلك مع رسول الله ﷺ فنؤمن بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة. (۱)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت کے ذمہ روزے کی قضا تو ہے لیکن نماز کی قضا نہیں؟ ام المؤمنین نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو جب حیض کی حالت لاحق ہوتی تھی تو انہیں روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل وفیه الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم؟ قلن: بلٰی. (۲)

---

(۱) (مسلم كتاب الحيض ۵۰۸، نسائی كتاب الصيام، ابو داؤد كتاب الطهارة ۲۲۹، مسند احمد ۲۴۷۶۱، ابن ماجة كتاب الصيام ۱۶۶۰)

(۲) (بخاری كتاب الحيض ۲۹۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے، اس میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے سوال کیا کہ کیا یہ صحیح نہیں کہ عورت جب حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے؟ عورتوں نے جواب دیا: یہ بالکل صحیح ہے۔

حائضہ سے جماع کرنے کی ممانعت

مسئلہ:

حیض اور نفاس والی عورت کا صحبت کرنا حرام ہے نیز ناف اور گھٹنوں کے درمیان کے حصے کو برہنا کرنا بلاحجاب چھونا اوراس سے استمتاع بھی حرام ہے البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے کے حصے سے استمتاع جائز ہے۔

قال تعالٰی؛ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج(۱)

اور نزدیک نہ ہوان کے پاس جب تک پاک نہ ہوویں۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ: من اتٰی حائضا او امراة فی دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل علٰی محمد. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حیض والی عورت سے صحبت کی یا عورت کے پیچھے کی طرف بدفعلی کی یا کسی کاہن کے

---

(۱) (البقرة: ۲۲۲)

(۲) (ترمذی کتاب الطهارة ۱۲۵، ابن ماجة کتاب الطهارة ۶۳۱، مسند احمد ۹۷۷۹، دارمی کتاب الطهارة ۱۱۱۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پاس (غیب کی باتیں پوچھنے) گیا تو اس شخص نے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے دین کا کفر کیا۔

عن حزام بن حکیم عن عمه ان سأل رسول الله ﷺ ما یحل لی من امرأتی وهی حائض؟ قال: لك ما فوق الازار. (۱)

حضرت حزام بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے سوال کیا کہ میری بیوی کے ایام کی حالت میں میرے لیے کیا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ چیز جو تہہ بند کے اوپر ہو۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: كان رسول الله ﷺ یأمرنی فأتزر فیباشرنی وانا حائض. (۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور حضور اقدس ﷺ مجھے حکم دیتے کہ میں تہہ بند باندھ لوں پھر ہم ایک ساتھ لیٹ جاتے۔

حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے

مسئلہ:

حیض والی عورت کے ساتھ کھانا پینا اور معاشرت جائز ہے برخلاف یہودیوں کے کہ ان کے نزدیک معاشرت جائز نہیں۔

(۱) (ابو داؤد کتاب الطهارة ۱۸۲)

(۲) (بخاری کتاب الحیض ۲۹۰، ترمذی کتاب الطهارة ۱۲۲، مسند احمد ۲۳۱۴۵، دارمی کتاب الطهارة ۱۰۱۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: کنت اشرب وأنا حائض ثم أناوله النبی ﷺ فیضع فاه علی موضع فی فیشرب واتعرق العرق وانا حائض، ثم اناوله النبی ﷺ فیضع فاه علی موضع فی. (۱)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پی کر وہی برتن حضور اقدس ﷺ کو دیتی، آپ ﷺ اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں سے میں نے پانی پیا تھا اور کبھی میں حیض کی حالت میں ہڈی چوستی پھر حضور اقدس ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ سے منہ رکھ کر چوستے جہاں سے میں نے چوسا تھا۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال: ان الیهود کانوا اذا حاضت المراة فیهم لم یواکلوها ولم یجامعوهن فی البیوت فسأل اصحاب النبی ﷺ النبی ﷺ فانزل الله تعالیٰ "ویسئلونك عن المحیض" الأیة. فقال رسول الله ﷺ اصنعوا کل شیء الا النکاح فبلغ ذلك الیهود فقالوا: ما یرید هذا الرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیه. (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود میں جب کوئی عورت حیض کی حالت میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے نہ گھر میں اس کے ساتھ سونا اٹھنا بیٹھنا رکھتے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اقدس ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا (کہ

---

(۱) (مسلم کتاب الحیض ۴۵۳، نسائی کتاب الطهارة ۲۸۰، ابوداؤد کتاب الطهارة ۲۲۶، مسند احمد ۲۴۴۱۶)

(۲) (مسلم کتاب الحیض ۴۵۵، نسائی کتاب الحیض والاستحاضة ۳۶۶، مسند احمد ۱۱۹۰۳، دارمی کتاب الطهارة ۱۰۳۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہودیوں کا تو حائضہ عورت کے ساتھ یہ معاملہ ہے، ہمارا کیا معاملہ ہونا چاہیے؟) اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ویسئلونك عن المحيض) ''اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں: آپ فرما دیجیے کہ وہ نجاست ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے حکم دیا ہے) آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تم اپنی بیویوں سے جب کہ وہ حائضہ ہوں سوائے صحبت کے جو چاہے کرو۔ جب یہ خبر یہودیوں تک پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ شخص (حضور اقدس ﷺ) تو ہر ہر چیز میں ہماری مخالفت کرنا چاہتا ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي ﷺ يتكيء في حجري وانا حائض ثم يقرا القرآن. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں حیض کی حالت میں ہوتی اور حضور اقدس ﷺ میری گود میں سہارا دے کر بیٹھ جاتے اور قرآن پڑھتے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ يصل بالليل وانا إلى جنبه وأنا حائض وعلى مرط لي وعليه بعضه. (۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ایک ایسی چادر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ جس کا کچھ حصہ تو آپ کے اوپر ہوتا تھا اور کچھ مجھ پر اور

---

(۱) (بخاری کتاب الحیض ۲۸۸، مسلم کتاب الحیض ٤٥٤، مسند احمد ۲۳۷۱۷)

(۲) (ابو داؤد ح۳۱۵، مسلم ح۷۹۸، نسائی ح۷٦۰، ابن ماجة ح٦٤٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں حالت حیض میں آپ کے قریب لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

استحاضہ کا حکم

حیض اور نفاس کے علاوہ جو خون نکلتا ہے اس کو استحاضہ کہتے ہیں، یہ خون کسی بیماری کی وجہ سے نکلتا ہے۔

فائدہ:

یاد رہے کہ استحاضہ والی عورت کے احکام حیض اور نفاس والی عورت سے بالکل مختلف ہیں۔

استحاضہ کی صورتیں

استحاضہ کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً:

۱...... تین دن رات سے کم جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا (جیسے کہ پہلے معلوم ہو چکا کہ اقل مدت حیض تین دن ہے۔)

۲...... دس دن رات سے زائد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہوگا (اس لیے کہ اکثر مدت حیض دس دن ہے)

۳...... عادت والی عورت کو اپنی عادت سے زائد جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ بشرطیکہ دس دن سے بڑھ جائے مثلاً کسی کو چھ دن خون آنے کی عادت تھی لیکن اس کو بارہ دن تک آیا تو چھ دن حیض کے شمار ہوں گے اور بقیہ چھ استحاضہ کے۔ لیکن اگر چھ دن کی عادت تھی اور آٹھ یا نو دن تک آیا تو سب حیض شمار ہوگا۔

۴...... بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن سے زائد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(اس لیے کہ اکثر مدت نفاس چالیس دن ہے۔)

۵......حاملہ عورت کو اگر خون آئے تو وہ استحاضہ ہوگا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال فی سبایا اوطاس: لا تؤطا حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ. (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے قبیلہ اوطاس کی قیدی عورتوں (جو عورتیں باندیاں بنائی گئی تھیں) کے متعلق فرمایا کہ کسی حاملہ سے صحبت نہ کی جائے جب تک وضع حمل نہ ہو جائے۔ نہ غیر حاملہ سے صحبت کی جائے جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہ آ جائے۔

فائدہ:

اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے حیض کے آنے کو حمل کے نہ ہونے کی دلیل ٹھہرایا تو معلوم ہوا کہ حمل کے دوران حیض نہیں آتا اس لیے اگر ان دنوں میں خون آئے گا تو استحاضہ شمار ہوگا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: ان اللہ دفع الدم عن الحبلی وجعلہ رزقا للولد. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حاملہ عورت کا حیض بند فرما کر اسے بچے کی غذا بنا دیا۔

---

(۱) (ابو داؤد کتاب النکاح ۱۸۴۳، مسند احمد ۱۱۱۹۸، دارمی کتاب الطلاق ۲۲۹۳)

(۲) (الجوھر النقی ۱۳۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عائشةؓ فی الحامل تری الدم قالت لا یمنعها ذالك من الصلاة. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حاملہ عورت کو اگر خون آئے تب بھی نمازیں پڑھے (یعنی وہ حیض نہیں جو نماز سے مانع ہو)

فائدہ:

ان کے علاوہ اور بھی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں استحاضہ کی جن کا استیعاب مقصود نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو حیض یا نفاس نہیں وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:

استحاضہ والی عورت کو اگر حیض کے ایام معلوم ہوں تو ہر مہینہ کے اتنے دن حیض شمار ہوں گے پھر غسل کرلے۔ اس کے بعد ہر وقتِ نماز کے لیے وضو کرلے نماز کا وقت نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، لیکن وقت کے اندر اندر وہ اس وضو سے جتنی نمازیں چاہے (قضا، وقتی فرض، نفل، سنتیں، واجب) پڑھ سکتی ہے۔ سوائے یہ کہ اور کوئی ناقضِ وضو پیش آجائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

عن ام سلمة قالت: ان امراۃ کانت تهراق الدماء علی عهد رسول الله ﷺ فاستفتت لها ام سلمة رسول الله ﷺ فقال: لتنظر عدة الليالی والایام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترك الصلاة قدر ذالك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل. (۲)

---

(۱) (دارمی کتاب الطهارة ح۹۱۸)

(۲) (ابو داؤد کتاب الطهارة ۲۴۰، مؤطا امام مالك کتاب الطهارة ۱۲۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا (کہ وہ کیا کرے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس عارضہ کے لاحق ہونے سے قبل اسے مہینہ میں حیض کا خون کتنے دن رات آتا تھا۔ تو اتنے دن ہر ماہ میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور (خون اگر بہتا ہو) تو لنگوٹ باندھ لے پھر نماز پڑھ لے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: جاء ت فاطمة بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: یا رسول الله انی امرأة استحاض فلا أطهر أفادع الصلاة؟ فقال: لا انما ذلك عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتك فدعی الصلاة واذا أدبرت فاغسلی عنك الدم ثم صلی. (۱)

وفی روایة لابن ماجة: اجتنبی الصلاة ایام محیضتك ثم اغتسلی وتوضی لكل صلاة وان قطر الدم علی الحصیر. (۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت

---

(۱) (بخاری كتاب الوضوء ۲۲۱، مسلم كتاب الحیض ۵۰۱، ترمذی كتاب الطهارة ۱۱۶، نسائی كتاب الطهارة ۲۱۲، ابوداؤد كتاب الطهارة ۲٤٤، ابن ماجة ۶۱۳، مسند احمد ۲٤٤٤۳، مؤطا امام مالك كتاب الطهارة ۱۲۲، دارمی كتاب الطهارة ۷۶۷)

(۲) (ابن ماجة كتاب الطهارة ۶۱۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوں جسے استحاضہ کا خون آتا رہتا ہے اور کبھی پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز ترک کر دوں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ کسی رگ کے پھٹنے سے خون بہتا ہے یہ حیض نہیں۔ جب تمہارے حیض کے ایام آئیں تو نماز ترک کردو جب وہ دن چلے جائیں تو جسم سے خون کو دھوکر (نہا کر) نماز پڑھ لو۔

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض کے ایام میں نماز نہ پڑھو جب وہ ایام ختم ہو جائیں تو غسل کرلو پھر ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو چاہے خون چٹائی پر ٹپکتا رہے۔

عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده عن النبی ﷺ انه قال فی المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرأها التی کانت تحیض فیها ثم تغتسل و تتوضأ عند کل صلاة و تصوم و تصلی. (۱)

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا کہ وہ ان ایام میں جن میں اسے حیض آتا تھا نماز ترک کردے پھر ایک دفعہ غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نمازیں بھی ادا کرے۔

نفاس کا حکم

نفاس وہ خون ہے جو عورتوں کی زچگی کے بعد جاری ہوتا ہے اس خون کی اقل مدت متعین نہیں کبھی جلد بند ہو جاتا ہے کبھی دیر سے۔ لیکن اس کی زیادہ سے زیادہ مدت

---

(۱) (ترمذی کتاب الطهارة ۱۱۷، ابن ماجة کتاب الطهارة ۶۱۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چالیس دن ہے اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ نفاس نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا۔

عن ام سلمة قالت: كانت النفساء على عهد رسول الله ﷺ تقعد اربعين يوما او اربعين ليلة. (۱)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس دن تک بیٹھی تھیں۔ یعنی چالیس دن تک نماز نہیں پڑھتی تھیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال: وقت رسول الله ﷺ للنفساء اربعين يوما. (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورتوں کے لیے زیادہ سے زیادہ نفاس کی مدت چالیس دن مقرر فرمائی۔

مسئلہ:

نفاس والی عورت کے بھی وہی احکام ہیں جو حیض والی عورت کے ہیں (جن کا ذکر حیض کے بیان میں گزر چکا)۔

---

(۱) (ترمذی كتاب الطهارة ۱۲۹، ابوداؤد كتاب الطهارة ۲۶۸، ابن ماجة ۶۵۰، مسند احمد فی مسند الانصار ۲۵۳۵۰، دارمی كتاب الطهارة ۹٤۰)

(۲) (مجمع الزوائد ص۱۱٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

غسل کا بیان

جنابت کا غسل کرنے کا طریقہ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ کرا رہی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں جہاں نجاست لگی ہوئی تھی اسے دھویا۔ پھر اپنے ہاتھوں کو دیوار یا زمین پر ملا۔ (صابن کے بدلے۔ اس لیے کہ اس زمانہ میں مٹی صابن کے بدلے استعمال ہوتی تھی) پھر وضو فرمایا جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ سوائے یہ کہ اپنے پیر نہیں دھوئے۔ پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر اس طرح وضو کرتے جس طرح نماز کا وضو کرتے تھے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر کے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو پانی لے کر سر پر بہاتے پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔ (۲)

مسئلہ:

ان دونوں روایات سے ثابت ہوا کہ غسل کرتے وقت وضو نماز والا کرنا چاہیے۔

---

(۱) (بخاری کتاب الغسل حدیث نمبر ۲۸۱)

(۲) (بخاری کتاب الغسل حدیث نمبر ۲۴۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا

شروع اسلام میں جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا واجب تھا اس وجہ سے بہت سی احادیث ہیں جن میں حضور اقدس ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم فرمایا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جمعہ کا غسل سنت ہو گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے معلوتا ہے۔

عن عكرمة قال: سئل ابن عباس رضی اللہ عنہما عن الغسل يوم الجمعة أواجب هو؟ قال: لا ولكنه اطهر وخير فمن اغتسل فحسن ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب وساخبركم كيف بدأ. كان الناس مجهدين يلبسون الصوف ويعلمون على ظهوركم وكان المسجد ضيقا مقارب السقف انما هو عريش فخرج رسول الله ﷺ في يوم حار وقد عرق الناس في ذالك الصوف حتى ثارت رياح حتى اذى بعضهم بعضا فوجد النبي ﷺ تلك الرياح فقال يا ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاغتسلوا وليمس احدكم امثل ما يجد من دهنه وطيبه قال ابن عباس رضی اللہ عنہما: ثم جاء الله بالخير ولبسوا غير الصوف وكفوا العمم ووسع مسجدهم. (۱)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے غسل جمعہ کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ واجب ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: واجب تو نہیں لیکن بہتر

---

(۱) (ابوداؤد كتاب الطهارة ح۲۹۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے کر لینا اور اگر کوئی نہ کرنا چاہے تب بھی ٹھیک ہے اس لیے کہ یہ واجب نہیں۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ کیسے شروع ہوا۔ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) بھیڑ کی کھالیں پہنتے تھے اور نہایت بامشقت مزدوری کرتے تھے۔ ان دنوں میں مسجد بھی بہت تنگ تھی اور چھت بھی نیچی تھی صرف ایک چھپر لگا ہوا تھا، ایک مرتبہ جمعہ کے دن سخت گرمی تھی لوگوں کو خوب پسینہ ہو رہا تھا اور بھیڑ کی کھالوں کی وجہ سے سخت بدبو نکلی تھی جس کی وجہ سے صحابہ کو بہت تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو آئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن (جمعہ کے دن) غسل کیا کرو اور سب سے عمدہ تیل اور خوشبو لگا کر آیا کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فراوانی بخشی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھیڑ کی کھالوں کے بدلے کپڑے پہننے شروع کیے اور بامشقت کاموں سے بھی انہیں چھٹکارا ملا اور مسجد بھی کشادہ ہو گئی (تو یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔

یہاں ایک بات یاد دلانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے **غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم** یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر فرض ہے اب اگر کوئی صرف یہ حدیث پڑھ لے اور دوسری حدیثیں اس بارے میں نہ پڑھے تو وہ یہی سمجھے گا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر شخص کے لیے فرض ہے اسی طرح سے اور بھی بہت سے مسائل میں لوگوں کو مغالطہ میں پڑتا دیکھا ہے کہ صرف بخاری یا مسلم کی حدیث دیکھ کر فیصلہ کر لیتے ہیں اور شریعت میں تحریف کر کے زبردست گناہ کے سزاوار ہوتے ہیں۔

عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من توضأ یوم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل. (۱)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لے تو ٹھیک ہے اور اچھا ہے اور جو غسل کر لے تو غسل وضو کرنے سے افضل ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے غسل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال كان رسول الله ﷺ يغتسل يوم الفطر ويوم الاضحى. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے غسل فرماتے تھے۔

وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا

عن زاذان ان رجلا سئل عليا رضی اللہ عنہ عن الغسل فقال اغتسل كل يوم ان شئت قال لا: بل الغسل المستحب قال الغسل كل يوم الجمعة ويوم الفطر ويوم النحر ويوم عرفة. (۳)

---

(۱) (ترمذی كتاب الجمعة ٤٥٧، نسائی كتاب الجمعة ١٣٦٣، ابن ماجة كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، مسند احمد فی مسند البصريين ١٩٣١٧)

(۲) (ابن ماجة اقامة الصلاة والسنة فيها ح ١٣٠٥، بيهقی ص ٢٧٨ ج٣)

(۳) (بيهقی ص٢٧٨ ج٣، باب: غسل العيدين، مسند الشافعی ص٣٨٥ ج٢)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو ہر روز غسل کرلو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ میں تو مستحب غسل کے متعلق دریافت کررہا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اور عرفہ کے دن غسل کیا کرو۔

عن إبراهيم رحمۃ اللہ علیہ قال امض إلى عرفات فإذا كان عند زوال الشمس فاغتسل ان وجدت ماء وإلا فتوضأ. (١)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عرفات کی طرف جاؤ جب زوال شمس کا وقت ہو تو اگر پانی میسر ہو تو غسل کرلو ورنہ صرف وضو کرلو۔

احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا

عن خارجة بن زيد بن ثابت عن ابيه انه راى النبى ﷺ تجرد لا هلاله واغتسل. (٢)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے لیے غسل کرتے دیکھا۔

عن نافع ان عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہما كان يغتسل لا حرامه قبل ان يحرم. (٣)

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام باندھنے سے قبل غسل کیا کرتے تھے۔

---

(١) (مصنف ابن ابى شيبة ص٤٢٠ ج٣)

(٢) (ترمذى كتاب الحج ٧٦٠، دارمى كتاب المناسك ١٧٢٦)

(٣) (مؤطا امام مالك كتاب الحج ح٦١٩)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کی حدود میں داخل ہوتے تھے تو تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیتے تھے۔ پھر ذی طویٰ کے مقام میں رات گذارتے تھے، پھر صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور غسل کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔(۱)

جب کوئی غیر مسلم مسلمان ہو جائے اور وہ جنبی نہ ہو تو اس کے لیے بھی غسل کرنا مستحب ہے۔ اور اگر وہ جنبی ہو تو پھر غسل کرنا ضروری ہے۔

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں ایمان لایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں غسل کروں اور پانی میں بیری کے پتے ڈال دوں۔(۲)

میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم میت کو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غسل دیا کرتے تھے اور ہم میں سے بعض لوگ (میت کو نہلانے والے غسل میت کی وجہ سے) غسل کرتے تھے، اور بعض ہم میں سے (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے) غسل نہ کرتے تھے۔(۳)

---

(۱) (بخاری کتاب الحج باب الاغتسال عند دخول مکة، حدیث نمبر ۱۵۷۳)

(۲) (ترمذی ص ۱۱۱)

(۳) (التلخیص الحبیر ج۱ ص۱۳۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے میت کے غسل دینے سے تم پر غسل (واجب) نہیں جب تم اس کو (یعنی میت کو) غسل دو کیوں کہ تمہارا مردہ طاہر مرتا ہے اور (موت کی وجہ سے) نجس نہیں ہوتا ہے پس تم کو یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھ (بعد غسل میت) کے دھولیا کرو۔(۱)

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے ان کی وفات کے بعد انہیں غسل دیا پھر باہر نکل کر انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں مہاجر صحابہ کی کثیر تعداد تھی پوچھا کہ آج سخت سردی کا دن ہے اور میں نے روزہ بھی رکھا ہوا ہے تو کیا مجھ پر اپنے خاوند کی میت کو نہلانے کی وجہ سے غسل کرنا لازمی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔(۲)

امام شوکانی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی موطا میں روایت کیا ہے۔ دوسرے ائمہ حدیث نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور صحیح تسلیم کیا ہے اور یہ بھی ان فقہاء کے دلائل میں سے ہے جو میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنے کو پسندیدہ تو قرار دیتے ہیں لیکن فرض نہیں سمجھتے اور اس حدیث کے قرائن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس مقصد کے لیے غسل کرنا فرض نہیں ہے۔(۳)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس پر ہمارا عمل ہے کہ عورت کو اپنے مرحوم شوہر کے غسل

---

(۱) (التلخیص الحبیر ج۱ ص......)

(۲) (مؤطا امام محمد مترجم ص ۵۲، ۵۳)

(۳) (نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار اردو جلد اول ص۱۷۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دینے میں کوئی حرج نہیں اور یہ کہ غسل دینے والے پر غسل اور وضو واجب نہیں، سوائے اس کے کہ جہاں غسل کا پانی لگا ہوا ہو اسے دھو ڈالے۔(۱)

مسواک کرنا

یہ وضو کی بہت ہی اہم سنت ہے جسے بدقسمتی سے آج کل اکثر مسلمانوں نے بالکل چھوڑا ہوا ہے۔

مسواک کرنا صرف وضو کی سنت نہیں بلکہ دین کی سنتوں میں سے ہے اور اہم ترین سنتوں میں سے ہے تمام انبیاء علیہم السلام کا معمول مسواک کرنے کا رہا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مسواک ساتھ رکھتے تھے اور اکثر اوقات مسواک کرتے تھے مثلاً سونے سے قبل، اٹھنے کے فوراً بعد، گھر سے نکلتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت اور ہر وضو کے ساتھ۔ آپ اتنی کثرت سے مسواک فرماتے تھے کہ خود فرماتے کہ مجھے ڈر ہے کہ بہت زیادہ مسواک کرنے کی وجہ سے میرے مسوڑے نہ گر جائیں۔ اس کی وجہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے تو مجھے مسواک کرنے کی تاکید فرمائی، بلکہ اتنی تاکید فرمائی کہ مجھے ڈر ہو گیا کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائے۔ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اتنی اہمیت تھی کہ آپ نے فرمایا: اگر مجھے میری امت کے مشقت میں پڑ جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ہر نماز اور وضو کے وقت انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لولا ان اشق علی امتی

---

(۱) (مؤطا امام محمد مترجم ص۱۵۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لامرتهم بالسواك مع كل وضوء (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر مشقت ودشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک استعمال کرنے کا حکم دیتا اور بخاری، مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک استعمال کرنے کا حکم دیتا۔

عن زيد بن خالد الجهنى رضی اللہ عنہ قال ما كان رسول الله ﷺ يخرج من بيته لشيء من الصلوات حتى يستاك. (۲)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نماز کے لیے تشریف لے جانے سے قبل ہمیشہ مسواک فرماتے تھے۔

---

(۱) (بخاری كتاب الجمعة ح۸۳۸، مسلم كتاب الطهارة ح۳۷۰، ترمذی كتاب الطهارة ح۲۲، نسائی كتاب الطهارة ح۷، ابوداؤد كتاب الطهارة ح۴۳، ابن ماجة كتاب الطهارة ح۲۸۳، مسند احمد فی مسند العشرة المبشرين بالجنة ح۵۷۳، مؤطا امام مالك فی الطهارة ح۱۳۲، دارمی كتاب الصلاة ۱۴۴۷، وفی رواية البخاری ومسلم وابی داؤد، عند كل صلاة)

(۲) (مجمع الزوائد ص۹۹ ج۲، وقال رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله موثقون)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسواک سے خدا کی خوشنودی

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ: السواك مطهرة للفم ومرضاة للرب. (۱)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کی صفائی اور پروردگار عالم کی خوشنودی کا سبب ہے۔

مسواک کر کے جو نماز پڑھی جائے اس کی فضیلت

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ تفضل الصلاة التی یستاك لها علی الصلاة التی لا یستاك لها سبعین ضعفا. (۲)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نماز کے لیے مسواک کی جائے اس کی فضیلت اس نماز سے ستر درجے زیادہ ہے جس کے لیے مسواک نہ کی گئی ہو۔

---

(۱) (بخاری کتاب الصوم باب: سواك الرطب والیابس للصائم، نسائی کتاب الطهارة ح۵، ابن ماجة ص۲۸۵، مسند احمد فی مسند العشرة المبشرین بالجنة ح۷، دارمی کتاب الصلاة ح۲۸۱)

(۲) (مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۵۱۳۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت كان النبي ﷺ لا يرقد من ليل و لا نهار فيستيقظ الا يستوك قبل ان يتوضأ. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نیند سے بیدار ہوتے چاہے رات ہو یا دن تو وضو سے قبل مسواک فرماتے۔

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات بھی بڑی وضاحت سے معلوم ہوگئی کہ برش مسواک بدل نہیں ہوسکتا اس لیے کہ برش نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کوئی اسے جیب میں لے کر گھومتا ہے اور برش لوگوں کے سامنے کرنا معیوب بھی سمجھا جاتا ہے اسے کوئی گھر سے نکلتے وقت گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور مسجد میں نہیں کرتا اور نہ ہی کرنا چاہیے۔ برش اور مسواک بالکل دو مختلف چیزیں ہیں۔ آج کل چونکہ ہمیں برش کی عادت ہے اس لیے برش کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اسے مسواک کا بدل سمجھ کر صرف اس پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے۔

عورتوں کے لیے مسواک

عورتوں کے لیے بھی مسواک اسی طرح مسنون ہے جیسے مردوں کے لیے۔ مسواک کی اہمیت سے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہیں وہ عام ہیں اس میں مرد و عورتیں سب شامل ہیں اس لیے عورتوں کو بھی مسواک کی سنت پر عمل کرنا چاہیے اور اس کی عادت ڈالنی چاہیے۔

---

(۱) (ابو داؤد کتاب الطهارة ح۵۲، مسند احمد في مسند الانصار ح۲۴۱۱۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عائشة انها قالت كان نبی الله ﷺ يستاك فيعطينی السواك لأغسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وادفعه اليه. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مسواک کر کے مجھے دیتے تھے دھونے کے لیے۔ میں پہلے اس سے مسواک کرتی پھر دھو کر حضور اقدس ﷺ کو دے دیتی۔

عن کبیشة رضی اللہ عنہا انها جاء ت الی عائشة رضی اللہ عنہا فسالت عن السواك للصائم قالت هذا سواكی فی يدی وانا صائمة. (۲)

حضرت کبیشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر روزہ کی حالت میں مسواک کرنے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دیکھو میرے ہاتھ میں مسواک ہے حالانکہ میں روزے سے ہوں۔

اس حدیث میں جہاں روزے کی حالت میں مسواک کرنے کا ثبوت ملتا ہے وہیں عورتوں کے مسواک کرنے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

کون سی مسواک افضل ہے؟

مسواک کے لیے کوئی بھی لکڑی استعمال کر سکتے ہیں، بشرطیکہ نقصان دہ نہ ہو لیکن پیلو کی مسواک استعمال کرنا افضل ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال كنت اجتنی لرسول الله ﷺ سواكا من اراك. (۳)

---

(۱) (ابو داؤد کتاب الطهارة ح۴۸، بیهقی ص۳۹ ج۱)

(۲) (ابن ابی شیبة ص۹۵ ج۲)

(۳) (مسند ابی یعلیٰ ص۲۰۹ ج۹، الطبرانی کتاب الکبیر ص۷۹ ج۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیلو کی مسواک تلاش کر کے لاتا تھا۔

مسواک پکڑنے کا طریقہ

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) اور انگوٹھے کو مسواک کے نیچے رکھے، چھنگلیا مسواک کے پچھلے حصہ پر اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے قریب رہے گا اور بقیہ تین انگلیاں مسواک کے اوپر۔ یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک دائیں بائیں کرنا مسنون ہے۔ لیکن زبان پر کرے تو آگے پیچھے یعنی لمبائی میں کرنا چاہیے۔

عن بهز بن حكيم رضي الله عنه كان النبي ﷺ يستاك عرضًا. (١)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک چوڑائی میں کرتے تھے۔

---

(١) (كنز العمال ص ٢٧٦ ج ٩، بيهقي ص ٤٠ ج ١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضو کا بیان

جو شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ پہلے اپنے ہاتھ دھوئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرے اور جو پتھر سے استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ وضو کے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو دھو لے، کیوں کہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔(۱)

ناک کو تین بار جھاڑنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک میں پانی ڈال کر کر سنکے کیوں کہ شیطان اس کی ناک کے نتھنے میں رات بسر کرتا ہے۔(۲)

وضو کرنے کا مسنون طریقہ

ا۔ وضو شروع کرنے سے قبل نیت کرنا:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) (بخاری کتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا، حدیث: ۱۶۲)

(۲) (بخاری، کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس و جنوده)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انما الاعمال بالنیات (۱)

اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔

اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کام بغیر نیت کے ہو ہی نہیں سکتا لیکن ظاہر ہے کہ اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے اس لیے کہ بہت سے کام بغیر نیت و ارادہ کے انسان سے ہو جاتے ہیں مثلاً کوئی شخص چلتے چلتے ٹھوکر کھا کر گرتا ہے تو ظاہر ہے اس کی نیت نہیں تھی ٹھوکر کھانے کی لیکن بلانیت یہ کام ہوا۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں کا ثواب بلانیت نہیں ملتا۔ تو اگر کوئی شخص بلانیت وضو کر لے تو وضو ہو جائے گا لیکن اس کا ثواب نہ ملے گا۔

۲۔ بسم اللہ پڑھنا:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يا اباهريرة إذا توضأت فقل بسم الله والحمد لله فان حفظتك لا تبرح تكتب لك الحسنات حتى تحدث من ذلك الوضوء. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ وضو کرتے وقت بسم اللہ والحمد للہ، پڑھ لیا کرو اس کی وجہ سے فرشتے تمہارے لیے برابر

---

(۱) (بخاری بدء الوحی ۱، مسلم الامارة ح۳۵۳۰، ترمذی فضائل الجهاد ح۱۵۷۱، نسائی الطهارة ح۷۴، ابو داؤد الطلاق ح۱۸۸۲، ابن ماجة الزهد ح۴۴۱۷، مسند احمد ح۱۶۳)

(۲) (مجمع الزوائد ص ۲۲۰ ج۱، باب التسمية عند الوضوء وقال رواه الطبرانی فی الصغیرة واسناده حسن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک وضو نہیں توڑ دو گے۔

عن علی رضی اللہ عنہ أن قال قال لی رسول اللہ ﷺ یا علی إذا توضأت فقل بسم اللہ اللهم إنی أسئالك تمام الوضوء وتمام الصلاة وتمام رضوانك وتمام مغفرتك. (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! جب وضو کرو تو یہ دعا پڑھا کرو۔

بسم اللہ اللهم إنی أسئلك تمام الوضوء وتمام الصلاة وتمام رضوانك وتمام مغفرتك.

''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے اللہ! مجھے کامل وضو اور کامل نماز نصیب فرما اور اپنی کامل خوشنودی اور کامل بخشش نصیب فرما''

مسئلہ:

وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا فرض، واجب نہیں صرف مستحب ہے یا بعض فقہاء کے نزدیک سنت ہے پڑھنی چاہیے۔ اگر نہ پڑھی گئی تو وضو ہو جائے گا۔

۳۔ دائیں طرف سے شروع کرنا:

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إذا لبستم وإذا توضأتم فابدأ وا بمیامنکم. (۲)

---

(۱) (زوائد مسند الحارث للهیثمی ص۲۱۵ ج۱)

(۲) (ابن ماجة الطهارة ح۴۰۲، مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح۸۲۹۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔

فائدہ:

تمام اعضاء وضو میں دائیں طرف سے شروع کرنا مسنون ہے سوائے کانوں کے دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح کیا جائے گا۔

۴۔ ابتدائے وضو میں دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا:

حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھویا پھر وضو مکمل فرما کر کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔(۱)

عن اوس رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ توضأ فاستو کف ثلاثا.

حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وضو کرتے دیکھا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔(۲)

۵۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا:

عن لقیط بن صبرة رضی اللہ عنہ عن أبیه قال قال النبی ﷺ إذا توضأت فاسبغ

---

(۱) (نسائی الطهارة ح۹٤)

(۲) (نسائی کتاب الطهارة، ح۸۲، مسند احمد مسند المدنيين ح۱۵۵۹۱، دارمی کتاب الطهارة ح۶۸۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الوضوء و خلل بين الأصابع. (۱)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو کامل طریقہ پر اور اچھی طرح کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

۶۔ تین مرتبہ کلی کرنا، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اس کو جھاڑنا:

عن ابی حیة رحمه الله قال رأیت علیًا توضأ فتمضمض ثلاثًا واستنشق ثلاثًا. (۲)

عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو اس میں ایک کف سے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک صاف کی۔

۷۔ تین بار چہرہ دھونا بلکہ چہرہ کے علاوہ بھی ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا:

ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ کا معمول تھا البتہ کبھی کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بھی دھویا ہے بیان جواز کے لیے۔

عن حمران مولی عثمان رضی اللہ عنہ أن رأی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دعا الاناء

---

(۱) (ترمذی الصوم ۷۱۸، أبوداؤد الطهارة ح۱۲۳، ابن ماجة الطهارة ح۴۴۲، مسند أحمد فی مسند الشاميين ح۱۷۱۷۲)

(۲) (مسند أحمد فی مسند العشرة المبشرين بالجنة ح۹۹۵، نسائی ح۹۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فافرغ على كفيه ثلاث مرار فغسلهما ثم أدخل يمينه في الاناء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاث و يديه إلى المرفقين ثلاث مرار ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرار الى الكعبين ثم قال قال رسول الله ﷺ من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه. (۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں ہاتھ سے برتن میں پانی لے کر کلی کی اور ناک صاف کیا پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر سر کا مسح کر کے تین مرتبہ پیروں کو دھویا پھر آپ نے کہا: رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی اس طرح وضو کرنے پھر دو رکعت اس طور پر پڑھے کہ ان میں دوسری چیزوں کا خیال نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: من توضأ واحدة فتلك وظيفة الوضوء التي لابد منها ومن توضأ اثنين فله كفلان ومن توضأ ثلاثا فذلك وضوئي ووضوء الانبياء قبلي. (۲)

---

(۱) (بخاري، مسلم الطهارة ح۳۳۱، نسائي الطهارة ح۱۱۵، مسند احمد في العشرة المبشرين بالجنة ح۳۹۵)

(۲) (مسند احمد في مسند المكثرين من الصحابة ح۵٤۷٦ واخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد وقال رواه احمد وفيه زيد العمي وهو ضعيف وقد وثق وبقية رجاله رجال الصحيح ص۲۳۰ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھوئے تو اس کے بغیر چارۂ کار نہیں اور جو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھوئے گا تو اسے دوگنا ثواب ملے گا اور جو شخص تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھوئے گا تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

۸۔ داڑھی کا خلال کرنا:

داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ پانی کا ایک چلو لے کر داڑھی میں ڈالے پھر انگلیاں داڑھی میں ڈال کر خلال کرلے۔

عن عثمان رضی اللہ عنہ النبی ﷺ کنا یخلل لحیته. (۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وضو کے دوران) اپنی داڑھی کا خلال فرماتے تھے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول الله ﷺ کان إذا توضأ خلل لحیته بالماء. (۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو داڑھی کا خلال کرتے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ کان إذا توضأ أخذ کفا من ماء فادخله تحت حنکه فخلل به لحیته وقال هکذا امرنی ربی. (۳)

---

(۱) (ترمذی الطهارة ح۲۸، ابن ماجة الطهارة ح۴۲۳)

(۲) (ابن ماجة الطهارة ح۴۲۵، مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۴۷۷۹)

(۳) (ابوداؤد الطهارة ح۱۳٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو پانی ہاتھ میں لے کر جبڑے سے نیچے ڈالتے اور پھر داڑھی مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے تھے مجھے میرے رب نے اسی طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

۹۔ دایاں اور بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین تین بار دھونا:

حمران سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین تین بار پانی بہایا پھر ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار دھویا پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر فرمایا جس نے میرے وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں نماز پڑھی۔ اور دل میں کوئی خیال نہ لایا تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (۱)

۱۰۔ پورے سر کا مسح کرنے کا طریقہ:

پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا مسنون ہے۔ سر کا مسح تین مرتبہ نہیں ہوگا۔ اور مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سر کے اگلے حصہ پر (یعنی پیشانی کی انتہاء اور سر کے بالوں کی ابتداء پر) رکھے اس طور پر کہ دونوں ہتھیلیاں اور ہاتھ کی تین تین انگلیاں (سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی) سر پر ہوں۔ اس طرح ہاتھ رکھ کر ہاتھوں کو پیچھے لے جائے گدی تک پھر ہاتھوں کو اسی

---

(۱) (بخاری کتاب الصوم باب سواك الرطب واليابس للصائم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

طرح واپس آگے لائے پیشانی تک۔

انگشت شہادت اور انگوٹھا ابھی تک استعمال نہیں ہوئے یہ دونوں کان سے مسح میں استعمال ہوں گے اور ہاتھ کا پچھلا حصہ گردن کے مسح کے لیے استعمال ہوگا۔

عن عبد الله بن زيد رضي الله عنه ان النبي ﷺ مسح رأسه بيديه فاقبل بهما وأدبر، بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما إلى قفاه ثم ردهما إلى المكان الذي بدأ منه. (۱)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے پورے سر پر دونوں ہاتھوں سے مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کو آگے پیچھے پھرایا۔ سر کے اگلے حصے سے شروع کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر واپس جہاں سے شروع کیا تھا وہیں لے آئے۔

عن الربيع بنت معوذ بن العفراء رضي الله عنها انها رأت النبي ﷺ يتوضأ قالت مسح رأسه ومسح ما أقبل منه و ما أدبر. (۲)

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور اقدس ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے تمام سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا۔

---

(۱) (بخاری الوضوء ح۱۷۹، ترمذی الطهارة ح۳۰، نسائی الطهارة ح۹٦، ابوداؤد الطهارة ح۱۰۳، مسند احمد فی مسند المدنيين ح۱۵۸۳٦، مؤطا مالك الطهارة ح۲۹)

(۲) (ترمذی الطهارة ح۳۲، مسند احمد فی باقی مسند الانصار ح۲۵۷۸۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۱۔ سر کا مسح کرنے کے لیے نیا پانی لینا:

مسئلہ:

کلائیوں کو دھونے کے بعد اگر ہاتھوں پر پانی بچا ہو تو اس پانی سے سر پر مسح کرنا جائز ہے نیا پانی لینا ضروری نہیں۔ البتہ بہتر اور اولیٰ یہ ہے کہ نیا پانی لیا جائے۔

عن الربیع رضی اللہ عنہا أن النبی ﷺ مسح برأسه من فضل ماء كان في يده. (۱)

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے سر پر مسح فرمایا: (کلائیاں دھونے کے بعد) ہاتھوں میں بچے ہوئے پانی سے۔

عن عبدالله بن زيد بن عاصم المازني رضی اللہ عنہ يذكر أنه رأى رسول الله ﷺ توضأ فمسح برأسه بماء غير فضل يده. (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں بچے ہوئے پانی سے سر پر مسح نہیں فرمایا۔ بلکہ نیا پانی لیا مسح کرنے کے لیے۔

۱۲۔ سر پر صرف ایک مرتبہ مسح ہوگا تین مرتبہ نہیں ہوگا:

عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ قال رأيت عليًا رضی اللہ عنہ توضأ فغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ومسح برأسه واحدة ثم قال هكذا

---

(۱) (ابوداؤد الطهارة ح۱۱۱)

(۲) (ترمذی كتاب الطهارة، مسند احمد مسند المدنيين، دارمی كتاب الطهارة باب ياخذ لراسه ماء جديدا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

توضأ رسول الله ﷺ. (۱)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر فرمایا میں نے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی وصفه وضوء النبی ﷺ ومسح برأسه وأذنيه مسحة واحدة. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

۱۳۔ کانوں کا مسح کرنا:

کانوں کا مسح بھی صرف ایک مرتبہ ہوگا اور اس کے لیے تازہ پانی نہیں لیا جائے گا بلکہ سر کے مسح کے لیے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے۔

اور کانوں پر مسح کا طریقہ یہ ہوگا کہ انگشت شہادت سے کان کے اندرونی حصہ پر مسح کرے اور انگوٹھے سے کان کے پچھلے باہر کے حصہ کا مسح کرے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ مسح برأسه وأذنيه ظاهرهما و باطنهما. (۳)

---

(۱) (نسائی الطهارة ح۹٤، ابو داؤد الطهارة ح۱۰۱، مسند احمد فی مسند العشرة المبشرين بالجنة ح۸۳۰)

(۲) (ترمذی الطهارة ح۳۲)

(۳) (ترمذی الطهارة ح۳۲، مسند احمد فی مسند الكوفيين ح۱۷۸۰٤، ابو داؤد الطهارة ح۱۰۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا اور دونوں کا اندر اور باہر سے مسح فرمایا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ برأسه وأذنيه مسحة واحدة. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ مسح برأسه وأذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بابهاميه. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح فرمایا۔ کان کے اندرونی حصہ کا مسح شہادت کی انگلیوں سے اور ظاہری حصہ کا دونوں انگوٹھوں سے۔

کان کا مسح کرنے کے لیے تازہ پانی لینے کی ضرورت نہیں بلکہ سر کے مسح کے لیے جو پانی لیا وہ ہی کافی ہے۔

عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: الأذنان من الرأس. (۳)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں کان سر ہی کا حصہ ہیں (یعنی کانوں کا مسح سر کے ساتھ ہوگا۔ نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں)

---

(۱) (ترمذی الطهارة ح۳۲، ابن ماجة الطهارة ح۴۳۰)

(۲) (نسائی الطهارة ح۱۰۱، ابوداؤد الطهارة ح۱۱۶، ابن ماجة الطهارة ح۴۳۲)

(۳) (ابن ماجة الطهارة ح۴۳۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۴۔دایاں اور بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھونا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔(۱)

۱۵۔پیر کی انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ:

عن المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ یخلل اصابع رجلیه بخنصره. (۲)

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھنگلی (ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) سے پیروں کی انگلیوں کا خلال کرتے دیکھا۔

۱۶۔گردن کا مسح کرنا:

وضو میں سر اور کان کے مسح کے بعد گردن کا مسح کرنا مستحب ہے اور یہ مسح ہاتھ کے پچھلے حصے سے ہوگا۔اس کے لیے تازہ پانی لینا ضروری نہیں۔

حدیث نمبرا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ قال من توضأ ومسح بیدیه علٰی عنقه وقی الغل یوم القیامة. (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص

---

(۱) (بحواله بخاری کتاب الصوم باب سواك الرطب والیابس للصائم)

(۲) (مسند احمد فی مسند الشامیین ح۱۷۳۳۰)

(۳) (التلخیص الحبیر ص۹۳ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا تو وہ شخص قیامت کے دن طوق سے بچایا جائے گا۔

حدیث نمبر۲:

عن مجاهد رحمه الله عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه كان إذا مسح رأسه قفاه مع رأسه. (۱)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سر پر مسح کرتے تو گردن کا مسح بھی سر کے ساتھ کرتے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ اپنی ''کتاب نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ج۱ ص۱۸۰'' میں فرماتے ہیں۔

تاہم اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث روایت کی گئی ہے جسے بعض ائمہ حدیث نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اس حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور دونوں ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا تو اس کی گردن قیامت کے دن عذاب کے طوق سے بچ جائے گی۔ اگر چہ امام نووی نے دعویٰ تو یہ کیا ہے کہ گردن کا مسح بدعت ہے اور اس بارے میں جو حدیث پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ تاہم انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ امام بغوی جو حدیث کے امام تھے گردن کے مسح کو پسندیدہ عمل قرار دیتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں سے منقول ہے کہ گردن کا مسح سنت ہے تاہم جن فقہاء نے گردن کے مسح کو پسندیدہ عمل قرار دیا ہے ان کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ مسح بھی سر کے مسح کے لیے کیے گئے پانی سے

---

(۱) (بیھقی ص۶۰ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیا جائے یا اس مقصد کے لیے نئے سرے سے پانی لیا جائے۔ امام ابن الہادی اور امام ابن القاسم کا مسلک یہ ہے کہ گردن کا مسح بھی سر کے لیے لیے گئے پانی سے کیا جائے اور امام المؤید باللہ اور المنصور باللہ کے نزدیک اس مقصد کے لیے نئے سرے سے پانی لینا ضروری ہے۔ (۱)

۱۷۔ اعضائے وضو کو مل کر دھونا:

عن عبد الله بن زيد رضی اللہ عنہ أن النبي ﷺ اتي بثلثي مد فتوضأ فجعل يدلك ذراعيه. (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو تہائی مد (ایک ناپنے کا آلہ) پانی لایا گیا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا اور اپنی کلائیوں کو خوب رگڑا۔

عن المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ قال رأيت النبي ﷺ إذا توضأ دلك أصابع رجليه بخنصره. (۳)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کو اپنی چھنگلی سے رگڑتے۔

---

(۱) (احکام الاحادیث ترجمہ نیل الاوطار جلد نمبر۱ ص۱۲٤)

(۲) (بیهقی ص۱۹٦ ج۱، الحاکم فی المستدرك ص۲٤۳ ج۱، نسائی ح۷۳، ابن حبان ص۳٦۲ ج۱، مسند الرویانی ص۱۸۱ ج۱)

(۳) (ترمذی الطهارة ح۳۸، ابوداؤد ح۱۲۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۸۔ اگر کسی برتن میں سے وضو کرے تو بقیہ پانی کا پینا بھی مستحب ہے:

عن الحسين بن علي رضي الله عنهما قال دعا علي رضي الله عنه بوضوء وفيه ثم قام قائما فقال لي ناولني فناولته الذى فيه فضل وضوئه فشربه قائما فعجبت فلما رأى عجبي قال: لا تعجب فاني رأيت أباك النبي ﷺ يصنع مثل ما رأيتني يقل بوضوئه هكذا و يشرب فضل وضوئه قائما. (۱)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر مجھ سے کہا کہ مجھے یہ پانی دو میں نے انہیں ان کے وضو کا بچا ہوا پانی دیا تو آپ اسے کھڑے کھڑے پی گئے۔ مجھے اس پر تعجب ہوا تو آپ نے فرمایا: کہ تعجب نہ کر اس لیے کہ میں نے تیرے نانا یعنی رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا جس طرح میں نے ابھی کیا۔ حضور اقدس ﷺ وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیتے اور اسے کھڑے کھڑے پی جاتے تھے۔

مسئلہ:

دو پانیوں کو کھڑے ہو کر پینا افضل ہے (۱) زمزم کا پانی (۲) وضو کا بچا ہوا پانی۔

---

(۱) (نسائی الطهارة ح٩٤، الطبرانی فی الاوسط ص٢٥، مصنف عبدالرزاق ص٣٨، ابن خزيمة ص١١ ج١، شرح معانی الآثار ص٢٧٣ ج٤، مسند احمد ح٩٢٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۹۔ وضو کرنے کے بعد مسنون دعاؤں کا پڑھنا:

عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ما منكم احد يتوضأ فيسبغ الوضوء ثم يقول: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمدا عبده و رسوله إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء. (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی مکمل وضو کرکے یہ دعا پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من توضأ فقال سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك كتب في رق ثم طبع بطابع فلم يكسر الى يوم القيامة. (۲)

---

(۱) (مسلم، ح۲۳۴، نسائی، ح۱۴۸، مسند احمد فی مسند الشامیین ح١٦٦٧٦)

(۲) (عمل اليوم والليلة للنسائی ص۶۸، واخرجه النسائی فی السنن الكبرىٰ وقال هذا خطا والصواب موقوف قال الهيثمی فی مجمع الزوائد رجاله رجال الصحيح ص ۲۳۹ ج۱، الحاكم فی المستدرك ص ۷۵۲ ج۱ وقال صحيح على شرط مسلم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی وضو کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

"پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں"

تو یہ ایک کاغذ میں لکھی جائے گی اور اس کاغذ کو مہر لگائی جائے گی پھر اس مہر کو قیامت تک نہ توڑا جائے گا۔

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول الله ﷺ و توضأ فسمعته یدعوا یقول: اللهم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارك لی فی رزقی. (۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے سنا:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ"

"اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔"

---

(۱) (عمل الیوم واللیلة للنسائی ص ۶۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲۰۔ وضو کے بعد ہاتھ میں تھوڑا سا پانی لے کر (شلوار یا پائجامہ کی) رومالی پر چھڑکنا:

تاکہ بعد میں وسوسہ نہ آئیں کہ شاید کچھ نکلا اور وضو ٹوٹ گیا۔ اگر پانی چھڑک لے گا تو یہی سوچے گا کہ یہ تری پانی چھڑکنے کی وجہ سے محسوس ہو رہی ہے اور جب تک کچھ نکلنے کا یقین نہ ہو گا اس وقت تک شکوک وشبہات سے محفوظ رہے گا۔

عن زيد بن حارثة عن النبي ﷺ ان جبريل عليه السلام اتاه في اول ما اوحى اليه فعلمه الوضوء والصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه. (۱)

۲۱۔ وضو کرنے کے بعد رومال یا تولیہ وغیرہ سے پونچھنا:

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرنے کے بعد کوئی شخص رومال (تولیہ وغیرہ) سے اپنے چہرہ کو پونچھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ (۲)

---

(۱) (مسند احمد ۱٦٨٣٣، دار قطنی ص۱۱۱ ج۱، مسند عبد بن حمید ص۱۱۸)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۱ ص۱۸٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فضائل وضو

وضو رفع درجات کا ذریعہ:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ الا ادلكم على ما يمحوا الله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟ قالوا: بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: مشقت کے وقت (تکلیف برداشت کر کے) وضو کو کامل بنانا اور کثرت سے مسجدوں کی طرف قدموں کا اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہ بھی رباط ہے (رباط کہتے ہیں دشمن کے مقابلہ میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنے کو، ان اعمال کو رباط کہا گیا ہے اس لیے کہ ان اعمال سے دین وایمان کی حفاظت ہوتی ہے)

وضو سے گناہوں کی بخشش:

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من توضأ فاحسن

---

(۱) (مسلم الطهارة ح۳۶۹، ترمذی ح۴۷، نسائی ح۱۴۳، مسند احمد ح۶۹۱۱، مؤطا مالك كتاب النداء للصلاة ح۳۴۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره. (١)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے (یعنی سنن و مستحبات و آداب کی رعایت کے ساتھ) تو اس کے گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

عن عبدالله الصنابحی رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: إذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه، وإذا استنثر خرجت الخطايا من انفه، فإذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه، فإذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه، فإذا مسح برأسه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من أذنيه، فإذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من أذنيه، فإذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه، ثم كان مشيه إلى المسجد وصلاة نافلة له. (٢)

حضرت عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مومن بندہ وضو کا ارادہ کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو گناہ اس کی ناک سے خارج ہو جاتے ہیں

(١) (مسلم ح٣٦١، مسند احمد ح٤٤٢)

(٢) (نسائی الطهارة ح١٠٢، مؤطا مالك ح٥٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخن کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پیروں سے خارج ہو جاتے ہیں۔ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں پھر مسجد کی طرف اس کا چلنا اور اس کی نماز اس کے واسطے اعمال میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں۔

عن حمران مولی عثمان رضی اللہ عنہ قال اتیت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بوضوء فتوضأ ثم قال رأيت رسول الله ﷺ توضأ مثل وضوئی هذا ثم قال من توضأ هكذا غفر له ما تقدم من ذنبه وكانت صلاة و مشيه إلى المسجد نافلة وفی رواية ابن عبدة أتيت فتوضأ. (١)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر گیا۔ آپ نے وضو کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے ابھی کیا۔ پھر آپ ﷺ

---

(١) (مسلم الطهارة ح٢٣٦، بخاری الوضوء ح١٥٥، نسائی الطهارة ح٨٣، ابوداؤد ح٩٦، ابن ماجة ح٢٨١، مالك ح٥٤، احمد فی العشرة المبشرين بالجنة ح٢٧٧، دارمی ح٦٩٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کو نماز کا اور مسجد میں جانے کا الگ ثواب ہوگا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ أتاني الليلة ربي تبارك و تعالى في أحسن صورة قال أحسبه قال في المنام فقال يا محمد هل تدري فيم يختصم الملاء الأعلى قال قلت لا قال فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي أو قال في نحري فعلمت ما في السموات وما في الأرض قال يا محمد هل تدري فيم يختصم الملاء الأعلى قلت نعم قال في الكفارات والكفارات المكث في المساجد بعد الصلوات والمشي على الأقدام إلى الجماعات وإسباغ الوضوء في المكاره ومن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته أمه وقال يا محمد إذا صليت فقل اللهم إني أسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وإذا أردت بعبادك فتنة فاقبضني إليك غير مفتون. (١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات (خواب میں) میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں آیا (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کا لفظ بھی فرمایا) اور پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ پھر اللہ

---

(١) (ترمذی فی تفسیر القرآن ح٣١٥٧، مسند احمد فی مسند بنی هاشم ح٣٣٠٤، الدارمی فی الرؤیا ح٢٠٥٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا اپنی ہنسلی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان وزمین میں کیا ہے۔ پھر پوچھا محمد! کیا جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! کفاروں میں (یعنی وہ اعمال جن سے گناہ معاف ہوتے ہیں) اور وہ اعمال یہ ہیں: مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کے لیے پیدل چلنا اور تکلیف (سردی، بیماری وغیرہ) میں بھی اچھی طرح وضو کرنا۔ جس نے یہ عمل کیے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا نیز وہ گناہوں سے اس طرح پاک رہا گویا کہ اسی دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد! جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنَ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ إِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ"

(اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام (کی توفیق) مانگتا ہوں اور یہ کہ (مجھے) برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا کر اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لے)۔

وضو نصف ایمان ہے

عن ابی مالك الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ الوضوء شطر الإيمان. (١)

---

(١) (ترمذی کتاب الدعوات ح٣٤٣٩، ابن ماجة ح٢٧٦، مسلم الطهارة ح٢٢٨، دارمی ح٦٥٢، مسند احمد ح٢١٨٣٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔

باوضو رہنا ایمان کی علامت ہے

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لا يحافظ على الوضوء الا مؤمن. (۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کی پابندی صرف مؤمن ہی کرسکتا ہے۔

باوضو سونے کی فضیلت

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال طهروا هذه الاجساد طهركم الله فانه ليس من عبد يبيت الا بات معه في شعاره ملك لا ينقلب ساعة من الليل الا قال اللهم اغفر لعبدك فانه بات طاهرا. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان جسموں کو پاک رکھو اللہ تمہیں ہمیشہ پاک رکھے۔ جو بندہ بھی باوضو سوتا ہے تو اس کے ساتھ رات بھر ایک فرشتہ رہتا ہے جب بھی یہ رات میں کروٹ بدلتا ہے تو فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے اے اللہ! تیرے اس بندے کی بخشش فرما اس لیے کہ یہ باوضو سویا تھا۔

---

(۱) (ابن ماجة الطهارة ح۲۷۳، مسند احمد ح۱۲۳٤٤، دارمی ح۲۵۳)

(۲) (مجمع الزوائد ص۱۲۸ ج۱۰، وقال رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن نعیم المجمر رضی اللہ عنہ قال: رقیت مع ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ علی ظھر المسجد فتوضأ فقال إنی سمعت النبی ﷺ یقول إن أمتی یدعون یوم القیامۃ غرا محجلین من اثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرتہ فلیفعل. (۱)

حضرت نعیمؒ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا تو انہوں نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہونے کی حالت میں بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھالے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم دعا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل دعا امت کو تعلیم فرمائی جو بڑی اہم دعا ہے:

عن وفد عبدالقیس انھم سمعوا رسول اللہ ﷺ یقول اللھم اجعلنا من عبادک المنتخبین الغر المحجلین الوفد المتقبلین قال فقالوا یا رسول اللہ ما عباداللہ المنتخبون قال عباد اللہ الصالحون قالوا فما الغر المحجلون قال الذین یبیض منھم مواضع الطھور قالوا فما الوفد المتقبلون قال وفد یفدون من ھذہ الامۃ مع نبیھم إلی ربھم تبارک و تعالیٰ. (۲)

---

(۱) (بخاری فی الوضوء ح۱۳۳، مسلم فی الطھارۃ ح۳۶۲)

(۲) (مسند احمد فی مسند المکیین ح۱۵۰۰۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وفد عبد القیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ دعا مانگتے سنا:

"اللهم اجعلنا من عبادك المنتخبين الغر المحجلين الوفد المتقبلين"

اے اللہ ہمیں اپنے ان برگزیدہ اور نیک لوگوں میں سے بنا جو چمک دار پیشانی اور چمک دار ہاتھ پیر والے ہوں گے جو روزِ محشر تیرے حبیب کریم ﷺ کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنے کی فضیلت

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ: ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوئه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبلا عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة. (۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح کرے (یعنی سنن و مستحبات کی رعایت کے ساتھ) پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نفل پڑھے اپنے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر (یعنی کامل خشوع و خضوع کے ساتھ) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

عن حمران مولى عثمان رضی اللہ عنہ أنه رأى عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دعا الاناء فافرغ على كفيه ثلاث مرار فغسلهما ثم ادخل يمينه في الاناء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ويديه الى المرفقين ثلاث

---

(۱) (مسند احمد فی مسند الشامیین ح۱۶۷۵۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مرار ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرار الى الكعبين ثم قال قال رسول الله ﷺ من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلّى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفرله ما تقدم من ذنبه. (۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں ہاتھ سے برتن میں سے پانی لے کر کلی کی اور ناک صاف کی پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر سر کا مسح کر کے تین مرتبہ پیروں کو دھویا پھر آپ نے کہا: رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی اس طرح وضو کرلے پھر دو رکعت اس طور پر پڑھے کہ ان میں دوسری چیزوں کا خیال نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قصہ

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: اے بلال! تم وہ کون سا اہم عمل کرتے ہو جس کے ثواب کی تمہیں خاص توقع ہے؟ اس لیے کہ جب مجھے جنت کی سیر کرائی گئی تو میں نے تمہارے قدموں کی آواز جنت میں سنی (حضرت بلال رضی اللہ عنہ مدینہ کی گلیوں میں چلتے تھے اور ان کے قدموں کی آواز جنت میں سنائی دیتی تھی) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد

---

(۱) (بخاری وضوء ح۱۵۵، مسلم الطهارة ح۳۳۱، نسائی الطهارة ح۱۱۵، مسند احمد ح۳۹۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کچھ نوافل ضرور پڑھتا ہوں (اور ترمذی میں یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور جب بھی وضوٹوٹتا ہے تو فوراً دوبارہ وضو کر لیتا ہوں) اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اسی وجہ سے تمہیں یہ درجہ نصیب ہوا ہے۔ (۱)

وضو کی وجہ سے حضور ﷺ اپنے امتیوں کو قیامت کے دن پہچانیں گے

عن ابی هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ اتى المقبرة فقال: السلام عليكم دار قوم مؤمنين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون. وددت إنا قد رأينا أخواننا قالوا أولسنا أخوانك يا رسول الله؟ قال انتم أصحابي وأخواننا الذين لم يأتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يأت بع من أمتك يا رسول الله؟ فقال: أرأيت أن رجلا له خيل غر محجلة بين ظهرى خيل دهم بهم ألا يعرف خيله؟ قالوا بلى يا رسول الله قال: فانهم يأتون غرا محجلين من الوضوء وأنا فرطهم على الحوض. (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا (اہل قبور کو مخاطب کر کے): اے مؤمنو کی جماعت تم پر سلامتی ہو ہم بھی ان شاء اللہ تم لوگوں سے ملنے والے ہیں، پھر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم

---

(۱) (بخاری ح۱۰۸۱، مسلم ح۴۴۹۵، ترمذی ح۳۶۲۲)

(۲) (مسلم الطهارة ح۳۶۷، نسائی ح۱۵۰، ابن ماجة الزهد ح۴۲۹۶، مسند احمد فی باقی مسند المكثرين ح۷۶۵۲، مؤطا مالك الطهارة ح۵۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ کے بھائی نہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی امت میں سے جو لوگ ابھی تک اس دنیا میں نہیں آئے (اور آپ نے انہیں نہیں دیکھا) تو انہیں (قیامت کے دن) کس طرح پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: مجھے بتاؤ کہ اگر کسی شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ اور پیر والے گھوڑے ہوں اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں میں ملے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچان لے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! وہ ضرور پہچان لے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں میرے امتی وضو کے اثر سے چمکتی پیشانی اور چمکتے ہاتھ پیر والے ہوں گے (اور میں اس سے انہیں پہچان لوں گا) اور میں حوضِ کوثر پر ان کا انتظار کروں گا۔

کیا وضو اس امت کے ساتھ خاص ہے؟

یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ وضو کرنا اس امت کی خصوصیات میں سے نہیں ہے اور نہ ہی اس پر کوئی دلیل موجود ہے بلکہ اس کے برعکس گزشتہ امتوں سے وضو کرنا مروی ہے جیسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تین تین دفعہ اعضا وضو کو دھو کر فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے قبل انبیاء کے وضو کا طریقہ ہے۔(۱)

نیز بخاری میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے اور جریج راہب سے وضو کرنا مروی ہے۔ البتہ قیامت کے دن وضو کے اثر سے چمک دار ہاتھ پیر اور چمک دار چہرے والا ہونا اس امت کی خصوصیت ہے جیسے کہ مسند احمد میں

---

(۱) (مسند احمد ح۵٤۷٦، ابن ماجه ح٤١٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هم غر محجلون من اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم . (١)

میرے امتی چمک دار ہاتھ پیر اور چمک دار پیشانی والے ہوں گے وضو کے اثر سے ان کے علاوہ اور کوئی ایسا (چمکتی ہوئی پیشانی اور ہاتھ پیر والا) نہیں ہوگا۔

نیز مسلم شریف میں ہے:

سيما ليست لاحد غيركم تردون على غرا محجلين من اثر الوضوء (٢)

یعنی یہ ایسی علامت ہے جو تمہارے (اس امت کے) علاوہ کسی میں نہیں ہوگی کہ تم میرے پاس حوض پر اس حال میں آؤ گے کہ تمہارے چہرے اور ہاتھ پیر چمک رہے ہوں گے وضو کی وجہ سے۔

وضو سے شیطان کے پھندوں کی حفاظت

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم إذا هو نام ثلاث عقد يضرب على كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى انحلت عقدة فاصبح نشيطا طيب النفس والا أصبح

---

(١) (مسند احمد ح٢٠٧٤٤)

(٢) (مسلم الطهارة ح٣٦٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خبیث النفس کسلان. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ اور ہر گرہ باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ رات طویل ہے' سو جاؤ۔ لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرنے لگے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اس صورت میں وہ صبح کے وقت چست اور خوش مزاج رہتا ہے ورنہ منحوس سست رہتا ہے۔

پیر کو دھونے میں ٹخنے بھی شامل ہیں انہیں دھونا بھی فرض ہے اگر ایڑیاں خشک رہ گئی تو عذاب ہوگا

فرائض وضو چار ہیں ان میں سے تین کو دھویا جاتا ہے اور ایک کو مسح کیا جاتا ہے۔ دھوئے جانے والے اعضا میں سے اگر بال برابر بھی جگہ باقی رہ گئی جہاں پانی نہ پہنچا ہو تو وضو نہیں ہوگا۔

حدیث میں ہے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو وضو کرتے دیکھا کہ ان

---

(۱) (بخاری الجمعة ح۱۰۷٤، مسلم صلاة المسافرین وقصرها ح۱۲۹۵، نسائی قیام اللیل وتطوع النهار ح۱۵۸۹، ابو داؤد الصلاة ح۱۱۱۱، ابن ماجة اقامة الصلاة والسنة فیها ح۱۳۱۹، مسند احمد فی ح۷۰۰۷، مالك النداء للصلاة ح۳۸۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لوگوں نے اپنے پیر اچھی طرح نہیں دھوئے تھے ان کی ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء (۱)

خشک ایڑیوں (والوں) کی ہلاکت ہے آگ سے، وضو کو پورا پورا کرو۔

تو اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر کسی کے ہاتھ یا چہرہ پر کوئی بھی چیز لگی ہوئی ہو جو پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکے (مثلاً نیل پالش لگائی ہو یا رنگ یا گوند وغیرہ) تو وضو نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جا رہے تھے۔ ایک جگہ ہم کو پانی نظر آیا اور لوگوں نے نمازِ عصر کے لیے جلدی جلدی وضو کرنا شروع کیا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور ان کو پانی نے چھوا تک نہیں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے عذاب کی ہلاکت ہے مکمل وضو کیا کرو۔ (۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی، نبی اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو

---

(۱) (مسلم الطهارة ح۳۵٤، سنن النسائی الطهارة ح۱۱۰، ابو داؤد الطهارة ح۸۹، ابن ماجة الطهارة ح٤٤٤، مسند احمد فی مسند المکثرین من الصحابة ح٦٥١٨، دارمی الطهارة ح۷۰۰)

(۲) (مسلم، کتاب الطهارة، باب: وجوب غسل الرجلین بکمالها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وہ واپس گیا اور پھر نماز پڑھی۔ (۱)

ایک وضو سے جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہو لیکن ہر فرض نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے

عن بریدة رضی اللہ عنہ قال: کان النبی ﷺ یتوضأ لکل صلاة فلما کان یوم الفتح صلی الصلوات بوضوء واحد فقال له عمر رضی اللہ عنہ فعلت شیئا لم تکن تفعله فقال: عمداً فعلته یا عمر. (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے تھے لیکن فتح مکہ کے دن آپ نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے وہ کام کیا جو پہلے کبھی نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ کام قصداً کیا ہے۔

عن عمرو بن عامر عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ یتوضأ عند کل صلاة قلت کیف کنتم تصنعون قال یجزئ احدنا الوضوء ما لم یحدث. (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر (فرض) نماز کے لیے تازہ وضو

---

(۱) (مسلم کتاب الطهارة باب وجوب استیعاب جمیع اجزاء کل الطهارت)

(۲) (نسائی الطهارة ح۱۳۳، ترمذی ح٦٥)

(۳) (بخاری الوضوء ح۲۰۷، ابو داؤد ح۱٤٦، ابن ماجة ح۵۰۲، احمد ح۱۲۱۰٦، دارمی ح۷۱٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا کرتے تھے اور ہم لوگوں کو ایک ہی وضو اس وقت تک کافی ہوتا تھا جب تک کہ وضو نہ ٹوٹ جائے۔

عن محمد بن یحییٰ بن حبان قال قلت لعبید الله بن عبدالله بن عمر أرأیت وضوء عبدالله بن عمر لکل صلاة طاهرا کان أو غیر طاهر عم هو؟ فقال حدثته اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبدالله بن حنظلة بن ابی عامر الغسیل حدثها ان رسول الله ﷺ کان امر بالوضوء لکل صلاة طاهرا کان او غیر طاهر فلما شق ذلك علی رسول الله امر بالسواك عند کل صلاة ووضع عنه الوضوء الا من حدث قال فکان عبدالله یری ان به قوة علی ذلك ففعله حتی مات. (۱)

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے حضرت عبید اللہ سے کہا کہ مجھے یہ بتایئے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ وہ باوضو ہوں یا بے وضو انہوں نے یہ عمل کس سے حاصل کیا تھا؟ حضرت عبید اللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ نے انہیں بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوضو ہوں یا بے وضو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ مشکل ہوا تو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیا گیا اور وضو کا وہ حکم منسوخ ہو گیا (یعنی ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب نہ رہا، جب تک وضو ٹوٹ نہ جائے) حضرت عبید اللہ نے فرمایا کہ

---

(۱) (مسند احمد ج ۲۰۹۵۸؛ ابو داؤد ج ۴۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا خیال تھا کہ ان میں ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنے کی قوت ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی پر موت کے وقت تک عمل کیا۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لولا أن أشق على امتي لامرتهم عند كل صلاة بوضوء او مع كل وضوء بسواك. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر مشقت و دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو کرنے کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک استعمال کرنے کا۔

بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ (کندھا) کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ (۲)

ستو کھانے کے بعد وضو کا حکم

سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ خیبر کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب وہ مقامِ صہبا پر پہنچے جو خیبر کے بہت قریب ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کی چیزیں منگوائیں تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) (مسند احمد ح۷۲۰۰، السنن الكبرى للنسائی ص۱۹۷ ج۲، الترغيب والترهيب ص۹۸ ج۱، وقال رواه احمد باسناد حسن)

(۲) (بخاری كتاب الوضو، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، حديث نمبر ۲۰۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ستو بھگونے کا حکم دیا سو ان کو بھگویا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ہم نے کھایا پھر آپ ﷺ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے۔ پس آپ ﷺ نے کلی کی اور ہم نے کلی کی پھر آپ ﷺ نے مغرب پڑھی اور وضو نہیں کیا۔(۱)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم

ابتدائے اسلام میں آگ پر پکی ہوئی ہر چیز کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الوضوء مما مست النار. (۲)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: آگ میں پکائی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا جیسے کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: اکل رسول اللہ ﷺ کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی. (۳)

---

(۱) (بخاری، کتاب الوضوء باب من مضمض من السویق ولم یتوضأ)

(۲) (مسلم الحیض ح۵۲۸، نسائی الطهارة ح۱۷۱، ابو داؤد ح۱۶۷، ابن ماجة ح۴۷۹، مسند احمد فی باقی مسند المکثرین ح۸۲۸۷، دارمی الطهارة ح۷۲۰)

(۳) (ابو داؤد الطهارة ح۱۶۱، ابن ماجة ح۴۸۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا پھر اپنا ہاتھ ٹاٹ سے پونچھ لیا جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔

عن جابر رضی اللہ عنہ كان آخر الأمرين من رسول الله ﷺ ترك الوضوء مما مسته النار. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کرنے اور نہ کرنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنا تھا۔

اوجز المسالک شرح موطا امام مالک میں بحوالہ مہلب منقول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں میں صفائی کا اہتمام نہ تھا اسی لیے ابتدائے اسلام میں ہر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کا حکم ہوا، پھر جب لوگوں میں صفائی کا خوب اہتمام ہو گیا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔(۲)

اور مسند احمد کی مندرجہ ذیل روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اب کسی بھی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال كنت انا وابي وابو طلحة جلوسا فاكلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا: لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذي اكلنا فقالا: أتتوضأ من الطيبات؟ لم يتوضأ منه من هو خير منك. (۳)

---

(۱) (ترمذی الطهارة ح۷۵، نسائی الطهارة ح۱۸۵، ابوداؤد الطهارة ح۱٦٤)

(۲) (اوجز المسالك ص۲۱۵ ج۱)

(۳) (مسند احمد ۱۵۷۷۰، مجمع الزوائد وقال رواه احمد ورجاله ثقات ص۲۵۱ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابی بن کعب اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے ہم نے گوشت روٹی کھائی، کھانے سے فارغ ہوکر میں نے وضو کے لیے پانی منگوایا، ابی بن کعب اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہما نے کہا تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو میں نے ابھی کھایا ہے۔ ان دونوں حضرات نے کہا: کیا پاکیزہ چیزوں کے کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو؟ ان کے کھانے کی وجہ سے تو اس شخص نے بھی وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر ہیں (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم)۔

فائدہ:

اگرچہ کسی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں چکناہٹ ہو تو نماز سے قبل ہاتھ منہ دھو کر کلی کر لے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

عن سمرة السوانی رضی اللہ عنہ قال: سألت رسول الله ﷺ فقلت انا اهل بادية وماشية فهل نتوضأ من لحوم الابل والبانها؟ قال نعم قلت: فهل نتوضأ من لحوم الغنم والبانها؟ قال: لا. (١)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم دیہات

---

(١) (مسلم كتاب الحيض ح٥٣٩، ترمذی كتاب الطهارة ح٧٦، ابوداؤد كتاب الطهارة ح١٥٦، ابن ماجة كتاب الطهارة ح٤٩٠، مسند احمد فی مسند الكوفيين ح١٧٨٥٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں رہتے ہیں اور جانور چراتے ہیں تو کیا اونٹ کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کرلیا کرو میں نے عرض کیا: کیا بکری کا دودھ پینے اور گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

نیز مسلم میں بھی اس معنی کی حدیث ہے جس میں صرف گوشت کا ذکر ہے دودھ کا نہیں ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں وضو کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن اس سے مراد وضو شرعی نہیں بلکہ وضو لغوی ہے (یعنی ہاتھ منہ دھونا اور کلی کرنا) جیسے کہ مختلف احادیث میں لفظ وضو لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إذا كان أحدكم على وضوء فاكل طعاما فلا يتوضأ الا ان يكون لبن الابل إذا شربتموه فتمضمضوا. (۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: باوضو شخص کے لیے کوئی بھی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں سوائے یہ کہ وہ اونٹ کا دودھ پیے۔ اس کے پینے کے بعد کلی کر لینی چاہیے۔

عن يحيى بن قيس قال رأيت عمر رضی اللہ عنہ أكل لحم جزور وشرب لبن الابل وصلى لم يتوضأ. (۲)

حضرت یحییٰ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ

---

(۱) (الطبرانی فی الکبیر ص۱٤۷ ج۸)

(۲) (ابن ابی شیبة ص٥٠ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے اونٹ کا گوشت کھایا اور دودھ پیا پھر بغیر (تازہ) وضو کیے نماز پڑھی۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال كنا نسمي غسل الفم واليد وضوءً وليس بواجب. (۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ہاتھ منہ دھونے کو بھی وضو کہتے تھے لیکن یہ وضو نہیں جو واجب ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ أنه غسل يده من طعام ثم مسح وجهه وقال: هذا وضوء من لم يحدث. (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے اور اپنے چہرے پر مسح کیا پھر فرمایا یہ اس شخص کا وضو (کا طریقہ) ہے جو باوضو ہو۔

چمڑے کے موزوں پر مسح کے احکام ومسائل

قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے وضو میں پیروں کو دھونے کا حکم دیا ہے، اس لیے چمڑے کے موزوں پر مسح جائز نہ ہونا چاہیے۔ لیکن یہ شریعت کا قاعدہ ہے کہ اگر قرآن کریم کے کسی حکم کو حدیث کے ذریعہ خاص کرنا ہو یا اس میں کچھ زیادتی کرنی ہو تو اس کے لیے چند شرائط ہیں:

---

(۱) (بيهقى ص٤١ ج١)

(۲) (نسائى كتاب الطهارة ح١٣٠، مسند احمد فى مسند العشرة المبشرين بالجنة ح٥٥٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱...... حدیث خبر واحد نہ ہو بلکہ متواتر یا مشہور ہو۔

۲...... حدیث کا آیت کے نزول کے بعد ورود ثابت ہو۔

چونکہ مسح علی الخفین کے متعلق یہ شرائط کامل طور پر پائی جاتی ہیں اس لیے اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں اور پوری امت کا اس کے جواز پر اجماع ہے۔

مسح علی الخفین (چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے) کا جواز احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدثنی سبعون من اصحاب النبی ﷺ ان رسول اللہ ﷺ مسح علی الخفین. (۱)

مجھ سے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

ونقل الحافظ فی الفتح عن ابن المبارک لیس فی المسح علی الخفین عن الصحابة اختلاف. (۲)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق کسی بھی صحابی کا اختلاف نہیں۔

اور بعض محدثین نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کا شمار کیا جن سے چمڑے کے موزوں پر مسح

---

(۱) (تفسیر القرطبی ص۹۲ ج۶، فتح الباری ص۳۰۶ ج۱، التلخیص الحبیر ص۱۵۸ ج۱، نصب الرایة ص۱۶۲ ج۱)

(۲) (فتح الباری ص۳۰۵ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرنے کا جواز ملتا ہے تو وہ اسی (۸۰) سے زائد صحابہ تھے ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں تو یہ تھی پہلی شرط۔

دوسری شرط (یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کا جواز آیت وضو کے نزول کے بعد ہونا) مندرجہ ذیل حدیث سے ملتا ہے۔

عن جرير بن عبدالله البجلي رضی اللہ عنہ انه بال ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هٰذا؟ فقال نعم، رأيت رسول الله ﷺ بال ثم توضأ ومسح على خفيه قال اعمش رحمہ اللہ قال ابراهيم رحمہ اللہ كان يعجبهم هذا الحديث لان اسلام جرير كان بعد نزول المائدة. (۱)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے پیشاب کر کے وضو کیا اور چمڑے کے موزوں پر مسح کیا تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا پیشاب کرنے کے بعد آپ چمڑے کے موزوں پر مسح کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور چمڑے کے موزوں پر مسح فرمایا۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی اس لیے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ المائدہ کی آیت (جس میں پیروں کو دھونے کا حکم ہے) نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا (جس سے معلوم ہوا کہ مسح علی الخفین کا حکم اس آیت سے منسوخ نہیں ہوا اس لیے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے دیکھا)۔

---

(۱) (مسلم كتاب الطهارة ح۴۰۱، بخاری كتاب الصلاة ح۳۷۴، ترمذی ح۸۶، نسائی ح۱۱۷، ابن ماجة ح۵۳۶، مسند احمد ح۱۸۴۳۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور چونکہ یہ مسح علی الخفین خلاف قیاس ثابت ہوا ہے اس لیے اس میں ان تمام شرطوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ہوگا جو اس زمانے میں خفین میں ہوتی تھیں۔ ان شرطوں کو مختصراً یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

۱......وہ ٹخنے سمیت پورے پیر کو ڈھانپ لیتے ہوں۔

۲......ان کو پہن کر دو تین میل چلنا ممکن ہو (اس لیے کہ خف اصل میں جوتے ہوتے تھے نہ کہ موزے، انہیں پہن کر عام طور پر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ اس زمانے میں عام طور پر دو پٹی والی چپل لوگ پہنا کرتے تھے تو سفر میں جوتے (خف) پہن لیتے۔

مسئلہ: موزوں پر مسح کرنا اسی وقت جائز ہوگا جب کہ انہیں وضو کرکے پہنے

عن المغيرة بن شعبة رضی اللہ عنہ قال كنت مع النبي ﷺ ذات ليلة في مسير فقال لي امعك ماء؟ قلت: نعم، فنزل عن راحلته فمشى حتى توارى في سواد الليل ثم جاء فافرغت عليه من الادواة فغسل وجهه وعليه جبة من صوف فلم يستطع ان يخرج ذراعيه منها حتى اخرجهما من اسفل الجبة فغسل وجهه وذراعيه ومسح برأسه ثم اهويت لأنزع خفيه فقال دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين ومسح عليهما. (۱)

---

(۱) (مسلم كتاب الطهارة ح٤٠٨، بخاری، كتاب اللباس ص١٩٩، نسائی ح١٢٤، ابوداؤد ح١٣٠، مسند احمد فی ١٧٤٤٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مغیرہ تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اتر کر (قضائے حاجت کے لیے) تشریف لے گئے یہاں تک کہ آپ رات کے اندھیرے میں غائب ہو گئے (اور نظروں سے اوجھل ہو گئے) پھر (قضائے حاجت سے فارغ ہو کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا ایک جبہ پہنا ہوا تھا (اس کے تنگ ہونے کی وجہ سے) آپ اس سے ہاتھ نہیں نکال سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکالا اور دونوں ہاتھ (کہنیوں تک) دھوئے اور سر کا مسح کیا، پھر میں آپ کے چمڑے کے موزے اتارنے لگا تو آپ نے فرمایا: انہیں رہنے دو اس لیے کہ میں نے طہارت کی حالت میں یہ پہنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح فرمایا۔

مسح کرنے کا طریقہ

مسح پیر کے اوپر والے حصے پر ہی ہو سکتا ہے نیچے والے حصے پر مسح کرنے سے نہیں ہو گا۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی تین انگلیوں کو پاؤں کے اگلے بالائی حصہ پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچے۔ تقریباً تین انگلیوں کی مقدار مسح کرنا فرض ہے اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور پنڈلیوں کی طرف کھینچے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لو كان الدين بالرأي لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رأيت رسول الله ﷺ يمسح ظاهر خفيه. (۱)

اگر دین کا دارو مدار رائے یعنی عقل پر ہوتا تو موزوں کے نچلے حصے کا مسح کرنا بالائی حصے سے اولیٰ ہوتا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

عن المغيرة بن شعبة رضی اللہ عنہ قال رأيت رسول الله ﷺ بال ثم جاء حتى توضأ ومسح على خفيه ووضع يده اليمنى على خفه الأيمن ويده اليسرى على خفه الأيسر ثم مسح اعلاهما مسحة واحدة حتى انى انظر الى اصابع رسول الله ﷺ على الخفين. (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کر کے وضو فرمایا اور اپنے چمڑے کے موزوں پر مسح کیا اس طرح کہ دائیں ہاتھ کو دائیں موزے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں موزے کے اوپر والے حصے پر رکھ کر ایک مرتبہ اوپر (پنڈلیوں) کی طرف کھینچا (موزوں پر پانی کے نشان ہو گئے) گویا مجھے حضور ﷺ کی انگلیاں موزوں پر رکھی نظر آ رہی تھیں۔

مدت مسح

جو شخص مقیم ہو وہ ایک دن ایک رات (۲۴ گھنٹے) تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن تین رات (۷۲ گھنٹے) مسح کر سکتا ہے۔ اس کے بعد موزے اتار کر پیر دھونے

---

(۱) (ابو داؤد كتاب الطهارة ح١٤٠، دارمی ح٧٠٩)

(۲) (بيهقی ص٢٩٢ ج١، ابن ابی شيبة ص١٧٠ ج١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضروری ہیں۔

عن شريح بن هانی رحمہ اللہ قال أتيت عائشة رضی اللہ عنہا أسألها عن المسح علی الخفين فقالت عليك بابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فانه كان يسافر مع رسول الله ﷺ فسألناه فقال جعل رسول الله ﷺ ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم. (۱)

حضرت شریح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے اس لیے کہ وہ حضور ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ شریح کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: حضور اقدس ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کے لیے اور ایک دن ایک رات مقیم کے لیے مقرر فرمائی ہے۔

عن خزيمة بن ثابت رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ان سئل المسح علی الخفين فقال: للمسافر ثلاثة وللمقيم يوم. (۲)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے چمڑے کے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسافر تین دن تک مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن تک۔

---

(۱) (مسلم كتاب الطهارة ح۴۱۴، نسائی ح۱۲۹، ابن ماجة ح۵۴۵)

(۲) (ترمذی ح۸۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ:

موزے پہننے کے بعد جب وضو ٹوٹے گا اس وقت سے تین دن تین رات یا ایک دن ایک رات کا حساب لگایا جائے گا۔

مسح کو باطل کرنے والی چیزیں

ا......جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی باطل ہوجاتا ہے۔

۲......اگر ایک پیر یا پیر کا اکثر حصہ موزے سے نکل گیا تو مسح باطل ہوجائے گا۔ اور دونوں پیروں کو دھونا پڑے گا۔

۳......مدت مسح کے گزر جانے کے بعد بھی مسح باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ:

موزوں پر مسح صرف وضو میں بھی صحیح ہے غسل میں جائز نہیں اگر غسل فرض ہوجائے تو موزے اتار کر غسل کرنا پڑے گا۔

عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ قال کان رسول الله ﷺ يأمر إذا كنا سفرا أن لاننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم. (١)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم (مسئلہ) بتایا کرتے تھے کہ اگر ہم مسافر ہوں تو تین دن اور تین راتوں تک خفین پر مسح کرسکتے

---

(۱) (ترمذی كتاب الطهارة ح٨٩، نسائی ح١٢٧، ابن ماجة ح٤٧١، مسند احمد ح١٧٤٠١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہیں، پیشاب پاخانے یا سونے کی وجہ سے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر جنابت لاحق ہو جائے تو انہیں اتارنا پڑے گا۔

عام جرابوں پر مسح کرنے کا حکم

عام جرابوں پر مسح نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ عام جرابوں پر مسح کرنے کا حکم نہ تو قرآن حکیم سے ثابت ہے اور نہ کسی صحیح صریح حدیث سے، اس بارے میں جتنی بھی روایات مروی ہیں وہ صحیح نہیں۔ اس لیے قرآن حکیم کا حکم برقرار رہے گا۔ جس طرح چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے اور ان احادیث صحیحہ کی وجہ سے قرآن حکیم کے حکم میں تخصیص کر کے موزوں پر مسح کرنے پر پوری امت کا عمل ہے۔ اگر عام جرابوں پر مسح کرنے کی روایات بھی اس درجہ کی ہوتی تو ہم ضرور اس پر بھی عمل کرتے۔

قرآن میں وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ

اے ایمان والو! جب تم ارادہ کرو نماز کا تو دھوؤ اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سروں کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔(۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کا حکم دیا ہے۔

---

(۱) (سورۃ المائدۃ:٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دلیل نمبر ا:

حدثنا محمد بن يحيى ثنا معلى بن منصور و بشر بن آدم قالا ثنا عيسى بن يونس عن عيسى بن سنان عن الضحاك بن عبدالرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری ان رسول الله ﷺ توضأ ومسح على الجوربين والنعلين. (۱)

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابوں اور چپلوں پر۔(۲)

ہم نے حدیث کا ترجمہ وحیدالزمان غیر مقلد کا درج کیا ہے۔

جواب نمبر ا:

علامہ وحیدالزمان غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اور کہا ہے ابوداؤد نے اور مروی ہوئی ہے حدیث جوربین کے مسح کی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور اس کی سند متصل نہیں ہے اور نہ وہ روایت قوی ہے اور ابوداؤد نے کہا جو کہ متصل نہیں ہے اس وجہ سے کہ روایت کی اس کی ضحاک بن عبدالرحمٰن نے ابی موسیٰ سے اور بیہقی نے کہا کہ ضحاک کو ابی موسیٰ سے سماع نہیں ہے۔(یعنی بیچ میں سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہے) اور ابوداؤد نے جو کہا کہ وہ قوی نہیں اس وجہ سے اس کی سند میں عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ ضعیف ہے کہ اس سے دلیل نہیں پکڑی جاتی اور یحییٰ

---

(۱) (ابن ماجة ص۴۱)

(۲) (ابن ماجہ مترجم ص۲۴۹ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔" (۱)

جواب نمبر۲:

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد لکھتے ہیں.

ان ابا داؤد حکم علی هٰذا الحدیث بانه لیس بالمتصل ولا بالقوی وقال البیهقی بعد روایة الحدیث له علتان احداهما ان الضحاك بن عبدالرحمٰن لم یثبت سماعه عن ابی موسٰی الثانیة ان عیسی بن سنان ضعیف.

"امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس پر یہ حکم لگایا ہے کہ یہ متصل نہیں ہے اور نہ یہ قوی ہے۔ امام بیہقی نے حدیث روایت کرنے کے بعد فرمایا۔ اس میں دو خرابیاں ہیں ایک یہ کہ ضحاک بن عبدالرحمٰن کا سماع ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے دوسری یہ ہے کہ عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔"

نیز مولانا مبارک پوری غیر مقلد عیسیٰ بن سنان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

قال الحافظ فی تهذیب التهذیب فی ترجمته، قال الاثرم قلت لابی عبدالله ابو سنان عیسی بن سنان فضعیفه، قال یعقوب بن شیبة عن ابن معین لین الحدیث وقال جماعة عن ابن معین ضعیف الحدیث وقال ابو زرعة مخلط، ضعیف الحدیث وقال ابو حاتم لیس بقوی فی الحدیث وقال العجلی لا بأس به، وقال النسائی ضعیف. وقال ابن خراش صدوق وقال مرة فی حدیثه نکره وذکره ابن حبان فی الثقات

---

(۱) (ابن ماجه مترجم ص۲۴۹ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقال الكناني عن ابی حازم يكتب حديثه ولا يحتج به. (۱)

حافظ نے تہذیب التہذیب میں اس کے ترجمہ میں کہا کہ اثرم نے کہا میں نے ابو عبداللہ سے کہا ابو سنان عیسیٰ بن سنان تو انہوں نے ضعیف کہا۔ یعقوب بن شیبہ نے ابن معین سے روایت کیا کہ لین الحدیث ہے۔ ایک جماعت ابن معین سے نقل کرتی ہے کہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں مخلط اور ضعیف الحدیث ہے۔ ابوحاتم نے کہا حدیث میں قوی نہیں ہے۔ نسائی نے کہا ضعیف ہے۔ ابن خراش نے کہا صدوق اور کبھی کہتا ہے کہ اس کی حدیث میں نکارت ہے۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ کنانی ابی حازم سے نقل کرتے ہیں۔

''اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن احتجاج نہیں کیا جائے گا''

دلیل نمبر۲:

عن كعب بن عجرة عن بلال قال كان رسول الله ﷺ يمسح على الخفين والجوربين. (۲)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم موزوں اور جرابوں پر مسح کرتے تھے۔

جواب:

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

واما الحديث بلال فهو ايضًا ضعيف. (۳)

---

(۱) (تحفة الاحوزی ص۱۰۱ ج۱)

(۲) (رواه الطبرانی بحوالة تحفة الاحوزی ص۱۰۱ ج۱)

(۳) (تحفة الاحوذی ج۱ ص۱۰۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

''الغرض حدیث بلال رضی اللہ عنہ پس وہ بھی ضعیف ہے۔''

دلیل نمبر۳:

حدثنا احمد بن محمد بن حنبل قال حدثنا یحیی بن سعید عن ثور عن راشد بن سعد عن ثوبان قال بعث رسول اللہ ﷺ سریة فاصابھم البرد فلما قدموا علی رسول اللہ ﷺ امرھم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین. (۱)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا ان کو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ان کو حکم کیا مسح کرنے کا عماموں اور موزوں پر۔(۲)

نوٹ:

حدیث کا ترجمہ علامہ وحید الزمان غیر مقلد کا ہے۔

جواب:

علامہ وحید الزمان نے تساخین کا معنی موزے کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حدیث ثوبان کا جرابوں کے مسح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد نے اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے۔

قلت ھذا الحدیث لا یصلح الاستدلال فانہ منقطع فان راشد بن سعد

---

(۱) (ابو داؤد ص۲۱)

(۲) (ابو داؤد مترجم ص۸۸ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لم يسمع من ثوبان قال الحافظ بن ابى حاتم فى كتاب المراسيل ص۲۲ انبا عبدالله بن احمد بن حنبل فيما كتب الى قال قال احمد يعنى ابن حنبل راشد بن سعد لم يسمع من ثوبان انتهٰى.

وقال الحافظ ابن حجر فى تهذيب التهذيب قال ابو حاتم والحربى لم يسمع من ثوبان وقال الخلال عن احمد لاينبغى ان يكون سمع عنه. انتهٰى.

ترجمہ:

میں کہتا ہوں یہ روایت استدلال کی صلاحیت نہیں رکھتی یہ منقطع ہے کیوں کہ راشد ابن سعد نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ حافظ ابن ابی حاتم نے کتاب المراسیل ص ۲۲ میں کہا عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی اس خط میں جو میری طرف لکھا کہ احمد بن حنبل نے کہا کہ راشد بن سعد نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں فرمایا کہ ابو حاتم اور حربی نے کہا کہ اس نے ثوبان سے سماع نہیں کیا۔ خلال نے احمد سے روایت کیا کہ نہیں ہے مناسب کہ اس نے سماع کیا (ثوبان رضی اللہ عنہ سے)

ناظرین کرام! یہاں تک ہم نے صرف مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد کی تحریرات پیش کی ہیں۔ مولانا کے جوابات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

جان لو! ترمذی نے حدیث باب کو حسن اور صحیح کہا ہے لیکن بہت سارے ائمہ حدیث نے ضعیف کہا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن الکبریٰ میں فرمایا کہ ہم اس روایت پر ...

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قیس کا کوئی متابع نہیں جانتے اور صحیح حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں فرمایا عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے کیوں کہ مشہور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا لیکن وہ نہ متصل ہے اور نہ قوی ہے۔

مولانا مبارک پوری غیر مقلد مزید لکھتے ہیں:

وذكر البيهقي حديث المغيرة هذا وقال انه حديث منكر ضعفه سفيان الثوري وعبدالرحمٰن بن مهدي واحمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي المديني ومسلم بن الحجاج والمعروف عن المغيرة حديث المسح على الخفين. (۱)

ترجمہ:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ نقل کر کے فرمایا یہ حدیث منکر ہے سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور مشہور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی موزوں پر مسح کی حدیث ہے۔"

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(۱) (تحفة الاحوذی ص۱۰۱ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال النووی کل واحد من هؤلاء لو انفرد قدم علی الترمذی مع ان الجرح مقدم علی التعدیل قال واتفق الحفاظ علی تضعیفه ولا یقبل قول الترمذی انه حسن صحیح. انتهٰی. (۱)

ترجمہ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر مقدم ہے باوجود اس کے کہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔ فرمایا تمام حفاظ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا قول "یہ حسن اور صحیح ہے" قبول نہیں کیا جائے گا۔ انتہا۔

عام جرابوں پر مسح کرنے کی روایات اور ان کے جوابات

حدثنا عثمان بن ابی شیبة عن وکیع عن سفیان عن ابی قیس الاودی هو عبدالرحمن بن سروان عن هزیل بن شرحبیل عن المغیرة بن شعبة ان رسول الله ﷺ توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین.

قال ابوداؤد کان عبدالرحمن بن مهدی لایحدث بهذا الحدیث لان المعروف عن المغیرة ان النبی ﷺ مسح علی الخفین وروی هذا ایضا عن ابی موسی الاشعری عن النبی ﷺ انه مسح علی الجوربین ولیس بالمتصل ولا بالقوی. (۲)

---

(۱) (تحفة الاحوذی ص۱۰۱ ج۱)

(۲) (ابوداؤد ص۲٤ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ترجمہ:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابوں اور جوتوں پر۔

کہا ابوداؤد نے عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے (اس لیے کہ یہ منکر ہے) مشہور مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر، اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا جرابوں پر مگر اسناد اس کی متصل نہیں ہے نہ قوی ہے۔(۱)

ہم نے حدیث کا ترجمہ علامہ وحیدالزمان غیر مقلد کا نقل کیا ہے۔

جواب:

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد لکھتے ہیں:

اعلم ان الترمذی حسن حدیث الباب وصححه ولکن کثیرا من ائمة الحدیث ضعفوه قال النسائي في سننه الکبرٰی لا نعلم احدًا تابع ابا قیس علی هذه الروایة والصحیح عن المغیرة انه علیه السلام مسح علی الخفین. وقال ابوداؤد في سننه کان عبدالرحمن بن مهدی لایحدث بهذا الحدیث. انتهٰی. لان المعروف عن المغیرة ان النبی ﷺ مسح علی الخفین قال وروی ابو موسٰی الاشعری ایضًا عن النبی انه مسح علی الجوربین ولیس بالمتصل ولا بالقوی..(۲)

---

(۱) (ابوداؤد مترجم ص۹۳ ج۱)

(۲) (تحفة الاحوذی ج۱ ص۱۰۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صرف پگڑی پر مسح کرنے کا حکم

صرف پگڑی پر مسح کرنا جائز نہیں ہاں اگر چوتھائی سر کا مسح کرے پھر بقایا سر کا مسح پگڑی پر کر لے تو جائز ہے۔ اور مندرجہ ذیل احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور سروں کا مسح کرو۔ (۱)

امام خطابی معالم السنن ص ۱۱۱ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ نص قرآنی قطعی ہے اور حدیث محتمل ہے تو قطعی کو غیر قطعی کے لیے کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی آپ ﷺ کا دائمی عمل سر کا مسح کرنا ہی ثابت ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ

کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا سر کے اگلے حصہ پر اور عمامہ پر۔ (۲)

حدیث نمبر ۲:

حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں پیچھے رہ گئے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کر کے آئے اور پوچھا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لایا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا پھر

(۱) (سورہ مائدہ: ٦)

(۲) (مسلم باب المسح علی الخفین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جبہ میں سے کلائیوں کو نکالنا چاہا تو اس کی آستینیں تنگ تھیں پھر آپ ﷺ نے جبے کے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا اور جبہ اتار کر کندھوں پر ڈال لیا۔ پھر کلائیاں دھوئیں اور پیشانی کی مقدار سر پر مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔ الخ (۱)

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ کے سر مبارک پر قطری کپڑے کا عمامہ (پگڑی) تھا۔ (قطر ایک بستی ہے وہاں کا بنا ہوا تھا) آپ نے اپنا ہاتھ عمامہ کے نیچے داخل کر کے اپنے سر مبارک کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا اور عمامہ کو سر مبارک سے الگ نہیں کیا۔ (۲)

حدیث نمبر ۴:

امام مالک کو یہ بات پہنچی ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جائز نہیں، ہاں اس وقت جائز ہے کہ جب پانی کے ساتھ بالوں کا بھی مسح کرلے۔ (۳)

حدیث نمبر ۵:

امام مالک سے روایت ہے کہ
عروہ بن زبیر عمامہ اتار کر پانی کے ساتھ اپنے سر کا مسح کیا کرتے تھے۔ (٤)

---

(۱) (مسلم کتاب الطهارت، باب المسح علی الخفین)

(۲) (ابوداؤد باب المسح علی العمامة)

(۳) (مؤطا امام مالك باب ما جاء في المسح بالرأس والاذنين)

(٤) (مؤطا امام مالك باب ما جاء في المسح بالرأس والاذنين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۶:

امام مالک سے روایت ہے کہ

نافع کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت صفیہ بنت ابوعبید کو دیکھا جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی تھیں کہ وہ سر پر پانی سے مسح کرتے وقت اپنے دوپٹے کو ہٹا لیتی تھیں اور نافع ان دنوں نابالغ تھے۔(۱)

حدیث نمبر ۷:

امام مالک سے عمامہ اور دوپٹے پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی آدمی یا عورت کے لیے مناسب نہیں کہ عمامے یا دوپٹے پر مسح کرے انہیں اپنے سر کا مسح کرنا چاہیے۔(۲)

حدیث نمبر ۸:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی جلد اول کتاب ما جاء فی المسح علی الجوربین والعمامة میں لکھتے ہیں:

ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا: پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حکم مسح موزے کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے اے بھتیجے میرے۔ اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا یا چھولے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کرلے باقی عمامہ پر۔

اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرلے سر کا

---

(۱) (مؤطا امام مالك باب ما جاء في المسح بالرأس والاذنين)

(۲) (مؤطا امام مالك باب ما جاء في المسح بالرأس والاذنين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔(۱)

حدیث نمبر۹:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مسح کرنا چاہتے تو ٹوپی اتار کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کرتے تھے۔(۲)

حدیث نمبر۱۰:

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا: (مسح کے وقت) عمامہ کو ہٹایا اور اپنے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا۔(۳)

حدیث نمبر۱۱:

حضرت زید بن صوحان عبدی کے غلام حضرت ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی معیت میں تھا کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو بے وضو ہو گیا اور وہ اپنے موزوں کو اتارنا چاہتا تھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اس کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرنے کا حکم دیا اور پیشانی کی مقدار سر کا مسح کرنے کا حکم دیا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔

اس حدیث میں وَيَمْسَحُ بِنَاصِيَتِهٖ کے صاف الفاظ موجود ہیں۔

---

(۱) (ترمذی مترجم علامہ بدیع الزمان جلد اول ص۸۲)

(۲) (دار قطنی ج۱ ص۴۰)

(۳) (مسند امام شافعی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مؤطا امام محمد باب المسح علی العمامة والخمار میں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُهٗ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَلَا الْعِمَامَةِ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ پگڑی اور اوڑھنی پر مسح نہ کیا جائے۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ابتدا میں عمامہ پر مسح تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے دوسرے علماء کا قول ہے۔

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ سر پر مسح کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی یہی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام اور امام ابوحنیفہ اور دیگر بہت سے ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا یہ مذہب بھی یہی ہے۔ اگر کسی روایت میں صرف پگڑی پر مسح کرنے کا ذکر آیا تو وہ منسوخ ہے یا پھر کسی عذر کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔

عذر کا ذکر تو حدیث میں موجود ہے۔

ا......امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے مبسوط ص ۱۰۱ ج ۱ میں لکھا ہے کہ اس وقت مسح علی العمامة عذر کی وجہ سے تھا اور مسئلہ عذر جدا ہے۔

۲......چنانچہ قاضی ابوبکر بن العربی عارضة الاحوزی شرح جامع ترمذی ص ۱۵۲ ج ۱ میں لکھتے کہ زکام یا سر میں کوئی تکلیف تھی جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح علی العمامہ کیا۔

حدیث نمبر ا:

مستدرک حاکم ص ۱۶۹ ج ۱ میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا ان میں کچھ زخمی ہو گئے۔ انہوں نے سردی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ عصائب اور تساخین پر مسح کرلو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۲:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (فوج کا دستہ) بھیجا تو انہیں ٹھنڈ لگ گئی پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھنڈ لگنے (کی وجہ سے جو تکلیف پہنچی تھی اس) کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پگڑیوں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔(۱)

اس حدیث میں ٹھنڈ لگنے کا عذر موجود ہے۔

یہ حدیث ابوداؤد باب المسح علی العمامۃ میں بھی موجود ہے۔

پٹی پر مسح

اگر کسی شخص کو زخم لگ جائے اور اس پر پٹی باندھی ہو تو اگر پٹی کو اتارنے کی وجہ سے تکلیف کا خوف ہو یا خون نکلنے کا اندیشہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا تو اسی پٹی پر مسح کرنا جائز ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ ان رجلا اصابه حجر فشجه فی رأسه ثم احتلم فسئل اصحابه هل تجدون لی رخصة فی التیمم؟ فقالوا: لا نجد لك رخصة وانت تقدر علی الماء) فاغتسل فمات، فلما قدمنا علی رسول الله ﷺ واخبر بذالك فقال: قتلوه قتلهم الله، الا سألوا اذا لم یعلموا فانما

---

(۱) (الفتح الربانی فی ترتیب مسند امام احمد شیبانی کتاب الطهارة باب فی المسح علی العمامة والخمار والتساخین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یعصب علی جرحه ثم یمسح علیه ویغسل سائر جسده. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو سر پر پتھر لگنے کی وجہ سے زخم ہو گیا اس کے بعد جب وہ سویا تو اسے احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا مجھے تیمّم کرنے کی اجازت ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں اس لیے کہ تمہارے پاس پانی موجود ہے تو اس شخص نے غسل کیا جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کر دیا اللہ انہیں ہلاک کرے اگر انہیں معلوم نہیں تھا تو انہوں نے پوچھ کیوں نہیں لیا؟ اس لیے کہ جہالت کا علاج سوال کرنے سے ہوتا ہے۔ اس کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ اپنے سر پر پٹی باندھتا پھر اس پٹی پر مسح کرتا اور باقی جسم کو دھوتا۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انه توضأ وکفه معصوبة فمسح علی العصائب وغسل سوی ذلك. (۲)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وضو کیا اور ان کے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو انہوں نے پٹی پر مسح کیا اور باقی حصہ کو دھو لیا۔

عن ابن جریج رحمہ اللہ قال قلت لعطاء رحمہ اللہ قرحة فی ذراعی قال: لا نصربها وامسحها الماء. (۳)

---

(۱) (ابوداؤد کتاب الطهارة ۲۸٤، ابن ماجة کتاب الطهارة ۵٦۵، مسند احمد فی مسند بنی هاشم ۲۸۹۸، دارمی کتاب الطهارة ۷٤۵)

(۲) (بیهقی ۲۲۸)

(۳) (مصنف عبدالرزاق ص۱٦۰ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کہا کہ میرے بازو میں زخم ہے۔ انہوں نے کہا اس کومت کھولو اور اس پر مسح کرلو۔

مسئلہ:

اگر کسی شخص کو پھوڑا یا زخم یا ایسی بیماری ہو جس پر پانی لگنے سے نقصان کا اندیشہ ہو اور پٹی نہ بندھی ہو تو اسی پھوڑے یا زخم پر مسح کرلے۔

عن عاصم بن سليمان رحمہ اللہ قال دخلنا على ابى العالية الرياحى رحمہ اللہ وهو وجع فوضؤوه فلما بقيت احدى رجليه قال: امسحوا على هذه فانها مريضة وكان بها حمرة والحمرة الورم. (۱)

حضرت عاصم کہتے ہیں کہ ہم ابوالعالیہ رحمہ اللہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے۔ ان کو وضو کرایا گیا جب ان کا ایک پاؤں رہ گیا تو انہوں نے کہا: اس پر مسح کرو اس میں تکلیف ہے اور ان کے اس پاؤں میں حمرہ (سرخ بادہ) کی تکلیف تھی جو ایک قسم کا شدید ورم ہوتا ہے۔

اور پٹی پر مسح کرنا وضو اور غسل دونوں میں جائز ہے۔

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ص۱۶۲ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نواقض وضو

ہر وہ چیز جو سبیلین (پیشاب اور پاخانہ کے راستے) سے نکلے:

مثلاً پیشاب، پاخانہ، ریح، کیڑے، پتھر، مذی، ودی وغیرہ۔ قرآن کریم میں حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ (۱)

اگر کوئی شخص تم میں سے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو اس کے لیے بھی وضو کرنا ضروری ہے۔

ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، چاہے آواز ہو یا نہ ہو:

حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں صفوان بن عسال کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اپنے موزوں کو تین دن تک نہ اتاریں ماسوا جنابت کی حالت میں لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے موزے نہ اتارے جائیں۔ الخ۔ (۲)

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لا تقبل صلاة من احدث حتی توضأ فقال رجل من حضر موت، ما الحدث یا ابا هریرة؟ قال فساء او ضراط. (۳)

---

(۱) (المائدة: ٦)

(۲) (الفتح الربانی فی ترتیب مسند احمد شیبانی باب نواقض وضوء)

(۳) (بخاری فی الوضوء ح۱۳۲، مسند احمد ح۷۷۳۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے وضو شخص کی نمازیں اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔ تو حضر موت کے ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وضو کس طرح ٹوٹتا ہے؟ آپ نے فرمایا: خروج ریح سے چاہے با آواز ہو یا بلا آواز۔

مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن ابی عبدالرحمن قال قال علی رضی اللہ عنہ کنت رجلا مذاء و کانت ابنة النبی ﷺ تحتی فاستحییت ان اسأله فقلت لرجل جالس الی جنبی سله فاسأله فقال فیه الوضوء. (۱)

حضرت ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی اور چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لیے مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کرنے میں شرم آئی تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کو کہا کہ وہ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مذی کے نکلنے سے وضو واجب ہوتا ہے۔ (یعنی مذی ناقضِ وضو ہے)۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: هو المنی والمذی والودی فاما المذی والودی فانه یغسل ذکره ویتوضأ واما المنی ففیه الغسل. (۲)

---

(۱) (نسائی کتاب الطهارة ح۱۵۲، مسند احمد ح۹۷۶، وبمعناه فی البخاری ح۱۷۲، مسلم ح۴۵۶)

(۲) (شرح معانی الآثار ص۴۷ ج۱، بیهقی ص۱۱۵ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (پیشاب کے علاوہ تین چیزیں ہیں جو ذکر سے نکلتی ہیں)۔

۱۔منی ۲۔مذی ۳۔ودی

اگر کسی کی مذی اور ودی نکلے تو اپنے ذکر کو دھوئے اور وضو کرے اور اگر منی نکلے تو غسل کرے۔

(مذی اور ودی کی تشریح پہلے گذر چکی ہے)

پاخانے کے راستے اگر کوئی کیڑا نکل آئے تو وضو دوبارہ کرے

عن عطاء قال فی الذی یتوضأ ویخرج الدود من دبرہ قال علیہ الوضوء وکذالك قال الحسن وجماعة. (۱)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس شخص کے متعلق جس کے دبر (پاخانہ کے راستے) سے کیڑا نکل آئے وضو کرنے کے بعد کہ اس پر دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

قال عطاء فیمن یخرج من دبرہ الدود او من ذکرہ نحو المقلة یعید الوضوء. (۲)

---

(۱) (بیهقی ص۱۱٦ ج۱، مصنف عبدالرزاق ص۱٦٤ ج۱، ابن ابی شیبة ص۴۲ ج۱)

(۲) (بخاری کتاب الوضوء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص کے پاخانہ کے راستے سے کیڑا خارج ہو یا پیشاب کے راستے سے جوں وغیرہ خارج ہو وہ دوبارہ وضو کرے۔

شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حدیث نمبر ۱:

حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) عرض کیا کہ میں نے اپنے ذکر کو ہاتھ لگا لیا یا (یہ) کہا کہ کوئی شخص اپنے ذکر کو نماز میں ہاتھ لگالے کیا اس پر وضو (واجب) ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں وہ تو تیرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔(۱)

حافظ ابن حجر شافعی اپنی کتاب بلوغ المرام باب نواقض الوضوء میں یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ اَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ. اسے پانچوں نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا اور ابن مدینی نے کہا کہ یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے بہتر ہے۔

۱. ترمذی باب ترك الوضوء من مس الذّکر.

۲. ابو داؤد کتاب الطهارة باب الرخصة فی ذلك

۳. نسائی کتاب الطهارت

٤. ابن ماجة ص ۳۷.

۵. الفتح الربانی کتاب الطهارت باب حجة من رأی عدم نقض

---

(۱) (بلوغ المرام باب نواقض الوضوء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الوضوء بمس الذكر.

٦. مؤطا إمام محمد.

حدیث نمبر۲:

سلام طویلؒ اسماعیل بن رافعؒ سے وہ حکیمؒ بن سلمہ وہ ایک شخص سے جن کا نام جریؒ ہے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں بعض دفعہ نماز میں ہوتا ہوں تو میرا ہاتھ شرم گاہ پر پڑ جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھتے رہو۔(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان

حدیث نمبرا:

ارقم بن شرحبیلؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا بدن کھجلایا نماز پڑھنے کی حالت میں اور میرا ہاتھ ذکر تک پہنچ گیا سو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (یہ قصہ) عرض کیا آپ نے (مزاح کے طور پر) فرمایا اس کو قطع کردو (جب کہ تم اس پر ہاتھ لگنے سے نقض وضو کا شبہ کرتے ہو) اور وہ (یہ فرماتے ہوئے) ہنستے تھے تم اپنے سے اس کو کہاں علیحدہ کر سکتے ہو وہ تو تمہارے ہی گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔(۲)

---

(۱) (اعلا السنن مترجم جلد اول ۱۲٤ باب ان سنن مس الذكر غير ناقض)

(۲) (مجمع الزوائد ج۱ ص۲٤٤ بحواله اعلا السنن مترجم ص۱۲٤ ج۱، مؤطا امام محمد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۲:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجَسًا فَاقْطَعْهُ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرم گاہ کو چھونے سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا اگر یہ نجس ہے تو اسے کاٹ ڈالو۔

حدیث نمبر۳:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ كَدِیْنَةَ یَحْیَی بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنِّیْ مَسِسْتُ ذَكَرِیْ وَاَنَا فِی الصَّلَاةِ قَالَ عَبْدُ اللهِ اَفَلَا قَطَعْتَهُ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ ذَكَرُكَ اِلَّا كَسَائِرِ جَسَدِكَ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو کدینہ رحمۃ اللہ علیہ یحییٰ بن مہلب نے، ابو اسحاق شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے ابو قیس رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قیس رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں حالتِ نماز میں اپنی شرم گاہ کو چھو لیتا ہوں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسے کاٹ کیوں نہیں دیتے؟ پھر فرمایا تمہاری شرم گاہ تمہارے باقی جسم کی طرح ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا فرمان

حدیث نمبر ۱:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ السَّدُوْسِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ کَمَسِّ رَأْسِہٖ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں سلام بن سلیمؒ نے منصور بن معتمرؒ سے خبر دی۔ انہوں نے سدوسیؒ سے انہوں نے براء بن قیسؒ سے روایت کیا کہ میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے اپنی شرم گاہ کو چھوا تو انہوں نے فرمایا شرم گاہ کو چھونا ایسا ہی ہے جیسے اپنے سر کو چھونا۔

حدیث نمبر ۲:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ مِثْلُ اَنْفِكَ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم سے روایت کیا ایاد رضی اللہ عنہ بن لقیط نے براء رضی اللہ عنہ بن قیس سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شرم گاہ کو چھونا اپنی ناک کو چھونے کے برابر ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا فرمان

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّکَرِ فَقَالَ اِنَّمَا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ.

امام محمد کہتے ہیں کہ ہمیں اسماعیل بن عیاش نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے جریر بن عثمان نے حبیب بن عبید سے روایت کیا۔ انہوں نے ابوالدرداءؓ سے کہ ان سے شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کا نظریہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے پانچ حضرات علی بن ابی طالب، ابن مسعود، حذیفہ، عمران بن حصین اور ایک صحابی رضی اللہ عنہم ہیں ان میں سے بعض نے تو کہا کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اپنے ذکر کو چھولوں یا ناک کی پنگل کو اور ایک نے کہا یا ران تو اور ایک نے کہا یا گھٹنے کو۔ (۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فرمان

قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ذکر کے چھونے کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اپنے جسم کے کسی ٹکڑے کو ناپاک سمجھتے تو اسے کاٹ پھینکو۔ (۲)

---

(۱) (معجم کبیر طبرانی بحوالہ اعلا السنن مترجم جلد اول ص۱۲۵)

(۲) (ابن ابی شبیہ، جوهر النقی بحوالہ اعلا السنن مترجم جلد اول ص۱۲۶) مؤطا امام محمد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا فرمان

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدِ النَّخْعِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ وَاِنَّ لِكَفِّكَ لِمَوْضِعًا غَيْرَهُ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں مسعر بن کدام نے عمیرؒ بن سعد نخعیؒ سے خبر دی کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی تھے تو شرم گاہ کو چھونے کا ذکر آیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تمہارے جسم کا ٹکڑا ہے اور تمہاری ہتھیلی کے لیے اور جگہ بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان

حدیث نمبر۱:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ مَا اُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِيْ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن عمر مکیؒ نے خبر دی۔ انہوں نے ہم سے عطاء بن ابی رباحؒ نے روایت کیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز کی حالت میں شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں فرمایا کہ میں اپنی شرم گاہ اور ناک کو چھونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۲:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنَا صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم بن محمد مدنی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہمیں توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہیں۔

حدیث نمبر ۳:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ رَجُلٌ مَّسَّ فَرْجَهٗ بَعْدَ مَا تَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتَ تَسْتَنْجِسُهٗ فَاقْطَعْهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ هٰذَا وَاللّٰهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعوام بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ ایک شخص نے عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اے ابو محمد! (اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے) جس نے وضو کے بعد اپنی شرم گاہ کو چھولیا۔ تو اس قوم سے ایک شخص نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے۔ اگر تم اس کو ایسا ناپاک سمجھتے ہو تو اسے کاٹ ڈالو۔ اس پر عطاء ابن ابی رباح نے کہا بخدا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

حدیث نمبر ۱:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ قَالَ مَا اُبَالِیْ مَسِسْتُهٗ اَوْ طَرَفَ اَنْفِیْ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور انہوں نے حماد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی شرمگاہ اور ناک کے چھونے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ہوں۔

حدیث نمبر ۲:

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ حَدَّثَنَا قَابُوْسُ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا اُبَالِیْ اِیَّاهُ مَسِسْتُ اَنْفِیْ اَوْ اُذُنِیْ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں مسعر رضی اللہ عنہ بن کدام نے خبر دی کہ ہم سے روایت کیا قابوس رضی اللہ عنہ نے ابوظبیان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ہوں کہ اپنی شرمگاہ کو چھوؤں یا اپنے کان یا ناک کو۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ تابعی کا فرمان

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَدَنِیُّ اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلُ لَیْسَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءٌ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم بن محمد مدنیؒ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ حارث بن ابی ذبابؒ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سنا، وہ کہتے تھے کہ شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہیں۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ تابعی کا فرمان

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحِلٌّ الضَّبِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نماز میں شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں ہمیں محل الضبی نے ابراہیم نخعیؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعی شاگرد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وامام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وُضُوْءَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَفِيْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم نہیں ہے۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور اس سلسلہ میں بہت آثار ہیں۔

نوٹ:

اس مسئلہ میں اکثر آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم امام محمد کی مؤطا محمد سے لیے گئے ہیں۔

نیند آنے سے وضو کا ٹوٹ جانا

لیٹ کر یا کسی ایسی چیز سے ٹیک لگا کر سونا کہ اگر وہ چیز ہٹا دی جائے تو یہ گر جائے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ انما الوضوء علی من نام مضطجعا فانه إذا اضطجع استرحت مفاصله. (۱)

---

(۱) (بیہقی ص۱۲۱، مسند الربیع بن حبیب ص۶۱، ابو داؤد ح۱۷۴، ترمذی ح۷۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اس شخص پر فرض ہوتا ہے جو چت لیٹ کر سو جائے اس لیے کہ چت لیٹنے سے اعضا ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

کس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

کھڑے، بیٹھے، رکوع، سجدے اور قعدے کی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو گیا نیز اس کے متعلق اور بھی احادیث ہیں ان میں سے چند کو ذکر کیا جاتا ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان اصحاب رسول اللہ ﷺ علی عهده ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسهم ثم یصلون ولا یتوضؤن. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عشاء کے انتظار میں (بیٹھے بیٹھے) اتنی گہری نیند سو جاتے کہ ان کی گردنیں جھک جاتیں پھر وہ بغیر وضو کیے نماز پڑھتے تھے۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال لیس علی القائم النائم ولا علی الساجد النائم وضوء حتی یضطجع فاذا اضطجع توضأ. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کھڑے کھڑے یا سجدہ کی حالت میں سونے والے پر وضو فرض نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ چت لیٹ کر سو جائے تو پھر اس پر وضو فرض ہو جاتا ہے۔

---

(۱) (ابو داؤد ج۱ ص۲۷، مسند احمد ۱۳۰۱۶)

(۲) (بیہقی ص۱۲۲، التلخیص الحبیر ص۱۲۰ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال من نام وهو جالس فلا وضوء عليه وان اضطجع فعليه الوضوء. (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص بیٹھے بیٹھے سو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا البتہ لیٹ کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انه كان ينام وهو جالس فلا يتوضأ فاذا نام مضطجعا اعاد الوضوء. (٢)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے تو وضو نہیں کرتے تھے اور جب چت لیٹ کر سوتے تو دوبارہ وضو کر لیتے۔

عن محمد بن زياد رحمۃ اللہ علیہ قال كان ابو امامة رضی اللہ عنہ وهو جالس حتى يمتلئ نوما ثم يقوم فيصلي ولا يتوضأ. (٣)

حضرت محمد بن زیادؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے بیٹھے خوب سو لیتے تھے پھر اٹھ کر تازہ وضو کیے بغیر نماز پڑھتے تھے۔

عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال ليس على من نام ساجد وضوء حتى يضطجع فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله. (٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو شخص سجدہ

---

(١) (بیهقی ص١٢٠ ج١، ابن ابی شیبة ص١٢٣ ج١)

(٢) (مصنف عبدالرزاق ص١٣٠، بیهقی ص١٢٠ ج١)

(٣) (ابن ابی شیبة ص١٢٣ ج١)

(٤) (مسند ابی یعلی ج٤ ص٣٧٠، مسند احمد ج١ ٢٢٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی حالت میں سو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا جب تک لیٹ کر نہ سوئے اس لیے کہ جب لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

نیند سے وضو ٹوٹنے کے متعلق ایک اصولی بات:

سونے سے پہلے وضو ٹوٹنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ نیند کی حالت میں غیر شعوری طور پر ریح خارج ہو جاتی ہے جیسے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

انما العينان وكاء السه فإذا نامت العين استطلق الوكاء (١)

آنکھیں سرین کا سر بند ہیں چنانچہ جب آنکھ سو جاتی ہے تو سر بند کھل جاتا ہے۔

اور ابوداؤد وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وكاء السه العينان فمن نام فليتوضأ. (٢)

آنکھیں سرین کا سر بند ہیں تو جو شخص بھی سوئے تو چاہیے کہ وضو کر لے۔

تو چونکہ بیٹھے، کھڑے، رکوع وغیرہ کی حالت میں اگر انسان کی آنکھ لگ بھی جائے تب بھی اپنے اوپر قابو ہوتا ہے اور اگر ریح خارج ہو تو احساس ہوتا ہے اس لیے یہ شرط لگائی ہے کہ لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سوئے تب ہی وضو ٹوٹے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کمزور ہو اور سجدہ کی حالت میں سونے سے ریح کے خارج ہونے کا علم نہ ہو تو اس کا سجدہ وغیرہ کی حالت میں سونے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

---

(١) (دارمی ح٧١٦، مسند احمد ح١٦٢٧٤)

(٢) (ابوداؤد ح١٧٥، ابن ماجة ح٤٧٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی نیند

حضرات انبیاء علیہم السلام کی خصوصیات میں سے ہے کہ سونے سے ان حضرات کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

قال النووی رحمہ اللہ قال اصحابنا و کان من خصائص رسول الله ﷺ انه لا ینتقض وضوئه بالنوم مضطجعا للحدیث الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال نام رسول الله ﷺ حتی سمعت غطیطه ثم صلی ولم یتوضأ. (۱)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی تھا کہ لیٹ کر سونے سے بھی آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اس صحیح حدیث کی وجہ سے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ سوئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی پھر آپ ﷺ نے وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

نکسیر اور منہ بھر قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

قے اگر منہ بھر ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر منہ بھر سے کم ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ اس امت پر شفقت ہے کہ کبھی تھوڑی متلی ہوتی ہے جس سے تھوڑا بہت مادہ نکلتا ہے تو شریعت نے اسے معاف کر رکھا ہے امت پر آسانی کرنے کے لیے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ من اصابه قیء او رعاف او قلس او مذی فلینصرف فلیتوضأ. (۲)

---

(۱) (شرح مسلم ص۷٤ ج٤)

(۲) (ابن ماجة، باب: اقامة الصلاة ح۱۲۱۱، وبمعناه فی الاوسط للطبرانی ص۳۲۱ ج۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس شخص کو قے آجائے یا نکسیر پھوٹے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ جا کر دوبارہ وضو کرے۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قاء فتوضأ فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فذکرت لہ فقال صدق وانا صببت لہ وضوئہ. (۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی تو آپ نے دوبارہ وضو کیا، حضرت معدانؒ کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبانؓ سے ملا اور میں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے کیوں کہ میں نے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا (امام ترمذی نے یہ روایت نقل فرمانے کے بعد کہا کہ اس مسئلہ کے متعلق یہ سب سے صحیح حدیث ہے)۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال إذا وجد احد رزاء او رعافا او قیئا فلینصرف ولیضع یدہ علی انفہ فلیتوضأ فان تکلم استقبل والا اعتد بما مضی. (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر نماز میں کسی کو اچانک کوئی چیز پیش آجائے، نکسیر پھوٹے یا قے ہو تو اپنے ہاتھ سے ناک پکڑ کر نکل جائے اور دوبارہ وضو کرلے پھر اگر کسی سے بات کی ہو تو دوبارہ نماز پڑھے ورنہ اسی نماز کو پورا کرلے۔

---

(۱) (ترمذی کتاب الطہارۃ ح۸۰، وقال حدیث حسن اصح شیء فی ھذا الباب، ابوداؤد کتاب الصوم ح۲۰۳۲، مسند احمد ح۴۴۳، مستدرک حاکم ح۴۲۶)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۳۳۸ قال الحافظ فی التلخیص اسنادہ حسن، ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۱۳، دار قطنی ج۱ ص۱۵۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ إذا قاء احدکم او رعف وھو فی الصلاۃ او احدث فلینصرف فلیتوضأ ثم لیجیء فلیبن علی ما مضیٰ. (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں قے کرے یا نکسیر پھوٹے یا ریح خارج ہو تو وہ دوبارہ جاکر وضو کرے پھر واپس آکر اسی نماز کو مکمل کرلے۔

عن ابن جریج عن ابیہ رحمۃ اللہ علیہ قال قال رسول الله ﷺ اذا قاء احدکم فی صلاتہ او قلس فلینصرف فلیتوضأ ولیبن علی صلاتہ مالم یتکلم. (۲)

حضرت ابن جریج اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں قے آئے تو چاہیے کہ جاکر وضو کرلے اور اگر بات نہ کی ہو تو واپس آکر اسی نماز کو مکمل کرلے۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سلمان فارسی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم، حضرت سعید بن مسیب، حضرت عطاء اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ صحابہ و تابعین سے موطا امام مالک، مسند شافعی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، دار قطنی وغیرہ میں یہی منقول ہے اور منہ بھر قے کی شرط اس لیے لگائی ہے کہ حدیث میں ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ حین عد الاحداث قال او دسعة تملأ الفم. (۳)

---

(۱) (التلخیص الحبیر ص ۱۰٦ ج۱)

(۲) (دار قطنی ص ۱۵٤ ج۱)

(۳) (البدائع والصنائع ۲٦ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام وضو توڑنے والی چیزوں کو گنوایا تو فرمایا: یا منہ بھر قے ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نیز اس لیے کہ "قلس" عربی زبان میں کہتے ہی اس چیز کو ہیں جو حلق (گلے) سے نکلے اور منہ بھر ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نماز میں کسی کو نکسیر آ جائے تو وہ نماز توڑ دے پھر خون دھو کر وضو کر لے اور نئے سرے سے پوری نماز پڑھے۔ (۱)

خون یا پیپ کا نکلنا

عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان اذا رعف انصرف فتوضأ ثم رجع فبنی ولم یتکلم. (۲)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب نکسیر پھوٹتی تو دوبارہ وضو کرتے اور بغیر بات کیے واپس آتے اور اسی نماز کو مکمل فرماتے۔

عن عبید اللہ بن عمر قال أبصرت سالم بن عبداللہ صلی صلاۃ الغداۃ رکعۃ ثم رعف فخرج فتوضأ ثم بنی علی ما بقی من صلاتہ. (۳)

---

(۱) (معجم کبیر طبرانی)

(۲) (مؤطا امام مالک ص۲۷، بیهقی ص۲۵۶ ج۲، وقال هذا عن ابن عمر صحیح وقد روی عن علی رضی اللہ عنہ، مسند الشافعی ص۲۲۷ ج۲)

(۳) (ابن ابی شیبة ص۱۲ ج۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبیداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر کی ایک رکعت پڑھی پھر آپ کو نکسیر پھوٹی تو آپ دوبارہ گئے اور وضو کیا پھر واپس آ کر اپنی نماز پوری کی۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی ﷺ فقالت یا رسول اللہ انی امرأة استحاض فلا اطهر افادع الصلاة؟ فقال رسول اللہ ﷺ لا انما ذلك عرق و لیس بحیض فاذا اقبلت حیضتك فدعی الصلاة وإذا ادبرت فاغسلی عنك الدم ثم صلی قال وقال ابی ثم توضئ لكل صلاة حتی یجئ ذٰلك الوقت. (۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے لگا تار حیض آتا رہتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز کو اس حالت میں نہ پڑھوں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حیض نہیں بلکہ کسی رگ کا خون نکلتا رہتا ہے تو جب حیض کے دن آئیں تو نماز نہ پڑھنا اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو ہر نماز کے وقت خون دھو کر دوبارہ وضو کرنا۔

عن سعید بن المسیب انه رعف فی صلاته فاتی دار ام سلمة رضی اللہ عنہا زوج

---

(۱) (بخاری کتاب الوضوء ح۲۲۱، مسلم کتاب الحیض ح۵۰۱، ترمذی کتاب الطهارة ح۱۱۶، نسائی ح۲۰۱، ابوداؤد ح۲۴۴، ابن ماجة ح۶۱۳، مسند احمد ح۲۴۴۴۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

النبی ﷺ فتوضأ ولم يتكلم وبنى على صلاته. (۱)

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نماز کے دوران آپ کی نکسیر پھوٹی تو آپ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے وہاں وضو کیا لیکن کسی سے بات نہیں کی اور واپس آ کر اسی نماز کو مکمل کیا۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: إذا رعف الرجل في الصلاة او ذرعه القيء او وجد مذيا فانه ينصرف ويتوضأ ثم يرجع فيتم ما بقي على ما مضى مالم يتكلم. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نماز کے دوران اگر کسی کی نکسیر پھوٹے یا قے ہو یا مذی نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے اور اگر بات نہ کی ہو تو واپس آ کر اسی نماز کو جہاں سے چھوڑی پوری کرے۔

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال رأني النبي ﷺ وقد سال من انفي دم فقال احدث وضوءا. (۳)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری نکسیر پھوٹی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ وضو کرلو۔

نیز قے کے باب میں حضرت علی، حضرت عائشہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کی

---

(۱) (ابن ابی شيبة ص۱۴ ج۲)

(۲) (مسند الشافعی ص۲۲۷ ج۲، ابن ابی شیبة ص۱۳ ج۲)

(۳) (دار قطنی ص۱۵۶ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیثیں گزری ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہ حضرت علی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، علقمہ، اسود، شعبی، عروہ، ابراہیم نخعی، قتادہ، حکم اور حماد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ سے مروی ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقاً (یعنی بغیر سند کے) ایک روایت ذکر کی ہے کہ ایک صحابی (حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) کو حالت نماز میں تیر لگا، خون نکلتا رہا لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی تو اس سے کسی کو شبہ ہو سکتا ہے کہ خون سے وضو نہیں ٹوٹتا اس لیے وہ نماز پڑھتے رہے لیکن اس واقعے کو دلیل بنانا کسی طرح بھی صحیح نہیں اس لیے کہ پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر خون کپڑے یا بدن پر لگے تو نماز نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ جب تیر لگنے کی وجہ سے خون نکلا تو وہ بدن اور کپڑوں پر ضرور لگا ہوگا جس کی وجہ سے ان کی نماز بالاتفاق ٹوٹ گئی۔ ممکن ہے اس وقت تک ان صحابی کو یہ حکم نہ معلوم ہو یا اس وقت تک یہ حکم ہی نہ ملا ہو۔

مسئلہ:

اگر خون زخم پر رہے اور نہ بہے تو وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ اس کو زخم سے ہاتھ سے دبا کر نکالا جائے، اس لیے کہ وہ خود بخود اپنی جگہ سے نہیں نکلا۔

عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ ﷺ الوضوء من کل دم سائل. (۱)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اس

---

(۱) (نصب الرایہ ص ۳۷ ج ۱ عن الکامل لابن عدی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خون کے نکلنے سے ٹوٹتا ہے جو اپنے مقام سے بہہ جائے۔

عن الحسن رضی اللہ عنہ ما زال المسلمون یصلون فی جراحاتھم. (۱)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان برابر اپنے زخموں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے (اس لیے کہ ان میں سے خون نہیں بہتا تھا تو وضو بھی نہیں ٹوٹتا)۔

عن الحسن انه کان لا یری الوضوء من الدم الا ما کان سائلا. (۲)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اس خون کو ناقض وضو سمجھتے تھے جو اپنی جگہ سے نکل کر بہہ جائے۔

عن بکر قال عصر عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بثرۃ فی وجھه فخرج منها شیء من دم فحکه بین اصبعیه ثم صلی. (۳)

بکر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک پھنسی کو پھوڑا جو ان کے چہرے پر تھی اس میں سے تھوڑا سا خون نکلا تو آپ نے اس خون کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان رگڑ دیا۔ اس لیے کہ وہ اتنا نہیں تھا کہ بہہ جائے۔

عن مجاهد رحمۃ اللہ علیہ انه سئل عن الرجل یخرج من یده الدم ولا یجاوز الدم مکانه قال لا یتوضأ. (٤)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ سے خون نکلے لیکن اپنی جگہ

---

(۱) (بخاری کتاب الوضوء)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ص۱۲۷ ج۱)

(۳) (عمدة القاری ۷۹۷، مصنف ابن ابی شیبة ص۱۲۷ ج۱)

(٤) (ابن شیبة ص۱۲۷ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے نہ ہٹے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عن عطاء قال: اذا برز الدم من الانف فظهر الوضوء. (۱)

حضرت عطاء نے فرمایا: ناک سے خون نکل کر باہر آ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ:

اگر خون ملا ہوا تھوک آئے تو جو غالب ہو اس کا حکم لگے گا۔

عن ابراهيم فى الرجل يبزق فيكون فى بزاقه الدم قال: اذا غلبت الحمرة البياض توضأ واذا غلبت البياض الحمرة لم يتوضأ. (۲)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اگر تھوک کے ساتھ خون نکلے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر سرخی سفیدی پر غالب ہو تو وضو کرے اور اگر سفیدی سرخی پر غالب ہو تو وضو نہ کرے۔

عن ابن سيرين فى الرجل يبصق دما قال: اذا كان الغالب عليه الدم توضأ. (۳)

حضرت ابن سیرین سے پوچھا گیا کہ اگر تھوک کے ساتھ خون نکلے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تھوک پر خون غالب ہو تو وضو کرے۔

---

(۱) (ابن ابی شیبۃ ص۱۲۷ ج۱)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ ص۱۱۷ ج۱)

(۳) (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۶ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بدحواس ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

انسان جس وجہ سے بھی بدحواس ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ پاگل پن، بے ہوشی، نشے سے ہو یا اور کسی وجہ سے ہو۔ اس لیے کہ ان حالات میں خروج ریح کا انسان کو احساس نہیں ہوتا بلکہ بعض حالات میں تو پیشاب بھی غیر محسوس طور پر نکل جاتا ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

واتفقوا على ان زوال العقل بالجنون والاغماء والسكر بالخمر او النبيذ او البنج او الدواء ينقض الوضوء سواء قل او كثر سواء كان ممكن المقعدة او غير ممكنها. (۱)

پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عقل کے زائل ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ پاگل پن کی وجہ سے ہو یا بے ہوشی سے یا نشے سے یا دوائی اور چاہے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہو یا لمبے عرصے کے لیے اور چاہے مقعد زمین پر ہو یا نہ ہو۔

نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال بينما رسول الله ﷺ يصلي بالناس اذ دخل رجل فتردى في حفرة كانت في المسجد وكان في بصره ضرر فضحك كثير من القوم وهم في الصلاة فامر رسول الله ﷺ من ضحك ان يعيد الوضوء ويعيد الصلاة. (۲)

---

(۱) (شرح مسلم ص۷٤ ج٤)

(۲) (طبرانی ۸۲، مجمع الزوائد ص۲٤٦ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی مسجد میں داخل ہوئے اور اچانک مسجد کے ایک گڑھے میں گر گئے ان کو دیکھ کر بہت سے صحابہ ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جو شخص بھی نماز میں ہنسا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے۔

عن عمران بن حصين رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال لرجل ضحك في الصلاة اعد وضوئك. (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص دوران نماز ہنس پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ وضو کرنے کا حکم دیا۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ من ضحك في صلاة قهقهة فليعد الوضوء والصلاة. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وہ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ، انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، ابوالملیح رضی اللہ عنہم، ابو العالیہ، معبد جہنی، ابراہیم نخعی اور حسن بصری رحمہم اللہ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔

فائدہ:

عربی زبان میں ابتسام کہتے ہیں مسکرانے کو اور ضحک کہتے ہیں اتنی آواز سے ہنسنے کو کہ صرف اپنے آپ کو آواز آئے پاس والے کو نہ آئے اور قہقہہ کہتے ہیں اتنی زور سے

---

(۱) (ابن عدی ص ۱۶۷ ج ۲)

(۲) (الجوهر النقي على البيهقي ص ۱۴۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہنسنا کہ دوسروں کو بھی آواز سنائی دے۔

تو تبسم سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز، اور ضحک سے نماز ٹوٹتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا اور قہقہہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

شکی آدمی کے لیے وضو کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نماز کے دوران اپنی دبر میں کچھ حرکت محسوس کرے اور اس پر یہ بات مشتبہ ہو جائے کہ آیا اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے یا نہیں ٹوٹا تو وہ نماز کو نہ توڑے یہاں تک کہ وہ ہوا (خارج ہونے) کی آواز سنے یا ہوا کی بدبو محسوس کرے۔(۱)

جنازہ کو کندھا دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن بن سعید بن زیدؓ کی میت کو خوشبو لگائی۔ جنازہ اٹھایا اور مسجد میں لے جا کر نماز جنازہ پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس پر ہمارا عمل ہے کہ اس شخص پر وضو نہیں ہے جو جنازہ اٹھائے، میت کو خوشبو لگائے، اسے کفن یا غسل دے۔(۲)

---

(۱) (الفتح الربانی کتاب الطهارة، باب فيما جاء في الشك في الحدث)

(۲) مؤطا امام محمد باب يحمل الرجل الميت او يحنطه او يغسله هل ينقص ذٰلك وضوءه)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نوٹ:

اس روایت میں مسجد میں جنازہ پڑھنے کا ذکر ہے یہ عام حکم نہیں مجبوری میں جائز ہے۔

عورت (بیوی) کو چھونے اور اسے بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حضرت عروہ بن زبیرؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازوج مطہراتؓ میں سے کسی کا بوسہ لیا پھر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا، حضرت عروہؒ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں کہا کہ وہ آپ کے سوا کون ہوسکتی ہیں؟ تو آپ ہنس پڑیں۔(۱)

---

(۱) (الفتح الربانی کتاب الطھارۃ باب فی الوضوء من لمس المرأۃ وتقبیلھا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تیمّم کا بیان

تیمّم کا لغوی معنی:

تیمّم کہتے ہیں قصد اور ارادہ کرنے کو اور اصطلاح شریعت میں تیمّم کہتے ہیں۔ طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لیے خاص طریقہ پر پاک مٹی کا قصد کرنا۔

فائدہ:

تیمّم کی اجازت پچھلی امتوں میں نہیں تھی یہ اس امت کی خصوصیت ہے حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے جہاں اپنی خصوصیتیں گنوائیں تو ان میں یہ بھی فرمایا کہ

جعلت لی الارض مسجدا وطهورا. (۱)

میرے لیے تمام زمین کو مسجد کے حکم میں اور طہور بنایا گیا ہے۔

یعنی ہر جگہ نماز ہو سکتی ہے بشرطیکہ جگہ پاک ہو (اس کی تفصیل ان شاء اللہ نماز کے بیان میں آئے گی) اور بوقت ضرورت مٹی کو پاک قرار دیا ہے تاکہ تیمّم ہو سکے۔

---

(۱) (بخاری کتاب التیمم ح۳۲۳، مسلم کتاب المسجد وامواضع الصلاۃ ح۸۱۲، ترمذی کتاب الصلاۃ ح۲۹۱، نسائی کتاب الغسل والتیمم ح۴۲۹، ابوداؤد کتاب الصلاۃ ح۴۱۳، ابن ماجة کتاب الطهارة ح۵٦۰، مسند احمد فی مسند بنی هاشم ح۲٦۰٦، دارمی کتاب السیر ح۲۳۵۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تیمّم کی مشروعیت

تیمّم کی مشروعیت ۵ ھ میں ہوئی اور اس کے مشروع ہونے کی وجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس طرح بیان فرماتی ہیں کہ:

ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ جب مقام بیداء یا ذات الجیش میں تھے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں ٹھہر گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا پورا قافلہ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گیا، نہ اس جگہ پانی تھا نہ ہی لوگوں کے پاس تھا اس لیے سب لوگ بہت پریشان ہوئے۔ کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور شکایت کی کہ آپ دیکھیے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساری جماعت کو ایسی جگہ روک دیا جہاں پانی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ آ کر بہت غصہ ہوئے، کہا تو لوگوں کے لیے مصیبت اور بلا بن گئی ہے۔ ایسی جگہ لوگوں کو روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ہے اور جو کچھ کہنا تھا کہا (یعنی خوب ڈانٹا) پھر اپنی انگلی سے میرے پہلوں میں مارنے لگے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال سے حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ الغرض بغیر پانی کے صبح ہو گئی۔ صبح کے وقت تیمّم کی آیت نازل ہوئی اور لوگوں نے تیمّم کر کے فجر کی نماز پڑھی، صحابہ رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا:

ماهي بأول بر كتكم يا ال ابى بكر.

کہ اے آل ابو بکر تیمّم کا حکم تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔

یعنی تمہاری برکت سے اور بھی بہت سی آسانیاں ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد جب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ کھڑا ہوا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔(۱)

قرآن میں تیمّم کا حکم

قرآن میں تیمّم کا حکم دو جگہ پر ہے:

۱...... یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (۲)

اے ایمان والو! جب تم اٹھو نماز کو تو دھولو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور مل لو اپنے سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں آیا ہے جائے ضرورت سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو مٹی پاک کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے اور لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور پورا کرے اپنا احسان تم پر تا کہ تم احسان مانو۔

---

(۱) (بخاری کتاب التیمم ح۳۲۲، مسلم کتاب الحیض ح۵۵۰، نسائی کتاب الطهارة ح۳۰۸)

(۲) (سورة المائدة: ٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲...... وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ (۱)

اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضرورت سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو۔

مٹی سے تیمّم کی وجہ

پانی ایک عام چیز ہے۔ عام طور پر یہ ہر جگہ پر مل جاتا ہے اور اس کو ساتھ رکھنا بھی مشکل نہیں، اور چونکہ یہ پینے کے لیے ضروری ہے اس لیے ہر مسلمان اور کافر اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ جہاں بھی جائے اسے پانی ملے اور اگر کوئی پانی مانگے تو عام طور پر کوئی بھی منع نہیں کرتا۔ تو پانی بہت عام چیز ہے جو عام طور پر مل جاتا ہے۔ لیکن اگر کہیں نہ ملے تو شریعت نے اس کا بدل ایک ایسی چیز کو کر دیا ہے جو اس سے بھی زیادہ عام ہے اور لوگ اسے ساتھ نہ رکھیں تب بھی یہ ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور وہ ہے مٹی یا ہر وہ چیز جو زمین کی جنس سے ہو جیسے پتھر، ریت، سیمنٹ یاقوت وغیرہ۔

کن حالات میں تیمّم کرنا جائز ہے؟

اگر کسی شخص کے پاس پانی موجود نہ ہو۔ مثلاً اتنا دور ہو کہ اس تک پہنچنا مشکل ہو۔ یا یہ ڈر ہو کہ اگر پانی لینے گیا تو کوئی مار ڈالے گا یا تکلیف پہنچائے گا (جس طرح کرفیو کے

(۱) (النساء: ۴۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

زمانے میں ہوتا ہے) یا پانی تو قریب میں موجود ہو لیکن یہ اس کے حاصل کرنے پر قادر نہ ہو مثلاً نل پر سانپ بیٹھا ہو، یا حکومت کی طرف سے کسی طرح کی پابندی ہو یا پانی تھوڑا سا موجود ہو لیکن ڈر ہو کہ اگر پانی وضو میں خرچ کر دیا تو پینے ک لیے کچھ باقی نہ رہے گا، یا معذور شخص ہو جو اٹھ کر پانی نہ لے سکتا ہو اور دوسرا شخص پانی دینے کے لیے موجود نہ ہو تو ان تمام صورتوں میں تیمّم جائز ہے۔

پانی تو موجود ہے لیکن ڈر ہے کہ اگر اس کو استعمال کیا تو بیمار ہو جاؤں گا یا بیماری اور بڑھ جائے گی چاہے اپنے تجربہ سے ہو یا ماہر ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے تو ان صورتوں میں بھی تیمّم جائز ہے۔

جنابت کی حالت میں تیمّم کرنا

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال: کنا مع رسول الله ﷺ فی سفر فصلی بالناس فاذا رجل معتزل قال: ما منعك ان تصلی؟ قال: اصابتنی جنابة ولا ماء قال علیك بالصعید فانه یکفیك. (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر دیکھا کہ ایک صحابی الگ سے بیٹھے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں اور پانی موجود نہیں

---

(۱) (بخاری کتاب التیمم ح۳۳۱، نسائی کتاب الطهارة ۳۱۹، مسند احمد ۱۹۰۵۲، داری کتاب الطهارة ۷۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(غسل کرنے کے لیے) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم پاک مٹی کو استعمال کرو (تیمم کرنے کے لیے) اس لیے کہ ایسی حالت میں صرف تیمم کرنا کافی ہے۔

سخت ٹھنڈک میں تیمم

عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ لما بعثه فی غزوة ذات السلاسل اجنب فی ليلة باردة فتيمم وتلا: ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما فذكر ذلك لرسول الله ﷺ فلم يعنف. (۱)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس ﷺ نے جب غزوہ ذات السلاسل میں بھیجا تو آپ ایک نہایت ہی شدید ٹھنڈی رات میں جنابت میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے تیمم کرلیا اور یہ آیت پڑھی:

ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكل رحيما.

اور نہ ہلاک کروا اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بہت زیادہ مہربان ہیں۔ اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے اس پر کوئی سرزنش نہیں فرمائی۔

مجبور مریض کا تیمم

قال حسن فی المريض عنده الماء ولا يجد من يناوله يتيمم. (۲)

---

(۱) (جامع معمر بن راشد ص۲۲۹ ج۱۱، بیهقی ص۲۲۵ ج۱، دار قطنی ص۱۷۸ ج۱)

(۲) (بخاری تعلیقا ۴۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اگر کسی مریض کے پاس پانی موجود ہو (لیکن مریض خود اٹھ کر وہ پانی نہیں لے سکتا) اور اسے دینے والا کوئی موجود نہیں تو وہ تیمّم کر لے۔

مسافر کا تیمّم

عن الحسن قال: اذا خشی المسافر علی نفسه العطش ومعه ماء تیمم. (۱)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اگر مسافر کو پیاس کا خطرہ ہو اور اس کے پاس پانی موجود ہو (تو وہ پانی کو پینے کے لیے رکھے) اور تیمّم کر لے۔

زخمی کے لیے تیمّم

عن جابر رضی اللہ عنہ ان رجلا اصابه حجر فشجه فی رأسه ثم احتلم فسئل اصحابه هل تجدون لی رخصة فی التیمم؟ فقالوا: لا نجد لك رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات، فلما قدمنا علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم واخبر بذلك فقال: قتلوه قتلهم الله، الا سألوه اذا لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یعصب علی جرحه ثم یمسح علیه ویغسل سائر جسده. (۲)

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ۲۲۳)

(۲) (ابو داؤد کتاب الطهارة ۲۸٤، ابن ماجة کتاب الطهارة ۵٦۵، مسند احمد ۲۸۹۸، داری کتاب الطهارة ۷٤۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو سر پر پتھر لگنے کی وجہ سے زخم ہو گیا اس کے بعد جب وہ سویا تو اسے احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا مجھے تیمّم کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں اس لیے کہ تمہارے پاس پانی موجود ہے تو اس شخص نے غسل کیا جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کر دیا اللہ انہیں ہلاک کرے اگر انہیں معلوم نہیں تھا تو انہوں نے پوچھ کیوں نہیں لیا؟ اس لیے کہ جہالت کا علاج سوال کرنے سے ہوتا ہے۔ اس کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ اپنے سر پر پٹی باندھتا پھر اس پٹی پر مسح کرتا ہے اور باقی جسم کو دھوتا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعه في قوله: وان كنتم مرضى او على سفر قال اذا كانت بالرجل الجراحة في سبيل الله او القروح او الجدري فيجنب فيخاف ان يموت ان اغتسل يتيمم. (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق "اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو......" کہ جب کسی شخص کے جسم میں زخم ہوں یا پھوڑے ہوں یا چیچک کے زخم ہوں اور اس کو جنابت لاحق ہو جائے اور اسے خطرہ ہو کہ اگر غسل کیا تو کہیں ہلاکت واقع نہ ہو جائے تو ایسا شخص تیمّم کرلے۔

---

(١) (بيهقي ص٢٢٤ ج١، الاحاديث المختاره للمقدسي ص٢٩٦ ج١٠، المستدرك للحاكم ص٢٧٠ ج١، المنتقى لابن الجارود ص٤٢ ج٢، صحيح ابن خزيمة ١٣٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کن چیزوں پر تیمّم ہو سکتا ہے؟

تیمّم ہر اس چیز پر جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو جیسے: مٹی، ریت، پتھر، سرمہ، یاقوت، زبرجد، چونا، سیمنٹ وغیرہ۔

قال تعالیٰ: فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا (۱)

پاک مٹی سے تیمّم کرو۔

عربی لغت میں ''صعید'' روئے زمین کو کہتے ہیں خواہ اس پر مٹی ہو یا نہ ہو چنانچہ امام لغت علامہ زجاج فرماتے ہیں:

لا اعلم خلافا بين اهل اللغة ان الصعيد وجه الارض سواء كان عليها تراب ام لا.

میں اس بارے میں اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں جانتا کہ ''صعید'' کے معنی روئے زمین کے ہیں خواہ اس پر مٹی ہو یا نہ ہو۔

نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں سورہ نساء کی تفسیر میں صعید کے معنی روئے زمین کے لکھے ہیں۔

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جعلت لي الارض مسجدا وطهورا. (۲)
میرے لیے تمام زمین مسجد کے حکم میں اور طہور (پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ) بنائی گئی ہے۔

---

(۱) (مائدة: ٦، النساء: پ٥)

(۲) (بخاری ح٤٨، مسلم ح١٩٩)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسئلہ:

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو چیز جنس ارض سے نہیں مثلاً سونا، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل، لکڑی وغیرہ تو ان پر تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ:

جو چیز جنس ارض سے نہیں اگر ان پر غبار لگا ہوا ہو تو اس غبار کی وجہ سے ان پر تیمّم جائز ہوگا۔ مثلاً لکڑی پر یا کپڑوں پر غبار لگا ہوا ہو تو ان پر تیمّم جائز ہوگا۔

مسئلہ:

اگر دیوار پتھر یا اینٹ کی بنی ہوئی ہو یا اس پر چونا لیپا ہوا ہو تو جنس ارض سے ہونے کی وجہ سے اس پر تیمّم جائز ہوگا لیکن اگر لکڑی کی ہو تو اگر اس پر غبار ہو تو اس غبار کی وجہ سے جائز ہوگا ورنہ نہیں۔

مسئلہ:

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں پانی نہ ہو اور وضو کرنے کی کوئی صورت نہیں تو جس چیز پر بھی غبار ہو مثلاً کھڑکی، قالین، سیٹ وغیرہ اس پر تیمّم کرلے۔ یا کوئی بھی چیز جنس ارض سے ہو تو اس پر تیمّم کرلے۔

ہوائی جہاز یا ریل گاڑی میں عام طور پر پانی ہوتا ہے اور وضو کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اس لیے ایسی حالت میں تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ:

تیمّم کے لیے نیت شرط ہے۔ اس لیے کہ تیمّم کہتے ہی قصد وارادہ کو ہیں اور اللہ سبحانہ و

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ تیمّم استعمال فرمایا ہے کہ تو اس لفظ کے معنیٰ کا خیال رکھتے ہوئے اس میں نیت ضروری ہوگی۔

طریقہ تیمّم

تیمّم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے اول بسم اللہ پڑھے (جو کہ ہر کام کے ابتداء میں مسنون ہے) پھر نیت کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو (یعنی ہتھیلیوں کو) ایسی چیز پر مارے جس پر تیمّم جائز ہو (مٹی، دیوار، پتھر، یا غبار آلود کوئی چیز وغیرہ) پھر ہاتھوں کو اٹھا کر ان کی مٹی جھاڑ دے (یا پھونک مار کر جھاڑ دے) پھر دونوں ہاتھوں کو پورے منہ پر ملے اس طرح کہ کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہے جہاں ہاتھ نہ پہنچے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو دوبارہ اسی طرح مٹی وغیرہ پر مارے پھر انہیں جھاڑ کر پہلے دائیں ہاتھ پر کہنی تک مسح کرے پھر بائیں ہاتھ پر۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: تیمّم میں دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہوتا ہے، ایک مرتبہ چہرے پر مسح کرنے کے لیے اور دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت مسح کرنے کے لیے۔

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال: التيمم ضربتان ضربة

---

(۱) (بیهقی ص۲۰۸ ج۱، دار قطنی ص۱۸۰ ج۱، الحاکم فی المستدرك ص۲۸۷ ج۱، طبرانی فی الکبیر ص۳۶۷ ج۱۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

للوجه وضربة للذراعين الى المرفقين. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمم میں دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہوتا ہے، چہرے پر مسح کرنے کے لیے اور دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت مسح کرنے کے لیے۔

غسل کے بدلے تیمّم

جس شخص پر غسل فرض ہو جائے اور وہ پانی استعمال کرنے سے معذور ہو تو وہ تیمم کرے، اور غسل کے تیمّم کا طریقہ بھی وہی ہے جو وضو کے تیمّم کا ہے۔

عن عمران بن حصين قال: كنا مع رسول الله ﷺ في سفر فصلى بالناس فاذا رجل معتزل قال: ما منعك ان تصلي؟ قال اصابتني جنابة ولا ماء قال عليك بالصعيد فانه يكفيك. (۲)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر دیکھا کہ ایک صحابی الگ سے بیٹھے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوا اور پانی موجود نہیں (غسل کرنے کے لیے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پاک مٹی کو استعمال کرو (تیمّم کرنے

---

(۱) (بيهقي ص۲۰۷ ج۱، المستدرك للحاكم ص۲۸۸ ج۱)

(۲) (بخاري كتاب التيمم ح۳۳۱، نسائي كتاب الطهارة ۳۱۹، مسند احمد ۱۹۰۵۲، دارمي كتاب الطهارة ۷۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے لیے) اس لیے کہ ایسی حالت میں صرف تیمّم کرنا کافی ہے۔

مسئلہ:

تیمّم میں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور چہرے کا مسح بالاستیعاب ضروری ہے اگر کوئی حصہ ایسا رہ گیا جہاں مسح نہیں ہوا تو تیمّم نہیں ہوگا۔ اس لیے تیمّم میں انگوٹھی وغیرہ کا اتارنا ضروری ہے۔ وضو اور تیمّم میں فرق یہ ہے کہ وضو میں پانی کو پورے عضو پر پہنچانا فرض ہے اور پانی انگوٹھی کے نیچے جا سکتا ہے لیکن تیمّم میں پورے عضو پر مسح کرنا ضروری ہے اس لیے اعضاء مسح پر جو چیز مسح سے مانع ہو اس کو دور کرنا ضروری ہے (جیسے انگوٹھی، گھڑی وغیرہ)۔

مسئلہ:

جن چیزوں کے لیے وضو کرنا فرض ہے عذر کی حالت میں ان کے لیے تیمّم بھی فرض ہوگا، اور جن چیزوں کے لیے وضو واجب ہے وہاں تیمّم بھی واجب ہوگا اور جہاں وضو مستحب ہو وہاں تیمّم بھی مستحب ہوگا۔

نواقض تیمّم

ا...... جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ وضو کے تیمّم کو بھی توڑ دیتی ہے اور جو چیز غسل کو واجب کرتی ہے وہ غسل کے تیمّم کو بھی توڑ دیتی ہے۔ مثلاً کسی نے وضو کے لیے تیمّم کیا پھر خون نکل آیا تو تیمّم ٹوٹ جائے گا اسی طرح اگر کسی پر غسل فرض تھا (چاہے جنابت کی وجہ سے یا حیض ونفاس کے بند ہونے کی وجہ سے) اور عذر کی وجہ سے اس نے تیمّم کر لیا پھر دوبارہ جنابت لاحق ہوگئی تو یہ تیمّم ٹوٹ جائے گا اور دوبارہ تیمّم کرنا پڑے گا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲......عذر کا زائل ہونا (جس عذر کی وجہ سے تیمّم کیا تھا) تیمّم کو باطل کر دیتا ہے (مثلاً کسی شخص نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو پانی ملنے سے اس کا تیمّم ٹوٹ جائے گا یا اگر کسی نے بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو اس بیماری کے زائل ہونے سے تیمّم ٹوٹ جائے گا) اب اگر اور کوئی عذر پیش آئے تو دوبارہ تیمّم کرے۔

ایک تیمّم سے متعدد نمازیں

اگر کسی نے ایک نماز کے لیے تیمّم کیا تو جب تک کوئی ناقض تیمّم پیش نہ آئے وہ اس تیمّم سے جتنی نمازیں (فرائض، نوافل، قضا وغیرہ) چاہے پڑھ سکتا ہے اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لیے امام نسائی نے باب باندھا ہے:

"الصلوات بتیمم واحد"

ایک تیمّم سے متعدد نمازوں کا پڑھنا۔

اور پھر اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں:

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین. (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کے حکم میں ہے اگرچہ دس سال تک وہ پانی نہ پائے۔

بخاری میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول ہے۔ (۲)

---

(۱) (ترمذی کتاب الطهارة ۱۱۵، نسائی کتاب الطهارة ۳۲۰، ابو داؤد کتاب الطهارة ۲۸۱، مسند احمد فی امسند الانصار ۲۰۳٤۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۲) (بخاری ص۴۹)

اور یہی امام زہری، سعید بن مسیب، عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ وغیرہ حضرات سے منقول ہے۔

نیز مندرجہ ذیل حدیث سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔

عن حکیم بن معاویة عن عمه قال قلت یا رسول الله انی اغیب الشهر عن الماء ومعی اهلی فاصیب منهم؟ قال نعم قلت یا رسول الله انی اغیب الشهر قال ان غبت ثلاث سنین. (۱)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کبھی پورا پورا مہینہ پانی نہیں ملتا اور میرے ساتھ میری بیوی ہوتی ہے تو کیا میں اس سے ہم بستری کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پورا پورا مہینہ پانی نہیں ملتا۔ اگرچہ تجھے تین سال تک پانی نہ ملے (تب بھی تیمّم سے نمازیں پڑھ سکتا ہے)۔

تیمّم سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ

اگر کسی نے تیمّم کرکے نماز پڑھ لی پھر اسی نماز کے وقت میں اس کا عذر زائل ہو گیا (جس کی وجہ سے اس نے تیمّم کیا تھا) تو نماز کا اعادہ کرنا ضروری نہیں۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال خرج رجلان فی سفر فحضرت الصلاة ولیس معهما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا الماء فی الوقت فاعاد احدهما الوضوء والصلاة ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول

---

(۱) (طبرانی کتاب الکبیر ص۳۳۷ ج۲۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الله ﷺ فذكرا ذلك له فقال للذي لم يعد اصبت السنة اجزأتك صلاتك وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين. (١)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دو شخص سفر میں تھے نماز کا وقت آ گیا اور ان کے پاس (وضو کے لیے) پانی بھی نہ تھا تو دونوں نے پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر انہیں اسی نماز کے وقت میں پانی مل گیا تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز دہرائی اور دوسرے نے نماز نہ دہرائی۔ جب حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس بات کا ذکر کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے اس شخص سے کہا جس نے نماز نہیں دہرائی تھی کہ تم نے سنت کے مطابق عمل کیا اور تمہاری وہ نماز جو تم نے تیمّم کر کے پڑھی تھی کافی ہے اور دوسرے شخص سے کہا جس نے نماز دہرائی تھی کہ تمہیں دوگنا ثواب ملا۔

عن نافع ان ابن عمر تيمم وصلى العصر وبينه وبين المدينة ميل او ميلان ثم دخل المدينة والشمس مرتفعة فلم يعد الصلاة. (٢)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تیمّم کر کے عصر کی نماز ادا کی جب کہ آپ مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر تھے پھر وہ مدینہ داخل ہوئے، سورج ابھی کافی اونچا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز نہیں لوٹائی۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر آخر وقت میں عذر کے زائل ہو جانے

---

(١) (ابو داؤد كتاب الطهارة ٢٨٦، دارمی كتاب الطهارة ٧٣٧)

(٢) (بخاری تعليقا ٤٨، مصنف عبدالرزاق ٢٢٩، دار قطنی ١٨٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی امید ہو تب بھی اول وقت میں تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر آخر وقت میں عذر کے زائل ہو جانے کی امید ہو تو اول وقت میں تیمم سے نماز نہ پڑھنا اولیٰ ہے۔

عن سليمان بن يسار رحمۃ اللہ علیہ قال: حدثنا من كان مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في سفر فاصابته جنابة وليس معه ماء، فقال: اترون لو رفعنا ندرك الماء قبل طلوع الشمس؟ قالوا نعم قال: فرفعوا دوابهم فجاء والماء قبل طلوع الشمس فاغتسل عمر رضی اللہ عنہ. (۱)

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ایسے شخص نے یہ روایت بیان کی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تھا کہ کسی سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوئی اور ان کے پاس پانی نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا اگر ہم ابھی سفر شروع کریں تو کیا طلوع شمس (سورج نکلنے) سے قبل کسی پانی کی جگہ پر پہنچ سکتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے سفر شروع کر دیا اور سورج نکلنے سے قبل ایک پانی کی جگہ پر پہنچ گئے، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل فرمایا (اور نماز پڑھی)۔

نیز حضرت علی، عطاء رضی اللہ عنہما وغیرہ سے بھی یہی مروی ہے کہ پانی کے ملنے کی توقع ہو تو انتظار کر لے۔

غسل کے لیے پانی نہ ہو تو بیوی سے جماع کا حکم

اگر کسی کے پاس غسل کرنے کے لیے پانی نہ ہو تب بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہم

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ص۲۴۴ ج۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بستری کرسکتا ہے پھر تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

عن حکیم بن معاویة رضی اللہ عنہ عن عمه قال: قلت یا رسول الله انی اغیب الشهر ومعی اهلی فاصیب منهم؟ قال نعم قلت یا رسول الله انی اغیب الشهر، قال: وان غبت ثلاث سنین. (۱)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کہ مجھے کبھی پورا پورا مہینہ پانی نہیں ملتا اور میرے ساتھ میری بیوی ہوتی ہے تو کیا میں اس سے ہم بستری کرسکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے پورا پورا مہینہ پانی نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ تجھے تین سال تک پانی نہ ملے (تب بھی تیمم سے نمازیں پڑھ سکتا ہے)۔

بلا عذر تیمّم

جن چیزوں کے لیے وضو فرض یا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ان کے لیے بلا عذر بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

عن ابی الجهیم بن الحارث بن الصمة الانصاری رضی اللہ عنہ قال: اقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه، فلم یرد علیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجهه ویدیه ثم رد علیه السلام. (۲)

---

(۱) طبرانی کتاب الکبیر ص۳۳۷ ج۲۰)

(۲) بخاری کتاب التیمم ۳۲۵، مسلم کتاب الحیض ۵۵٤، نسائی کتاب الطهارة ۳۰۹، ابوداؤد ح۲۷۸، مسند احمد فی مسند الشامیین ۱٦۸۸۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوالجہیم انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے آ رہے تھے راستہ میں آپ کو ایک شخص ملا، اس نے آپ کو سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس گئے اس پر (ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

نماز جنازہ اور عیدین کے لیے تیمّم

نماز جنازہ اور عیدین کے اگر فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو پانی کے موجود ہونے کی صورت میں بھی تیمّم سے ادا کر سکتا ہے اس لیے کہ ان نمازوں کا کوئی بدل نہیں۔ لیکن اگر میت کا ولی ہو تو تیمّم سے جنازہ ادا نہیں کر سکتا اس لیے کہ اسے بعد میں جنازہ پڑھنے کا حق ہے۔

عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير وضوء قال: يتيمم ويصلي عليها. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر کسی کے پاس اچانک جنازہ آ جائے اور اس کا وضو نہ ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انه اتى بجنازة وهو على غير وضوء فتيمم ثم صلى عليها. (۲)

---

(۱) (شرح معانی الآثار ص٦٤، ابن ابی شيبة ص١٢٢)

(۲) (دار قطنی ص٢٠٢ ج١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جنازہ لایا گیا، اس وقت ان کا وضو نہیں تھا انہوں نے تیمّم کیا اور نماز جنازہ ادا کی۔

اور یہی حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی، عطاء، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم سے بھی منقول ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: إذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل. (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہیں جنازہ کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تمہارا وضو نہ ہو تو تیمّم کر کے نماز (جنازہ) پڑھ لو۔

تیمّم والے کی امامت

متیمم (تیمّم والا) وضو کرنے والوں کی امامت کرا سکتا ہے۔

سئل مالك عن رجل تيمم ايؤم اصحابه وهم على وضوء؟ قال: يؤمهم غيره احب الى ولو امهم هو لم اربه بأسا. (٢)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جس شخص نے تیمّم کیا ہو، کیا وہ اپنے باوضو ساتھیوں کو نماز پڑھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی (باوضو) شخص پڑھائے تو میرے نزدیک اچھا ہے لیکن اگر وہی (تیمّم کرنے والا) پڑھائے تو میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

---

(١) (ابن ابی شيبة ص ٤٨٧ ج٢)

(٢) (مؤطا مالك ح١٩)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فاقد الطہورین

یعنی جس شخص کو پانی اور مٹی دونوں نہ مل سکیں تو وہ کیا کرے؟

ایسا شخص اس نماز کے وقت میں نمازیوں سے مشابہت اختیار کرنے کے لیے نماز پڑھ لے اور بعد میں قضا کر لے اس لیے کہ بغیر پاکی کے نماز ہوتی ہی نہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ: لا يقبل الله صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول. (١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ ہی خیانت (حرام) کے مال سے دیا ہوا صدقہ قبول فرماتے ہیں۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ: مفتاح الجنة الصلاة و مفتاح الصلاة الطهور. (٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔

---

(١) (مسلم كتاب الطهارة ٣٢٩، ترمذی كتاب الطهارة ١، نسائی كتاب الطهارة ١٣٩، ابوداؤد كتاب الطهارة ٥٤، ابن ماجة كتاب الطهارة ٢٦٩، مسند احمد ٤٨٧٧، دارمی كتاب الطهارة ٦٨٣)

(٢) (ترمذی كتاب الطهارة ٤، ابوداؤد كتاب الصلاة ٥٢٣، ابن ماجة كتاب الطهارة ٢٧٢، مسند احمد ١٤١٣٥، دارمی كتاب الطهارة ٦٨٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ان احادیث میں وضاحت کے ساتھ حضور اقدس ﷺ نے فرما دیا ہے کہ طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ طہارت حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

۱...... پانی سے۔

۲...... پانی استعمال کرنے سے معذور ہو تو تیمّم کرکے

تو وہ شخص جو ان دونوں میں سے کسی صورت میں بھی پاکی حاصل نہیں کرسکتا اس کو چاہیے کہ اس وقت نمازیوں سے مشابہت اختیار کرنے کے لیے نماز پڑھ لے جیسے کہ حائضہ اگر رمضان میں دن کے وقت پاک ہو جائے تو اس کو کھانا نہ کھانا چاہیے روزے داروں سے مشابہت اختیار کرنے کے لیے اور اس مہینہ کی عزت وحرمت کی وجہ سے اور جیسے کہ صوم عاشوراء کے متعلق حدیث مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تھا:

اصمتم یومکم هذا قالوا: لا قال فأتموا بقية يومكم. (۱)

کیا تم نے اس دن کا روزہ رکھا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: باقی ماندہ دن کو روزے دار کی طرح پورا کرو (اس لیے ابتدائے اسلام میں صوم عاشوراء فرض تھا)۔

لیکن نمازیوں سے مشابہت اختیار کرنی فرض یا واجب نہیں صرف بہتر ہے۔ اور بعد میں اس نماز کو قضاء کرلے۔

---

(۱) (نسائی كتاب الصيام ۲۲۸۱، ابوداؤد كتاب الصوم ۲۰۹۱، ابن ماجة كتاب الصيام ۱۷۲۵، مسند احمد ۲۲۳۷۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مساجد کے احکام و مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ○ (۱)

اور بے شک مساجد اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

قرآن حکیم میں کئی مقامات پر مساجد کا ذکر آیا ہے جن میں سے خاص مقام مندرجہ ذیل ہیں:

سورۃ النور پارہ نمبر: ۱۸ آیت نمبر: ۳۶-۳۷

سورہ حج، پارہ نمبر: ۱۷، آیت نمبر: ۴۰

سورہ توبہ، پارہ نمبر: ۱۱، آیت نمبر: ۱۰۷ تا ۱۰، ۱۷، ۱۸

سورہ اعراف، پارہ نمبر: ۸، آیت نمبر: ۳۱

سورہ بقرہ، پارہ نمبر: ۱، آیت نمبر: ۱۱۴

سورہ جن، پارہ نمبر: ۲۹، آیت نمبر: ۱۸

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنائی اور لوگوں نے (ان) پر اعتراض کیے تو انہوں نے فرمایا: بے شک تم نے بہت اعتراض کیے ہیں اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مسجد بنائی (اس حدیث کے راوی) حضرت بکیر نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ عاصم نے

---

(۱) (الجن: ۱۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا: اور وہ مسجد بنانے سے اللہ کی رضا طلب کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کی مثل (مسجد) بنا دے گا۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔(۲)

مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح مسجد میں گیا یا شام کو مسجد میں گیا، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی تیار کرے گا۔(۳)

مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز ہے اور اس کا قبائل (محلّہ) کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازیں ہیں اور اس کا جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازیں ہیں اور اس کا مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازیں ہیں اور اس کا میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا (بھی) پچاس ہزار نمازیں ہیں اور اس کا مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازیں ہیں۔(٤)

---

(۱) (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: من بنی مسجدا)

(۲) (مسلم، کتاب المساجد، باب: فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح)

(۳) (بخاری، کتاب الاذان، باب: فضل من غدا الی المسجد وعن راح)

(٤) (سنن ابن ماجہ، باب: ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت

اسید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔

فرض نماز کے علاوہ (سنتیں، نوافل وغیرہ) اپنے گھروں میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے

عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری گھر کی نماز افضل ہے یا مسجد کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ میرا مکان مسجد کے اس قدر قریب ہے تب بھی میں گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر سمجھتا ہوں سوائے فرض نماز کے۔(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ لے تو وہ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھر پڑھنے کے لیے بھی رکھ لے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی نمازوں کی وجہ سے اس کے گھر میں بہتری پیدا کر دے گا۔(۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کچھ نمازیں گھر میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔(۳)

---

(۱) (ابن ماجة، باب: ما جاء في التطوع في البيت)

(۲) (مسلم، كتاب الصلاة المسافرين، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته)

(۳) (مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تحیۃ المسجد

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔(۱)

خطبہ جمعہ کے دوران تحیۃ المسجد کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے، نہ بات چیت یہاں تک کہ امام (خطبہ سے) فارغ ہو جائے۔(۲)

کچا لہسن، پیاز کھا کر مسجد جانے کا حکم

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا لہسن پیاز کا۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اور ان سب سے زیادہ تیز لہسن ہے۔ کیا آپ اس کو حرام کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ اس کو جو کھاوے وہ اس مسجد میں نہ آوے جب تک بو اس کی منہ سے جاتی نہ رہے۔(۳)

مسجد میں تھوکنے کا حکم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے میں نے امت کے اچھے اعمال میں راستہ میں ایذا دینے والی چیز کا ہٹانا دیکھا اور برے اعمال میں مسجد میں وہ تھوک دیکھا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔(٤)

---

(۱) (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین)

(۲) (طبرانی معجم کبیر، مجمع الزوائد ج۲ ص۱۸٤)

(۳) (ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، باب: فی کل الثوم)

(٤) (مسلم، کتاب المساجد، باب: النهی عن البصاق فی المسجد فی الصلاۃ وغیرها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔(۱)

تشریح:

اگر مسجد کچے فرش کی ہو جیسے کسی چھوٹے گاؤں میں ہوتی ہیں اور وہاں بلغم کو مٹی کے نیچے دبا دیا جائے تو وہ اس حدیث کے مطابق ہے اور جہاں مسجد پختہ سیمنٹ یا مزائل یا ٹائلز کا فرش ہو اور اس پر دریاں اور قالین بچھے ہوئے ہوں تو وہاں پر اگر بے اختیار بلغم وغیرہ آ جائے تو اس کو رومال یا کپڑے کے پلو میں لپیٹ کر رکھ لے اور بعد میں اس کپڑے کو صاف کر کے دھو لے۔

مسجد میں سونا

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت مسجد میں سو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلایا اور فرمایا: تم مجھے مسجد میں سوتے نظر آ رہے ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری آنکھ لگ گئی۔(۲)

مسجد میں خرید و فروخت کرنا اور گم شدہ چیز کا اعلان کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو یہ کہو کہ خدا تمہاری تجارت میں فائدہ نہ دے اور

---

(۱) (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: کفارۃ البزاق فی المسجد)

(۲) (سنن دارمی، باب: النوم فی المسجد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جب تم کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ چیز واپس نہ کرے۔(۱)

مسجد میں جانے اور ان میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے گرد کچھ مکانات خالی ہوئے (کرایہ وغیرہ کے لیے) تو بنوسلمہ نے وہاں منتقل ہونا چاہا یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں یارسول اللہ! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبار) فرمایا: اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے نقشِ قدم لکھے جاتے ہیں۔ اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے نقشِ قدم لکھے جاتے ہیں۔(۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے حج کرنے کو نکلے۔ احرام باندھے ہوئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے، اس کے لیے تکلیف اٹھائے اس کو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ میں کوئی برا کام نہ ہو تو وہ لکھی جائے گی علیین میں۔(۳)

---

(۱) (سنن دارمی، باب: النهی عن استنشاد الضالة فی المسجد والشری والبیع)

(۲) (مسلم. کتاب المساجد، باب: فضل الصلاة المکتوبة فی جماعة وفضل انتظار الصلاة الخطا الی المساجد وفضل المشی الیها)

(۳) (سنن ابوداؤد، باب: ما جاء فی فضل المشی الی الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے کیوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص صرف نماز پڑھنے کے لیے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے تو مسجد میں پہنچنے تک اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہ جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز میں شمار کیا جاتا ہے اور فرشتے تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے جب تک وہ شخص وضو توڑ کر فرشتوں کو ایذا نہ دے، فرشتے کہتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر رحم فرما، یا اللہ اس کو بخش دے، یا اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔(۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاریکیوں میں مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری سنائی جاتی ہے۔(۲)

مسجد میں خوشبو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں تعمیر کرنے، انہوں صاف رکھنے اور ان میں خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔(۳)

---

(۱) (مسلم، کتاب المساجد، باب: فضل الصلاۃ المکتوبۃ)

(۲) (ابن ماجۃ، باب: المشی الی الصلاۃ)

(۳) (ابن ماجۃ، باب: تطہیر المساجد وتطیبھا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سات خوش نصیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا اور کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔

① ...... امام عادل

② ...... وہ شخص جو اپنے رب کی عبادت میں جوان ہوا۔

③ ...... وہ شخص جس کا دل مساجد میں معلق رہے۔

④ ...... وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھیں اسی کی محبت میں جمع ہوں اور اسی میں جدا ہوں۔

⑤ ...... وہ شخص جس کو کوئی خوب صورت اور اقتدار والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ شخص کہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

⑥ ...... وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے حتی کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

⑦ ...... جو شخص تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہیں۔ (۱)

قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبرستان اور حمام کے سوا تمام زمین مسجد ہے۔ (۲)

---

(۱) (بخاری، کتاب الاذان، باب: من جلس فی المسجد)

(۲) (ابن ماجة، باب: المواضع التی تکرہ فیها الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

محلّہ کی مسجد میں جماعت ثانیہ کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو ایک نماز میں شریک نہ پایا تو فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور خود میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آئے اور ان کے متعلق حکم دوں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر کے ان کے گھروں کو جلا دیں۔ الخ (۱)

حضرت ابو عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ اپنے والد حضرت ابو بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نواحی مدینہ سے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں کو اکٹھا کر کے انہیں نماز پڑھائی۔ (۲)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک نماز کے بعد اس جیسی دوسری نماز نہ پڑھی جائے۔ (۳)

حضرت خرشہ بن حر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز کے بعد پھر اسی جیسی نماز کو مکروہ جانتے تھے۔ (٤)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں آتے (اور اتفاق

---

(۱) (مسلم، کتاب المساجد، باب: فضل صلاۃ الجماعۃ)

(۲) (معجم طبرانی اوسط ج٥ ص٣٠٤ و ج٧ ص٤٢٠)

(۳) (فتح القدیر ج١ ص٣٩٩)

(٤) (شرح معانی الآثار ج١ ص٢٢٣)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے)نماز ہو چکی ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکیلے اکیلے نماز پڑھتے تھے۔(۱)

عورتوں کا مسجد میں جانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے اس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتے جو انہوں نے اب ایجاد کیا ہے تو ان کو (مسجد میں آنے سے)منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا۔ یحیٰی کہتے ہیں میں نے عمرہؒ سے پوچھا کیا ان کو منع کر دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں!(۲)

ابوعمر شیبانیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جس عورت نے اپنے گھر میں نماز پڑھی اس سے افضل کسی عورت نے نماز نہیں پڑھی ماسوا اس عورت کے جس نے مسجد حرام میں نماز پڑھی یا وہ بوڑھی عورت جس نے اپنے پرانے موزوں میں نماز پڑھی ہو۔(۳)

سعید بن جبیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت نے مسجد میں جمعہ پڑھنے کے متعلق سوال کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا کوٹھری میں نماز پڑھنا تمہارے گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور تمہارا گھر میں نماز پڑھنا تمہارے حجرہ میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا حجرہ میں نماز پڑھنا تمہارا محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(٤)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۲۲۳)

(۲) (بخاری، باب: انتظار الناس قیام الإمام العالم)

(۳) (المعجم الکبیر طبرانی ج۸ حدیث نمبر ۹٤۷۱)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبة حدیث نمبر: ۷٦۹۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو کنکر مار رہے تھے جو جمعہ کے دن مسجد سے نکل رہیں تھیں۔(۱)

ام حمید بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے خاوند ہمیں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے محبت کرتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا گھروں میں نماز پڑھنا تمہارے حجروں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا حجروں میں نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۲)

مسجد میں دنیاوی بات چیت کرنا

حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آجائے گا کہ ان کی بات چیت دنیاوی معاملات کی مساجد میں ہوگی بس تم ایسے لوگوں سے نشست و برخواست نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی ضرورت نہیں۔(۳)

مسجد میں آواز بلند کر کے باتیں کرنا

حضرت امام مالک نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ساتھ ایک چبوترہ بنوایا تھا۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ۷۶۹۹)

(۲) (مسند احمد ج٦ ص۳۷۱. و صحیح ابن خزیمة حدیث نمبر ۱٦۸۹. و صحیح ابن حبان ۲۲۱۷. والمعجم الکبیر طبرانی ج۲۵ ص۳۵٦. و مصنف ابن ابی شیبة حدیث نمبر ۷۷۰۲)

(۳) (زجاجة المصابیح ج ص۲۱٤ بحواله بیهقی فی شعب الإیمان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس کو بطیحاء کہتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ جو شخص گپ شپ لگانا چاہتا ہے یا شعر گوئی یا اپنی آواز بلند کرنا چاہتا ہے تو وہ اس چبوترے پر چلا جائے۔ (مسجد میں ایسا نہ کرے) (۱)

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر داخل کرنا چاہیے اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالنا چاہیے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دایاں پاؤں ہی پہلے داخل کرتے تھے اور مسجد سے نکلتے تھے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالتے تھے۔ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت میں سے یہ ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو دائیں پیر داخل کرو اور جب تم مسجد سے نکلو تو بائیں پیر باہر نکالو۔ (۳)

مسجد میں داخل اور نکلنے کی دعا

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

(اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

---

(۱) (مؤطا امام مالك باب: جامع الصلاة)

(۲) (بخاری، باب التيمن في دخول المسجد وغيره)

(۳) (مستدرك حاكم ج۱ ص۲۱۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور جب مسجد سے باہر آئے تو کہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (۱)

(اے اللہ! میں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)

اوقاتِ نماز

دنیا میں ہر کام اپنے اپنے وقت پر انجام پا رہا ہے سورج اپنے وقت پر طلوع وغروب ہوتا ہے۔ موسم اپنے اپنے وقت پر آتے اور رخصت ہوتے ہیں۔ اسی طرح شریعت اسلامیہ نے نمازوں کے لیے بھی خاص خاص اوقات کی تعیین کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○ (۲)

بے شک نماز ایمان والوں پر وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچوں نمازوں کے اوقات مقرر کر دیے ہیں اور مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان اوقات میں نماز ادا کریں۔

فجر کا وقت:

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

ظہر کا وقت:

زوال آفتاب سے اشیاء کا سایہ دوگنا ہونے تک رہتا ہے۔

---

(۱) (مسلم کتاب الصلاۃ المسافرین، باب: ما یقول اذا دخل المسجد)

(۲) (سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۰۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عصر کا وقت:

وقتِ ظہر کے اختتام سے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔

مغرب کا وقت:

غروبِ آفتاب سے غروبِ شفق ابیض تک رہتا ہے۔

عشاء کا وقت:

شفق ابیض کے غروب سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے۔

حدیث:

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اوقاتِ نماز کی بابت دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو دن کی نمازیں ہمارے ساتھ پڑھ۔ زوالِ آفتاب ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حکم سے اذان دی۔ پھر اقامت کہی، پھر ابھی سورج سفید ہی تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حکم سے عصر کی اذان و اقامت کہی، پھر غروبِ آفتاب پر مغرب کی اور غروبِ شفق پر عشاء کی نماز پڑھی۔

دوسرے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ظہر کو مؤخر کیا تا آنکہ موسم نسبتاً ٹھنڈا ہو گیا اور عصر کی نماز کو پہلے دن سے مؤخر کیا تاہم سورج ابھی بلند ہی تھا اور مغرب کی نماز غروبِ شفق سے پہلے پڑھی جب کہ عشاء کو رات کے تہائی حصہ تک مؤخر کیا اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر ادا فرمائی۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اوقاتِ نماز کی بابت پوچھنے والا کہاں ہے؟ سائل حاضر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان اوقات کے درمیان تمہاری نمازوں کا وقت ہے۔ (۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو فرض کیا ہے۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور ان کو پڑھا ان کے وقت پر اور رکوع وخشوع پوری طرح کیا تو اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو بخش دے اور چاہے تو عذاب دے دے۔ (۲)

فجر کا مسنون وقت

(ا) نمازوں کے مجموعی اوقات کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں کے مسنون ومستحب وقت کو بھی بیان کر دیا جائے۔

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے، اگر اس وقت کے دو حصے کیے جائیں تو اصلاح شریعت میں پہلا نصف حصہ غلس اور دوسرا اسفار کہلاتا ہے۔ اکثر وبیشتر نبی اکرم ﷺ اسفار میں نماز پڑھتے تھے۔ نیز آپ کا فرمان ہے کہ اسفار میں نماز پڑھنے کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔

عن رافع بن خديج قال قال رسول الله ﷺ اسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر. (حسن صحيح) (۳)

---

(۱) (مسلم، كتاب المساجد، باب: اوقات الصلاة الخمس)

(۲) (ابو داؤد، باب: المحافظة على الصلوات)

(۳) (ترمذی، ماجاء في الأسفار بالفجر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی نماز کو خوب روشنی ہونے پر (اسفار میں) پڑھو کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

نواب صدیق حسن خان اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

پس بدرستیکه اسفار به فجر بزرگ تر است برای فرد و ثواب شماز یرا که ثواب نماز بقدر ثواب جماعت است و جماعت در اسفار زیاده می باشد از تغلیس غالبًا (۱)

یہ صحیح ہے کہ فجر کی نماز اسفار کی حالت میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے چونکہ نماز کا ثواب جماعت کے ثواب کی مناسبت سے ہوتا ہے اور اسفار میں نماز پڑھنے سے عموماً شرکاء جماعت کی تعداد غلس میں نماز پڑھنے کی نسبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

(ب) اسلافِ امت کا عمل:

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابی برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے بھی عاصم بن عمرو بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے، صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔ (۲)

---

(۱) (مسك الختام شرح بلوغ المرام فارسی ج۱ ص۴۲)

(۲) (جائزة الشعوذی ترجمه جامع الترمذی ج۱ ص۱۵۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ظہر کا مسنون وقت

موسم سرما ہو تو زوال آفتاب کے بعد نمازِ ظہر کا جلد ادا کرنا مسنون جب کہ گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر مسنون ہے کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے۔

(ب) آنحضور ﷺ کا گرمیوں کا عمل:

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال أذن مؤذن النبی ﷺ الظهر فقال أبرد، أبرد، أو قال انتظر انتظر وقال شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة حتى رأينا فئ التلول. (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذنِ بارگاہِ رسالت نے ظہر کی اذان دینا چاہی تو ارشادِ نبوی ہوا، موسم کو ٹھنڈا ہونے دو، ٹھنڈا ہونے دو، یا فرمایا: مزید انتظار کرو، مزید انتظار کرو، چونکہ گرمی کی شدت جہنم کے اثرات میں سے ہے لہٰذا جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو موسم ٹھنڈا ہونے پر نماز پڑھا کرو (یونہی ہم نماز کو مؤخر کرتے رہے) تا آنکہ ہمیں ٹیلوں کے سائے بھی نظر آنے لگے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ أنه قال إن رسول الله ﷺ قال إذا اشتد الحر فأبردوا الصلاة فإن شدة الحر من فيح جهنم. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی زیادہ ہو

---

(۱) (بخاری، باب: ابراد الظهر فی شدة الحر)

(۲) (مسلم، استحباب الابرار وبالظهر فی شدة الحر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کے اثر سے ہے۔

نیز امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس موضوع کی روایات حضرت ابو سعید، حضرت ابوذر، حضرت ابن عمر، حضرت صفوان، حضرت ابو موسیٰ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی۔(۱)

(ج) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سردیوں کا عمل:

عن انس رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ صلى الظهر حين زالت الشمس. وهو احسن حديث في الباب. (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زوال آفتاب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله ﷺ إذا كان الحر ابرد بالصلاة وإذا كان البرد عجل. (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ گرمیوں میں نماز تاخیر سے اور سردیوں میں جلدی پڑھتے۔

عصر کا مسنون وقت

جب ہر چیز کا سایہ (اصل سایہ کے علاوہ) دوگنا ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا

---

(۱) (ترمذی: تاخیر الظهر)

(۲) (ترمذی: ما جاء في تعجيل ظهر)

(۳) (نسائی، تعجيل الظهر في البرد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے لیکن جب آفتاب بہت نیچا اور زرد ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔

عن علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول الله ﷺ المدینة فكان يؤخر العصر ما دامت الشمس بيضاء نقية. (١)

حضرت علی بن شیبان کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ عصر کی نماز کو مؤخر فرماتے جب کہ سورج سفید اور صاف رہتا۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه اصل الظهر إذا كان ظلك مثلك والعصر إذا كان ظلك مثليك ...... الحديث. (٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیرا سایہ تیرے برابر ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ اور سایہ دوگنا ہو جائے تو عصر کی نماز پڑھ۔

مغرب کا مسنون وقت

آفتاب غروب ہوتے ہی نماز مغرب کی ادائیگی مسنون ہے اور بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔

عن سلمة رضی الله عنه قال: كنا نصلي مع النبي ﷺ المغرب إذا توارت بالحجاب. (٣)

---

(١) (ابو داؤد وقت صلاة العصر)

(٢) (مؤطا مالك وفوت الصلاة)

(٣) (بخاری، وقت المغرب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج چھپتے ہی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

عشاء کا مسنون وقت

تقریباً ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے اسی وقت میں رہتے ہوئے جس قدر زیادہ تاخیر ہو وہ مسنون ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لولا أن أشق على أمتى لأمرتهم أن يؤخروا العشاء إلى ثلث الليل أو نصفه. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ضرور حکم دیتا کہ نماز عشاء کو رات کے ایک تہائی یا نصف حصہ تک مؤخر کیا کریں۔

اوقاتِ مکروہہ

مندرجہ ذیل اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

① ...... فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک نوافل پڑھنا مکروہ ہیں البتہ فوت شدہ فرض نماز کی قضاء پڑھ سکتے ہیں۔

② ...... طلوع آفتاب سے اس کے بلند ہونے تک (یہ تقریباً بیس منٹ کا وقت ہے، اس دوران نوافل پڑھنا مکروہ ہے، حتیٰ کہ فرض نماز کی قضاء بھی جائز نہیں۔)

---

(۱) (ترمذی، تاخیر صلاۃ العشاء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

③......زوال کے وقت بھی نوافل وفرائض پڑھنا مکروہ ہے۔

④......عصر کی نماز کے بعد سے دھوپ کے زرد ہونے تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

⑤......دھوپ زرد ہونے کے بعد سے غروب آفتاب تک نوافل وفرائض پڑھنا مکروہ ہے۔

عن عمرو بن عبسة السلمي وفيه فقلت يا نبي الله أخبرني عما علمك الله واجهله أخبرني عن الصلاة قال صل صلاة الصبح ثم أقصر عن الصلاة حتى تطلع الشمس حتى ترتفع فإنها تطلع حين طلع بين قرني شيطان، وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فإن الصلاة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم أقصر عن الصلاة فإن حينئذ تسجر جهنم، فإذا أقبل الفئ فصل فإن الصلاة مشهودة محضورة حتى تصل العصر ثم أقصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فإنها تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد بها الكفار. (١)

حضرت عمر سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایسی چیز بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی ہو اور مجھے معلوم نہ ہو۔ خاص طور پر نماز کے متعلق بتلایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز پڑھ کر کوئی اور نماز پڑھنے سے رکے رہو تا آنکہ آفتاب طلوع ہو کر بلند ہو جائے۔ چونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔

---

(١) (مسلم الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جب سورج کچھ بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھو، چونکہ ہر نماز بارگاہِ الٰہی میں پیش کی جاتی ہے البتہ جب نیزہ بے سایہ ہو جائے (زوال کے وقت) تو نماز نہ پڑھو، چونکہ یہ جہنم کو دہکانے کا وقت ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو پھر نماز پڑھو چونکہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جاتی ہے۔ جب عصر کی نماز پڑھ چکو تو پھر دوسری نماز سے رک جاؤ تا آنکہ سورج ڈوب جائے چونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: لا صلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلاۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس. (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک اور کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک اور کوئی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

اذان واقامت کا بیان

اذان کی فضیلت واہمیت:

عن طلحة بن يحيى عن عمه قال كنت عند معاوية بن أبي سفيان رضی اللہ عنہ فجاءه المؤذن يدعوه إلى الصلاة فقال معاوية سمعت رسول الله ﷺ يقول المؤذنون أطول الناس أعناقًا يوم القيامة. (۲)

---

(۱) (بخاری، لایتحری الصلاۃ قبل الغروب)

(۲) (مسلم، باب: فضل الأذان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت طلحہ کے چچا کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ مؤذن نے آ کر نماز کی اطلاع دی تو حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے لمبی ہوں گی۔

تاریخ اذان:

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ نماز کی اطلاع کے لیے کون سا طریقہ عمل میں لایا جائے؟ اس دور کے وسائل کے مطابق بعض نے یہ رائے دی کہ "جب نماز کا وقت آئے تو پہاڑ کی چوٹی پر آگ جلا دی جائے، یہ دیکھ کر ہم سب جمع ہو جایا کریں گے" بعض نے کہا کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر یا گلیوں میں گھوم کر کوئی بلند آواز شخص نماز کا اعلان کرے، بعض نے ناقوس کی آواز پر جمع ہونے کا مشورہ دیا۔

ایک رات حضرت عبداللہ بن زیدؓ اور بعض دیگر حضرات صحابہؓ کو خواب میں اذان کا منظر دکھایا گیا۔ انہوں نے آ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، آپ نے اس طریقہ کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اسی نہج پر اذان دینے کا حکم دیا۔

قرآن کریم نے طریق کار کے من جانب اللہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

ارشاد ربانی ہے:

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ (۱)

---

(۱) (سورۃ المائدۃ: ۵۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور جب تم لوگوں کو نماز کی طرف بلاتے ہو تو یہ لوگ (اس آواز پر لبیک کہنے کی بجائے) اس کو ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

کلماتِ اذان

اذان کے یہ کلمات جو خواب میں بتائے گئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر و متعین ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کے پسندیدہ ہیں۔ آپ کی حیات طیبہ میں یہی اذان حرمین شریفین کی فضاؤں میں گونجتی رہی۔ حضرات صحابہؓ و تابعینؒ و اسلاف امت کا مسلسل عمل گواہ ہے کہ انہوں نے اسی اذان کو اپنائے رکھا اور اس میں اپنی طرف سے کوئی ترمیم و اضافہ نہ کیا۔

مسنون اذان کے کلمات

الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا الـه الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلاة، حی علی الصلاة، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، الله اکبر، الله اکبر، لا إله الا لله.

عن عبدالله بن زید قال لما امر رسول الله ﷺ بالناقوس یعمل لیضرب للناس جمع الصلاة، طاف بی وأنا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یده فقلت یا عبدالله، اتبیع الناقوس؟ قال و ما تصنع به؟ فقلت ندعو به الی الصلاة، قال افلا ادلك علی ما هو خیر من ذلك؟ فقلت بلی! قال:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقال: تقول الله اکبر الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لا الٰه الا الله، اشهد ان لا الٰه الا لله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، الله اکبر، الله اکبر، لا الٰه الا الله. (۱)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تاکہ ناقوس بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو ناقوس اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے کہا یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا کہ تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا: اس سے نماز کے لیے لوگوں کو جمع کریں گے۔ اس نے کہا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا ضرور! اس نے کہا: اچھا تو پھر تم یہ کہا کرو۔ (ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے (۴ دفعہ) میں (صدق دل) سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے قابل نہیں (۲ دفعہ) میں (صدق دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں (۲ دفعہ) نماز کے لیے آؤ (۲ دفعہ) کامیابی کی طرف آؤ (۲ دفعہ) اللہ سب سے بڑا ہے (۲ دفعہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت لائق نہیں ہے۔ (ا دفعہ)

فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو دفعہ الصلاۃ خیر من النوم کہنا چاہیے

عن ابی محذورۃ وفیہ، قال رسول الله ﷺ فإن كان صلاة الصبح

(۱) (ابوداؤد، باب: کیف الأذان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قلت الصلاة خير من النوم، الصلاة خير من النوم. (الحديث) (١)

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر صبح کی نماز کا وقت ہو تو دو دفعہ

الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم

کہنے چاہیے۔

عن انس رضی اللہ عنہ أنه قال من السنة إذا قال المؤذن في الفجر حي على الفلاح قال الصلاة خير من النوم. (٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسنون یہ ہے کہ فجر کی اذان میں مؤذن جب حی علی الفلاح کہہ لے تو الصلاة خير من النوم کہے۔

اذان کا جواب دینا

اذان کے آداب کا تقاضا ہے کہ اس دوران اِدھر اُدھر کی بات چیت نہ کرے بلکہ کلمات اذان پر غور کرے اور مؤذن کے ساتھ ساتھ یہ کلمات دہراتا جائے۔

عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن. (٣)

---

(١) (ابوداؤد كيف الأذان

(٢) (بيهقي: التثويب في اذان الصبح)

(٣) (مسلم، استحباب القول مثل قول المؤذن. و بخاري ما يقول إذا سمع المنادي)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔

اذان کے بعد دعا

عن جابر بن عبدالله أن رسول الله ﷺ قال: من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودًا الذى وعدته حلت له شفاعتى. (١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔

دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ

"اے اللہ اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

اقامت کا بیان

اقامت کے مسنون کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(١) (بخاری، الدعاء عند النداء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

موذن رسول ﷺ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا عمل:

عن ابی محیریز أنه سمع أبا محذورة يقول علمني رسول الله ﷺ الاقامة سبع عشرة كلمة. (۱)

ابن محیریز نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے تھے۔

واضح رہے کہ ترمذی نے حضرت ابومحذورہ سے جو مرفوع روایت نقل کی ہے اس میں بھی سترہ کلمات اقامت کا ذکر ہے۔ امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

موذن رسول ﷺ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بھی عمل یہی تھا:

عن عبيد مولى سلمة بن الاكوع أن سلمة بن الاكوع كان يثنى الاقامة. (۲)

حضرت عبید فرماتے ہیں کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ اقامت کے دوہرے کلمات کہا کرتے تھے (یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ سے اللہ اکبر تک کے تمام کلمات دو دفعہ کہا کرتے تھے)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری عمل:

عن الأسود بن يزيد أن بلالا كان يثنى الأذان ويثنى الإقامة. (۳)

---

(۱) (طحاوی، الاقامة كيف هي)

(۲) (طحاوی الاقامة كيف هي)

(۳) (مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلوٰة ج۱ ص۴۶۲ باب بدء الأذان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان واقامت کے کلمات دو دو دفعہ کہا کرتے تھے۔

اقامت کا جواب دینا

عن أبی أمامة رضی اللہ عنہ أن بلالاً أخذ فی الإقامة فلما أن قال قد قامت الصلاة قال النبی ﷺ أقامها الله وأدامها وقال فی سائر الإقامة كنحو حديث عمر رضی اللہ عنہ فی الأذان. (۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی جب وہ قد قامت الصلاة پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: "أقامها الله وأدامها" اور باقی اقامت کا جواب اذان کی طرح دیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہوا۔

اذان واقامت کے متعلق مسائل

مسئلہ ہر فرض نماز کے وقت اذان دینا:

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے، آپ ﷺ بہت نرم دل مہربان تھے۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا ہمیں اپنے گھر والوں کی یاد آرہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر لوٹ جاؤ اور ان میں رہو، ان کو تعلیم دو اور نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سے بڑا ہو

---

(۱) (ابوداؤد، ما يقول إذا سمع الإقامة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وہ نماز پڑھائے۔(۱)

اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا

عمار بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور فرمایا: اس سے تمہاری آواز زیادہ بلند ہوگی۔(۲)

حی علی الصلاۃ کہتے وقت منہ دائیں طرف پھیریں اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا پس میں (بھی) اذان میں حضرت بلالؓ کی موافقت میں منہ اِدھر اُدھر (دائیں بائیں) کرتا تھا۔(۳)

مؤذن وہ مقرر کرو جو بلند آواز والا ہو

عبداللہ بن زیدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: صبح کو آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپ نے یہ خواب سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلالؓ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھاؤ ان کو جو

(۱) (بخاری، کتاب الأذان، باب: من قال لیؤذن فی السفر مؤذن واحد)

(۲) (سنن ابن ماجة، باب: السنة فی الأذان)

(۳) (بخاری، کتاب الأذان، باب: هل یتبع المؤذن فاه هاهنا هاهنا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں۔ الحدیث الخ (۱)

اذان واقامت کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کرنا چاہیے سوائے مغرب کی اذان کے

مسئلہ:

اذان ٹھہر ٹھہر کر دینی چاہیے اور تکبیر جلدی جلدی کہنی چاہیے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو اے بلال! جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے، اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان و تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور جس نے قضائے حاجت کرنی ہو وہ اس سے فارغ ہو جائے اور جب تک مجھے دیکھ نہ لو اس وقت تک کھڑے نہ ہو۔ (۲)

دوڑ کر جماعت کے ساتھ ملنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت کو سنو تو نماز کی طرف چل کر آؤ اور تم پر سکون اور وقار لازم ہے اور تم دوڑ نا مت پس جو نماز تم کو مل جائے اس کو پڑھ لو اور جو نماز تم سے فوت ہو جائے اس کو بعد میں پورا کر لو۔ (۳)

---

(۱) (ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب: ماجاء بدء الأذان)

(۲) (ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب: ما جاء فی الترسل فی الأذان)

(۳) (بخاری، کتاب الأذان، باب: لا یسعی إلی الصلاۃ ولیأت بالسکینۃ والوقار)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا

حضرت ابوالشعثاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عصر کی اذان ہو چکی تھی ایک شخص مسجد سے نکلا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے۔(۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان کے وقت مسجد میں ہو پھر وہ کسی کام سے مسجد سے باہر نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ شخص منافق ہوگا۔(۲)

جو لوگ گھر میں نماز پڑھتے ہیں ان کے لیے محلّہ کی مسجد کی اذان کافی ہے

حضرت عکرمہ کہتے ہیں جب اپنے گھر نماز پڑھو تو پھر محلے کی اذان تمہارے لیے کافی ہے۔(۳)

---

(۱) (ترمذی، باب: ما جاء فی کراھیة الخروج من المسجد بعد الأذان)

(۲) (ابن ماجة، باب: إذا أذن وانت فی المسجد فلا تخرج)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبه ج۱ ص۲۲۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز شروع کرنے سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں، جن کو فقہاء اور محدثین شرائط نماز کہتے ہیں

①......بدن کا پاک ہونا۔

②......کپڑوں کا پاک ہونا۔

③......جگہ کا پاک ہونا۔

④......ستر کا چھپانا۔

⑤......نماز کا وقت ہونا۔

⑥......قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

⑦......نیت کرنا۔

ہر ایک کی دلیل الگ الگ ملاحظہ فرمائیں۔

①...... بدن کا پاک ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

پہلی آیت:

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (۱)

اور گندگی کو اپنے آپ سے دور کرو۔

---

(۱) (المدثر پ ۲۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دوسری آیت:

فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ○ (۱)

اور اس مسجد (قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو طہارت کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت والوں کو پسند کرتا ہے۔

تیسری آیت:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى○ (۲)

بیشک کامیاب ہوا وہ جس نے تزکیہ حاصل کیا اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

چوتھی آیت:

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (۳)

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈال دے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کر دے اور تاکہ تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

پانچویں آیت:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (٤)

اور اگر تم جنابت (کی حالت) میں ہو تو اچھی طرح طہارت حاصل کرو۔

---

(۱) (التوبة: پ۱۱، آیت نمبر: ۱۰۸)

(۲) (الاعلیٰ پ۳۰)

(۳) (المائدة: پ٦، آیت نمبر: ٦)

(٤) (المائدة: پ٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ا:

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ جب ابن عامرؓ بیمار ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے ابن عامر نے کہا: اے ابن عمر! کیا آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بغیر طہارت کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور مال حرام سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا اور تم بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو۔ (۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بلا وضو کسی شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔ (۲)

②...... کپڑوں کا پاک ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ (۳)

اپنے لباس اور کپڑوں کو پاک کرو۔

حدیث:

حضرت اسماء بنت بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

---

(۱) (مسلم، کتاب الطھارت، باب: وجوب الطھارة للصلاة)

(۲) (مسلم، کتاب الطھارة، باب: وجوب الطھارة للصلاة)

(۳) (المدثر پ۲۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آئی اور کہا کہ عورتوں کے کپڑوں کو جو حیض کا خون لگ جاتا ہے تو اسے کس طرح دور کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے رگڑ کر دور کیا جائے پھر پانی سے مل کر دھویا جائے پھر اس کے اوپر پانی چھڑکا جائے اس کے بعد اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔(۱)

③ ...... جگہ کا پاک ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ○ (۲)

اور ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھو طواف والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں (یعنی نماز پڑھنے والوں) کے لیے۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا پھر اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ پس لوگ اس کو ڈانٹنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب کے اوپر ایک ڈول ڈال دو یا فرمایا: ایک پانی کا ڈول ڈال

---

(۱) (بخاری کتاب الوضوء، باب: غسل الدم. و مسلم کتاب الطهارة، باب: نجاسة الدم و کیفیة غسله)

(۲) (البقرة پ۱، آیت نمبر: ۱۲۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دو کیوں کہ تم آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے اور مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔(۱)

حدیث نمبر۲:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا گھروں میں مسجد بنانے کا (یعنی نماز کے لیے جگہ مقرر کرنے کا) اور ان کو پاک صاف رکھنے کا اور معطر کرنے کا۔(۲)

④......ستر کا چھپانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (۳)

اے بنی آدم! زینت اختیار کرو نماز کے وقت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بغیر چادر کے بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔(٤)

⑤......نماز کا وقت ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

(۱) (بخاری کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد)

(۲) (ابو داؤد، باب: اتخاذ المساجد فی الدور)

(۳) (الاعراف پ۸ آیت ۳۱)

(٤) (ابن ماجة، باب: إذا حاضت الجارية لم تصل الا بخمار)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ (۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر نماز وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی ہے۔

حدیث:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو فرض کیا ہے۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور ان کو پڑھا ان کے وقت پر اور رکوع وخشوع پوری طرح کیا تو اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو بخش دے اور چاہے تو عذاب دے دے۔ (۲)

⑥ ...... قبلہ کی طرف منہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (۳)

اور جہاں بھی ہو تم پس اپنے چہرے بیت اللہ شریف کی طرف کرو۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ صبح کی نماز میں قبا میں تھے تو ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر آج رات قرآن

---

(۱) (النساء پ۵، آیت نمبر: ۱۰۳)

(۲) (ابو داؤد، باب: المحافظة على الصلوات)

(۳) (البقرة پ۲ آیت نمبر: ۱۴۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نازل ہوا ہے اور آپ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کریں پس تم بھی قبلہ کی طرف منہ کرلو اس وقت نمازیوں کے چہرے شام کی طرف تھے وہ فوراً کعبہ کی طرف پھر گئے۔(۱)

⑦......نیت کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ○ (۲)

اور ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت اخلاص کے ساتھ (جس میں نیت کا صحیح ہونا بھی ہے) ادا کریں حنیف ہو کر اور قائم کریں نماز اور ادا کریں زکوٰۃ اور یہی ہے نہایت صحیح اور درست دین۔

حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا مدار صرف نیتوں پر ہے۔ الخ الحدیث(۳)

---

(۱) (بخاری، کتاب الصلوٰت، باب: ما جاء فی القبلة ومن لا یریٰ الا عادة علیٰ من سها فصلی الی غیر القبلة)

(۲) (سورة البینة آیت۵ پ ۳۰)

(۳) (بخاری، کتاب الوحی حدیث نمبر۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رسول اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک

جب نماز پڑھنے لگو تو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاؤ، پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو، مثلاً یہ کہ فجر کی نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھتا ہوں" پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ، ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں۔ اس وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو، دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھو اور نظر سجدہ کی جگہ رہے۔ ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ سبحانك اللهم مکمل پڑھو، پھر اعوذ باللہ مکمل بسم اللہ مکمل پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو۔ پھر آہستہ سے آمین کہہ کر کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھو۔ لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو سبحانك اللهم مکمل پڑھ کر خاموش کھڑے رہو۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ، پیٹھ کو سیدھا رکھو اور انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع میں تین یا پانچ مرتبہ تسبیح پڑھو، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھے ہو جاؤ اور ربنا لک الحمد کہو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جاؤ، پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو۔ ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے، کہنیاں زمین پر مت بچھاؤ، سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہو، پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو، اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو۔ اگر امام کے پیچھے ہو تو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خاموش کھڑے رہو پھر اسی طرح رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کرو دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ، دایاں پاؤں کھڑا رہے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو۔ جب اشہد ان لا الٰہ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بڑی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی چھوٹی انگلی کو بند کر لو اور شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو لا الٰہ پر انگلی اٹھاؤ اور الا اللہ پر جھکا لو اور یہ حلقہ اخیر تک باندھے رکھو اگر دو رکعت والی نماز ہے تو تشہد ختم کر کے درود شریف پڑھو۔ پھر دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دو اور گر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے کے بجائے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری یا چوتھی رکعت پوری کر کے سلام پھیر دو۔

فرائض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنا ضروری نہیں۔ البتہ سنن ونوافل کی تیسری، چوتھی رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا ضروری ہے۔

اس اجمال کے بعد ذیل میں اہم نقاط کی تفصیل اور دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

نماز شروع کرتے وقت قبلہ رخ ہونا

حدیث:

ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو قبلہ رخ ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور پھر (تکبیر) اللہ اکبر کہتے۔(۱)

---

(۱) (ابن ماجة، باب: افتتاح الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے وقت تکبیر کہنا

روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا۔ الخ الحدیث (۱)

تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ دونوں ہاتھ اوپر تک بلند کرتے تھے۔ (۲)

ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کا رخ اور ہتھیلی قبلہ رخ رہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز شروع کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی ہتھیلی والے حصہ کو قبلہ رخ کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اس کے سامنے ہوتی ہے۔ (۳)

---

(۱) (ترمذی، ابواب الصلاة، باب: ماجاء فی تحریم الصلاة وتحلیلها)

(۲) (سنن دارمی، کتاب الصلاة، باب: رفع الیدین عند افتتاح الصلاة)

(۳) (بحواله طبرانی الاوسط کنز العمال عربی ج۷ ص۳۰۶. و کنز العمال اردو ج۷ ص۲۲۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا دے بالکل ملا کر نہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے تو اپنی انگلیوں کو پھیلا دیتے تھے۔(۱)

مرد کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھائے

حدیث نمبر ۱:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو جاتے۔(۲)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا افتتاح کیا تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے مقابل اٹھایا۔(۳)

---

(۱) (ترمذی، باب: فی نشر الاصابع عند التکبیر)

(۲) (الفتح الربانی، کتاب الصلاۃ، فصل منه فی حجة من لم یر الرفع الا عند تکبیرۃ الاحرام. مسند احمد ج٤ ص٣٠٢. ودار قطنی ج١ ص٢٩٤. و طحاوی ج١ ص١٣٥)

(۳) (الفتح الربانی، باب: رفع الیدین عند تکبیرۃ الاحرام وغیرها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو اس طرح سے کہ آپ کا ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ ٹھہر گیا اور تکبیر کہہ کر (سجدہ کے لیے) نیچے گئے تو آپ کے دونوں گھٹنوں نے ہاتھوں پر سبقت کی (یعنی زمین پر پہلے دونوں گھٹنے رکھے پھر دونوں ہاتھ رکھے)(۱)

حدیث نمبر۴:

عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اٹھاؤ اپنے ہاتھوں کو لیکن کانوں کے مخالف نہ کرنا پھر اللہ اکبر کہو۔(۲)

حدیث نمبر۵:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ نے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔(۳)

---

(۱) (سنن کبریٰ بیہقی ج۲ ص۹۹)

(۲) (معجم طبرانی کبیر ج۳ ص۲٤٦)

(۳) (نسائی، باب: موضع الابھامین عند الرفع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عورتیں اپنے ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائیں گی

حدیث نمبر ا:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ سکھایا تو فرمایا کہ اے وائل بن حجر! جب تم نماز شروع کرو تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں تک اٹھائے۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عطاء (تابعی) سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھائے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی چھاتیوں تک اٹھائے۔(۲)

حدیث نمبر ۳:

امام عبدالرزاق ابن جریج سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ کیا عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت نماز میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ اٹھائے جس طرح مرد حضرات اٹھاتے ہیں۔ اور انہوں نے اس بات کو جب اشارہ سے بتلایا تو اپنے ہاتھوں کو کافی پست کیا اور ان دونوں کو اپنے سے اچھی طرح ملایا اور

---

(۱) (معجم طبرانی کبیر ج۲۲ ص۱۸ حدیث نمبر ۱۷۴۹۷. و کنز العمال اردو ج۷ ص۲۲۱ حدیث نمبر ۱۹۶۴۰. و مجمع الزوائد ج۲ ص۱۰۳ کتاب الصلاۃ رقم ۲۵۹۴)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ ص۲۳۶ کتاب الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا کہ نماز میں عورت کا طریقہ مردوں کی طرح نہیں ہے۔(۱)

حدیث نمبر۴:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبدربہ بن سلیمان بن عمیر سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام درداء کو دیکھا کہ آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔(۲)

حدیث نمبر۵:

امام زہری نے فرمایا کہ عورت (نماز میں) اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی۔(۳)

تکبیر کے بعد ہاتھ کس طرح باندھے

حضرت قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے۔(٤)

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۱۳۷، حدیث نمبر: ٥٠٦٦، باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ورکوعها وسجودها، مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۷۰، کتاب الصلوٰة)

(۲) (جزء رفع الیدین حدیث نمبر۲۲ ص۷)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۷۰، کتاب الصلاة فی المرأة إذا افتتحت الصلاة الی این ترفع یدیها)

(٤) (ترمذی، باب: ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

حدیث نمبر۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلیوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھا جائے۔(۱)

حدیث نمبر۲:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں:

① ......روزہ کی افطار میں جلدی کرنا۔

② ......سحری میں تاخیر کرنا۔

③ ......دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نماز میں ناف کے نیچے رکھنا۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابومجلز سے سنا یا دریافت کیا کہ نمازی ہاتھ کس طرح رکھے تو انہوں نے کہا اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے اور اس کو ناف کے نیچے رکھے۔(۳)

---

(۱) (الفتح الربانی فی ترتیب مسند امام احمد شیبانی، باب: ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال. و مسند احمد ج۱ ص۱۱۰)

(۲) (الجوھر النقی علی البیھقی ج۲ ص۳۱، بحواله ابن حزم ج۲ ص۳۰)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۳۹۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔(۱)

حدیث نمبر۵:

حضرت ابراہیم نخعی نے کہا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔(۲)

حدیث نمبر۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین چیزیں انبیاءؑ کے اخلاق میں شامل ہیں۔ جلدی افطاری کرنا، دیر سے سحری کرنا اور نماز پڑھتے ہوئے ناف کے نیچے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔(۳)

تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ (٤)

اور تسبیح بیان کریں آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۳۹۰)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۳۹۰)

(۳) (مسند الامام زید باب الافطار)

(٤) (الطور: پ۲۷، آیت نمبر: ٤٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ثناء پڑھا کرو:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ(١)

اے اللہ! تو شریکوں سے پاک ہے بے عیب ہے تیری تعریف کرتا ہوں تیرے نام میں بڑی برکت ہے تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھتے تھے۔(٢)

ثناء کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ (٣)

پس جب تم قرآن پڑھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ پکڑو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے تھے۔(٤)

---

(١) (زاد المسیر فی علم التفسیر ج٨ ص٦٠ ابن الجوزی)

(٢) (ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب: ما یقول عند افتتاح الصلاۃ)

(٣) (سورۃ نحل پ١٤ آیت ٩٨)

(٤) (مصنف عبدالرزاق ج٢ ص٨٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعوذ کے بعد تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔(۱)

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو یہ سب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔(۲)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو سنا کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ رہا تھا تو انہوں نے کہا: اے بیٹے! یہ نئی بات ہے اور اپنے آپ کو بچاؤ نئی باتوں سے کیوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے نزدیک نئی بات سے بڑھ کر کوئی چیز مبغوض ہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے میں نے ان میں کسی کو نہیں سنا کہ وہ اس کو جہر سے کہتے ہوں تم بھی اس کو جہر سے نہ کہا کرو جب تم نماز پڑھتے ہو تو الحمد للہ سے جہر شروع کیا کرو۔(۳)

---

(۱) (دار قطنی ص۳۰۴)

(۲) (الفتح الربانی، باب: ما جاء فی البسملة عند قرأة الفاتحة)

(۳) (ترمذی، باب: ما جاء فی ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحیم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا حصہ نہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔(۱)

نماز میں سورۃ فاتحہ کا حکم

تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے:

① ......اگر نمازی امام ہے تو فجر، مغرب، عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھے اور ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ۔

② ......اگر نماز امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے تو خاموش رہے۔

③ ......اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو وہ بھی تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

ہر طرح کی تعریف کے لائق صرف اللہ ہے جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ قیام کے دن کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں تو ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا، جو تیرے غضب سے محفوظ رہے اور جو بھٹکے ہوئے نہیں۔

---

(۱) (بخاری، کتاب الاذان، باب: ما یقول بعد التکبیر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام کا قرأۃ کرنا

یعنی امام سورۃ فاتحہ پڑھے گا اور ساتھ دوسری سورت بھی ملائے گا

حدیث:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے تھے اور دوسری رکعت میں کم پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں آیت سناتے تھے۔

نمازِ عصر میں (بھی) سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آپ پہلی رکعت طویل پڑھتے تھے اور نمازِ فجر کی پہلی دو رکعت بھی طویل پڑھتے اور دوسری رکعت قصیر (مختصر) پڑھتے تھے۔(۱)

مقتدی امام کی قرأۃ کے وقت خاموش رہے کیوں کہ امام کی قرأۃ مقتدی کی قرأۃ ہے

تعلیماتِ قرآنیہ اور ارشاداتِ نبویہ کے مطالعہ سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ باجماعت نماز میں مقتدی کو سورہ فاتحہ اور زائد سورہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

دلیل نمبر ۱:

ارشادِ ربانی ہے:

---

(۱) (بخاری، باب: القرأۃ فی الظہر)

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ (۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(ا) ذیل میں اس آیت کی تفسیر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرات تابعین اور حضرات مفسرین ومحدثین رحمۃ اللہ علیہم کے حوالہ سے نقل کی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔(۲)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر امتِ اسلامیہ کا اجماع ہے۔

اجمع الناس علی ان هذا الاية فی الصلاة. (۳)

اس بات پر سبھی متفق ہیں کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام زید بن اسلمؒ اور ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ "كانوا يقرؤن خلف الإمام نزلت واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" (٤)

کہ بعض لوگ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے تو یہ حکم نازل ہو گیا کہ جب قرآن

---

(۱) (اعراف: ۲۰٤)

(۲) (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۸۱)

(۳) (المغنی ج۱ ص٤۹۰)

(٤) (المغنی ج۱ ص٤۹۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو۔

عن يُسَيْر بن جابر قال صلى ابن مسعود رضی اللہ عنہ فسمع ناسًا يقرؤن مع الإمام فلما انصرف قال اما آن لكم ان تفهموا اما آن لكم ان تعقلوا واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا كما امركم الله. (۱)

حضرت یسیر بن جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو انہوں نے محسوس کیا کہ بعض لوگ امام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ نماز کے بعد آپ نے ایسے لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو اس کے باوجود تم اس بات کو نہیں سمجھتے کیا اب بھی تمہارے سمجھنے کا وقت نہیں آیا۔

اس تفصیل سے یہ حقیقت بالکل واضح ہوگئی کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی لہٰذا جب امام قرآن پڑھ رہا ہو تو مقتدی خاموش رہیں۔

(ب) یہاں یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ اس آیت میں دو قسم کے حکم ہیں:

(۱) غور سے سنو (۲) خاموش رہو

ان دونوں پر عمل صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب مقتدی امام کے ساتھ سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ چاہے امام اونچی قرأت کر رہا ہو۔ یا آہستہ البتہ اتنا ضرور ہے کہ جو مقتدی جہری نمازوں میں امام کے ساتھ پڑھے گا اس نے مندرجہ بالا دونوں حکموں کی خلاف ورزی کی کہ نہ تو امام کی قرأت کو غور سے سنا اور نہ خاموش رہا اور جو مقتدی سری نمازوں میں امام کے ساتھ تو پڑھے گا اس نے دوسرے حکم کی مخالفت کی کہ خاموش

---

(۱) (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۸۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہیں رہا۔ اسی لیے مشہور مفسر امام ابوبکر جصاص اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

دلت الأية علی النهی عن القرأة خلف الإمام فيما يجهر به فهی دالّة علی النهی فيما يخفی لانه اوجب الاستماع والانصات عند قرأة القرآن ولم يشترط فيه حال الجهر من الإخفاء فإذا جهر فعلينا الاستماع والإنصات وإذا خفی فعلينا الإنصات بحكم اللفظ لعلمنا بانه قاری للقرآن. (۱)

اس آیت کی رو سے جس طرح جہری نمازوں میں مقتدی کو امام کے ساتھ پڑھنے سے روکا گیا ہے اسی طرح سری نمازوں میں بھی امام کے ساتھ پڑھنے سے روکا گیا ہے چونکہ تلاوت قرآن کے وقت اس کو سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے۔ اس میں جہری نماز کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ الغرض جب امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو تو ہم پر اس کا سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے اور جب وہ آہستہ پڑھ رہا ہو تو خاموش رہنا بہر حال ضروری ہے چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ امام قرآن پڑھ رہا ہے۔

(ج) اس آیت سے یہ نتائج معلوم ہوئے۔

یہ آیت قرآنیہ نماز میں فاتحہ خلف الامام کی بابت نازل ہوئی ہے۔

جب امام بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا ہو تو اس کو غور سے سننا اور خاموش رہنا چاہیے۔

جب امام آہستہ آواز سے قرآن پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو خاموش رہنا چاہیے۔

اس آیت میں خاموشی کا حکم ہے اور اس پر عمل اسی صورت میں ممکن ہے جب مقتدی

---

(۱) (احکام القرآن ج۳ ص۳۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خود نہ پڑھے۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اس شخص کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو نماز میں قرآن کو غور سے سنے اور خاموش رہے۔

جو مقتدی امام کے ساتھ قرأت کرتا ہے اس نے اس حکم پر عمل نہیں کیا۔

لہٰذا آج کل جو لوگ اپنی مسلکی مجبوریوں کی وجہ سے اس آیت پر عمل کرنے کی بجائے اس کی دور دراز خانہ ساز تاویلیں کرتے ہیں انہیں بھی چاہیے کہ وہ قرآن کریم کی اس آیت پر عمل کیا کریں۔

دلیل نمبر۲:

ارشاد ربانی ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗؕ (۱)

(اللہ کے نبی) آپ اس (قرآن) کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر اس کا بیان کرا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قوله لا تحرك به لسانك لتعجل به، قال كان رسول الله ﷺ يعالج من التنزيل شدة، وكان مما يحرك شفتيه ......

---

(۱) (القيامة: ۱۶. ۱۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فانزل اللّٰه تعالٰی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علینا جمعه و قرانه قال جمعه لك فی صدرك وتقرء ه فاذا قراناه قال فاستمع له ثم ان علینا بیانه ثم ان علینا ان تقرأه فکان رسول اللّٰه ﷺ بعد ذالك اذا اتاه جبریل استمع فاذا انطلق جبریل قرأه النبی ﷺ کما قرأه. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نزول قرآن کے وقت رسول اللہ ﷺ کو سخت مشقت ہوتی اور (حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ ساتھ پڑھنے کے لیے) آپ ﷺ ہونٹ ہلاتے ،تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کو جمع کر دینا اور پڑھوانا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ قرآن کو سینہ میں جمع کر دینا اور پڑھوانا جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ قرآن کو غور سے سنیں اور چپ رہیں پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے یعنی اس کا پڑھوانا، اس آیت کے نزول کے بعد آپ ﷺ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ ﷺ غور سے قران سنتے جب وہ واپس چلے جاتے تو پھر آپ پڑھتے جیسے حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا تھا۔

فاذا قرانا فاتبع قرانه جب ہم پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب ہم قرآن پڑھیں تو آپ اس کی اتباع کریں اور اس وقت خود نہ پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(۱) (بخاری، کتاب الوحی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے بھی وضاحت کر دی کہ اتباع سے مراد یہ ہے کہ غور سے سنیں۔ اسی لیے اس آیت کے نزول کے بعد آنحضور ﷺ قرآن کو غور سے سنتے اور تکمیل جبریل کے بعد خود پڑھتے۔

جب نماز سے باہر تلاوت قرآن کے موقع پر حکم الٰہی اور عمل نبوی بغور سننے اور خاموش رہنے کا ہے تو نماز کے دوران اس کا اہتمام اور بھی زیادہ ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ یہ خاصیت و ادب صرف قرآن کے لیے ہے۔ لہٰذا سورۃ فاتحہ اور زائد سورۃ کے علاوہ بقیہ تسبیحات و تکبیرات مقتدی کو بھی پڑھنی ہوں گی۔

دلیل نمبر ۳: مقتدی خاموش رہے:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو، جب وہ قعدہ میں ہو تو تم پہلے التحیات پڑھا کرو۔ (۱)

دلیل نمبر ۴:

صحیح مسلم میں یہ روایت کچھ تفصیل کے ساتھ آئی ہے ملاحظہ فرمائیں!

مسلم کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے امام اور مقتدی کی ذمہ داریوں کا تعین فرما دیا ہے۔ بعض میں تو امام اور مقتدی شریک ہیں جب کہ بعض میں شریک نہیں۔ لہٰذا حکم نبوی ﷺ کے مطابق امام اور مقتدی کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں مسلم شریف کی روایت بطریق حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

---

(۱) (ابن ماجة، باب: اذا قرأ الامام فانصتوا. و مسند امام احمد بن حنبل ج٤ ص٢٤٥. ومسند ابی عوانة ج٢ ص١٤٢. و نیل الاوطار ج٢ ص٢٣٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی موسیٰ قال ان رسول اللہ ﷺ خطبنا فبین لنا سنتنا و علمنا صلوتنا فقال إذا صلیتم فأقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم أحدکم فإذا کبر فکبروا وإذا قرأ فانصتوا وإذا قرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین یجبکم اللہ فإذا کبر و رکع فکبروا وارکعوا فإن الإمام یکبر قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ ﷺ فتلك بتلك وإذا قال سمع اللہ لمن حمدہٗ فقولوا اللهم ربنا لك الحمد یسمع اللہ لکم فإن اللہ تبارك و تعالیٰ قال علی لسان نبیه ﷺ سمع اللہ لمن حمده وإذا کبر فسجد فکبروا واسجدوا. (۱)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا ہمیں سنت سکھائی اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرلیا کرو۔ پھر تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ لے تو تم آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا اور جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو۔ واضح رہے کہ امام تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہے اور تم سے پہلے اٹھتا ہے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعائیں قبول کرے گا چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے یہ بتایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور جب امام تکبیر کہہ کر

---

(۱) (صحیح مسلم، التشهد فی الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام احمد، امام مسلم اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے صحیح قرار دیا ہے لہٰذا اس پر کسی طرح کا کلام اثر انداز نہیں ہوتا۔(۱)

☆...... صحیح مسلم شریف کی یہ حدیث فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ میں بالکل واضح ہے، چونکہ اس میں نماز باجماعت کی تصریح ہے۔

☆...... باجماعت نماز کے دوران امام اور مقتدی کے کاموں کا تعین کر دیا گیا ہے اور جہاں دونوں میں کچھ فرق ہے اس کی بھی وضاحت کر دی۔ مثلاً امام تکبیر تحریمہ کہے تو تم بھی تکبیر کہو وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو۔ وہ تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو۔

☆...... امام مقتدی کا متفرق کاموں کی وضاحت یوں کی کہ جب امام قرأت شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ سورۃ فاتحہ ختم کر کے ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، اس طرح جب امام سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔

☆...... اس حدیث مبارک کے الفاظ اور اسلوب میں غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ باجماعت نماز میں قرآن پڑھنا صرف امام کی ذمہ داری ہے چونکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے جب امام پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ۔ یہاں ایک طرف امام کو پڑھنے والا قرار دیا گیا ہے اور دوسری طرف مقتدیوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا مقتدی نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھے نہ ہی کوئی اور سورۃ پڑھے۔ نیز اس حدیث میں ارشاد

(۱) (رسائل دینیہ سلفیہ ص ۵٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے کہ جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو۔ یہاں بھی امام کو ہی پڑھنے والا قرار دیا گیا ہے۔

☆......اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کی تصریح وتعیین بھی موجود ہے' جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ، جب وہ غیر المغضوب علیھم ولاالضالین تک پہنچ جائے تو تم آمین کہو۔ اب ظاہر ہے کہ تکبیر کے بعد اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تک جو کچھ پڑھا گیا ہے یہ سورۃ فاتحہ ہی تو ہے اور اسی دوران مقتدیوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔

☆......الغرض حضور اکرم ﷺ کا حکم تو یہی ہے کہ جب امام پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ ہم اہلِ سنت و جماعت اسی پر عمل کرتے ہیں لیکن اس حدیث کے مقابلہ میں بعض حضرات کہتے ہیں کہ جب امام پڑھے تو تم بھی پڑھو۔ اب قارئین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کس کی بات ماننی چاہیے؟

دلیل نمبر ۵:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فانصتوا وإذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين وإذا ركع فاركعوا ...... (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس کی اقتدا یہ ہے کہ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ غیر المغضوب علیھم

---

(١) (سنن ابن ماجة، باب: إذا قرأ فانصتوا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق امام مسلم کا فیصلہ

فقال له ابو بكر فحديث ابي هريرة رضی اللہ عنہ فقال هو صحيح يعني فإذا قرأ فأنصتوا فقال هو عندي صحيح. (۱)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد ابو بکر نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی بابت پوچھا تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے یعنی جس میں ''وإذا قرأ فأنصتوا'' کا جملہ آیا ہے وہ میرے نزدیک صحیح ہے۔

☆......اس حدیث کی تشریح حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ والی سابقہ حدیث سے ملتی جلتی ہے۔

☆......اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ امام کا مقصد یہ ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اور اقتدا یہ ہے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ پڑھنے لگے تو خاموش ہو جاؤ، معلوم ہوا کہ امام کے پڑھتے وقت جو شخص خاموش نہیں ہوتا اس نے امام کی صحیح اقتدا نہیں کی۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص امام کی تکبیر کے وقت تکبیر نہ کہے، امام رکوع میں چلا جائے اور وہ کھڑا رہے تو ایسے شخص کی اقتدا کیوں کر صحیح ہوگی؟ ایسے ہی وہ شخص ہے جو امام کے پڑھنے کے وقت خاموش رہنے کی بجائے پڑھنے لگے۔

دلیل نمبر ٦:

عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال إذ قال القارئ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال من خلفه آمين، فوافق قوله أهل

---

(۱) (صحيح مسلم، التشهد في الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

السماء غفر له ما تقدم من ذنبه. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے اور اس کے مقتدی آمین کہیں تو جس کی آمین آسمان والوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆...... یہ حدیث نماز با جماعت کے بارے میں بالکل واضح ہے۔

☆...... اس حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے والے کا اطلاق صرف امام پر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ با جماعت نماز میں قرآن پڑھنا صرف امام کی ذمہ داری ہے۔ اور اگر امام و مقتدی سب کے ذمہ پڑھنا ہوتا تو امام کی تخصیص نہ کی جاتی۔

☆...... اس حدیث میں یہ بھی صراحت ہے کہ سورہ فاتحہ صرف امام پڑھے گا۔ اسی لیے فرمایا کہ جب قرآن پڑھنے والا (امام) غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو مقتدی آمین کہیں۔

دلیل نمبر ۷:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا أمن القارئ فأمنوا فإن الملائكة تؤمن. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، بے شک فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔

---

(۱) (صحیح مسلم، التسمیع والتأمین)

(۲) (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب: التأمین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

☆......گذشتہ حدیث کی طرح یہ حدیث بھی بڑی واضح ہے جو کہ نماز باجماعت کے بارے میں ہے اور اس میں بھی صرف امام کو پڑھنے والا قرار دیا گیا ہے گویا امام کے علاوہ باقی سب خاموش رہیں، البتہ جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں۔ اب اگر امام کی طرح مقتدی بھی پڑھنے لگ جائیں تو ان دونوں حدیثوں کی مخالفت لازم آئے گی۔

☆......الغرض صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ان دو حدیثوں سے بھی واضح ہو گیا کہ صرف امام ہی پڑھنے والا ہوتا ہے۔ مقتدی خاموش رہتے ہیں۔

دلیل نمبر ۸:

حالت رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے

جو شخص رکوع کی حالت میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اس کی وہ رکعت مکمل شمار ہوتی ہے حالانکہ اس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ یہ بڑی واضح اور صریح دلیل ہے۔ قرأت فاتحہ مقتدی پر فرض نہیں ہے۔ درج ذیل بخاری شریف کی روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ نیز جمہور اسلام امت کا مسلک بھی یہی ہے۔

عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ انہ انتھیٰ الی النبی ﷺ وھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذلک للنبی ﷺ فقال زادك الله حرصًا ولا تعد. (۱)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں تھے، تو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں شامل ہونے

---

(۱) (صحیح بخاری، إذا رکع دون الصف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے پہلے ہی رکوع کرلیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اس شوق کو بڑھائے آئندہ ایسا نہ کرنا (کہ صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی نماز شروع کردو)

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح بخاری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

عن الحسن عن الطبراني فقال أيكم صاحب هذا النفس قال خشيت أن تفوتني الركعة معك. (۱)

طبرانی نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ نماز کے بعد آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ کس نے ایسا کیا؟ تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے ایسا کیا تا کہ آپ کے ساتھ میری یہ رکعت فوت نہ ہو جائے۔

☆......اس روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے شوق کو سراہتے ہوئے انہیں دعا دی اور آئندہ صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی نماز شروع کرنے سے روکا۔

☆......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ جلدی سے رکوع میں شریک ہو گئے تا کہ یہ رکعت فوت نہ ہو جائے اور جب آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ گویا آنحضرت ﷺ نے بھی مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار ہوتی ہے۔

---

(۱) (فتح الباری، إذا ركع دون الصف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال:

مشہور محدث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اور حضرت ابوبکرہ و حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی یہی عمل نقل کیا ہے اور ان روایات کا عنوان قائم کرتے ہوئے یوں استدلال کیا ہے: "باب: من ركع دون الصف وفي ذلك دليل على ادراك الركعة ولولا ذلك لما تكلفوه." (۱)

یہ باب ان لوگوں کے بیان میں ہے جنہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اور یہ عمل دلیل ہے کہ اس سے ان کا مقصد اس رکعت کو حاصل کرنا تھا۔ ورنہ انہیں اس جدوجہد کی کیا ضرورت تھی؟

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس حدیث کی تائید

ذیل میں رکوع کی حالت میں شامل ہونے والے مقتدی کی بابت حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے آثار نقل کیے جاتے ہیں۔ یہ حضرات بھی اسی کے قائل ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے مقتدی کی وہ رکعت شمار ہوتی ہے۔

ان زيد بن ثابت وابن عمر كانا يفتيان الرجل إذا انتهى إلى القوم وهم ركوع أن يكبر تكبيرة وقد أدرك الركعة قالا وإن وجدهم سجود اسجد معهم ولم يعتد بذالك. (۲)

---

(۱) (سنن بیهقی ج۲ ص۹۰)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۲۷۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتویٰ دیا کرتے تھے کہ جو شخص جماعت کو رکوع کی حالت میں پائے وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو اس نے اس رکعت کو پا لیا، البتہ اگر وہ سجدہ کی حالت میں شریک ہو تو اس کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال من فاته الركوع فلا يعتد بالسجود. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا رکوع چھوٹ جائے اور وہ سجدہ میں شریک ہو تو اس کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

☆...... مندرجہ بالا روایات اس مسئلہ میں بالکل صریح ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار ہوتی ہے اور اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مقتدی پر سورہ فاتحہ ضروری نہیں ورنہ ایسے شخص کی رکعت کیونکر شمار ہو سکتی ہے جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی؟ مگر افسوس کہ ان صریح روایات کے باوجود بعض لوگ کہتے ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات رکوع میں شامل ہونے والے مقتدی کی بابت صراحت سے منقول ہیں جب کہ کسی ایک حدیث سے بھی اس صراحت کے ساتھ ثابت نہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی اس رکعت کا اعتبار نہیں۔

اس حدیث کے مطابق جمہور علماء امت کا مسلک

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ میں نواب صدیق حسن خان نے بدور الاھلة میں

---

(۱) (مصنف عبد الرزاق ج۲ ص۲۸۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود میں اور علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ جمہور علمائے امت کا مسلک یہی ہے کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار ہوگی۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حنبلی کا حوالہ

والمسبوق إذا لم يتسع وقت قيامه لقرأة الفاتحة فإنه يركع مع إمامه ولايتم الفاتحة باتفاق الائمة وإن كان فيه خلاف فهو شاذ. (١)

جماعت میں تاخیر سے شامل ہونے والے شخص کو سورہ فاتحہ پڑھنے کا وقت نہ ملے تو وہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے اور فاتحہ نہ پڑھے۔اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اور اس سلسلہ میں اختلاف کی حیثیت شذوذ کے مترادف ہے۔

نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں واعتداد لاحق بر کعتے که رکوعش دریافته مذهب جمهور است مگر جماعتے از اهل علم در آن خلاف کرده (بدور الأهلة.)

جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی پوری رکعت شمار ہوگی مگر بعض علماء اس کے مخالف ہیں۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی کا حوالہ

علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود میں لکھا ہے کہ علامہ شوکانی نے ابتداء نیل

(١) (مختصر فتاوٰی ابن تیمیة ص٥٩)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الاوطار میں یہی فرمایا ہے کہ رکوع میں شامل ہونے سے وہ رکعت شمار نہیں ہوتی لیکن بالآخر فتح الربانی فتاویٰ الشوکانی میں اس قول سے رجوع کیا اور جمہور کے مسلک کو راجح قرار دیا چونکہ اس کے دلائل موجود ہیں۔(۱)

الغرض بخاری شریف کی روایت، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ اور جمہور علمائے امت کے مسلک سے معلوم ہو گیا کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت شمار ہوتی ہے اور علامہ شوکانی نے بالآخر اسی مؤقف کو راجح قرار دیا ہے چونکہ یہ مؤقف دلائل کے اعتبار سے بہت مضبوط ہے اور یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مقتدی پر فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۹: مقتدی بالکل قرأت نہ کرے

عن عطاء بن يسار أنه أخبره أنه سأل زيد بن ثابت عن القرأة مع الإمام فقال لا قرأة مع الإمام في شيء. (۲)

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ امام کے ساتھ ساتھ مقتدی کو بھی قرأت کرنی چاہیے یا نہیں تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کسی نماز میں بھی مقتدی کو امام کے ساتھ قرأت نہیں کرنی چاہیے۔

☆......صحیح مسلم کی یہ روایت امام اور مقتدی کے مسئلہ میں بالکل واضح ہے۔

☆......اس حدیث میں مقتدی کو امام کے ساتھ پڑھنے سے صراحت سے روک دیا

---

(۱) (عون المعبود، الرجل يدرك الإمام ساجدا)

(۲) (صحيح مسلم، سجود التلاوة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گیا ہے۔

☆ ......فی شیء کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ امام کی موجودگی میں مقتدی کو کسی قسم کی قرأت نہیں کرنی چاہیے نہ تو سورہ فاتحہ اور نہ ہی کوئی اور سورۃ۔

☆ ......نیز شیء کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ سری و جہری ہر قسم کی نماز میں مقتدی کو امام کے پیچھے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

دلیل نمبر۱۰: امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے

عن نافع أن ابن عمر رضی اللہ عنہما كان إذا سئل هل يقرء خلف الإمام؟ قال إذا صلى أحدكم خلف الإمام فحسبه قرأة الإمام وإذا صلى وحدهٗ فليقرأ قال وكان عبدالله بن عمر لا يقرء خلف الإمام. (۱)

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جاتا کہ کیا مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے؟ تو آپ فرماتے کہ جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے۔ البتہ جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو پھر قرأت کرے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر۱۱:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أنه كان يقول من صلى وراء الإمام كفاه قرأة الإمام قال البيهقي هذا هو الصحيح عن ابن عمر رضی اللہ عنہما من قوله. (۲)

---

(۱) (مؤطا امام مالك، ترك القرء اة خلف الإمام)

(۲) (سنن بيهقي، من قال لا يقرأ خلف الإمام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول صحیح ہے۔

☆......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دونوں روایات میں باجماعت نماز کی صراحت موجود ہے۔

☆......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بالکل وضاحت سے بتادیا کہ امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے۔

☆......یہاں یہ بھی تصریح موجود ہے کہ صرف منفرد قرأت کرے گا۔

☆......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی کا مسلک و معمول بھی یہی تھا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورہ فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھنی چاہیے۔

دلیل نمبر ۱۲: امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے:

عن جابر رضی اللہ عنہ يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل إلا أن يكون وراء الإمام. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے ایک رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز صحیح نہیں ہوئی الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

☆......اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ کا مسئلہ بالکل واضح فرمادیا کہ منفرد ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھے گا۔

---

(۱) (ترمذی، ترك القرأة خلف الإمام. ومؤطا إمام مالك، باب: تجب قرأة فاتحة الكتاب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

☆......جو شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھے وہ سورۃ فاتحہ نہیں پڑھے گا۔

☆......اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کی تعیین بھی ہے اور نماز باجماعت کی تصریح بھی ہے لیکن پھر بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز باجماعت میں مقتدی سورۃ فاتحہ ضرور پڑھے؟

دلیل نمبر۱۳: مقتدی چاروں رکعات میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے:

عن إبراهيم أن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ لم يقرأ خلف الإمام لا في الركعتين الأولين ولا في غيرهما. (۱)

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کیا کرتے تھے نہ تو پہلی دو رکعتوں میں اور نہ ہی آخری دو رکعتوں میں۔

☆......اس روایت سے بھی صراحتاً معلوم ہو گیا کہ امام کے پیچھے چاروں رکعات میں مقتدی قرأت نہیں کرے گا۔

☆......قرأت کا لفظ سورۃ فاتحہ اور زائد سورۃ دونوں کو شامل ہے لہٰذا مقتدی نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھے گا نہ ہی کوئی اور سورۃ۔

جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جمہور علمائے امت کا مسلک

دلیل نمبر۱۴: امام ابن تیمیہ کا حوالہ

پہلے امام ابن تیمیہ کی تحقیق پیش کی جا رہی ہے جس میں انہوں نے قرآن وسنت کو بنیاد بنایا ہے۔

---

(۱) (جامع المسانيد ج۱ ص۳۱۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والأمر باستماع قرأة الإمام والإنصاف له مذكور في القرآن وفي السنة الصحيحة وهو اجماع الأمة فيما زاد على الفاتحة وهو قول جماهير السلف من الصحابة وغيرهم في الفاتحة وغيرها. (۱)

امام کی قرأت سننے اور خاموش رہنے کا حکم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد والی سورۃ کی بابت جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علمائے امت کا یہی مسلک ہے اور سورۃ فاتحہ کے بعد والی سورۃ کی قرأت کے وقت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے پر تو ساری امت کا اجماع ہے۔

خلاصہ کلام

گذشتہ تحقیق سے واضح ہو گیا کہ

۱......قرآنی نقطہ نظر سے مقتدی کو امام کی قرأت سننے اور خاموش رہنے کا حکم ہے۔

۲......امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا قرآن کریم سے ثابت نہیں ہے۔

۳...... جو مسئلہ قرآن کریم سے ثابت ہے وہ اس مسئلہ پر راجح ہے جو قرآن کریم سے ثابت نہیں ہے۔

۴......احادیث صحیحہ مرفوعہ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ قرآن پڑھنا امام کی ذمہ داری ہے اور مقتدی کے ذمہ خاموش رہنا ہے۔

۵......کسی صحیح مرفوع حدیث سے اس صراحت کے ساتھ یہ ثابت نہیں کہ با جماعت نماز میں مقتدی پر سورۃ فاتحہ پڑھنا لازم ہے۔

---

(۱) (رسائل دينية، تنوع العبادات ص ۵۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۶...... جو مسئلہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے وہ بہر حال اس مسئلہ پر راجح ہے جو کسی صحیح ومرفوع حدیث سے صراحتاً ثابت نہیں ہے۔

۷...... جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واضح ارشادات سے معلوم ہو گیا کہ مقتدی کو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

لہٰذا ہر شخص کو اپنی پوری نماز قرآن کریم کے واضح ارشادات پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن تعلیمات اور جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات کے مطابق پڑھنی چاہیے کہ اگر وہ منفرد ہے تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے لیکن اگر وہ مقتدی ہے تو سورۃ فاتحہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کے باوجود اگر کسی کا فرقہ وارانہ تعصب اور مسلکی وابستگی آڑے آئے تو خدارا اسے بالائے طاق رکھ دے۔

نوٹ:

آج کل کچھ لوگ فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ میں بہت مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہیں اور یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کے پاس امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں ہے لہٰذا اس مسئلہ کو قدرے تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

منفرد (اکیلا) آدمی جب نماز پڑھے تو قرأت کرے یعنی سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بھی ساتھ پڑھے

حدیث نمبر ۱:

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو اور قبلہ کی طرف رخ کرے تو تکبیر کہہ پھر فاتحہ پڑھ اور جو اللہ چاہے قرآن میں سے پڑھ۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز نہ ہوگی اس شخص کی جو سورۃ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے۔

سفیان نے کہا یہ حدیث اسی کے واسطے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔(۲)

اس حدیث کی تشریح کے لیے ہم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرات تابعین و محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی طرف رجوع کرتے ہیں چونکہ وہ آنحضور ﷺ کے مطلوبہ مفہوم و مراد کو بخوبی سمجھتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اکیلا نماز پڑھے، اس کے لیے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے لیکن اگر امام کے پیچھے ہو تو ضروری نہیں ہے، اسی لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور ایک عظیم محدث امام احمد نے بھی حضرت عبادہ والی اس حدیث کو منفرد پر ہی محمول کیا ہے جسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

معنى قول النبي ﷺ لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب إذا كان وحدهٗ، واحتج بحديث جابر حيث قال من صلى ركعة لم يقرء فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام قال احمد فهذا رجل من

---

(۱) (ابوداؤد، باب: صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود)

(۲) (سنن ابوداؤد، باب: ترك القراة في صلاته)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اصحاب النبی ﷺ تاول قول النبی ﷺ لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ان ھذا اذا کان وحدہٗ. (۱)

لا صلاۃ لمن یقرأ بفاتحۃ الکتاب کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو سورۃ فاتحہ کے بغیر اس کی نماز نہیں ہوگی اس کی دلیل حضرت جابر کی روایت ہے کہ جس نے ہر رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوگی۔ الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کا مفہوم وہ ہے جو ایک جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ نے سمجھا ہے کہ (لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب) والی حدیث منفرد کے بارے میں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور امام بخاری کے استاذ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت گذر چکی ہے کہ روایت منفرد کے بارے میں ہے۔

امام بخاری کے دوسرے استاذ سفیان کا قول پہلے حدیث کے ساتھ گذر چکا ہے کہ یہ حدیث اکیلے کے لیے ہے۔

---

(۱) (ترمذی، ترك القرأة خلف الإمام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آمین آہستہ کہنا سنت ہے

حضرت عطاء تابعی فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

امام بخاری نقل کرتے ہیں "وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ" اور عطاء نے کہا آمین دعا ہے۔(۱)

امام ابن منیر فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نقل کرتے ہیں:

قال ابن منير في ذكر مناسبة الباب بأن التامين دعاء وقال إن التأمين قائم مقام التلخيص بعد البسط فالداعي فصل المقاصد والمؤمن اتى بكلمة تشمل جميعًا. (۲)

"ابن منیر باب کے ساتھ حدیث کی مناسبت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ آمین دعا ہے اور آمین تفصیل کے بعد اختصار کے مترادف ہے، امام نے اپنے مقاصد و مطالب کو تفصیلاً ذکر کیا اور اس پر آمین کہنے والا صرف یہ کلمہ کہتا ہے جو ساری دعا کو شامل ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا" (۳)

"قبول ہو چکی دعا تمہاری۔"

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۰۷)

(۲) (فتح الباری، شرح بخاری، ج۲ ص۲۶۴)

(۳) (سورہ یونس آیت نمبر:۸۹، پ:۱۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس آیت کی تفسیر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے

اخرج ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال کان موسیٰ علیہ السلام إذا دعا امّن هارون علی دعائه یقول آمین.

ابوالشیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب دعا کرتے تو حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے۔

اخرج ابن جریر عن ابن زید قال کان هارون علیہ السلام یقول آمین فقال اللہ قد اجیبت دعوتکما فصار التامین دعوة صار شریکه فیها. (۱)

ابن جریر نے ابن زید سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہارون علیہ السلام (چونکہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر) آمین کہتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "قد اجیبت دعوتکما" قبول ہو چکی دعا تمہاری لہٰذا آمین کہنا بھی دعا ہوا جس میں ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک ہوئے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت آمین فی الصلاة وعند الدعاء لم یعط احد قبلی الا ان یکون موسیٰ کان موسیٰ یدعو وهارون یؤمّن فاختموا الدعاء بآمین فان اللہ یستجیبه لکم. (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے آمین عطا کی گئی

---

(۱) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ج۳ ص۳۱٤)

(۲) (تفسیر القرآن العظیم الامام ابن کثیر ج۱ ص۳۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔نماز میں بھی اور دعا کے وقت بھی یہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی سوائے موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ دعا مانگتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے لہٰذا تم لوگ دعا کو آمین کے ساتھ ختم کیا کرو۔اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول فرمائیں گے۔

جب یہ ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دعا وہ ہے جس میں عاجزی اور اخفاء ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۚ (۱)

اللہ سے دعا کر گڑ گڑا کر اور خفیہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس آیت کے ذیل میں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔

عن أبی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال رفع الناس أصواتهم بالدعاء فقال رسول الله ﷺ أيها الناس أربعوا علىٰ انفسكم فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبًا إن الذين تدعونه سميع قريب. (۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دعا میں اپنی آوازوں کو بلند کرنا شروع کر دیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میانہ روی سے کام لو تم کسی بہرے یا غائب شخص کو نہیں پکار رہے، جس کو تم پکارتے ہو وہ ہر بات کو سننے والا ہے نزدیک ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ آمین اللہ تعالیٰ کا اسم ہے۔جیسا کہ ابن کثیر میں ہے۔

---

(۱) (الاعراف: ۵۵)

(۲) (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۲۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

روی القرطبی عن مجاهد و جعفر الصادق وھلال بن یساف آمین اسم من اسماء اللّٰہ تعالٰی. (۱)

امام قرطبی نے حضرت مجاہد، امام جعفر صادقؓ اور ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ آمین اللہ تعالٰی کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

امام عبدالرزاق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آمین اللہ تعالٰی کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

آمین اگر ذکر بھی ہو تو بھی اس صورت میں اخفا اولٰی ہے۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا (۲)

"جب کہ انہوں نے اپنے رب کو پوشیدہ طور پر پکارا۔"

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ (۳)

اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا اور ایسی آواز سے جو پکار کر بولنے سے کم ہو۔

اگر آمین دعا ہو تو سورہ اعراف کی آیت نمبر ۵۵ کی رو سے آمین آہستہ کہنی چاہیے اور اگر آمین میں ذکر اور اسم اللہ تعالٰی ہو تو تب بھی سورہ اعراف کی آیت نمبر ۲۰۵ اور سورہ

---

(۱) (تفسیر القرآن العظیم ج۱ ص۳۱)

(۲) (سورہ مریم آیت نمبر۳ پ۱۶)

(۳) (سورہ اعراف: ۲۰۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مریم کی آیت نمبر۳ کی رُو سے آہستہ کہنی چاہیے۔

حدیث نمبر ۱:

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله ﷺ يعلمنا يقول لا تبادروا الامام إذا كبر فكبروا إذا قال ولا الضالين فقولوا آمين. وإذا ركع فاركعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں امام سے جلدی نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے پھر تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو۔

اس روایت میں ارشاد ہوا کہ امام کے ولا الضالین کہنے پر تم آمین کہو اور اسی روایت میں ہے کہ امام کے سمع الله لمن حمده کہنے پر اللهم ربنا لك الحمد کہو۔ ظاہر ہے کہ اللهم ربنا لك الحمد آہستہ آواز میں کہا جاتا ہے اور بعینہٖ اسی قسم کے الفاظ آمین کہنے کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ لہٰذا دلالتِ حدیث سے معلوم ہوا کہ آمین بھی آہستہ آواز سے ہی کہنی چاہیے۔

حدیث نمبر ۲:

عن الحسن ان سمرة بن جندب وعمران بن حصين تذاكرا فحدث سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله ﷺ سكتتين سكتة اذا كبر و

---

(۱) (مسلم، النهي عن مبادرة الامام بالكبيرة وغيره)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سکتة اذا فرغ من غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فحفظ سمرة وانکر علیه عمران بن حصین فکتبا فی ذالك الی ابی بن کعب فکان فی کتابه الیهما او فی رده علیهما سمرة قد حفظ. (۱)

حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندبؓ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کا آپس میں مذاکرہ ہوا۔ حضرت سمرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (نماز میں) دومرتبہ خاموش ہونا یادرکھا ہے۔ ایک جب کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے دوسرے جب آپ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر فارغ ہوتے۔ حضرت عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا۔ پھر ایسا ہوا کہ ان دونوں حضرات نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے حضرت ابی بن کعبؓ کو خط لکھا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے اپنے جوابی خط میں لکھا کہ سمرہ نے صحیح یادرکھا ہے۔

اس حدیث میں دوسکتوں کا ذکر ہے۔

(۱) پہلا سکتہ تو ظاہر ہے کہ ثناء وغیرہ کے لیے تھا۔

(۲) دوسرا سکتہ آہستہ آمین کے لیے تھا۔

علامہ طیبی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں "والاظهر ان السكتة الاولى الثناء والثانية للتامين"

یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا سکتہ ثناء کے لیے تھا اور دوسرا سکتہ آمین کہنے کے لیے تھا۔

---

(۱) (أبو داؤد ج۱ ص۱۱۳، ترمذی ج۱ ص۵۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۳:

علقمة بن وائل یحدث عن وائل (وقد سمعت من وائل) انه صلی مع رسول اللہ ﷺ فلما قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین خفض بھا صوتہ الحدیث. (۱)

حضرت علقمہ بن وائلؒ اپنے والد حضرت وائلؓ سے حدیث بیان کرتے ہیں (حضرت علقمہ کے شاگرد کہتے ہیں کہ میں نے خود حضرت وائلؓ کی زبانی بھی سنا ہے) کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھا تو آپ نے آمین کہا اور آمین کہتے ہوئے آپ نے اپنی آواز پست کر دی۔

حدیث نمبر ۴:

عن وائل بن حجر قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ فلما قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین واخفی بھا صوتہ. ووضع یدہ الیمنٰی علٰی یدہ الیسرٰی وسلم عن یمینہ وعن یسارہٖ. (۲)

حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ چکے تو آمین کہا اور آمین کہتے ہوئے

---

(۱) (منحة المعبود فی ترتیب مسند الطیالسی ابی داؤد ص۹۲)

(۲) (مسند احمد ج٤ ص٣١٦. والفتح الربانی باب: ماجاء فی التامین والجھر بہ فی القرأۃ واخفائہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ ﷺ نے اپنی آواز آہستہ کر دی۔ اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

حضرت وائل بن حجرؓ کی روایت مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۶، دار قطنی ج ۱ ص ۳۳۴، مسند ابوداؤد طیاسی ص ۹۲، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۳۲، بیہقی ج ۲ ص ۵۷، ترمذی ص ۵۸ میں موجود ہے۔

حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے

عن ابی وائل قال کان عمر و علی لا یجھران بسم الله الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین. (۱)

ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

عن ابی وائل قال لم یکن عمر علی یجھران بسم الله الرحمن الرحیم ولا بآمین. (۲)

حضرت ابووائلؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

عن ابی وائل قال لم یکن عمر و علی یجھران ببسم الله الرحمن الرحیم ولا بآمین. (۳)

---

(۱) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۴۰)

(۲) (الجوهر النقی ج۱ ص۴۸)

(۳) (تهذیب الآثار ج ص ابو جریر طبری)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابو وائلؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آمین کو جہر سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابراهيم قال قال عمر اربع يخفين عن الامام التعوذ و بسم الله الرحمن الرحيم و آمين واللهم ربنا لك الحمد. (۱)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے۔

① اعوذ باللہ، ② بسم اللہ، ③ آمین، ④ اللھم ربنا لک الحمد

روى ابو معمر عن عمر بن الخطاب انه قال يخفى الامام اربعا التعوذ وبسم الله الرحمن و آمين و ربنا لك الحمد. (۲)

حضرت ابو معمر (حضرت ابراہیم نخعی کے استاذ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا امام چار چیزوں کو آہستہ کہے:

① اعوذ باللہ، ② بسم اللہ، ③ آمین، ④ اللھم ربنا لک الحمد

وروينا عن عبدالرحمٰن بن ابى ليلى ان عمر بن الخطاب قال يخفى الامام اربعا التعوذ وبسم الله الرحمٰن و آمين و ربنا لك الحمد. (۳)

ابن حزم کہتے ہیں کہ ہم نے روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے۔

① اعوذ باللہ، ② بسم اللہ، ③ آمین، ④ ربنا لک الحمد

---

(۱) (كنز العمال ج۸ ص۲۷٤)

(۲) (البنايه فى شرح الهدايه ج۱ ص۲۰۹)

(۳) (محلى ابن حزم ج۲ ص۲۰٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے

عن ابی وائل قال كان علی و ابن مسعود لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بآمين. (۱)

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نہ تو اعوذ باللہ، بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

عن علقمة والاسود كليهما عن ابن مسعود قال يخفي الامام ثلاثا التعوذ وبسم الله الرحمن الرحيم و آمين. (۲)

حضرت علقمہ اور اسود دونوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ امام تین چیزوں کو آہستہ سے کہے ① اعوذ باللہ، ② بسم اللہ، ③ آمین

حضرت ابراہیم نخعی خود بھی آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے اور فتویٰ بھی آمین کے آہستہ آواز سے کہنے کا دیتے تھے

عن ابراهيم قال خمس يخفين سبحانك اللهم وبحمدك والتعوذ وبسم الله الرحمن الرحيم وآمين واللهم ربنا لك الحمد. (۳)

---

(۱) (معجم طبرانی کبیر ج۹ ص۲۶۲)

(۲) (محلی بن حزم ج۲ ص۲۰۶)

(۳) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۸۷، مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۵۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ کہی جاتی ہیں

① سبحانك اللهم وبحمدك، ②اعوذ بالله، ③ بسم الله، ④ آمین،

⑤ربنا لك الحمد.

عن ابراهيم قال اربع يخفيهن الامام بسم الله الرحمن الرحيم والاستعاذة و آمين واذا قال سمع الله لمن حمده قال ربنا لك الحمد. (۱)

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ امام چار چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے۔

①اعوذ بالله، ② بسم الله، ③ آمین، ④سمع الله لمن حمده کے بعد ربنا لك الحمد.

عن ابراهيم انه كان يسر آمين.

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ وہ آمین سراً کہتے تھے۔(۲)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے

قال الطبرى وروى ذالك عن ابن مسعود وروى عن النخعى والشعبى وابراهيم التيمى كانوا يخفون بآمين. (۳)

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۸۷، مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۵۳۶)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۹۶)

(۳) (الجوهر النقى ج۲ ص۵۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ امام نخعی، امام شعبی اور ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہم بھی آمین آہستہ آواز سے کہتے تھے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی آمین آہستہ آواز ہی سے کہنے کا ہے

وقال سفيان الثوری وابو حنيفة يقولها الامام سرا ذهبوا الى تقليد عمر بن الخطاب وابن مسعود رضی اللہ عنہما. (۱)

حضرت سفیان ثوری اور حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ امام آمین سراً کہے اس میں انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی تقلید کی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آواز سے آمین کہیں

اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اربع يخافت بهن الامام سبحانك اللهم وبحمدك والتعوذ من الشيطان الرجيم وبسم الله الرحمن الرحيم وآمين قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة. (۲)

---

(۱) (محلّٰی ابن حزم ج۳ ص۲۰۶)

(۲) (کتاب الآثار للامام ابی حنيفة بروايت الامام محمد ص۲۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمیں خبر دی حضرت امام ابو حنیفہ نے بروایت حماد حضرت امام نخعی سے انہوں نے فرمایا کہ امام چار چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے۔

① سبحانك اللهم وبحمدك، ②اعوذ بالله، ③ بسم الله، ④ آمين.

امام محمد فرماتے ہیں اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے حضرت امام ابو حنیفہ کا۔

قال النووی وقال ابو حنيفة والثوری يسرون بالتامين وكذا قاله مالك فی المامومِ. الخ. (۱)

امام نووی فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری کا قول ہے کہ مقتدی آمین سرا کہیں اور مقتدی کے بارے میں حضرت امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام تو آمین کہے ہی نہیں مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں

قال مالك ويخفی من خلف الامام آمين ولا يقل الامام آمين ولا بأس بالرجل وحده ان يقول آمين. (۲)

امام مالک فرماتے ہیں کہ مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہے، اور امام آمین نہ کہے البتہ جو شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو اس کے آمین کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

---

(۱) (المجموع شرح المهذب ج۳ ص۳۷۳)

(۲) (المدونة الکبریٰ ج۱ ص۷۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام تو اونچی آواز سے آمین کہے لیکن مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں

قال الشافعی فاذا فرغ من قرأة ام القرآن قال آمین ورفع بها صوته لیتقدی به من کان خلفه واذا قال قالوها واسمعوا انفسهم ولا احب ان یجهروا بها فان فعلوا فلا شیء علیهم. (۱)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب امام سورہ فاتحہ پڑھ چکے تو اونچی آواز سے آمین کہے تاکہ مقتدی بھی (سن کر آمین کہنے میں) امام کی اقتداء کریں اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں اور اپنے آپ کو سنائیں اور میں مقتدیوں کے لیے آمین بالجہر کو پسند نہیں کرتا تاہم اگر وہ ایسا کرلیں تو ان پر کچھ لازم نہیں ہوگا۔

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی المتوفی ۶۰۶ھ کی تحقیق

قال ابو حنیفة رحمۃ اللہ علیہ اخفاء التامین افضل وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اعلانه افضل واحتج ابو حنیفة علی صحة قوله قال فی قوله آمین وجهان احدهما انه دعا والثانی انه من اسماء الله فان کان دعا وجب اخفاؤه لقوله تعالیٰ (ادعوا ربکم تضرعا وخفیة) وان کان اسماء من اسماء الله تعالیٰ وجب اخفاؤه لقوله تعالیٰ (واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفة) فان لم یثبت الوجوب فلا اقل من الندبیته ونحن بهٰذا القول نقول. (۲)

---

(۱) (کتاب الام ج۱ ص۱۰۹)

(۲) (التفسیر الکبیر للامام الفخر الرازی ج۱۴ ص۱۳۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ آمین آہستہ آواز سے کہنا افضل ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اونچی آواز سے کہنا افضل ہے امام ابوحنیفہ نے اپنے قول کی صحت پر استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ آمین کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آمین دعا ہے، دوسری یہ کہ آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اگر آمین دعا ہے تو پھر اس کا اخفاء واجب ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ادعوا ربکم تضرعا و خفية) تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کر کے اور چپکے چپکے، اور اگر آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو بھی اس کا اخفاء واجب ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (واذكر ربك في نفسك تضرعا و خيفة) اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا اگر اخفاء کا وجوب ثابت نہ بھی ہو تو کم از کم مندوب و مستحب ہونا تو ثابت ہوتا ہی ہے اور ہم بھی یہی قول کرتے ہیں (کہ آمین آہستہ ہی کہنی چاہیے)۔

ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کرنا

امام اور منفرد ظہر، عصر میں قرأت آہستہ کریں، فجر، نماز جمعہ، نماز عیدین، وتر (باجماعت) میں امام بلند آواز سے قرأت کرے، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند اور بقیہ میں آہستہ قرأت کرے۔

عن ابی معمر قال قلت لخباب بن الارت، أكان النبی ﷺ يقرأ فی الظهر والعصر؟ قال نعم، قال قلت بأی شیء كنتم تعلمون قرأته؟ قال باضطراب لحيته. (۱)

(۱) (بخاری، باب القرأة فی العصر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو معمر نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر، عصر میں قرأت کیا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں! ابو معمر نے عرض کیا آپ کو کیسے معلوم ہوتا تھا؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارکہ کے ہلنے سے معلوم ہوجاتا کہ آپ پڑھ رہے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا

سورۃ فاتحہ کے بعد امام اور منفرد کوئی اور سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھیں۔

فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا بھی دیتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔(۱)

ظہر، عصر، عشاء اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملائیں آخری رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں۔

حدیث نمبر ۱:

عن ابی قتادة ان النبی ﷺ کان یقرأ فی الظهر فی الاولین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الاٰیة ویطول فی الرکعة الاولٰی ما لا یطول فی الرکعة الثانیة وهٰکذا فی العصر وهٰکذا فی الصبح. (۲)

---

(۱) (مسلم، کتاب الصلاة، باب: القرأة فی الظهر والعصر)

(۲) (بخاری، ما یقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوقتادہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آیت سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے لمبا ادا کرتے تھے، عصر اور صبح میں بھی یوں ہی کرتے۔

حدیث نمبر۲:

لا تجزی المکتوبة الا بفاتحة الکتاب و ثلاث آیات فصاعدا. (۱)

فرض نماز نہیں ہوتی سورۃ فاتحہ اور تین آیات یا اس سے کچھ زیادہ کے بغیر۔

رکوع کرتے وقت رفع یدین نہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں۔

عن الزھری عن سالم عن ابیه قال رأیت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی یحاذی بھما وقال بعضھم حذو منکبیه وإذا أراد أن یرکع وبعد ما یرفع رأسه من الرکوع لا یرفعھما وقال بعضھم ولا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد. (۲)

حضرت امام زہری، حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ

---

(۱) (کنز العمال اردو ج۷ ص۲۱۶، کنز العمال عربی ج۷ ص۳۱۳، بحواله ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

(۲) (صحیح ابی عوانة ج۲ ص۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔ مونڈھوں تک اور جب آپ ارادہ فرماتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھا لینے کے بعد آپ رفع یدین نہ کرتے، بعض راویوں نے کہا ہے کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے۔ مطلب سب راویوں کی روایت کا ایک ہی ہے۔

اخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیہ قال رایت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین. (۱)

امام زہری فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے سر اٹھا لیتے تو پھر رفع یدین نہ کرتے اور نہ دونوں سجدوں کے درمیان کرتے۔

عن ابن عمر ان النبی ﷺ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ ثم لا یعود. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز شروع فرماتے وقت رفع یدین کرتے، پھر نہ کرتے۔

---

(۱) (مسند حمیدی ج۲ ص۲۷۷)

(۲) (خلافیات بیہقی بحوالہ نصب الرایہ ج۱ ص۴۰۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سالم بن عبداللہ عن ابیه ان رسول الله ﷺ کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذا افتتح التکبیر للصلاة. (۱)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے تھے مونڈھوں تک جب کہ آپ نماز کی تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی فی سبعة مواطن افتتاح الصلاة واستقبال البیت والصفا والمروة والموقفین و عند الحجر. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رفع یدین سات مقامات پر کیا جائے۔ نماز کے شروع میں، بیت اللہ کی زیارت کے وقت، صفا مروہ پر، عرفات اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت اور رمی جمار کے وقت۔

عن علقمة قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاة رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة، وفی الباب عن البراء بن عازب قال ابو عیسٰی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة. (۳)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: کیا میں تمہیں

---

(۱) (المدونة الکبریٰ ج۱ ص۶۹)

(۲) (نصب الرایه ج۱ ص۳۹۰)

(۳) (ترمذی شریف ج۱ ص۵۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی تکبیر (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا، اور ترک رفع یدین کے باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بے شمار اہل علم صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اسی کے (یعنی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں، اور یہی حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود الا اصلی بكم صلاة رسول الله ﷺ قال فصلی فلم يرفع يديه الا مرة واحدة. (۱)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی اور ایک مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔

عن عبدالله قال الا اخبركم بصلاة رسول الله ﷺ قال فقام فرفع يديه فی اول مرة ثم لم يعد. (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی خبر نہ دوں (حضرت علقمہ آپ کے شاگرد) کہتے ہیں کہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا پھر نہیں کیا۔

عن عبدالله انه قال الا اصلی بكم صلاة رسول الله ﷺ فصلی فلم

---

(۱) (ابوداؤد ج ص ۱۰۹)

(۲) (نسائی ج۱ ص ۱۱۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يرفع يديه الا مرة واحدة. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا۔

عن علقمة قال قال ابن مسعود الا اصلي لكم صلاة رسول الله ﷺ قال فصلى فلم يرفع يديه الا مرة. (۲)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ رفع یدین کیا۔

عن عبدالله قال الا اريكم صلاة رسول الله ﷺ فلم يرفع يديه الا مرة. (۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ (چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور) اور صرف ایک مرتبہ رفع یدین کیا۔

عن عبدالله عن النبي ﷺ انه كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود. (٤)

---

(۱) (نسائی ج۱ ص۱۲۰)

(۲) (مسند احمد ج۱ ص۳۸۸، ٤٤٢)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳٦)

(٤) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱٥٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف پہلی تکبیر کے موقع پر رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

عن علقمة قال قال عبدالله يعني ابن مسعود لاصلين بكم صلاة رسول الله ﷺ قال فصلى فلم يرفع يديه الا مرة واحدة. (۱)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ضرور بضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر دکھاؤں گا۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ آپؓ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ رفع یدین کیا۔

ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود ان عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ كان يرفع يديه في اول التكبير ثم لايعود الى شيء من ذالك ويأثر ذالك عن رسول الله ﷺ. (۲)

حضرت امام ابوحنیفہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی سے اور وہ حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد نماز میں کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے اور وہ اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے۔

عن البراء ان رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود. (۳)

---

(۱) (السنن الکبریٰ للبیهقي ج۲ ص۷۸)

(۲) (جامع المسانيد ج۱ ص۳۵۵)

(۳) (ابوداؤد ج۱ ص۱۰۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کانوں کے قریب تک رفع یدین کرتے پھر (کسی جگہ) نہ کرتے۔

عن البراء بن عازب قال کان النبی ﷺ اذا کبر لافتتاح الصلاۃ رفع یدیه حتی یکون ابهاماہ قریبا من شحمتی اذنیه ثم لایعود. (۱)

حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے۔ پھر نہیں کرتے تھے۔

عن البراء انه رای رسول اللہ ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیه حتی حاذی بهما اذنیه ثم لم یعد الی شیء من ذالك حتی فرغ من صلاته. (۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع یدین کیا یہاں تک کہ آپ دونوں ہاتھ کانوں تک لے گئے پھر آپ نے کسی اور مقام پر رفع یدین نہیں کیا حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیه ثم لا یرفعهما حتی یفرغ. (۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز شروع کرتے تو

---

(۱) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۵٤)

(۲) (دار قطنی ج۱ ص۲۹۳)

(۳) (مصنف ابن شیبة ج۱ ص۲۳٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رفع یدین کرتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی مقام پر بھی رفع یدین نہ کرتے۔

عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ ﷺ رفع یدیه حین افتتح الصلاة ثم لم یرفعهما حتی انصرف. (۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو رفع یدین کیا پھر نماز سے فارغ ہونے تک (کسی اور جگہ) نہیں کیا۔

عن ابی هریرة قال کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل فی الصلاة رفع یدیه مدًا. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو خوب ہاتھ دراز کر کے رفع یدین کرتے۔

عن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسًا مع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذکرنا صلاة النبی ﷺ فقال ابو حمید الساعدی انا کنت احفظکم لصلٰوة رسول اللہ ﷺ رأیته إذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه وإذا رفع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع راسه استوٰی حتی یعود کل فقار مکانه واذا سجد وضع یدیه غیر مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجلیه القبلة فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجله الیسری ونصب الیمنٰی فإذا جلس فی الرکعة الآخرة

(۱) (ابو داؤد ج۱ ص۱۰۹)

(۲) (ابو داؤد ج۱ ص۱۱۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قدم رجله اليسرىٰ ونصب الاخرى وقعده علىٰ مقعدته الحديث. (۱)

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید الساعدیؓ کہنے لگے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں، میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی کمر (مبارک) جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ آپ کی کمر ہر پسلی اپنی جگہ پر آ جاتی اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھتے کہ نہ بانہوں کو بچھاتے نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا دیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کی طرف رکھتے پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے پھر جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کرتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھتے۔

عن عبدالرحمٰن بن غنم ان ابا مالك الاشعرى جمع قومه فقال يا معشر الاشعريين اجتمعوا واجمعوا نسائكم وابنائكم اعلمكم صلاة النبى ﷺ صلى لنا بالمدينة فاجتمعوا وجمعوا نسائهم وابنائهم فتوضأ واراهم كيف يتوضأ فاحصى الوضوء الىٰ اماكنه حتى لما ان فاء الفئ وانكسر الظل قام فاذن فصف الرجال فى ادنى الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الولدان ثم اقام الصلاة فتقدم

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۱٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرفع يديه فكبر فقراء بفاتحة الكتاب وسورة يسرهما ثم كبر فركع فقال سبحان الله وبحمده ثلاث مرار ثم قال سمع الله لمن حمده واستوى قائما ثم كبر وخر ساجدا ثم كبر فرفع راسه ثم كبر فسجد ثم كبر فانهض قائما فكان تكبيرة في اول ركعة ست تكبيرات وكبر حين قام الى الركعة الثانية فلما قضى صلاته اقبل الى قومه بوجهه فقال احفظوا تكبيرى وتعلموا ركوعى وسجودى فانما صلاة رسول الله ﷺ التى كان يصلى لنا كذا الساعة من النهار الحديث. (۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے اشعری قوم جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لو تا کہ میں تمہیں نبی علیہ السلام کی نماز سکھا دوں جو آپ ﷺ ہمیں مدینہ طیبہ میں پڑھایا کرتے تھے، پس آپ نے وضو کیا اور انہیں دکھلایا کہ کیسے وضو کیا جاتا ہے آپ نے خوب اچھی طرح سے پانی اعضاء وضو تک پہنچایا حتی کہ جب سایہ ظاہر ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی، امام سے قریب تک مردوں نے صف باندھی، ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے، پھر اقامت ہوئی اور آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ گئے۔ آپ نے رفع یدین کیا اور تکبیر (تحریمہ) کہی۔ پھر سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت دونوں کو آہستہ سے پڑھا پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے۔ اس

---

(۱) (مسند احمد ج۵ ص۳۴۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

طرح پہلی رکعت میں آپ کی چھ تکبیریں ہوئیں۔ آپ نے دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہی پھر نماز پوری کر کے اپنے قبیلے والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری تکبیروں کو یاد کرلو اور میرا رکوع و سجود دیکھ لو کیوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے۔

عن عباد بن الزبیر ان رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه في اول الصلاة ثم لم يرفعهما في شيء حتى يفرغ. (۱)

حضرت عباد بن زبیرؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تھے تو ابتدا نماز میں رفع یدین کرتے تھے پھر نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة. (۲) .

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (حجرہ مبارک سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے (اور ہمیں رفع یدین کرتے ہوئے پا کر) فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کیا میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں جیسے بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں اٹھی ہوئی ہوں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ ونحن يعني رافعوا ايدينا في الصلاة فقال ما بالهم رافعين ايديهم في الصلاة كانها اذناب

---

(۱) (خلافيات بيهقي بحواله نصب الراية ج۱ ص۴۰٤)

(۲) (مسلم ج۱ ص۱۸۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاۃ. (۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ مبارک سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم نماز کے اندر رفع یدین کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا انہیں کیا ہو گیا کہ نماز کے اندر اس طرح رفع یدین کر رہے ہیں جیسے بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں اٹھی ہوئی ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال لاترفع الایدی الا فی سبعة مواطن حین یفتتح الصلوٰة وحین یدخل المسجد الحرام فینظر الی البیت وحین یقوم علی الصفا وحین یقوم علی المروة وحین یقف مع الناس عشیة عرفة وبجمع والمقامین حین یرمی الجمرة. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات مقامات میں جب نماز شروع کی جائے اور جب مسجد حرام میں داخل ہوتے ہوئے بیت اللہ پر نظر پڑے اور جب صفا مروہ پر کھڑا ہو اور عرفات میں بعد از زوال جب لوگوں کے ساتھ وقوف کرے اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت اور جمرتین کی رمی کرتے وقت۔

خلفائے راشدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے

عن عبداللہ قال صلیت مع النبی ﷺ ومع ابی بکر ومع عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند التکبیرة الاولیٰ فی افتتاح الصلوٰة، قال اسحاق

---

(۱) (نسائی ج۱ ص۱۲۲)

(۲) (معجم طبرانی کبیر، نصب الرایہ ج۱ ص۳۹۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

به ناخذ فی الصلاة کلها. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ ان سب نے رفع یدین نہیں کیا۔ مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں، محدث اسحٰق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں۔

عن علقمة انه قال صليت خلف عبدالله بن مسعود فلم يرفع يديه عند الركوع وعند رفع الرأس من الركوع فقلت له لم لا ترفع يديك فقال صليت خلف رسول الله ﷺ وخلف ابى بكر و عمر فلم يرفعوا ايديهم الا فى التكبيرة التى تفتتح بها الصلوٰة. (۲)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ رفع یدین کیوں نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ہے ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر اسی تکبیر میں جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

عن الاسود قال صليت مع عمر فلم يرفع يديه فى شىء من صلوٰة الا

---

(۱) (دار قطنی ج۱ ص۲۹۵، بیھقی ج۲ ص۷۹)

(۲) (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج۱ ص۲۰۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حين افتتح الصلٰوة الحديث. (۱)

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کیا سوائے ابتداء نماز کے۔

عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود. (۲)

حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا ہے آپ صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا كان يرفع يديه في اول تكبيرة من الصلٰوة ثم لا يرفع بعد. (۳)

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا كان يرفع يديه اذا افتتح الصلٰوة ثم لا يعود. (٤)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۷)

(۲) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۵٦)

(۳) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۵٤)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر (اس کے بعد) نہیں کرتے تھے۔

عن عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه وكان من اصحاب علي ان علي بن ابي طالب كرم الله وجهه كان يرفع يديه في التكبيرة الاولى التي يفتتح بها الصلوٰة ثم لا يرفعهما في شيء من الصلوٰة. (۱)

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے جس سے نماز شروع ہوتی ہے پھر اس کے بعد نماز کے کسی حصے میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

عن ابراهيم عن عبد الله انه كان يرفع يديه في اول ما يستفتح ثم لا يرفعهما. (۲)

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

عن ابراهيم قال كان عبد الله لا يرفع يديه في شيء من الصلوٰة الا في الافتتاح. (۳)

---

(۱) (مؤطا إمام محمد ص۹۰، بیهقی ج۲ ص۸۹)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۶)

(۳) (شرح معاني الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۵۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے کسی حصے میں رفع یدین نہیں کرتے تھے سوائے شروع کے۔

عن ابراهيم عن ابن مسعود كان يرفع يديه في اول شيء ثم لا يرفع بعد. (١)

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے

اخبرنا مالك اخبرني نعيم المجمر وابو جعفر القارى ان ابا هريرة كان يصلي بهم فكبر كلما خفض ورفع قال ابو جعفر القارى وكان يرفع يديه حين يكبر ويفتتح الصلوٰة. (٢)

حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی امام مالک نے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی نعیم المجمر اور ابو جعفر القاری دونوں نے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے۔ ابو جعفر القاری کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت کرتے تھے۔

---

(١) (مصنف عبدالرزاق ج٢ ص٧١)

(٢) (مؤطا امام محمد ص٨٨، وكتاب الحجة ج١ ص٩٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرنا

عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه الا في التكبيرة الاولٰى من الصلٰوة. (۱)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر نماز کی پہلی تکبیر میں۔

عن مجاهد قال ما رايت ابن عمر يرفع يديه الا في اول ما يفتتح. (۲)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

عن عبدالعزيز بن حكيم قال رايت ابن عمر يرفع يديه حذاء اذنيه في اول تكبيرة افتتاح الصلٰوة ولم يرفعهما فيما سوٰى ذالك. (۳)

عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ابتداء نماز میں پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے کانوں کے برابر اس کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

---

(۱) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۵۵)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۷)

(۳) (مؤطا امام محمد ص۹۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے صاحبزادے حضرت عباد کا فرمان

وفی المواهب اللطیفة واخرج البیهقی فی خلافیاته عن الحاکم بسنده الی حفص بن غیاث عن محمد بن ابی یحییٰ قال صلیت الی جنب عباد بن عبدالله بن الزبیر قال فجعلت ارفع یدی فی کل رفع ووضع قال یا ابن اخی رأیتك ترفع فی کل رفع وخفض وان رسول الله ﷺ کان اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه فی اول صلوٰة ثم لم یرفعهما فی شیء حتی فرغ. (۱)

حضرت محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرتا رہا۔ حضرت عباد نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے تمہیں دیکھا ہے تم ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کر رہے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتداء میں ہی فقط رفع یدین کرتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کہیں اور رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے اصحاب وتلامیذ ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

عن شعبة عن ابی اسحاق قال کان اصحاب عبد الله و اصحاب علی لا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوٰة قال وکیع ثم لا یعودون. (۲)

---

(۱) (بسط الیدین لنیل الفرقدین ص۵۳)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے اصحاب وشاگرد صرف نماز کی ابتدا میں رفع یدین کرتے تھے، حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کسی مقام پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابو اسحٰق سبیعی، امام شعبی اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم تینوں ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

قال عبد الملك ورأيت الشعبي وابراهيم و ابا اسحاق لا يرفعون ايديهم الا حين يفتتحون الصلٰوة. (١)

حضرت عبدالملک بن ابجد فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی، ابراہیم نخعی اور ابو اسحاق سبیعی رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے یہ لوگ ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عن اشعث عن الشعبي انه كان يرفع يديه في اول التكبيرة ثم لا يرفعهما. (٢)

امام شعبی سے مروی ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

اخبرنا حصين و مغيرة عن ابراهيم انه كان يقول اذا كبرت في فاتحة الصلاة فارفع يديك ثم لا ترفعهما فيما بقي. (٣)

---

(١) (مصنف ابن ابی شيبة ج١ ص٢٣٧)

(٢) (مصنف ابن ابی شيبة ج١ ص٢٣٦)

(٣) (مصنف ابن ابی شيبة ج١ ص٢٣٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حصین اور مغیرہ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جب تو نماز کے شروع میں تکبیر (تحریمہ) کہے تو رفع یدین کر پھر باقی نماز میں رفع یدین نہ کر۔

عن حصین و مغیرة عن ابراهیم قال لا ترفع یدیك فی شیء من الصلوٰة الا فی الافتتاحة الاولیٰ. (۱)

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ تو ابتدائے نماز کے علاوہ باقی کسی جگہ بھی نماز میں رفع یدین نہ کر۔

حضرت اسود بن یزید اور حضرت علقمہ بھی ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

عن جابر عن الاسود و علقمة انهما کانا یرفعان ایدیهما اذا افتتحا ثم لا یعودان. (۲)

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت اسود بن یزید اور حضرت علقمہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

حضرت قیس بن ابی حازم بھی ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

عن اسماعیل قال کان قیس یرفع یدیه اول ما یدخل فی الصلاة ثم

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۶)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لا یرفعهما. (۱)

حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن ابی حازم ابتداءِ نماز میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی صرف ابتداءِ نماز میں ہی رفع یدین کرتے تھے

عن سفیان بن مسلم الجهنی قال کان ابن ابی لیلیٰ یرفع یدیه اول شیء اذ کبر. (۲)

حضرت سفیان بن مسلم جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ صرف ابتدائے نماز میں رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے تھے۔

حضرت خیثمہ بھی صرف ابتداءِ نماز میں ہی رفع یدین کرتے تھے

عن الحجاج عن طلحة عن خیثمة وابراهیم قال کانا لا یرفعان ایدیهم الا بدء الصلوٰة. (۳)

حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ اور حضرت ابراہیم نخعی دونوں رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر نماز کے شروع میں۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۶)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۷)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۲۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سفیان ثوری بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کے قائل ہیں

قال الامام الترمذی وھو قول سفیان و اھل الکوفة. (١)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اور اسی کے (کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے پھر نہیں) قائل ہیں حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

محدث اسحاق بن ابی اسرائیل بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کے قائل تھے

قال اسحاق به ناخذ فی الصلاة کلھا. (٢)

محدث اسحاق بن ابی اسرائیل فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسی کو (کہ رفع یدین ابتدائے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت ہی کیا جائے) اپناتے ہیں تمام نماز میں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

قال محمد السنة ان یکبر الرجل فی صلوٰتِ کلما خفض و کلما رفع واذا انحط للسجود کبر و اذا انحط للسجود الثانی کبر فاما رفع الیدین فی الصلوٰة فانه یرفع یدیه حذو الاذنین فی ابتداء الصلوٰة مرة واحدة ثم لا یرفع فی شیء من الصلوٰة بعد ذالك وھذا کله قول ابی حنیفة. (٣)

---

(١) (ترمذی ج١ ص٥٩)

(٢) (دار قطنی ج١ ص٢٩٥)

(٣) (مؤطا امام محمد ص٨٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ نمازی اپنی نماز میں ہر اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہے جب پہلے سجدے میں جائے تو تکبیر کہے جب دوسرے سجدے میں جائے تو تکبیر کہے، رہا رفع یدین تو وہ ابتداء نماز میں صرف ایک مرتبہ کانوں تک کرے اس کے بعد نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کرے، اور یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

(قال) وقال مالك لا اعرف رفع اليدين في شيء من تكبير الصلوٰة لا في خفض ولا في رفع الا في الافتتاح الصلوٰة. (۱)

امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا رفع یدین کو نماز کی کسی بھی تکبیر میں نہ جھکتے ہوئے نہ اٹھتے ہوئے سوائے ابتداء نماز کے۔

المالكية قالوا رفع اليدين حذو المنكبين عند تكبيرة الاحرام مندوب وفيما عدا ذالك مكروه. (۲)

مالکیہ کہتے ہیں کہ رفع یدین مونڈھوں تک تکبیر تحریمہ کے وقت مستحب ہے اس کے علاوہ مکروہ ہے۔

ترک رفع یدین پر اہل مدینہ کا اجماع

قال ابن القيم "من اصول مالك اتباع عمل اهل المدينة وان خالف الحديث" (۳)

---

(۱) (المدونة الكبرىٰ ج ص۶۸)

(۲) (الفقه على المذاهب الاربعة ج۱ ص۲۵۰)

(۳) (بدائع الفوائد ج۴ ص۳۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک کے اصول میں سے ہے کہ وہ اہل مدینہ کے عمل کی اتباع کرتے ہیں اگرچہ وہ حدیث کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

قال ابن رشد المالکی "فمنهم من اقتصر به علی الاحرام فقط ترجیحا لحدیث عبد اللہ بن مسعود وحدیث البراء بن عازب وهو مذهب مالك لموافقة العمل به. (۱)

ابن رشد مالکی فرماتے ہیں کہ کچھ فقہاء نے رفع یدین کرنے کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت منحصر کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب کی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا بھی کیوں کہ اہل مدینہ کا عمل اسی کے موافق ہے۔

ترک رفع یدین پر اہل کوفہ کا اجماع

قال الامام الترمذی وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة. (۲)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ بے شمار اہل علم صحابہ کرام اور تابعین عظام اسی کے (صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں اور یہی حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

قال الامام محمد بن نصر المروزی لا نعلم مصرا من الامصار

---

(۱) (بدایة المجتهد ج۱ ص۹۷)

(۲) (ترمذی ج۱ ص۵۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ترکوا باجمعهم رفع الیدین عند الخفض والرفع الا اھل الکوفة.(۱)

امام محمد بن نصر مروزی فرماتے ہیں کہ شہروں میں سے کسی شہر کے متعلق ہم نہیں جانتے کہ وہاں کے رہنے والوں نے اجماعاً سر جھکاتے اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین چھوڑ دیا ہو سوائے اہل کوفہ کے۔

قال ابن رشد المالکی فذھب اھل الکوفة ابو حنیفة وسفیان الثوری وسائر فقھائھم الی انه لا یرفع المصلی یدیه الا عند تکبیرة الاحرام فقط. (۲)

ابن رشد فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت سفیان ثوری اور وہاں کے تمام فقہاء اس طرف گئے ہیں کہ نمازی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرے۔

ترک رفع یدین پر فقہاء کا اجماع

ثنا ابو بکر بن عیاش قال ما رأیت فقیھًا قط یفعله یرفع یدیه فی غیر التکبیرة الاولٰی. (۳)

حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز کسی فقیہ کو بھی پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

---

(۱) (التعلیق الممجد ص۹۱)

(۲) (بدایة المجتھد ج۱ ص۹٦)

(۳) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص۱۵٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کسی بھی مقام پر رفع یدین کے واجب نہ ہونے پر اجماع

قال النووی "اجمعت الامة علی استحباب رفع الیدین عند تکبیرة الاحرام واختلفوا فیما سواها ...... واجمعوا علٰی انه لا یجب شیء من الرفع. (۱)

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا مستحب ہے اس کے علاوہ میں اختلاف ہے......اور اس پر بھی اجماع ہے کہ رفع یدین کسی مقام پر بھی واجب نہیں۔

رکوع کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ (۲)

"اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ کافروں کی مذمت میں فرماتے ہیں:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ (۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

(۱) (نووی شرح مسلم ج۱ ص۱۶۸)

(۲) (سورۃ بقرۃ پ۱ آیت نمبر۴۳)

(۳) (سورۃ مرسلات، پ۲۹ آیت ۴۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۱)

اے ایمان والو! رکوع وسجود کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کا کام کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

رکوع کی مسنون کیفیت

حدیث نمبر ۱:

روایت ہے کہ عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابو حمیدؓ اور ابو اسیدؓ اور سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ سو ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا۔ پس ابو حمیدؓ نے کہا میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو، تحقیق رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گویا کہ ان کو پکڑے ہوئے تھے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کمان کی مانند بنایا۔ اور دونوں ہاتھوں کو دور رکھا اپنی دونوں پسلیوں سے۔(۲)

حدیث نمبر ۲:

عن سالم البراء اتينا ابا مسعود الانصاری فقلنا له حدثنا عن صلاة رسول الله ﷺ فقام بين ايدينا فی المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه علی ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجا فی بين مرفقيه حتی

(۱) (الحج: ۷۷)

(۲) (ترمذی، باب: ماجاء انه يجافی يديه عن جنبيه فی الركوع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمدهٗ فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع راسه فجلس حتى استقر كل شيء ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا راينا رسول الله ﷺ يصلى. (۱)

حضرت سالم البراء فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت بتائیں۔ حضرت ابو مسعودؓ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہو گئے۔ تکبیر کہی جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھا کہ انگلیاں گھٹنوں سے نیچے اور کہنیاں کوکھ سے فاصلہ پر تھیں تا آنکہ ہر عضو میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے تا آنکہ ہر عضو میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں گئے، ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور کہنیوں کو جسم سے علیحدہ رکھا تا آنکہ اعضاء میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور بیٹھ گئے تا آنکہ اعضاء میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا۔ اس طرح چار رکعات پڑھ کر نماز مکمل کی پھر فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

رکوع کے وقت تکبیر کہنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جھکنے کھڑے ہونے اور بیٹھنے پر اللہ اکبر کہتے تھے اسی طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی کرتے تھے۔ (۲)

---

(۱) (ابو داؤد، صلاة من لا يقيم صلبهٗ في الركوع والسجود)

(۲) (ترمذی ابواب الصلاة، باب: ما جاء في التكبير عند الركوع والسجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکوع اور سجدہ کو اعتدال واطمینان سے ادا کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رکوع اور سجدہ کرو تو پورا کرو۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اعتدال سے کرتے۔ نہ سر کو زیادہ جھکاتے اور نہ اونچا رکھتے۔ بلکہ آپ کا سر مبارک پیٹھ کے برابر رہتا۔اور آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔(۲)

رکوع کرتے وقت پیٹھ کو برابر رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اوپر اٹھا کر رکھتے بلکہ بالکل برابر بین بین رکھا کرتے تھے۔(۳)

رکوع کی تسبیح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ کمال کا ادنیٰ درجہ ہے۔اور جب سجدہ کرے اور کہے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ

---

(۱) (نسائی باب الام باتمام الرکوع)

(۲) (نسائی باب الاعتدال فی الرکوع)

(۳) (ابن ماجة باب: الرکوع فی الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الْاَعْلٰی تین مرتبہ تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کمال کا ادنیٰ درجہ ہے۔(۱)

رکوع صحیح ادا نہ کرنا نماز کی بدترین چوری ہے

حضرت ابو قتادہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: لوگوں میں سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ اپنی نماز کی کس طرح چوری کرتا ہے فرمایا: وہ رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا یا فرمایا: وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔(۲)

قومے کا حکم یعنی رکوع سے سر اٹھاتے وقت

مسئلہ:

رکوع سے فارغ ہو کر آپ سیدھے کھڑے ہو جائیں اس کو قومہ کہتے ہیں۔

مسئلہ:

امام تسمیع کہے تو مقتدی صرف تحمید کہے گا۔

تسمیع کے الفاظ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

''اللہ تعالیٰ نے اس کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔''

---

(۱) (ترمذی باب: ماجاء فیْ التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲) (الفتح الربانی مترجم جلد اول ص۵۹۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تحمید کے الفاظ

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "اے ہمارے پروردگار تیرے لیے تعریف ہے۔"

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو جو اس کے پیچھے ہو اسے چاہیے کہ کہے ربنا لك الحمد۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو قیام کے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے اپنی پشت کو اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سیدھے کھڑے ہو کر ربنا لک الحمد کہتے پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے پھر جب (سجدے سے) سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر تمام رکعتوں میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ نماز پوری ہو جاتی اور دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنے کے بعد جب اٹھتے تو تکبیر کہے۔(۲)

اس حدیث میں تسمیع اور تحمید دونوں امام سے کہنا ثابت ہیں۔

ہمارے نزدیک اگر کوئی اس طرح کرے تو بھی جائز ہے۔

---

(۱) (کنز العمال اردو ج۸ ص۴۴۲ حدیث نمبر ۲۲۲۱۹)

(۲) (الفتح الربانی مترجم ج۱ ص۵۹۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

ربنا لك الحمد کے بعد حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیه پڑھنا مستحب ہے اس کی بڑی فضیلت ہے۔

عن رفاعة الزرقی قال کنا یوما نصلی وراء النبی ﷺ فلما رفع رأسه من الرکعة قال سمع الله لمن حمدهٗ، قال رجل وراءه ربنا لك الحمد حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیه فلما انصرف قال من المتکلم؟ قال انا قال رایت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اولا. (۱)

حضرت رفاعہ زرقی فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ رکوع سے اٹھے تو سمع الله لمن حمده کہا۔ ایک مقتدی نے کہا ربنا لك الحمد حمدًا کثیرا طیبا مبارکا فیه۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ انوکھی بات کس نے کی ایک شخص نے عرض کیا جی میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کو لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

---

(۱) (بخاری، فضل اللهم ربنا ولك الحمد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کرنے کے احکام

سجدہ نماز کے فرائض میں داخل ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا (۱)

"اے ایمان والو! رکوع وسجود کرو۔"

حدیث نمبر ۱:

معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کو کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کردے یا یہ کہا کہ مجھے وہ عمل بتلایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہو، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خاموش رہے، میں نے سہ بارہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پوچھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے کثرت سجود کو لازم کرلو اللہ تعالیٰ کے لیے صرف ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ (۲)

---

(۱) (الحج: ۷۷)

(۲) (مسلم باب: فضل السجود والحث عليه)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کرنے کا طریقہ

زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پر ہاتھ

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے اس کے برعکس دوران سجدہ کہنیوں کو جسم سے علیحدہ رکھے۔

حدیث نمبر ۱:

عن وائل بن حجر قال رأيت النبی ﷺ إذا سجد وضع رکبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل رکبتيه. (۱)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۲:

عبداللہ بن یسار جب سجدہ کرتے تھے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔ اور جب اٹھتے تھے تو پہلے چہرہ اٹھاتے تھے پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں گھٹنے اٹھاتے تھے۔ (۲)

---

(۱) (ترمذی، ما جاء فی وضع اليدين قبل الرکبتين فی السجود)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۱۷۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیشانی اور ناک زمین پر ٹکائیں

حضرت ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، پس میں نے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف نہیں چلتے وہاں ہم باتیں کریں سو وہ نکلے۔ ابو سلمہ نے کہا: پس میں نے کہا آپ ہمیں وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سنی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا پس آپ کے پاس حضرت جبریل آئے اور انہوں نے کہا آپ جس چیز کو طلب کر رہے ہیں وہ آگے ہے پھر آپ نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ سو ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ کے پاس جبریل آئے اور کہا آپ جس چیز کو طلب کر رہے ہیں وہ آپ کے آگے ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رمضان کی صبح کو کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ لوٹ جائے کیوں کہ میں نے لیلۃ القدر کو دیکھ لیا اور بے شک مجھے وہ بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرہ کی طاق رات میں ہے اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی بنی ہوئی تھی اور ہم آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھ رہے تھے پھر بادل آیا اور ہم پر بارش ہوئی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی حتیٰ کہ میں نے مٹی اور پانی کا نشان آپ کی پیشانی اور ناک پر دیکھا یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر لگائیں

۱۔۲: دونوں گھٹنے

۳۔۴: دونوں ہاتھ

۵۔۶: دونوں پاؤں

۷: پیشانی مع ناک

حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی پر اور آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی اطراف پر ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ موڑیں۔(۱)

پیشانی اور ناک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے

حدیث نمبر ا:

ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو چہرہ مبارک کہاں رکھا کرتے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں ہاتھوں کے درمیان۔(۲)

---

(۱) (بخاری، کتاب الأذان، باب: السجود علی الانف فی الطین، ج۱ ص۱۱۲)

(۲) (طحاوی باب: وضع الیدین فی السجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۲:

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا نبی ﷺ کو جب آپ نے سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔(۱)

حدیث نمبر۳:

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر رکھتے تھے۔(۲)

سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں کھڑے رکھنا

حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر نہیں دیکھا میں آپ کو ڈھونڈنے لگی تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے پر پڑا، آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے اور آپ کے دونوں پیر کھڑے تھے۔(۳)

سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کو کھڑا رکھنا

حدیث:

حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدے میں تشریف

---

(۱) (طحاوی، باب: وضع الیدین فی السجود)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۱۷۵)

(۳) (مسلم، باب: ما یقول فی الرکوع والسجود. والنسائی، باب: نصب القدمین فی السجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لے جاتے تو آپ اپنے بازو بغلوں سے جدا اور الگ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔(۱)

سجدہ کی حالت میں بازوؤں اور کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں

حدیث نمبرا:

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھو۔(۲)

حدیث:

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدہ اعتدال سے کرو اور تم میں سے کوئی شخص نہ پھیلائے اپنے بازوؤں کو جیسا کتا پھیلاتا ہے۔(۳)

عورتوں کے لیے سجدہ کرنے کا حکم

حدیث نمبرا:

حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو اس لیے کہ اس سلسلہ میں عورتوں کا حکم مرد کی طرح

---

(۱) (نسائی باب فتح اصابع الرجلین فی السجود)

(۲) (مسلم، باب: الاعتدال فی السجود)

(۳) (مسلم، باب: الاعتدال فی السجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کا نہیں ہے۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو (دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر) اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملالے اس طرح کرنے سے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے گا۔ اور بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس عورت کی بخشش کر دی ہے۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر اور سکڑ کر کرے اور اپنی دونوں رانوں کو (پیٹ اور سینے کے ساتھ) ملا کر رکھے۔(۳)

حدیث نمبر۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ اور چمٹ کر کرے اور اپنی دونوں رانوں کو اپنے پیٹ (اور سینے) کے ساتھ ملا کر رکھے۔(٤)

---

(۱) (السنن الکبریٰ للبیھقی ج۲ ص۲۲۲ مراسیل ابی داؤد ص۱۹)

(۲) (الکامل لابن عدی ج۲ ص۲۰٤، اخبار اصبھان ج۲ ص۲۲٦، بیھقی ج۲ ص۲۲۳، کنز العمال اردو ج۷ ص۲۵۹ حدیث نمبر: ۲۰۲۰۳)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۱ ص۲۰۲. وسنن الکبریٰ بیھقی ج۲ ص۲۲۲)

(٤) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۱۳۸ حدیث ۵۰۷۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہؒ کا فرمان

حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے گی تو ممکنہ حد تک جسم (باہم زمین کے ساتھ) ملا کر رکھے گی اور اپنے اعضاء کو کھلا کھلا اور جدا جدا نہیں رکھے گی تاکہ اس کے سرین اوپر نہ اٹھے رہ جائیں۔(۱)

حضرت ابراہیم نخعی کا فرمان

عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ رانوں سے چپکا لے اور اپنی سرین کو اوپر نہ اٹھائے اور اعضاء کو اس طرح دور (اور کشادہ) نہ رکھے جیسے مرد دور (کشادہ) رکھتا ہے۔(۲)

بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھے

حدیث:

حضرت عمرو بن حارثؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بغلوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغل مبارک کی سفیدی نظر آتی۔(۳)

رکوع اور سجدہ میں پشت کو سیدھا رکھنا

حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی

---

(۱) (مصنف عبد الرزاق ج۳ ص۱۳۷ حدیث ۵۰٦۸)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۳۰۲، بیهقی ج۲ ص۲۲۲)

(۳) (مسلم، باب الاعتدال فی السجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز کو (قبولیت کی نظر سے) نہیں دیکھتا جو اپنے رکوع اور سجدوں میں اپنے پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔(۱)

رکوع اور سجود ٹھیک طریقے سے اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنے چاہییں

حدیث:

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز میں رکوع اور سجود پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا جب اس نے نماز پڑھ لی تو حضرت حذیفہؓ نے اس سے کہا تم نے (کامل) نماز نہیں پڑھی اور اگر تم (اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے) مر گئے تو محمد ﷺ کی سنت کے خلاف پر مرو گے۔(۲)

سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

حدیث:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ کی تلاوت سے منع فرمایا۔(۳)

---

(۱) (الفتح الربانی وجوب الرفع من الرکوع)

(۲) (بخاری، باب: اذا لم یتم السجود)

(۳) (نسائی النھی عن القراۃ فی السجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ تسبیح کہنی چاہیے۔ اگر پانچ سات مرتبہ بھی کہہ لے تو جائز ہے

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو وہ اس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے جب وہ ایسا کرے تو اس کا رکوع پورا ہو جائے اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔(۱)

جلسہ

پھر تکبیر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے

حدیث:

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا افتتاح اللہ اکبر سے کرتے اور قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور رکوع میں پشت کو بالکل سیدھا رکھتے سر نیچا رکھتے نہ اوپر، اور رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوئے بغیر سجدہ نہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ اس وقت تک نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعات کے بعد التحیات پڑھتے (بیٹھتے وقت) بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے شیطان کی طرح بیٹھنے اور

---

(۱) (ابن ماجۃ. باب: التسبیح فی الرکوع والسجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرتے۔ (۱)

بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف کرے

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اور اپنی (پاؤں) کی انگلیاں قبلے کی طرف کرے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے۔ (۲)

دعائے جلسہ

حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ. (۳)

اے اللہ! میری لغزشیں معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے بلند کر اور میری کمزوری دور فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔

نوٹ: یہ دعا فرض واجب یا ضروری نہیں بہتر ہے۔

---

(۱) (مسلم، باب: ما يجمع صفة الصلاة)

(۲) (نسائی فی الاستقبال باطراف اصابع لقدم القبلة عند القعود للتشهد)

(۳) (ترمذی، باب: ما يقول بين السجدتين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دوسرا سجدہ

پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدہ کی طرح کرے۔

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک نمازی کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے) فرمایا: جب تم اچھی طرح نماز کی طرف کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو پھر تم آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھو پھر تم رکوع کرو حتی کہ تم اطمینان سے رکوع کرلو پھر رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہو حتی کہ اعتدال سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتی کہ اعتدال سے سجدہ کرلو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر (دوسرا) سجدہ کرو حتی کہ اطمینان سے سجدہ کرلو پھر اپنی پوری نماز اس طرح پڑھو۔(۱)

مسئلہ: دوسرا سجدہ کر لینے کے بعد ایک رکعت پوری ہو چکی

دوسری رکعت کے لیے قیام

دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر پھر دوسری رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے کیوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اسلافِ امت رحمہم اللہ کا طریقہ ہے۔

---

(۱) (بخاری، باب: امر النبی ﷺ الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جلسہ استراحت نہیں کرنا چاہیے

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے۔(۱)

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے

امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوا کرتے تھے۔(۲)

دوسری رکعت پڑھنے کا طریقہ:

دوسری رکعت کے شروع میں ثناء، تعوذ نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے پھر کوئی دوسری سورۃ ساتھ ملائے۔ سورۃ کے ختم پر تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔

دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت رفع یدین بھی نہ کرے۔ باقی مسائل میں دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح ہی ہوتی ہے۔

قعدہ اولیٰ:

جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہو جائے اور سجدہ سے سر اوپر

---

(۱) (ترمذی باب: منه ایضًا)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبه ج۱ ص۳۹٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اٹھائے تو پھر قعدہ کرلے۔ اگر نماز دو رکعت سے زیادہ رکعت والی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ یعنی (پہلا تشہد) ہے اور یہ واجب ہے۔

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جب انہوں نے دوسری رکعت پڑھی تو بجائے قعدہ کرنے کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے پیچھے سے تسبیح پڑھی لیکن وہ نہ بیٹھے جب سلام پھیرا تو انہوں نے دو سجدے سہو کے کیے پھر انہوں نے کہا میں نے اسی طرح دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔ (۱)

قعدہ اولیٰ میں تشہد (التحیات) پڑھنا واجب ہے

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز کے درمیان (دو رکعتوں کے بعد پہلے تشہد کی) اور اس کے آخر میں (چار رکعتوں کے بعد دوسرے) تشہد کی تعلیم دی۔ (۲)

قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ

بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں:

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۴)

(۲) (الفتح الربانی ابواب التشہد و مسند احمد ج۱ ص۴۵۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چارزانوں (چوکڑی مارکر) بیٹھتے تھے سو میں نے بھی اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے منع کیا اور بتایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پیر کھڑا کرو اور بایاں پیر موڑو میں نے کہا: آپ تو اس طرح کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ (۱)

دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں

حدیث نمبر ۱:

علی بن عبدالرحمن معاوی نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا: ایسے کرو جیسے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے تھے اور سب انگلیوں کو بند کر کے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔ (۲)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا (تشہد وغیرہ) کے وقت اس طرح بیٹھے ہوتے کہ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہوتا اور

---

(۱) (بخاری باب سنة الجلوس فی التشهد)

(۲) (مؤطا امام مالك ص۷۳، مؤطا امام محمد مترجم ص۸۵ باب العبث بالحصٰی فی الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔(۱)

تشہد کے مسنون الفاظ

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم کہتے تھے۔

السلام علی جبریل و میکائیل اورالسلام علی فلان و فلان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے پس فرمایا: اللہ تعالیٰ خود سلام ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ کہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میری تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں، اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر سلام ہو اللہ کے نیک بندوں پر۔

پس جب تم یہ کہہ لو گے تو آسمان اور زمین میں اللہ کے ہر ہر نیک بندہ پر یہ رحمت پہنچ جائے گی (اور یہ کہو) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے

---

(۱) (مسلم كتاب المساجد باب: صفة الجلوس في الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔(۱)

درمیانی تشہد میں صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (تین چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت ادا فرما کر ایسے بیٹھتے گویا آپ جلتے توے پر بیٹھے ہیں (یعنی بہت جلد اٹھ جاتے تھے) ابو عبیدہ حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہونے کی وجہ سے تو آپ نے فرمایا ہاں یہی مراد ہے۔(۲)

اشارہ کے سوا انگلی کو بار بار حرکت نہ دے:

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اس کو (بار بار) حرکت نہیں دیتے تھے۔(۳)

امام نووی شافعی فرماتے ہیں:

"رواہ ابوداؤد باسناد صحیح" (٤)

ابوداؤد نے اسے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ صاحب فرماتے ہیں:

---

(۱) (بخاری باب: التشهد فی الاخرة)

(۲) (نسائی باب: تخفیف التشهد الاول)

(۳) (ابو داؤد باب الاشارة فی التشهد)

(٤) (شرح المهذب ج۳ ص٤٥٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابوحنیفہ نے الخ۔(۱)

اشارہ کرنے کا وقت:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں

کہ اشارہ کا مقام لَا اِلٰـہَ ہے جیسا کہ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اس وجہ سے بھی غرض اشارہ سے توحید الٰہی کا اظہار ہے تاکہ قول و فعل آپس میں ایک دوسری کے مؤید و معاون ہو جائیں۔(۲)

تیسری رکعت:

درمیانی قعدہ کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں اور کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہیں۔

مسئلہ:

تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین نہ کریں، کیوں کہ رفع یدین صرف تکبیر اولیٰ کے وقت کرنا چاہیے باقی اور کسی مقام پر نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ پہلے بحث گذر چکی ہے۔

مسئلہ:

تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر فرض ہوں تو صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے اور اگر وتر یا سنتیں ہوں تو فاتحہ کے ساتھ سورۃ بھی ملائیں گے۔

---

(۱) (ابو داؤد مترجم ج۱ ص۳۷۹)

(۲) (مصفّٰی شرح مؤطا ج۱ ص۱۱۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسئلہ:

دو رکعت والی نماز میں دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد اور تین رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کے بعد اور چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد آخری قعدہ کے لیے بیٹھ جائے۔

آخری قعدہ:

آخری قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو قعدہ اولیٰ کا ہے

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نماز کی سنت میں سے ہے کہ (تشہد میں) دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ رکھی جائیں اور بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے۔(۱)

مسئلہ:

جب آخری قعدہ میں بیٹھیں تو پہلے التحیات پڑھیں جو قعدہ اولیٰ میں پڑھی تھی۔ التحیات ختم کر کے پھر درود شریف پڑھیں۔

آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو تشہد اور مجھ پر درود نہ چھوڑو یہ نماز کی زکوٰۃ ہے تمام انبیاء و رسل پر سلام بھیجو اللہ کے برگزیدہ بندوں

---

(۱) (نسائی الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پر سلام بھیجو۔(۱)

حدیث نمبر۲:

فضالہ بن عبید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز پڑھی مگر نہ خدا کی حمد (بڑائی) بیان کی اور نہ نبی پاک ﷺ پر درود پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلد بازی کی اور اسے بلایا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اولاً خدا کی حمد وثنا کرے پھر درود شریف پڑھے پھر دعا پڑھے۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دو رکعت بیٹھو (اور یہ قعدہ اخیرہ ہو) تو التحیات پڑھو پھر نبی پاک ﷺ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔(۳)

حدیث نمبر۴:

ابو الاحوص اور ابو عبید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ تشہد پڑھے پھر درود پاک پڑھے پھر دعا کرے۔(٤)

---

(۱) (دار قطنی ج۱ ص۳۵۵)

(۲) (سنن کبریٰ ج۲ ص۱٤۸)

(۳) (سنن کبریٰ ج۲ ص۱٤۸)

(٤) (سنن کبریٰ ج۲ ص۱٤۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درود شریف کے الفاظ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مجِیْدٌ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔(۱)

درود شریف کے بعد دعا

مسئلہ:

قرآن وحدیث کی دعاؤں میں سے جو دعا مانگ سکتا ہے وہ مانگ لے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ہم کہتے تھے اللہ پر اس [illegible] وں کی طرف سے سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر، پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ ہو کہ اللہ پر سلام ہو۔ کیوں کہ اللہ تو خود سلام

---

(۱) (بخاری کتاب الانبیاء، باب: یزفون النسلان فی المشی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے لیکن تم یہ کہو کہ تمام قولی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور تمام بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر کیوں کہ جب تم (یہ سلام پڑھو گے) تو یہ (سلام) آسمان میں اور زمین میں ہر بندہ تک پہنچ جائے گا (اور یہ کہنا کہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت مستحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر اس کے نزدیک جو اچھی دعا ہو اس کو اختیار کرے۔(۱)

تشریح:

اس حدیث پاک میں اللہ کے نبی ﷺ نے نمازی کو اختیار دیا ہے کہ جو اچھی دعا ہے وہ مانگ لے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس باب سے یہ ہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جب کسی مسئلہ میں شریعت کی طرف سے اجازت ہو تو پھر اس کو اختیار کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر۲:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی طرف ایک لمبی حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور اس کو اور دوسرے لوگوں کو فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے رب کی حمد وثناء کرے پھر وہ نبی کریم ﷺ

---

(۱) (بخاری، باب: ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ولیس بواجب. ومسلم، باب: التشهد فی الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پر درود شریف پڑھے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔(۱)

پہلی دعا

دعائے ابراہیمی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ○

اے پروردگار! مجھ کو نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد میں سے بھی نماز قائم کرنے والے بنا دے۔ اے پروردگار! میری بخشش فرما اور میرے والدین کی اور سب مومنوں کی جس دن حساب قائم ہو۔(۲)

اس دعا کی اہمیت

۱......یہ دعا قرآن پاک کی ہے۔

۲......حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔

۳......اس میں نماز قائم کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

۴......اس میں اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی ہے۔

۵......تمام مومنوں کے لیے دعا کی گئی ہے۔

---

(۱) (الفتح الربانی مترجم ج۱ ص۶۲۲، باب: ما جاء فی الصلوٰة علی النبی ﷺ عقب التشهد الاخیر و کذا اٰله)

(۲) (سورة ابراهیم، آیت نمبر: ۴۱، پ: ۱۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۶......اور اس پر اکثر امت کا عمل چلا آرہا ہے۔

۷......اس سے پہلے جو درود شریف گذرا ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بار بار آیا ہے۔ اس مناسبت سے دعا بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام والی ہے اور امت کے اکثر لوگ یہ ہی پڑھتے ہیں۔

دوسری دعا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے کوئی دعا سکھا دیجیے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشے گا پس تو اپنے پاس سے میرے لیے مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے۔(۱)

احادیث میں بہت سی دعائیں منقول ہیں سب درست ہیں۔

نماز کے آخر میں دائیں بائیں منہ پھیر کر سلام کہنا

درود شریف کے بعد دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں منہ موڑتے ہوئے کہے السلام علیکم ورحمة الله، السلام علیکم ورحمة الله تم پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو، تم پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو۔ یہ کہہ کر سلام سے نکلے۔

---

(۱) (بخاری، باب: الدعاء قبل السلام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۱:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا تھا۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم و رحمة الله، السلام علیکم ورحمة الله کہتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔(۲)

امام سلام سے فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے

اگر با جماعت نماز ہو تو امام کو چاہیے کہ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے۔

عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ قال كان النبي صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلى صلاة اقبل علينا بوجهه. (۳)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھے۔

---

(۱) (مسلم، باب السلام للتحليل من الصلوٰة عند فراغها و كيفيته)

(۲) (ترمذی، باب: ما جاء في التسليم في الصلوٰة)

(۳) (بخاری، يستقبل الإمام الناس إذا سلم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز کے بعد مسنون ذکر الاذکار اور دعا کرنا

نماز سے فارغ ہوکر ان مسنون تسبیحات کا پڑھنا بہت فضیلت کا باعث ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن فقراء المهاجرين اتوا رسول الله ﷺ فقالوا ذهب أهل الدثور بالدرجات العلىٰ، والنعيم المقيم، فقال وماذاك، قالوا يصلون كما نصلي يصومون كما نصوم ويتصدقون ولا نصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله ﷺ أفلا أعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون أحد أفضل منكم، الا من صنع مثل ما صنعتم، قالوا بلىٰ يا رسول الله ﷺ قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين مرة، قال أبو صالح فرجع فقراء المهاجرين إلى رسول الله ﷺ فقالوا سمع أخواننا أهل الأموال بما فعلنا فصنعوا مثله فقال رسول الله ﷺ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مال دار لوگ تو اعلیٰ درجات اور جنت کی نعمتوں میں ہم سے سبقت لے گئے۔ آپ نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نماز روزہ میں وہ ہمارے ساتھ شریک ہیں لیکن وہ مالی خیرات کرتے ہیں جو ہم نہیں کرسکتے اور وہ غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کرسکتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ایسی چیز

---

(۱) (مسلم، استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بتاؤں کہ جس سے تم بھی سبقت لے جانے والوں کے برابر ہو جاؤ اور اپنے بعد والوں کے علاوہ اور کوئی تم سے افضل نہ رہے۔ انہوں نے عرض کیا: ضرور۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر ۳۳ بار پڑھا کرو۔

حضرت ابو صالح کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد پھر فقراء، مہاجرین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے مال دار بھائیوں نے بھی ہماری طرح یہ عمل شروع کر دیا، ارشاد ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۱)

اے اللہ! تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے اس وقت رب ذوالجلال کے حضور ہر قسم کی دعا کر سکتا ہے، عربی میں ہو یا اپنی زبان میں بس اس دعا کو سمجھ کر اخلاص اور حضوریٔ قلب کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس وقت دعا کرنا مستحب ہے جو نماز کا لازمی حصہ نہیں ہے۔

عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال إن الله حي كريم يستحي أن يرفع الرجل إليه يديه أن يردهما صفرًا. (۲)

---

(۱) (ترمذی، باب: ما جاء ما يقول إذا سلم)

(۲) (ترمذی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حیا کرنے والا ہے، جب بندہ اللہ کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ اس ہاتھ کو خالی واپس کریں۔

عن محمد بن ابی یحیٰی قال رأیت عبدالله بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیه یدعو قبل ان یفرغ من صلاته فلما فرغ منها قال إن رسول الله ﷺ لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلاته رواه الطبرانی ورجاله ثقات. (۱)

حضرت محمد بن ابی یحیٰی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز مکمل کرنے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔ (اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ما رفع قوم أكفهم إلى الله عز وجل يسألونه، شيئًا الا كان حقا على الله أن يضع في ايديهم الذى سألوا رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح. (۲)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں میں وہ چیز ڈال دیتے ہیں جو انہوں نے مانگی ہے۔

---

(۱) (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۶۹)

(۲) (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۶۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبی أمامة رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ ﷺ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلوٰت المکتوبات (۱)

روایت ہے ابوامامہؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

سجدۂ سہو:

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھولے سے پہلے ادا ہو جائے یا اس کی ادائیگی میں کچھ تاخیر ہو جائے یا کوئی واجب چھوٹ جائے یا رکعتوں کی صحیح تعداد بھول جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور نئے سرے سے ادا کرنی پڑے گی۔

سجدہ سہو کا طریقہ:

قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر تشہد درود شریف و دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

حدیث نمبر ا:

عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال السهو أن یقوم فی قعود، أو یقعد فی قیام أو یسلم فی الرکعتین، فإنه یسلم ثم یسجد سجدتی السهو، و یتشهد و یسلم. (۲)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بھول یہ ہے کہ نمازی بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا کھڑا ہونے کے بجائے بیٹھ جائے یا (تین چار رکعت الی نماز میں) دو رکعتوں

(۱) (ترمذی، کتاب الدعوات)

(۲) (طحاوی، باب سجود السهو فی الصلوٰۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے بعد سلام پھیر دے۔ تو ایسا شخص سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

حدیث نمبر۲:

عن عبد الله رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ صلى الظهر خمسًا فقيل لهٗ أزيد في الصلوٰة فقال و ماذاك قال صليت خمسًا فسجد سجدتين بعد ما سلم. (۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھ لیں تو آپ سے عرض کیا گیا کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو فرمایا۔

حدیث نمبر۳:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے کسی کو جب اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ صحیح کے لیے سوچ و بچار کرے اور اس پر اپنی نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ (۲)

حدیث نمبر۴:

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اپنی نماز میں

---

(۱) (بخاری، باب إذا صلى خمسًا)

(۲) (ابو داؤد، باب: في سجدتي السهو)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔(۱)

حدیث نمبر۵:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر سہو کے لیے دو سجدے ہیں، سلام پھیرنے کے بعد۔(۲)

حدیث نمبر۶:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، پھر بیٹھے بیٹھے دو سجدے سہو کیے پھر سلام پھیرا۔(۳)

حدیث نمبر۷:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور کمرہ میں چلے گئے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں تخفیف ہو گئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی غصہ کی حالت میں واپس آئے اور متروکہ رکعت ادا کی پھر سلام پھیر کر سجدہ سہو کیا پھر سلام پھیرا۔(٤)

---

(۱) (ابو داؤد باب من قال بعد التسلیم)

(۲) (ابو داؤد باب من نسی ان یتشهد وهو جالس)

(۳) (نسائی باب: السلام بعد سجدتی السهو)

(٤) (مسلم السهو فی الصلوٰة والسجود له)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۸:

حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے ہمیں نماز پڑھائی تو (بھولے سے) دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے ہم نے سبحان اللہ کہا تو آپ نے بھی سبحان اللہ کہا واپس نہ ہوئے اور اپنی نماز پوری کر لی اور سلام پھیرا تو دو سجدے سہو کیے پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے کیا۔(۱)

ان روایات سے معلوم ہو گیا کہ سجدہ سہو سلام کے بعد ہے اور سجدہ سہو کے بعد پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا جاتا ہے۔

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم

شیخ ابوبکر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۸۴ھ لکھتے ہیں:

وقد روى عن النبي ﷺ سجود السهو بعد السلام من غير وجهٍ وهو في حديث عمران بن حصين وأبي هريرةؓ و عبد الله بن جعفر والمغيرة بن شعبة وثوبان وقد اختلف اهل العلم في هذا الباب على اربعة اوجه فطائفة رأت السجود كله بعد السلام عملاً بهذا الحديث و ممن روينا ذلك عنه من الصحابة علي بن أبي طالب، وسعد بن أبي وقاص و عبد الله بن مسعود و عمار بن ياسر و عبدالله بن عباس و عبدالله بن الزبير رضی اللہ عنہم و من التابعين الحسن وإبراهيم النخعي وعبدالرحمٰن بن

---

(۱) (ابو داؤد باب من نسي)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أبي ليلى والثوری والحسن بن صالح وأبو حنيفة وأهل الكوفة رحمهم الله. (۱)

سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا آنحضور ﷺ سے مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ جیسا کہ حضرات عمران، ابوہریرہ، عبداللہ بن جعفر، مغیرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے منقول احادیث میں ہے اور اس مسئلہ میں حضرات علماء سے چار قسم کے اقوال منقول ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ مندرجہ بالا احادیث پر عمل کرتے ہوئے تمام سجدۂ سہو سلام کے بعد کیے جائیں اور جن حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی منقول ہے۔ وہ یہ ہیں حضرت علی، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین میں یہی منقول ہے۔ حضرت حسن، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ثوری، حضرت حسن بن صالح اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اہل کوفہ سے۔

جب امام بھول جائے:

اگر باجماعت نماز میں امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو مقتدی کو چاہیے کہ امام کو متنبہ کرنے کے لیے بلند آواز سے سبحان اللہ کہے تاکہ وہ صحیح کیفیت پر لوٹ آئے اور اگر مقتدی عورتوں کی توجہ پہلے اس غلطی کی طرف ہو جائے تو ان کو چاہیے کہ ہاتھ کو ہاتھ پر ماریں تاکہ اس آواز سے امام کو تنبیہ ہو جائے اور منہ سے آواز نہ نکالیں کیوں کہ ان کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ التسبيح للرجال والتصفيق للنساء. (۲)

---

(۱) (همدانی الإعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الأثار ص۸۵)

(۲) (مسلم تسبيح الرجل وتصفيق امرأة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تسبیح مَردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

عن سهل بن سعد عن النبي ﷺ أنه قال من نابه شيء في صلاته فليقل سبحان الله إنما التصفيح للنساء والتسبيح للرجال. (۱)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز (ترتیب) میں کوئی اور چیز آ جائے تو مقتدی کو سبحان اللہ کہنا چاہیے چونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے مَردوں کے لیے تو (زبان سے) سبحان اللہ کہنا ہے۔

نماز میں گفتگو:

آغازِ اسلام میں دورانِ نماز ضرورت کی بات چیت کر لی جاتی تھی لیکن بعد میں اس کی اجازت نہ رہی لہٰذا سجدہ سہو کی جن روایات میں نماز اور سجدۂ سہو کے مابین بات چیت کا ذکر ملتا ہے۔ وہ ابتدائی دور سے متعلق ہیں۔ اب اس کی بجائے صرف سبحان اللہ کہنے کی اجازت ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرنے سے پہلے بات چیت کرے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کو پھر نئے سرے سے نماز پڑھنا ہو گی جیسے کہ دورانِ نماز بات چیت کرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

عن زيد بن أرقم رضی اللہ عنہ قال كنا نتكلم في الصلاة يكلم الرجل صاحبه وهو إلى جنبه في الصلاة حتى نزلت وقوموا لله قانتين. فأمرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام. (۲)

---

(۱) (طحاوی، الكلام في الصلاة......)

(۲) (مسلم تحريم الكلام في الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں بات کر لیا کرتے تھے۔ ایک آدمی اپنے پہلو میں کھڑے دوسرے آدمی سے بات کر لیتا تھا تا آنکہ یہ آیت نازل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوا کرو تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا اور بات چیت سے روک دیا گیا۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جزء القراۃ والی روایت میں "فی حاجتہ" کا لفظ بھی نقل کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آیت نزول سے قبل ضرورت کی بات چیت جائز تھی۔ لیکن یہ آیت نازل ہونے کے بعد ضرورت کی گفتگو سے بھی ممانعت کر دی گئی۔ لہٰذا اب نماز میں کسی قسم کی گفتگو کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

نیز حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی سابقہ روایات سے معلوم ہوا کہ ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ نماز کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے یاد دلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا گویا اس وقت دورانِ نماز گفتگو جائز تھی، لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دیا کہ اگر امام نماز میں بھول جائے تو مقتدی سبحان اللہ کہیں تا کہ امام کو اصل کیفیت یاد آ جائے گی گویا اب مقتدی پہلے کی طرح خاموش نہیں رہیں گے کہ سلام کے بعد امام کو بتایا جائے چونکہ اب نماز میں گفتگو کی ممانعت ہے۔ البتہ ایسے موقع پر دورانِ نماز سبحان اللہ کہنے کی اجازت ہے۔

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال کلنا نسلم علی النبی ﷺ وھو فی الصلوٰۃ فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا، وقال ان فی الصلوٰۃ شغلاً. (۱)

---

(۱) (بخاری، ما ینھی عن الکلام فی الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شروع میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام عرض کیا کرتے تو آپ اس کا جواب دے دیتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے تو ہم نے سلام کیا، آپ نے جواب نہ دیا اور پھر فرمایا کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہوتا ہے۔

ذیل میں نماز میں شرائط، نماز کے فرائض، نماز کے واجبات، نماز کی سنن اور بعض مکروہاتِ نماز کا ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ سجدۂ سہو کا مسئلہ سمجھنے اور اس کو متعین کرنے میں آسانی ہو۔

شرائط نماز

اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط بھی چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۱۔ وقت

۲۔ جسم کا پاک ہونا، طہارتِ ظاہرہ، یعنی ظاہری گندگی سے پاک ہونا اور طہارت باطنہ یعنی باوضو اور غسل ہونا

۳۔ کپڑوں کا پاک ہونا

۴۔ نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا

۵۔ ناف سے گھٹنوں تک جسم کو ڈھانپنا

۶۔ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

۷۔ نیت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرائض نماز

اگران فرائض میں سے کوئی فرض بھی چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی۔

اور اگر کسی فرض کی ادائیگی میں کچھ تاخیر ہو جائے (جیسے آخری رکعت میں بیٹھنے کی بجائے بھولے سے کھڑا ہو گیا پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا) تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

۱۔ قیام (کھڑے ہو کر نماز پڑھنا) ''اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے''

۲۔ قرأۃ

۳۔ رکوع

۴۔ دو سجدے

۵۔ قعدۂ اخیرہ

۶۔ تمام ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا

۷۔ نماز سے بارادہ فارغ ہونا

واجباتِ نماز

ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا اس کی ادائیگی میں کچھ تقدیم تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

۱۔ نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنا

۲۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا (امام اور منفرد کے لیے)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۳۔ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت، تین چھوٹی آیتیں، یا ایک سورۃ پڑھنا (امام اور منفرد کے لیے)

۴۔ بوقتِ قرأۃ مقتدی کا خاموش رہنا

۵۔ قعدۂ اولیٰ

۶۔ قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنا

۷۔ تمام ارکان کو اطمینان کے ساتھ ادا کرنا

۸۔ ہر فرض اور ہر واجب کو بغیر کسی تقدیم، تاخیر کے اپنی صحیح جگہ پر ادا کرنا (حدیث مسئی الصلاۃ)

۹۔ جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا (امام کے لیے)

۱۰۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا

۱۱۔ وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا

۱۲۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں زائد تکبیرات کہنا

نماز کی سنتیں

ان سنتوں کا اہتمام ضروری ہے لیکن اگر ان میں سے کوئی سنت بھولے سے چھوٹ جائے تو بغیر سجدہ سہو کیے نماز ہو جائے گی۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اور انگلیوں کو کھلا رکھنا

۲۔ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر ناف کے نیچے باندھنا

۳۔ ثناء (سبحانك اللهم ......) پڑھنا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۴۔تعوذ تسمیہ آہستہ پڑھنا

۵۔آہستہ آواز سے آمین کہنا

۶۔ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے لیے تکبیر کہنا

۷۔رکوع اور سجدہ میں ۳ دفعہ تسبیح پڑھنا

۸۔رکوع میں گھٹنے کو پکڑنا، انگلیوں کو کھلا رکھنا

۹۔امام کا سمع اللہ لمن حمدہٗ اور مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنا، اور منفرد کے لیے دونوں کا کہنا

۱۰۔رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا (قومہ)

۱۱۔دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا (جلسہ)

۱۲۔قعدہ میں دایاں پاؤں کھڑا کرکے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا

۱۳۔آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا

۱۴۔آخری قعدہ میں درود شریف کے بعد دعا مانگنا

۱۵۔سلام کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا

۱۶۔سلام کے بعد تسبیحات ثلاثہ، سبحان اللہ ۳۳، الحمد للہ ۳۳، اللہ اکبر ۳۴

مکروہاتِ نماز

ایسے افعال جو نماز میں کرنا سخت ناپسندیدہ ہیں۔ ان سے بچنا چاہیے۔ ذیل میں چند مکروہات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں عام لوگ مبتلا ہیں۔

مندرجہ بالا سنتوں میں سے کسی سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا:

عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال لینتهین أقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء فی الصلاة إلی السماء أو لتخطفن ابصارهم. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے رک جائیں یا پھر ان کی بینائی کو اُچک لیا جائے گا۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سألت رسول اللہ ﷺ عن الالتفات فی الصلوٰة فقال هو اختلاس یختلسه الشیطٰن من صلوٰة العبد. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی بابت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کا حصہ ہے جسے وہ بندہ کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔

ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ توجہ منتشر ہو، دھیان کسی اور چیز کی طرف ہو:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لا صلوٰة بحضرة الطعام و لا هو یدافع الاخبثان. (۳)

---

(۱) (مسلم النهی عن رفع البصر إلی السماء فی الصلوٰة)

(۲) (بخاری الالتفات فی الصلوٰة)

(۳) (مسلم باب کراهة الصلوٰة بحضرة الطعام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کھانا سامنے موجود ہو تو نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس صورت میں جب وہ بیت الخلاء کی ضرورت محسوس کر رہا ہو۔

سجدہ میں کہنیوں کو بچھانا:

عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا اعتدلوا فی السجود ولا یبسط أحدکم ذراعیہ انبساط الکلب. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں کہ سجدہ کو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرو اور تم میں سے کوئی بھی سجدہ میں اپنی کہنیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

ایسی اشیاء کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جس سے توجہ منتشر ہو:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لھا أعلام فقال شغلتنی أعلام ھٰذا فاذھبوا بھا إلی أبی جھم (عامر بن حذیفۃ) واتوا بأبنجانیتہ. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کپڑا لے کر نماز پڑھی جس پر نقش ونگار تھے۔ نماز کے بعد فرمایا یہ لے جا کر عامر بن حذیفہ کو دے دو کہ اس کے نقوش نے میری توجہ کو منتشر کر دیا۔ اور اس کا وہ موٹا کپڑا لاؤ جس پر نقش ونگار نہیں ہیں۔

---

(۱) (بخاری باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود)

(۲) (مسلم کراھیۃ الصلوٰۃ الثواب لہ اعلام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کپڑے یا رومال وغیرہ کو بغیر باندھے یونہی لٹکا کر نماز پڑھنا:

عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال نهی رسول الله ﷺ عن السدل فی الصلوة. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نیند کے غلبہ کے وقت نماز پڑھنا:

عن عائشة رضی اللہ عنہا أن النبی ﷺ قال إذا نعس أحدکم وهو یصلی فلیرقد حتی یذهب عنه النوم فان احدکم إذا صلی وهو ینعس لعله یذهب یستغفر فیسب نفسه. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو اونگھ آئے تو ذرا سو جاؤ تا کہ نیند کا غلبہ جاتا رہے۔ اگر اسی حالت میں نماز پڑھی تو عین ممکن ہے کہ اپنی طرف سے استغفار کرنا شروع کرے۔ جب کہ حقیقت میں وہ اپنے آپ کو گالی دے رہا۔

نماز کے لیے کسی خاص جگہ کا تعین کہ ہر حال میں وہیں نماز پڑھے:

عن عبد الرحمن بن شبل قال نهی رسول الله ﷺ عن نقرة الغراب، وافتراش السبع وأن یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر. (۳)

---

(۱) (ترمذی، ما جاء فی کراهیة السدل فی الصلوة)

(۲) (ترمذی، الصلوة عن النعاس)

(۳) (رواه أحمد والحاکم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبدالرحمنؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا جلدی جلدی نماز پڑھنے سے (کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے) اور درندہ کی کھال بچھا کر نماز پڑھنے سے اور اس سے کہ کوئی شخص مسجد میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر کرلے جیسے کہ اونٹ (اپنے اصطبل) میں ایک خاص جگہ مقرر کرلیتا ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت واہمیت

نماز تمام مسلمانوں کی انفرادی واجتماعی زندگی میں ایک اصلاحی انقلاب بپا کردیتی ہے باجماعت نماز کی ادائیگی سے جہاں اور بہت سے دنیوی و اخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں بطورِ خاص حکم ربانی و ارشاد نبوی ﷺ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں اجتماعیت کے جذبات نشو ونما پاتے ہیں۔ اخوت، محبت، ہمدردی اور باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے۔ اسی لیے جماعت کی نماز کو اکیلی نماز پر فضیلت ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○ (۱)

اور پابندی سے نماز ادا کرو اور جو لوگ ہمارے سامنے عبادت کے لیے جھکتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ جھکا کرو۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال صلاة الجماعة افضل من صلاة الفذ بسبع و عشرين درجةً. (۲)

---

(۱) (البقرة: ٤٣)

(۲) (مسلم فضل الجماعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے نماز سے ستائیس گنا بڑھا ہوا ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل في جماعة تضعف على صلاته في بيته و سوقه خمسًا وعشرين ضعفًا وذلك أنه إذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج إلى المسجد لا يخرجه إلا الصلوٰة لم يخط خطوة إلا رفعت لهٗ بها درجة وحط عنه بها خطيئته فإذا صلى لم تزل للملائكة تصلي عليه مادام في مصلاه اللهم صل عليه اللهم ارحمه ولا يزال في صلاة ماانتظر الصلاة. (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی باجماعت نماز اس کی گھر اور بازار کی نماز سے پچیس گنا بڑھائی جاتی ہے چونکہ جب وہ خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چلتا ہے اور اس کو مسجد کی طرف صرف نماز نے ہی نکالا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف کی جاتی ہے جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لیے یہ دعا کرتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے۔ اے خدا اس پر اپنی رحمت نازل فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے اس کو نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

---

(١) (بخاری، باب فضل صلاة الجماعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تارکِ جماعت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ إن أثقل صلاة علی المنافقین صلاة العشاء وصلاة الفجر ولو یعلمون ما فیهما لاتوهما ولو حبوا ولقد هممت أن آمر بالصلاة فتقام ثم امر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق معی برجال معهم حزم من حطب إلی قوم لا یشهدون الصلاة فأحرق علیهم بیوتهم بالنار. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بھاری ہوتی ہے اگر وہ ان کی فضیلت اور اجر وثواب کو جان لیں تو ضرور شریک ہوں چاہے انہیں لڑکھڑاتے گھسٹتے ہوئے آنا پڑے۔ میں نے پکا ارادہ کر لیا کہ جماعت کھڑی کرنے کا حکم دے کر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے مقرر کر دوں اور اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو لے کر جن کے پاس لکڑیوں کا ایندھن ہو ان لوگوں کو طرف چلوں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے، اور جا کر ان کے سمیت گھروں کو آگ جلا کر خاکستر کر دوں۔

امام کے اوصاف

عن أبی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ یؤمّ القوم أقرؤهم کتاب الله فان کانوا فی القرأة سواء فأعلمهم بالسنة فإن کانوا فی السنة سواء فأقدمهم هجرة، فإن کانوا فی الهجرة سواء فأقدمهم

---

(۱) (مسلم، فضل صلاة الجماعة والتشدید فی التخلف عنها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سنا، ولا يؤمن الرجل والرجل في سلطانه ولا يقعد في بيته علی تكرمته إلا باذنه. (۱)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی امامت ایسا شخص کرائے جو قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر سارے برابر ہوں تو پھر جو شخص سنت کا زیادہ عالم ہو، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو، اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو عمر میں سب سے بڑا شخص امامت کرائے۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر بلا اجازت نہ بیٹھے۔

صف بندی:

باجماعت نماز میں صفوں کو اہتمام کے ساتھ سیدھا کرنا اور رکھنا چاہیے۔ اس مضمون کی جملہ روایات کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ٹخنے، کندھے اور گردن ایک سیدھ میں ہونی چاہیے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ سووا صفوفكم فان تسوية الصف من تمام الصلاة. (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو (سیدھا رکھو) چونکہ صفوں کی برابری نماز کو کامل بنانے کے لیے ضروری ہے۔

عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم (۳)

---

(۱) (مسلم من احق بالامامة)

(۲) (مسلم تسوية الصف واقامتها)

(۳) (مسلم تسوية الصفوف الصف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی صفوں کو درست کرلو یا پھر اللہ تعالیٰ تم میں باہمی اختلاف وانتشار ڈال دے گا۔

صف اول کی اہمیت

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال لو يعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لا يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ...... الحديث. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان دینے اور صف اول میں نماز پڑھنے کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے پھر اس کو حاصل کرنے کے لیے انہیں قرعہ اندازی کرنی پڑے تو قرعہ اندازی بھی کریں گے۔

عن أبی سعيد الخدری رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ رأی فی اصحابه تاخرا فقال تقدموا فائتموا بی وليئتم بكم من بعدكم لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم الله. (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ ؓ میں سستی اور تاخیر کے آثار دیکھے تو فرمایا آگے بڑھو اور میری مکمل اقتداء کرو تاکہ تمہارے بعد والے تمہاری مکمل اقتداء کریں جب بھی کوئی قوم پیچھے ہٹتی ہے اللہ اسے پیچھے ہٹا دیتا ہے۔

---

(۱) (مسلم، تسوية الصفوف واقامتها)

(۲) (مسلم، تسوية الصفوف واقامتها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام کی اقتداء

دورانِ جماعت امام کی مکمل اتباع کرنی چاہیے۔

عن انس رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ ركب فرسًا فصرع عنه فجحش شقه الأيمن فصلى الصلوٰة من الصلوٰت وهو قاعد فصلّينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فإذا صلى قائما فصلوا قياما فاذا ركع فاركعوا وإذا رفع فارفعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے۔ آپ کے دائیں طرف چوٹ لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی مکمل اقتداء کی جائے جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ اٹھے تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو۔

اقتدا نہ کرنے کی سزا

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال اما يخش احدكم إذا رفع رأسه قبل الإمام أن يجعل الله رأسه رأس حمار أو يجعل الله صورة حمار. (۲)

---

(۱) (بخاری، إنما جعل الامام ليؤتم به)

(۲) (بخاری، اثم رفع رأسه قبل الإمام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھائے تو کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دیں یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دیں۔

امام ہلکی نماز پڑھائے

امام کو چاہیے کہ باجماعت نماز میں مقتدیوں کا خیال رکھے نماز ہلکی پڑھائے اتنی لمبی نہ کرلے کہ تھکاوٹ سے اکتاہٹ ہوجائے اور خشوع وخضوع جاتا رہے۔

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال إذا أم أحد كم الناس فليخفف فإن فيهم الصغير والكبير والضعيف المريض فإذا صلی وحدہ فليصل كيف شاء. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرائے تو نماز ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، بیمار لوگ بھی ہوتے ہیں۔ البتہ جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھ لے۔

سترہ کا بیان

نماز پڑھتے شخص کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا گزرنے والوں کو چاہیے کہ وہ نمازی کا خیال رکھیں۔ اسی طرح نماز پڑھنے والے کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں سے گزرنے والوں کو پریشانی نہ ہو اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، جس کی اونچائی ایک ہاتھ کے قریب ہو

---

(۱) (مسلم، امر الائمة بتخفيف الصلوٰة.....)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(تقریباً ایک فٹ) واضح رہے کہ با جماعت نماز میں امام کا سترہ سب کی طرف سے کافی ہے پھر سترہ کی موجودگی میں اگر کوئی شخص سامنے سے گزر جائے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔

سترہ کی تشریح:

عن عائشة رضی اللہ عنہا أنها قالت سئل رسول الله ﷺ عن سترة المصلي فقال ﷺ مثل مؤخرة الرحل. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا نمازی کے سترہ کی بابت تو آپ ﷺ نے فرمایا: مؤخرۃ الرحل کی طرح۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

سترہ کی کم سے کم مقدار کجاوہ کے (کیل جتنی ہوتی ہے جو کلائی کی ہڈی اور ۲/۳ ذراع کے برابر ہوتا ہے اور اس طرح کی کوئی بھی چیز کھڑی کرنے سے یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سامنے سترہ گاڑ کے نماز پڑھنا بہتر ہے۔ (نووی شرح مسلم)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال كان النبي ﷺ يغدو إلى المصلى والعنزة بين يديه تحمل و تنصب بالمصلى بين يديه فيصلي إليها. (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے آگے نیزہ بردار ہوتا، یہ نیزہ عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا پھر آپ اس کی

(۱) (مسلم سترة المصلي)

(۲) (بخاری حمل العنزة بين يدی الامام يوم العيد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

طرف نماز پڑھتے۔

سامنے سے گزرنے کی سزا:

اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو، پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے گزر جائے تو احادیث میں اس کی بابت سخت وعید آئی ہے۔

عن ابی جهم قال رسول الله ﷺ لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان اين يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادرى اقال اربعين يوما شهرا او سنة. (۱)

حضرت ابوجہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس پر کتنی بڑی سزا ہے تو وہ اس کے سامنے سے گزرنے کی بجائے چالیس تک ٹھہرا رہتا تو یہ بہتر تھا۔

ابوالنضر کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں آپ کی مراد چالیس دن تھی یا چالیس مہینہ یا چالیس سال۔

قال كعب الاحبار لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يخسفا به خيرا له من أن يمر بين يديه. (۲)

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنی سخت سزا ہے تو اس کے بدلے اگر وہ زمین میں دھنس جائے تو اس کے سامنے سے گزرنے سے یہ بہتر ہے۔

---

(۱) (مؤطا امام مالك التشديد فى ان يمر احد ......)

(۲) (مؤطا امام مالك ......)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سنن کا بیان

سنتوں کی فضیلت

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے ہر دن بارہ رکعات فرض سے زائد (سنن رواتب) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔(۱)

رکعاتِ نماز

ذیل میں ہم تمام نمازوں کی رکعات کا ایک تفصیلی نقشہ پیش کر رہے ہیں۔

نام نماز	فرائض	سنن مؤکدہ	سنن غیر مؤکدہ	نوافل	واجب
فجر	۲	۲ پہلے	x	x	
ظہر	۴	۴ پہلے، ۲ بعد	x	۲ بعد میں	
عصر	۴	x	۴ نماز سے پہلے	x	
مغرب	۳	۲ بعد میں	x	۲ بعد میں	
عشاء	۴	۲ بعد میں	۴ نماز سے پہلے	۲ وتر سے پہلے ۲ وتر کے بعد	۳ وتر
جمعہ	۲	۴ پہلے	۶ بعد میں	۲ بعد میں	
عیدالفطر	x	x	x	x	۲
عیدالاضحیٰ	x	x	x	x	۲

(۱) (نسائی باب: ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ سوی المکتوبۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرائض:

جن کا کرنا ضروری ہے اور چھوڑنا حرام ہے۔

واجب:

جس کا کرنا ضروری ہے اور چھوڑنا مکروہِ تحریمی ہے۔

سنن مؤکدہ:

جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلسل عمل رہا، ان کو چھوڑنا گناہ ہے۔

سنن غیر مؤکدہ:

جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل رہا اور کبھی کبھار چھوڑنا بھی ثابت ہے۔

نوافل:

جن کا پڑھنا باعثِ ثواب اور چھوڑنے پر گناہ نہیں ہے۔

ذیل میں مندرجہ بالا رکعات کی علیحدہ علیحدہ تشریح اور احادیث سے ان کی فضیلت بیان کی جاتی ہے۔

سنن مؤکدہ:

عن أم حبيبة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة، اربعًا قبل الظهر و ركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر. (١)

---

(١) (ترمذی، من صلى ثنتي عشرة ركعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن رات میں یہ بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

بارہ رکعتوں کی تفصیل

چار رکعت ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی نماز کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے۔

سنتِ فجر

فضیلت:

فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز سنت ہے اور یہ تمام سنن سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت اور پڑھنے کی تاکید آئی ہے۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنتِ فجر پڑھنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوڑو فجر کی سنتوں کو اگرچہ تم کو گھوڑے روند ڈالیں۔(۲)

---

(۱) (مسلم ج۱ ص۲۵۱، باب: استحباب رکعتی سنۃ الفجر)

(۲) (ابو داؤد، باب: رکعتی الفجر فی تخفیفھا، ج۱ ص۱۷۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فجر کی سنتوں کو مختصر پڑھے

حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر جلدی پڑھتے تھے فجر کی سنتوں کو کہ ہم کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں۔(۱)

فجر کی سنتیں پڑھ کر لیٹنا سنت نہیں

حدیث نمبر ا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی سنتوں سے فارغ ہوتے اگر میں سوئی ہوتی تو آپ ﷺ بھی لیٹ جاتے اور جو جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے۔(۲)

تشریح:

اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوئیں۔

ا...... یہ کہ یہ آپ ﷺ کے گھر کا واقعہ ہے۔ مسجد کا نہیں۔

۲...... آپ ﷺ رات میں تہجد ادا فرماتے قیام اللیل فرماتے، فجر طلوع ہو جاتی اذان کے بعد فجر کی سنتیں بھی ساتھ ہی ادا فرما لیتے گھر پر۔

۳...... اگر عائشہ رضی اللہ عنہا جاگتی ہوتیں تو پھر نہ لیٹتے بلکہ آپ رضی اللہ عنہا سے گفتگو فرماتے۔

---

(۱) (ابو داؤد باب: رکعتی الفجر فی تخفیفھا)

(۲) (ابو داؤد باب الاضطجاع بعدھا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۴......آپ ﷺ کا یہ لیٹنا صرف اس لیے ہوتا تھا کہ جسم کو تھوڑا سا آرام مل جانے کی وجہ سے نماز فجر کے لیے طبیعت میں انبساط ونشاط پیدا ہو جائے یہ آپ ﷺ کی سنت عادیہ تھی نہ سنت تشریعہ۔

۵......اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر ضرورت ہو تو فجر کی سنتوں کے بعد بات چیت بھی کر سکتے ہیں۔

حدیث نمبر۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کچھ کام ہوتا آپ ﷺ کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔(۱)

اس حدیث میں لیٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا لیٹنے والوں کو پتھر مارنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی کو دائیں کروٹ لیٹا ہوا دیکھتے (صبح کی سنتوں کے بعد) تو انہیں پتھر مارتے تھے۔(۲)

---

(۱) (ترمذی، باب: ما جاء فی الکلام بعد رکعتی الفجر)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۴۳ حدیث ۴۷۲۲، باب: صلاۃ من اللیل وترہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۴:

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فرمان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ لوگوں کو فجر کی سنتوں کے بعد لیٹے ہوئے دیکھا تو آپ نے انہیں پیغام بھیجا کہ ایسا نہ کریں۔ لوگوں نے کہا: ہم تو سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اپنے ساتھیوں سے) فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ بدعت ہے۔(۱)

حدیث نمبر۵:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سنت کی وجہ سے نہیں لیٹتے تھے بلکہ وہ تھکان سے آرام حاصل کرتے تھے تاکہ صبح کی نماز نشاط وانبساط کے ساتھ ادا کر سکیں۔(۲)

طلوع فجر کے بعد فرضوں سے پہلے صرف دو سنتیں پڑھنا چاہیے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے (یعنی نفل وغیرہ) بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔(۳)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۲۴۹، باب: من کرہ)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۴۳، باب: صلاۃ النبی ﷺ من اللیل وترہ)

(۳) (ترمذی، باب: ما جاء لا صلاۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صرف فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد پڑھنے کا جواز

عبداللہ بن ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے جب کہ امام نماز پڑھا رہا تھا۔ پس انہوں نے ستون کی اوٹ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ انہوں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔(۱)

حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوئے اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آتے ہی صف میں داخل ہو گئے۔(۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اللہ کی قسم! اگر میں ایسے وقت مسجد میں داخل ہوں جب کہ لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر سنت فجر کی دو رکعتیں ادا کروں گا اور ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اور ان کو کامل کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لوں گا پھر جا کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤں گا۔(۳)

اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو پھر سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پسندیدہ لوگوں نے شہادت دی تھی اور

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص۴٤٤)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۲۵۱)

(۳) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص٤٤۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتی کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتی کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔(۲)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔(۳)

سنتِ ظہر

ظہر کی سنتیں فرضوں سے پہلے چار اور بعد میں دو ہیں۔

حدیث نمبر ۱:

عن عائشة رضی اللہ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعًا قبل الظهر و رکعتین قبل الغداة. (٤)

---

(۱) (بخاری، باب الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس)

(۲) (بخاری، باب لا یتحری الصلاة قبل غروب الشمس)

(۳) (ترمذی، باب: ما جاء فی اعادتها بعد طلوع الشمس)

(٤) (بخاری، الرکعتان قبل الظهر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

حدیث نمبر ۲:

عن أم حبيبة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ تقول سمعت رسول الله ﷺ يقول من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار. (۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کردیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں ثابت ہوئیں اور یہ سنن مؤکدہ ہیں چونکہ آپ نے کبھی ان کو چھوڑا نہیں۔ جب کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں ظہر کے بعد والی چار رکعات کی فضیلت بیان ہوئی ہے دو رکعت سنتِ مؤکدہ کے علاوہ یہ دو نفل ہیں۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے پھر گھر سے تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز

---

(۱) (ترمذی، باب: آخر من سنن الظهر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھاتے تھے، پھر گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔(۱)

اگر ظہر کی پہلی چار سنتیں چھوٹ جائیں تو نماز کے بعد پڑھ لے

حدیث:

عن عائشة رضی اللہ عنہا أن النبی ﷺ کان إذا لم یصل أربعا قبل الظهر صلاهن بعدها. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ اگر ظہر سے پہلے چار رکعات نہ پڑھ سکتے تو نماز کے بعد پڑھ لیتے۔

چار رکعات سنت اکٹھی پڑھے

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سلف (صحابہ کرامؓ و تابعین اور تبع تابعین وغیرہ) ظہر کی نماز سے پہلے چار سنتوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔(۳)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سلف ظہر سے پہلے چار رکعتوں میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے، صرف تشہد بیٹھتے تھے اور اسی طرح جمعہ سے پہلے چار رکعتوں میں اور جمعہ سے بعد والی چار رکعتوں میں بھی سلام سے فصل نہیں کرتے تھے۔(٤)

---

(۱) (مسلم ج۱ ص۲۵۲)

(۲) (ترمذی، باب: آخر من سنن الظهر)

(۳) (طحاوی ج۱ ص۱۹۸)

(٤) (کتاب الحجة امام محمد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سنتِ عصر

عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

حدیث نمبر۱:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال رحم اللہ امرء صلی قبل العصر اربعًا۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کریں جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔

حدیث نمبر۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام کرتے تھے۔ ملائکہ مقربین اور ان کے تابع مسلمین اور مومنین پر (یعنی سلام نہیں پھیرتے تھے صرف تشہد میں سلام کرتے تھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اسحاق بن ابراہیم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ عصر سے قبل چار رکعات کے درمیان سلام سے فصل نہ کیا جائے اور دلیل اسی حدیث سے پکڑی ہے۔ (۲)

---

(۱) (ترمذی، ما جاء فی الاربع قبل العصر)

(۲) (ترمذی ج۱ ص۸۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی خرید وفروخت اور دو قسم کے پہناوے سے اور دو قسم کی نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ فجر کے بعد نماز پڑھنے سے حتی کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔(۱)

سنتِ مغرب

مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہیں۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد سنتوں میں اور صبح کی سنتوں میں ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔(۲)

حدیث نمبر۲:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں (دو سنت موکدہ اور دو نفل) وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مضبوط کڑے کے بعد

---

(۱) (بخاری، کتاب الصلاۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس)

(۲) (ترمذی ص۸۹، باب: ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب والقرأۃ فیھما)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دوسرے مضبوط کرنے والا ہو۔(۱)

مغرب سے پہلے دو رکعت نفل

پڑھنے کا مسئلہ

حدیث نمبر۱:

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت مراد ہیں) کے وقت دو رکعت ہوتی ہیں ماسوا مغرب کے۔(۲)

حدیث نمبر۲:

حماد بن ابی سلیمان نے ابراہیم نخعی سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مغرب سے پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے۔(۳)

حدیث نمبر۳:

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مغرب سے پہلے دو رکعت نفل حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نہیں پڑھتے تھے۔(٤)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۱۹۸)

(۲) (سنن دار قطنی ج۱ ص۲٦٤. کشف الاستار ج۱ ص۳۳٤)

(۳) (کتاب الآثار محمد ص٦۱۲ مترجم)

(٤) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص٤۳٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۴:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب سے پہلے دو رکعت نفل پڑھتے دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں میرے پاس پڑھیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہ کون سی نماز ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھنی بھول گیا تھا وہ میں نے اب پڑھی ہیں۔(۱)

مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم

حدیث نمبر ۵:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک کہ مغرب کی نماز ستارہ نکلنے سے پہلے پڑھتی رہے گی۔(۲)

حدیث نمبر ۶:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب کی نماز روزہ دار کے افطار کے وقت پڑھ لو اور ستارے نکلنے پر سبقت کرو (یعنی ستارہ نکلنے سے پہلے

---

(۱) (رواہ الطبرانی فی کتاب مسند الشامیین بحوالہ نصب الرایہ ج۲ ص۱۴۱)

(۲) (مجمع الزوائد ج۱ ص۳۱۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پہلے پڑھ لو) یہ روایت امام احمد نے ذکر کی ہے اس روایت کے الفاظ طبرانی میں اس طرح ہیں کہ تم مغرب کی نماز سورج ڈوبتے ہی پڑھ لو۔ (۱)

سنتِ عشاء

عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعتیں سنت غیر موکدہ ہیں۔

حدیث نمبر ا:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت مراد ہیں) کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے پڑھ لے۔ (۲)

حدیث نمبر ۲:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے بزرگ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعات پڑھنے کو مستحب خیال کرتے تھے۔ (۳)

مسئلہ:

نمازِ عشاء کے بعد دو رکعات سنتِ موکدہ اور دو نفل ہیں۔

حدیث نمبر ا:

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

(۱) (مجمع الزوائد ج۱ ص۳۱۰)

(۲) (بخاری ج۱ ص۸۷ باب بین کل أذانین صلاۃ لمن شاء)

(۳) (مختصر قیام اللیل ص۵۸ امام مروزی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نوافل کے بارے میں دریافت کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر حجرہ سے تشریف لے جا کر لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھاتے پھر گھر آ کر دو رکعت پڑھتے۔ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر گھر آ کر دو رکعت نماز پڑھتے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر میرے حجرہ میں آ کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ (۱)

حدیث نمبر۲:

شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کبھی عشاء پڑھ کر میرے پاس نہیں آئے مگر انہوں نے (یعنی رسول اللہ ﷺ) چار رکعتیں یا چھ رکعتیں پڑھیں۔ (۲)

صلاۃ الوتر

وتر میں کئی ابحاث ہیں جن کا ہم یہاں پر ذکر کریں گے۔

(۱) وتر واجب ہے، (۲) اگر چھوٹ جائیں تو بعد میں پڑھے، (۳) کم از کم تین رکعات ہیں، (۴) تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے، (۵) دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھائے، پھر باندھ لے، (۶) دو رکعتوں پر بیٹھے، مگر سلام نہ پھیرے۔

---

(۱) (مسلم ج۲ ص۲۵۲ باب جواز النافلة)

(۲) (ابو داؤد ج۱ ص۱۸۵ باب صلاة العشاء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وتر واجب ہے

عشاء کی نماز کے بعد سے فجر تک نماز وتر پڑھنا ضروری ہے جو شخص نہیں پڑھے گا گناہ گار ہوگا۔

حدیث نمبر ۱:

عن خارجة بن حذافة أنه قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال إن الله أمركم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعله الله لكم فيما بين صلاة العشاء إلى أن يطلع الفجر. (۱)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی نماز کا حکم دیا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے اور یہ وتر ہے، جس کا وقت عشاء اور فجر کے درمیان ہے۔

حدیث نمبر ۲:

عن بريدة عن أبيه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول الوتر حق لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا. (۲)

حضرت بریدہ کے والد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں

(۱) (ترمذی باب الوتر)

(۲) (ابوداؤد من لم یوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

وتر چھوٹ جائیں تو قضا پڑھے

وتر پڑھنے کا وقت عشاء سے لے کر طلوع فجر تک ہے اور جو شخص تہجد کے لیے اٹھنے کا عادی ہے اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ تہجد کے بعد وتر پڑھے ورنہ نماز عشاء کے ساتھ ہی پڑھ لے، اگر کوئی شخص فجر تک وتر نہ پڑھ سکا تو قضا پڑھے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من نام عن وتره أو نسيه فليصله إذا ذكره. (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا یا بھول گیا تو جب یاد آئے ضرور پڑھے۔

وفي البيهقي عنه قال قال رسول الله ﷺ من نام عن وتره أو نسيه فليصله إذا أصبح أو ذكره. (۲)

سنن بیہقی میں حضرت ابوسعیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا، وہ صبح کو پڑھے اور جو بھول گیا وہ یاد آنے پر پڑھے۔

عن مالك أن بلغه أن عبد الله بن عباس وعبادة بن الصامت والقاسم ابن محمد وعبد الله بن عامر قد أوتروا بعد الفجر. (۳)

---

(۱) (ابو داؤد أبواب الوتر)

(۲) (سنن کبری بیهقي، ابواب الوتر)

(۳) (مؤطا مالك، الوتر بعد الفجر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام مالک ﷫ فرماتے ہیں، انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس﷜، حضرت عبادہ بن صامت﷜، حضرت قاسم بن محمد﷫ اور حضرت عبداللہ بن عامر﷜ نے فجر کے بعد وتر پڑھے (یعنی بروقت نہ پڑھ سکے تو فجر کے بعد بطورِ قضاء پڑھے)۔

کم از کم تین رکعات ہیں

نمازوں میں کوئی نماز بھی دو رکعتوں سے کم نہیں اس سے زائد ہے۔ اس طرح وتر بھی کم از کم تین ہیں جیسے کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے۔

عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن أنه سأل عائشة﵂ كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ في رمضان؟ قالت ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي اربعًا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعًا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثًا. (۱)

حضرت ابوسلمہ نے حضرت عائشہ﵂ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی نماز کیا ہوتی تھی؟ آپ﵂ نے فرمایا کہ (رمضان کی کیا خصوصیت) رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، پہلے چار رکعتیں پڑھتے، ان کے حسن اور لمبائی کی بابت نہ پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے، ان کے حسن اور لمبائی کی بابت بھی کچھ نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے۔

عن عائشة﵂ أن النبي ﷺ كان يقرء في الأولى من الوتر بفاتحة

---

(۱) (مسلم، صلاة الليل والوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الکتاب وسبح اسم ربك الاعلیٰ وفی الثانیة قل یا ایها الکافرون وفی الثالثة قل هو الله احد. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری رکعت میں قل یا ایها الکافرون اور تیسری میں قل هو الله احد پڑھتے تھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل ثمان ركعات ويوتر بثلاث ويصلي ركعتين قبل صلاة الفجر. (۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ وہ رات تہجد کی آٹھ رکعات پڑھتے، پھر تین وتر پڑھتے۔

اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی تین وتر پسند تھے۔

والذی اختاره أكثر أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ ومن بعدهم أن يقرء بسبح اسم ربك الاعلیٰ، وقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد، يقرأ في كل ركعة من ذلك بسورة. (۳)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد میں آنے والے جمہور اہل علم کا پسندیدہ عمل یہ ہے کہ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ دوسری رکعت

---

(۱) (ترمذی، مایقرء فی الوتر)

(۲) (نسائی باب الوتر)

(۳) (ترمذی، باب: ما جاء ما یقرأ فی الوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جائے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أنه قال ما أحب أنی ترکت الوتر بثلاث وأن لی حمر النعم. (۱)

خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو تین وتر چھوڑنے کے بدلے سرخ اونٹ بھی پیش کیے جائیں تو میں تین وتر نہیں چھوڑوں گا۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ نماز وتر تین رکعات ہیں، نیز تین رکعت وتر کے جواز پر تمام علماء امت کا اجماع ہے جب کہ ایک رکعت وتر پڑھنے میں علماء امت کا اختلاف ہے بعض کے ہاں یہ صحیح نہیں لہٰذا قوت دلائل کے ساتھ ساتھ احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تین رکعت وتر ہی پڑھے جائیں۔

تیسری رکعت میں دعائے قنوت

وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھے، دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِیْ عَلَيْكَ الْخَيْرِ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

عن خالد بن أبی عمران قال بینا کان رسول اللہ ﷺ یدعو علی مضر إذ جاءه جبریل فأومأ إلیه أن أسکت، فسکت فقال یا محمد! إن اللہ لم یبعثك سبابًا ولا لعانًا وإنما بعثك رحمة، ولم یبعثك عذابا، لیس

(۱) (مؤطا إمام محمد، السلام فی الوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لك من الأمر شيءٌ أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظالمون ثم علمه هذا القنوت، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ. (وقد روى عن عمر بن الخطاب صحيحا موصولاً) (۱)

حضرت خالد بن ابی عمران کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ قبیلہ مضر کے لیے بد دعا کر رہے تھے کہ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور خاموش ہونے کا اشارہ کیا، آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ جبریل علیہ السلام کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو گالی دینے والا اور لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ عذاب کے لیے نہیں بھیجا، آپ کے اختیار میں اس قسم کے امور نہیں ہیں۔ اللہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں عذاب دے۔ یہ کہہ کر پھر آپ کو یہ دعائے قنوت بتائی۔

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے، جو شخص تیری نافرمانی کرتا ہے، ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور

---

(۱) (سنن بیہقی، باب: دعاء القنوت، مروزی، قیام اللیل ص ۲۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور تیری خدمت بجالاتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

عن حماد وسفيان إذا نسي القنوت في الوتر فعليه سجدتا السهو. (۱)

حضرت حماد و سفیان فرماتے ہیں کہ جو شخص وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو وہ سجدہ سہو کرے۔

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے

عن عاصم قال سألت أنس بن مالك عن القنوت فقال قد كان القنوت قلت قبل الركوع أو بعده، قال قبله، قال فإن فلانًا أخبرني عنك أنك قلت بعد الركوع فقال كذب، إنما قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع شهرًا ...... الحديث. (۲)

حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کی بابت پوچھا: آپ نے فرمایا: قنوت ثابت ہے۔ میں نے عرض کیا: رکوع سے پہلے یا بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں نے مجھے آپ کی بابت بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کہا ہے؟ فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے۔ رکوع کے بعد تو رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے۔

---

(۱) (مروزی، قیام اللیل ص۲۴۲)

(۲) (بخاری، القنوت قبل الركوع أو بعده)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و قد وافق عاصم علی روایته هذه عبد العزیز بن صهیب کما فی المغازی بلفظ سأل رجل أنسًا عن القنوت بعد الرکوع أو عند الفراغ من القرأة، قال بل عند الفراغ من القرأة. وقال و مجموع ما جاء عن أنس فی ذالك أن القنوت للحاجة بعد الرکوع لا خلاف عنه فی ذالك أما بغیر الحاجة فالصحیح عنه أنه قبل الرکوع. (۱)

حضرت عاصم کی یہ روایت کتاب المغازی میں عبدالعزیز کی روایت کے مطابق ہے جس میں ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دعائے قنوت رکوع کے بعد ہے یا قرأۃ سے فارغ ہونے کے بعد۔ آپ نے فرمایا: قرأۃ سے فارغ ہونے کے بعد۔

ابن حجر فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی تمام روایات کو پیشِ نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دعائے قنوت کسی خاص وجہ سے (دعا وغیرہ کے لیے) پڑھی جائے تو بالاتفاق وہ رکوع کے بعد ہے اور جو قنوت عام حالات میں پڑھی جائے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر یہی ثابت ہے کہ وہ رکوع سے پہلے ہے۔

عن أبی بن کعب أن رسول اللہ ﷺ کان یوتر فیقنت قبل الرکوع. (۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

---

(۱) (فتح الباری ص۴۹۱، باب القنوت قبل الرکوع أو بعدهٗ)

(۲) (ابن ماجة، ماجاء فی ابواب الوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم

عن علقمة ان ابن مسعود واصحاب النبی ﷺ كانوا يقنتون فی الوتر قبل الركوع. (۱)

وروی ذالك عن ابن عباس والبراء وابی موسیٰ وأنس عمر بن عبدالعزيز. (۲)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ اور نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم رکوع سے سے قبل دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

اور یہی منقول ہے حضرت ابن عباسؓ، حضرت براءؓ، حضرت ابوموسیٰؓ، حضرت انسؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز سے۔

دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھائے پھر باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے

عن عبد الله أنه كان يرفع يديه إذا قنت فی الوتر. (۳)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز وتر میں دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرتے تھے۔

عن علی رضی اللہ عنہ أنه كبر فی القنوت حين فرغ من القرأة وحين ركع ......

وكان عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ يكبر فی الوتر إذا فرغ من قرأته حين

(۱) (مصنف ابن ابی شيبة ج۲ ص۳۰۲)

(۲) (المغنی مسئلة القنوت)

(۳) (مصنف ابن ابی شيبة ج۲ ص۳۰۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يقنت وإذا فرغ من القنوت وعن البراء أنه كان إذا فرغ من السورة كبر ثم قنت وعن سفيان كانوا يستحبون أن القرأة فى الثالثه من الوتر قل هو الله احد ثم تكبر و ترفع يديك ثم تقنت. (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے قرأۃ سے فارغ ہوکر دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہی پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز وتر میں قرأت سے فارغ ہوکر دعائے قنوت سے پہلے اور دعائے قنوت کے بعد تکبیر کہتے تھے اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب وہ سورۃ پڑھ کر فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے پھر قنوت پڑھتے اور حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ وتر کی تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھیں، پھر تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائیں اور قنوت پڑھیں۔

قال ابن قدامة وروى رفع اليدين عن ابن مسعود وعمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم. (۲)

دعائے قنوت کے لیے رفع الیدین منقول ہے حضرت ابن مسعود، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے۔

"قال الطحاوى وأما التكبير فى القنوت فى الوتر فإنها تكبيرة زائدة فى تلك الصلاة وقد اجمع الذين يقنتون قبل الركوع على الرفع معها. (۳)

---

(۱) (مروزی، قيام الليل ص۲۲۹، ۲۳۰)

(۲) (المغنى مسئلة القنوت)

(۳) (طحاوى، رفع اليدين عند رؤية البيت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام طحاوی فرماتے ہیں اور وتر میں دعائے قنوت کی تکبیر تو زائد تکبیر ہے اور تمام وہ حضرات جو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے ہیں۔ان کا اجماع ہے کہ تکبیر قنوت کے ساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں۔

اب دورانِ نماز دعا کا اصول یہ ہے کہ جس رکن میں دعا کی جا رہی ہے اسی رکن کی کیفیت پر رہتے ہوئے دعا کی جاتی ہے۔جیسے قعدہ اخیرہ کے آخر میں دعا کی جاتی ہے نیز جلسہ (سجدوں کے درمیان) میں دعا کی جاتی ہے اسی طرح نفل نماز کے سجدوں میں اگر دعا کی جائے تو اسی کیفیت پر رہتے ہوئے دعا کی جائے گی۔لہٰذا وتروں میں رکوع سے قبل جب قنوت پڑھی جائے گی تو ہاتھ باندھے ہوئے ہی پڑھی جائے گی۔

قعدۂ اولیٰ اور سلام

دو رکعتوں کے بعد بیٹھے اور تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو، پھر تین رکعتیں مکمل کر کے سلام پھیرے۔

عن عائشة رضي الله عنها أنه كان يوتر بثلاث لا فصل فيهن. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے اور دوران وتر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا فصل في الوتر. (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں۔

---

(۱) (زاد المعاد ص۱۱۰)

(۲) (جامع المسانید ج۱ ص۴۰۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سعد بن هشام أن عائشة رضی اللہ عنہا حدثته أن رسول الله ﷺ كان لا يسلم في ركعتي الوتر. (۱)

حضرت سعد بن ہشام کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

نقل ابن الحجر حديث ابى بن كعب وفيه ولا يسلم إلا في آخرهن، وثبت عن عمر أنه أوتر بثلاث لم يسلم إلا في آخرهن وروى ذلك عن ابن مسعود وأنس، وابن المبارك، وأبي العالية أنهم أوتروا بثلاث كالمغرب. (۲)

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے اس میں ہے کہ آپ تین وتروں کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ تین وتر پڑھتے تھے اور صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

اور یہی منقول ہے حضرت ابن مسعودؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابن المبارک اور حضرت ابوالعالیہ سے کہ وہ مغرب کی نماز کی طرح تین وتر پڑھتے تھے۔

مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے تمام ساتھی وشاگرد بھی نماز وتر میں دو رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔(۳)

---

(۱) (نسائی، کیف الوتر بثلاث)

(۲) (ملخص فتح الباری ج۲ ص۴۸۱، کتاب الوتر)

(۳) (مروزی، قیام اللیل ص۲۱۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر كان يقول صلاة المغرب وتر صلاة النهار. (۱)

حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ

☆......صرف وتروں کے آخر میں سلام پھیرنا چاہیے درمیان میں نہیں۔

☆......وتروں کی مشابہت مغرب کی نماز کے ساتھ ہے تو جس طرح مغرب کی نماز میں حسبِ اصول دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھی جاتی ہے اسی طرح وتروں میں بھی دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھنی چاہیے۔

قیام رمضان

نمازِ تراویح

تراویح کی تعریف:

قال ابن حجر رحمہ اللہ التراويح جمع ترويحة وهى المرة الواحدة من الراحة، كتسليمة من السلام، سميت الصلاة فى الجماعة فى ليالى رمضان التراويح لأنهم أول ما اجتمعوا عليها كانوا يستريحون بين كل تسليمتين. (۲)

---

(۱) (مؤطا مالك، الأمر بالوتر)

(۲) (فتح البارى، كتاب صلاة التراويح)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ بمعنی ایک دفعہ آرام کرنا، جیسے تسلیمہ بمعنی ایک دفعہ سلام پھیرنا اور رمضان کے راتوں میں با جماعت نماز کو تراویح کہا جاتا ہے اس مناسبت سے کہ ابتداء جب حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق اس امر پر ہو گیا تو وہ ہر دو سلاموں کے بعد (چار رکعت کے بعد) کچھ آرام کرتے تھے۔ (واضح رہے کہ خود تراویح کا صیغہ بتلا رہا ہے کہ تراویح کی رکعات آٹھ سے زائد ہیں چونکہ چار رکعت، ایک ترویحہ اور آٹھ رکعت، ترویحتین بارہ اور اس سے زائد رکعات تراویح)

نماز تراویح عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ صلّى في المسجد ذات ليلة فصلى بصلاته ناس، ثم صلى من القابلة فكثر الناس، ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة أو الرابعة فلم يخرج إليهم رسول الله ﷺ فلما أصبح قال: قد رأيت الذى صنعتم، فلم يمنعنى من الخروج إليكم إلا أنى خشيت أن تفرض عليكم قال وذالك في رمضان. (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کی) ایک رات مسجد میں نماز تراویح پڑھی، لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر دوسری رات کی نماز میں شرکاء زیادہ ہو گئے تیسری یا چوتھی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تراویح کے لیے مسجد میں تشریف نہ لائے اور صبح کو فرمایا: میں نے تمہارا شوق دیکھ لیا اور میں اسی ڈر سے نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر رمضان میں فرض نہ کر دی جائے۔

---

(١) (مسلم، الترغيب فى الصلاة التراويح)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله ﷺ يرغب في قيام رمضان من غير أن يأمرهم فيه بعزيمة فيقول من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله ﷺ والأمر علٰى ذلك ثم كان الأمر علٰى ذالك في خلافة أبي بكر رضی اللہ عنہ وصدرًا من خلافة عمر رضی اللہ عنہ علٰى ذالك. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیتے وجوب کا حکم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز تراویح پڑھے اور وہ ایمان کے دوسرے تقاضوں کو بھی پورا کررہا ہو اور ثواب کی نیت سے یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی عمل رہا، دورِ صدیقی اور ابتدائے عہدِ فاروقی میں بھی یہی عمل رہا۔

نماز تراویح خلافتِ راشدہ میں

عہدِ صدیقی رضی اللہ عنہ:

عہدِ صدیقی کا معمول حسبِ سابق رہا اور لوگ اپنے طور پر عبادت کرتے رہے۔

دورِ فاروقی رضی اللہ عنہ:

رمضان کی تمام راتوں میں عشاء کے فرائض کے بعد وتروں سے پہلے باجماعت نماز تراویح میں قرآن مکمل کرنے کا باضابطہ سلسلہ عہدِ فاروقی میں شروع ہوا اور بیس رکعت تراویح پڑھی جانے لگیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی کیفیت پر اسی تعداد میں تراویح پڑھیں

---

(۱) (مسلم، الترغيب في صلاة التراويح)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں، اسلاف صحابہؓ اسلاف تابعین و اسلاف فقہاء امت کا بھی یہی معمول رہا اور حرمین شریفین میں آج تک اس پر عمل ہو رہا ہے چونکہ آنحضور ﷺ نے تراویح کی ترغیب تو دی لیکن ان سب تفصیلات کی وضاحت نہ فرمائی تا کہ یہ فرض نہ ہو جائیں، اس لیے مزاج شناس رسالت "لو کان بعدی نبیًا لکان عمر" نے انصار و مہاجرین صحابہؓ کے مشورے سے اس محبوب و مرغوب عمل کو باضابطہ شکل دی، چونکہ وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد اب فرضیت کا خطرہ نہ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ ہی سے

۱......پورا رمضان تراویح پڑھنا۔

۲......تراویح کا مستقل با جماعت پڑھنا۔

۳......بیس رکعت تراویح پڑھنا۔

۴......رمضان میں وتر با جماعت پڑھنا۔

یہ سب کچھ عہدِ فاروقی میں شروع ہوا، ملاحظہ ہو:

عن عبدالرحمٰن القارئ أنه قال خرجت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان إلی المسجد فإذا الناس أو زاع متفرقون یصلی الرجل لنفسه ویصلی الرجل فیصلی بصلاته الرهط فقال عمر والله انی لأرانی لو جمعت هؤلاء علی قارئ واحد لکان أمثل فجمعهم علی أبی بن کعب، قال ثم خرجت معه لیلة اخرٰی والناس یصلون بصلاة قارئهم فقال عمر نعمت البدعة هٰذه والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يعني آخر الليل وكان الناس يقومون اوله. (۱)

حضرت عبدالرحمٰن قاری فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رمضان میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگ مختلف گروپوں میں علیحدہ علیحدہ نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔ کوئی تو اکیلا پڑھ رہا ہے اور کسی کے ساتھ کچھ لوگ بھی شریک ہیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میرا خیال ہے کہ اگر ان سب کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کر دیا جائے تو بہت اچھا ہے اور سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں جمع کر دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ پھر جب ہم دوسرے دن نکلے اور دیکھا کہ سب لوگ ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کر رہے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بڑا اچھا طریقہ ہے اور مزید فرمایا کہ ابھی تم رات کے جس آخری حصہ میں سو جاتے ہو وہ اس وقت سے بھی بہتر ہے جس کو تم نماز میں کھڑے ہو کر گزارتے ہو آپ کا مقصد اس آخری حصہ کی اہمیت بتلانا تھا اور رات کا ابتدائی حصہ تو لوگ پہلے ہی نماز میں گزارتے تھے۔

عن يزيد بن رومان انه قال كان الناس يقومون في زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في رمضان بثلاث وعشرين ركعة. (۲)

حضرت یزید بن رومان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم تیئیس رکعت ادا فرماتے تھے۔

روى البيهقي في المعرفة عن السائب بن يزيد قال كنا نقوم في زمن

---

(۱) (مؤطا مالك، ماجاء في قيام رمضان)

(۲) (مؤطا مالك ما جاء في قيام رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر. (۱)

بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں نقل کیا ہے حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہم بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

فلما جمعهم عمر علٰى أبى بن كعب كان يصلى بهم عشرين ركعة ثم يوتر بثلاث. (۲)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کیا تو وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

فلما كان عمر رضی اللہ عنہ جمعهم علٰى إمام واحدٍ وهو أبى بن كعب الذى جمع الناس عليه بأمر عمر بن الخطاب و عمر هو من خلفاء الراشدين حيث يقول ﷺ عليكم بسنتي وسنة خلفاء الراشدين المهدين من بعدى عضوا عليها بالنواجذ يعنى الأضراس لأنها أعظم فى القوة وهٰذا الذى فعلهٗ هو سنة. (۳)

---

(۱) (زيلعى، نصب الراية، ج۲ ص۱۵٤، معرفة السنن والآثار ج٤ ص٤٤)

(۲) (الفتاوٰى المصرية ج۲ ص٤٠١)

(۲) (فتاوٰى ابن تيمية ج۲ ص۲۳٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں جن کی بابت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رض کی سنت پر عمل کرو اور اسی کو داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھوں کا ذکر اسی لیے کیا کہ داڑھوں کی گرفت مضبوط ہوتی ہے الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام عین سنت ہے۔

عہدِ عثمانی رضی اللہ عنہ:

خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک میں بھی بیس تراویح کا معمول رہا۔

عن سائب بن یزید قال کانوا یقومون علٰی عهد عمر بن الخطاب فی شهر رمضان بعشرین رکعة و کانوا یقرؤن بالمئتین و کانوا یتوکئون علی عصبهم فی عهد عثمان من شدة القیام. (۱)

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور ایک سو سے زائد آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں تو بعض لوگ شدت قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیا کرتے تھے۔

---

(۱) (بیهقی عدد رکعات القیام فی رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عہد علی رضی اللہ عنہ:

خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے مبارک دورِ خلافت میں بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔

عن عبد الرحمٰن بن أبی سلمٰی عن علی قال دعا القرأ فی رمضان فأمر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعة قال وکان علی یوتر بهم. (۱)

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قراء حضرات کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے۔

عن شتیر بن شکل وکان من أصحاب علی رضی اللہ عنہ أنه کان یؤمهم فی شهر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلاث. (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے حضرت شتیر بن شکل رمضان میں بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر وحضر کے ساتھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیس تراویح پڑھا کرتے تھے۔

---

(۱) (بیهقی، عدد رکعات القیام فی رمضان)

(۲) (بیهقی عدد رکعات القیام فی رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال الأعمش كان (ابن مسعود) يصلي عشرين ركعة ويوتر بثلاث. (۱)

حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول بھی بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھنے کا تھا۔

جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہلِ مکہ کا عمل:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وأكثر أهل العلم علٰى ما روى عن علي و عمر رضي الله عنهما وغيرهما من أصحاب النبي ﷺ عشرين ركعة، وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وقال الشافعي وهٰكذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة. (۲)

کہ جمہور اہل علم کا مسلک وہی ہے جو حضرت علیؓ وعمرؓ ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں، حضرت سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہلِ مکہ کو بیس رکعات پڑھتے دیکھا۔

اجماع اسلاف امت:

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین وفقہائے امت رحمۃ اللہ علیہم کا اتفاق ہے کہ رمضان میں بیس تراویح سنت ہے۔ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

---

(۱) (مروزی، قیام اللیل ص۱۵۷)

(۲) (ترمذی، ما جاء في قيام شهر رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والمختار عند احمد فيها عشرون ركعة وبهٰذا قال الثوری، واستدل بان عمر رضی اللہ عنہ لما جمع الناس علٰی ابی کان یصلی بهم عشرین ركعة، ورواية مالك عن يزيد بن رومان (كما مر) ورواية علی رضی اللہ عنہ (كما مر) و يقول، وهٰذا كالإجماع، و ما كان عليه أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أو في وأحق أن يتبع. (١)

اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پسندیدہ عمل بیس رکعات کا ہے اور حضرت ثوری بھی یہی کہتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں جمع کیا تو وہ بیس رکعات پڑھتے تھے۔ نیز حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال حضرت یزید و علی کی روایات سے ہے۔ ابن قدامہ کہتے ہیں کہ یہ بمنزلہ اجماع کے ہے نیز فرماتے ہیں کہ جس چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم عمل پیرا رہے ہوں۔ وہی اتباع کے لائق ہے۔

روى محمد بن نصر عن طريق عطاء قال ادركتهم في رمضان يصلون عشرين ركعة والوتر ثلاث ركعات. (٢)

محمد بن نصر نقل کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ میں نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو رمضان میں بیس تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے ہوئے پایا۔

علامہ نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

والمراد بقيام رمضان صلاة التراويح، واتفق العلماء على استحبابها

---

(١) (ملخص، المغنی ج٢ ص١٣٩ صلاة التراويح)

(٢) (مروزی، قيام الليل ص ١٥٧)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واختلفوا أن الأفضل صلاتها منفردًا في بيته أم في جماعة في المسجد فقال الشافعي وأبو حنيفة وأحمد وبعض المالكية رحمهم الله وغيرهم الافضل صلاتها جماعة كما فعلهٗ عمر بن الخطاب والصحابة رضي الله عنهم واستمر عمل المسلمين عليه لأنه من الشعائر الظاهرة. (۱)

کہ قیام رمضان سے مراد تراویح ہے اور تمام علماء متفق ہیں کہ یہ نماز اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے کہ گھر میں اکیلا پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں باجماعت؟ تو امام شافعی وابوحنیفہ واحمد وبعض مالکیہ اور دیگر حضرات رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ باجماعت پڑھنا بہتر ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا اور اس پر مسلمانوں کا مسلسل عمل جاری ہے۔ حتی کہ یہ مسلمانوں کی ظاہری علامات میں سے ایک علامت ہے۔

نیز علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إعلم أن صلاة التراويح سنة باتفاق العلماء وهي عشرون ركعة يسلم من كل ركعتين. (۲)

جان لو کہ نماز تراویح کے سنت ہونے پر تمام علماء کا اجماع ہے اور یہ بیس رکعات ہیں جن میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

عن داؤد بن الحصين أنه سمع الأعرج يقول ما أدركت الناس إلا وهم يلعنون الكفرة في رمضان قال وكان القارئ يقرء سورة البقرة في

(۱) (شرح مسلم للنووی، ملخص، الترغيب في قيام رمضان)

(۲) (كتاب الأذكار ص۸۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ثمان ركعات، فإذا قام بها في اثنتي عشرة ركعات رأى الناس انه قد خفف. (۱)

حضرت داؤد اعرج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کیفیت میں دیکھا کہ وہ رمضان میں کفار کے لیے بددعا کرتے تھے نیز یہ کہ امام سورۃ بقرہ تراویح کی آٹھ رکعات میں مکمل کرتا تھا اور اگر کبھی بارہ رکعت میں مکمل کرتا تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھتے تھے کہ آج اس نے ہلکی نماز پڑھائی۔

اس روایت سے یہ بھی واضح ہوا کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز تراویح آٹھ رکعت سے زائد ہوتی تھی جب کہ دوسری روایت میں تصریح ہو چکی ہے کہ سب بیس رکعت ہی پڑھتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں سچے متبعین حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مستقل اور متفقہ عمل کے مطابق بیس رکعات تراویح پڑھنی چاہیے۔ اسلاف تابعین واسلاف فقہاء امت نے بھی ایسا ہی کیا۔

نمازِ تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ

حرم مکی شریف:

مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے آج تک مسلسل بیس تراویح کا معمول چلا آ رہا ہے اور کسی بھی دور میں بیس سے کم یا زیادہ تراویح باجماعت پڑھنا تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے۔ اسی لیے آج کل بھی حرم مکی شریف میں بیس تراویح ہی پڑھی جاتی ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اہل مکہ کا معمول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

(۱) (مؤطا امام مالك، ما جاء في قيام رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واحب إلىَّ عشرون لانه روى عن عمر رضی اللہ عنہ وكذالك يقومون بمكة و يوترون بثلاث. (١)

مجھے بیس تراویح پڑھنا اس لیے پسند ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے اور اہلِ مکہ کا یہی عمل ہے نیز وہ بھی تین وتر پڑھتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اہل مدینہ کا عمل نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

واكثر أهل العلم على ما روى عن علي و عمر وغيرهما من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك، والشافعي، وقال الشافعي وهٰكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة. (٢)

اکثر اہل علم کا وہی مسلک ہے جو حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔ حضرت سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اہلِ مکہ بیس رکعات پڑھتے ہیں۔

الغرض معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بعد جمہور اہل علم اور اہل مکہ کا مسلسل عمل بیس رکعات تراویح پڑھنے کا ہے۔

حرم مدنی شریف:

چودہ سو سالہ تاریخی جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ بھی بیس تراویح ہی پڑھتے

---

(١) (كتاب الام ج١ ص١٤٢)

(٢) (ترمذي ما جاء في قيام رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تھے البتہ بعض اوقات میں چھتیس رکعات اور تین وتر پڑھنے کا قصہ یوں ہے کہ اہل مکہ ہر چار رکعات تراویح کے بعد والے وقفہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے ایک طواف کر لیا کرتے تھے۔ تو اہل مدینہ اس فضیلت وثواب کو حاصل کرنے کے لیے طواف کی بجائے اس وقفہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے چار رکعات پڑھ لیتے تھے مگر ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ اس کے باوجود جس چیز پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا وہ زیادہ اتباع کے قابل ہے ملاحظہ ہو: (۱)

سعودی عرب کے نامور عالم مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے موجودہ قاضی شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی میں نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر عربی میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسجد نبوی میں تراویح ہو رہی ہوتی ہیں تو بعض لوگ آٹھ رکعات پڑھ کر ہی رک جاتے ہیں۔ ان کا یہ گمان ہے کہ آٹھ تراویح پڑھنا بہتر ہے اور اس سے زیادہ جائز نہیں ہیں۔ اس طرح یہ لوگ مسجد نبوی میں بقیہ تراویح کے ثواب سے محروم رہتے ہیں، ان کی اس محرومی کو دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا میں یہ کتاب لکھ رہا ہوں تاکہ ان لوگوں کے شکوک وشبہات ختم ہوں اور ان کو بیس تراویح پڑھنے کی توفیق ہو جائے۔ البتہ جو متعصب لوگ نمازِ عشاء کے بعد ہی مسجد نبوی سے اس لیے نکل جاتے ہیں کہ دور دراز کی کسی مسجد میں جا کر آٹھ تراویح پڑھیں گے تو ان کو بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ مسجد سے نکل کر نہ تو تم نے اس حدیث پر عمل کیا جس میں گھر جا کر نوافل پڑھنے کو افضل کہا گیا ہے اور نہ ہی تمہیں مسجد نبوی شریف میں نماز تراویح کا ثواب ملا۔

---

(۱) (المغنی ج۱ ص ۱۶۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جہاں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

پہلی صدی میں نماز تراویح:

گذشتہ صفحات میں خلافتِ راشدہ اور بعد کے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل تفصیلاً مذکور ہوا کہ آپ سب حضرات مسجد نبوی میں بیس تراویح ہی پڑھتے تھے۔

دوسری، تیسری صدی:

شیخ عطیہ سالم فرماتے ہیں:

مضت المائة الثانية والتراويح ست وثلاثون وثلاث وتر، ودخلت المائة الثالثة، وكان الظنون أن نظل علٰى ما هى عليه تسع وثلاثون بما فيه الوتر. (١)

دوسری صدی میں چھتیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھے جاتے تھے اور تیسری صدی میں بھی وتروں سمیت انتالیس رکعات ادا کی جاتی تھیں۔

چوتھی پانچویں اور چھٹی صدی:

عادت التراويح فى تلك الفترة كلها إلى عشرين ركعة فقط بدلا من ست و ثلاثين فى السابق. (٢)

ان تین صدیوں میں چھتیس کی بجائے پھر سے بیس رکعت تراویح پڑھی جانے لگیں۔

---

(١) (التراويح اكثر من الف عام ص٤١)

(٢) (التراويح ...... ص٤٢)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آٹھویں صدی سے تیرھویں صدی تک:

فكان يصلي التراويح أول الليل بعشرين ركعة على المعتاد ثم يقوم آخر الليل في المسجد بست عشرة ركعة. (١)

آخری صدی میں حسب دستور بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی تھیں اور پھر رات کے آخری حصہ میں سولہ رکعتیں مزید پڑھی جاتی تھیں۔

نویں صدی میں بھی یہی معمول رہا۔(۲)

دسویں صدی میں بھی یہی معمول رہا۔(۳)

گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں صدی میں بھی یہی معمول رہا۔(٤)

چودھویں صدی:

دخل القرن الرابع عشر والتراويح في المسجد النبوي ﷺ على ما هي عليه من قبل وظلت إلى قرابة منتصفه. (٥)

چودھویں صدی کے پہلے پچاس سال کے دوران مسجد نبوی میں تراویح کا معمول حسب سابق رہا (کہ بیس تراویح شروع رات میں پڑھی جاتی تھیں، پھر رات کے آخر

---

(١) (التراويح ...... ص٤٧)

(٢) (التراويح ...... ص٤٩)

(٣) (التراويح ...... ص٥٠)

(٤) (التراويح ...... ص٥٢، ٥٣، ٥٤)

(٥) (التراويح ...... ص٥٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں مزید سولہ رکعات پڑھی جاتی تھیں) چودھویں صدی کے آخری پچاس سالوں کے دوران مسجد نبوی میں تراویح کے معمول کی بابت کہتے ہیں۔

ثم جاء العهد السعودی فتوحدت فیه الجماعة فی المسجد النبوی وفی المسجد الحرام للصلوٰت الخمس وللتراویح وعادت حالة الإمامة إلی أصلها موحدة منتظمة أما عدد الرکعات وکیفیة الصلاة فکانت عشرین رکعة بعد العشاء وثلاث وترا وذٰلك طیلة الشهر وعلیه فتکون التراویح قد استقر علی عشرین رکعة علی ما یدل علیه العمل فی جمیع البلاد. (۱)

دوسری نصف صدی میں سعودی حکومت قائم ہوگئی تو حرم مکی شریف وحرم مدنی شریف میں پانچوں نمازوں اور تراویح کو منظّم کر دیا گیا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ پورا رمضان عشاء کے بعد بیس تراویح اور تین وتر پڑھے جاتے ہیں۔ اس طرح تراویح کا بیس رکعت پڑھنا بالکل پختہ اور مضبوط ہوگیا اور دوسرے تمام علاقوں میں بھی یہی عمل جاری ہے۔

نماز تراویح کا حنفی امام:

وکان الشیخ أسعد توفیق من أئمة الأحناف قبل العهد السعودی فأسندت إلیه صلاة العشاء ...... والشیخ أسعد هو الذی تولّٰی صلاة التراویح. (۲)

---

(۱) (التراویح ...... ص۶۵)

(۲) (التراویح ...... ص۱۰۰، ۶۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سعودی حکومت قائم ہونے سے پہلے شیخ اسعد توفیق رحمۃ اللہ علیہ حنفی امام تھے سعودی حکومت نے بھی ان کے ذمہ عشاء کی نماز لگائی اور یہی شیخ اسعد تراویح کی نماز بھی پڑھاتے تھے۔

تراویح پڑھانے کی کیفیت:

یبدؤھا فضیلة الشیخ عبدالعزیز فیصلی عشر رکعات فی خمس تسلیمات و تستمر إلی الساعة الثالثة إلا خمس دقائق أی تستغرق نصف ساعة تماما ثم یبدؤھا فضیلة الشیخ عبدالمجید فی العشر رکعات الاخری مباشرة یصلیھا بخمس تسلیمات ...... فیکون العشرون رکعة کاملة بجزء کامل. (۱)

پہلے شیخ عبدالعزیز پانچ سلاموں کے ساتھ دس تراویح پڑھاتے ہیں اور عربی وقت کے مطابق پانچ منٹ کم تین بجے تک نصف گھنٹہ میں مکمل کر لیتے ہیں، پھر شیخ عبدالمجید فوراً ہی مزید دس تراویح پڑھاتے ہیں اس طرح روزانہ بیس تراویح میں ایک پارہ مکمل ہو جاتا ہے۔

پندرھویں صدی:

بندہ ناچیز عرض کرتا ہے کہ ۲۲ صفر ۱۴۰۵ھ تک شیخ عبدالعزیز اور شیخ عبدالمجید اس صدی کے گذشتہ چار سالوں میں بھی دونوں حضرات نے حسب سابق بیس تراویح ہی پڑھائی تھیں۔ اس طرح حرم مکی شریف میں بھی بیس تراویح ہی پڑھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ

---

(۱) (التراویح ص ۷۹، ۷۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے حضور دعا ہے کہ تمام مسلمان بھی حرمین شریفین کی طرح رمضان المبارک میں بیس تراویح پڑھنے لگ جائیں۔ آمین!

دو سوال:

اس پوری تحقیق کے بعد شیخ عطیہ سالم لکھتے ہیں:

وفي نهاية هٰذا العرض التاريخي نستوقف القارئ الكريم لنتسأل معهٗ هل وجد التراويح عبر التاريخ الطويل أكثر من ألف عام في مسجد النبي ﷺ منذ نشأتها إلى اليوم قد اقتصرت علٰى ثمان ركعات أو قلت عن العشرين ركعة، أم أنهار أربعة عشر قرنًا وهي علٰى هٰذا الحال ما بين العشرين والأربعين وهل سمع قولاً ممن تبوؤا الدار والإيمان من قبلهم أو الذين سبقونا بالإيمان ولو من شخص واحد يقول لا تجوز الزيادة على الثمان ركعات خذ بحديث عائشة ...... وإذا لم يوجد طيلة تلك المدة من يقول لا تجوز الزيادة على الثمان ركعات ولا وجد طيلة هٰذا المدة من يقتصر علٰى ثمان ركعات في مسجد رسول الله ﷺ جماعة فإن أقل ما يقال لهؤلاء الذين لايرون جواز الزيادة على الثمان ركعات ولا يقتصرون علٰى انفسهم فيما ارتاوه بل يدعون غيرهم إليه فيقال لهم إن اتباع الأئمة من عهد الخلفاء الراشدين إلى اليوم وموافقة الجماعة من الصدر الأول إلى هٰذا العهد خير من المخالفة وخصوصًا من يصلي في المسجد ومع الإمام. (۱)

---

(۱) (التراويح ...... ص۱۰۸، ۱۰۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس تفصیلی تجزیہ کے بعد ہم اپنے قراء سے اولاً تو یہ پوچھنا چاہیں گے کہ کیا ایک ہزار سال سے زائد اس طویل عرصہ میں کسی موقع پر بھی یہ ثابت ہے کہ مسجد نبوی ﷺ میں مستقل آٹھ تراویح پڑھی جاتی تھیں؟ یا چلیں بیس سے کم تراویح پڑھنا ہی ثابت ہو؟ بلکہ ثابت تو یہ ہے کہ پورے چودہ سو سالہ دور میں بیس یا بیس سے زائد تراویح ہی پڑھی جاتی تھیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی صحابی یا ماضی کے کسی ایک عالم نے بھی یہ فتویٰ دیا کہ آٹھ سے زائد تراویح جائز نہیں ہیں اور اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس فتوے کی بنیاد بنایا ہو؟

الغرض جب پورے چودہ سو سالہ دور میں ایک قابلِ ذکر شخص بھی ایسا نہیں ملتا جس نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ آٹھ سے زائد تراویح جائز نہیں اور نہ ہی ثابت ہوا ہے کہ مسجد نبوی ﷺ میں باجماعت صرف آٹھ تراویح ادا کی گئی ہوں تو پھر بھی جو لوگ آٹھ تراویح پڑھنے پر مصر ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہیں ہم ان سے صرف اتنا عرض کر دیتے ہیں کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر آج تک کے تمام مسلمانوں کے طرز پر تراویح پڑھنا ان کی مخالفت سے بہت بہتر ہے خصوصاً اس شخص کے لیے جو مسجد میں باجماعت تراویح پڑھتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسافر کی نماز کے احکام

جب کسی شخص کا ارادہ اپنے علاقے سے اڑتالیس میل دور جانے کا ہو اور وہاں پہنچ کر تقریباً پندرہ دن قیام کا ارادہ ہو تو اپنی آبادی سے نکلتے ہی نماز میں قصر شروع کر دے تا آنکہ واپسی پر آبادی کی حدود میں داخل ہو۔

قصر کہتے ہیں چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھنا، جیسے ظہر، عصر، عشاء کی نماز ہے۔ البتہ دو یا تین رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے۔ جیسے فجر اور مغرب کی نماز۔ اسی طرح وتر۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ○ (۱)

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ نماز میں کمی کر دیا کرو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

عن يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب ليس عليكم أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الذين كفروا، فقد أمن الناس فقال عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله ﷺ عن ذلك فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته. (۲)

---

(۱) (النساء: ۱۰۱)

(۲) (مسلم، صلاة المسافرين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر تمہیں کفار کا خطرہ ہو تو نماز میں کمی کرنے سے تم پر کوئی حرج نہیں اور اب تو لوگ کفار سے محفوظ ہیں (لہٰذا قصر کا حکم باقی ہے یا نہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اس چیز سے تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سہولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ کے صدقہ کو قبول کرو۔

مسافتِ قصر

کم از کم کتنے لمبے سفر میں قصر کی اجازت ہے، اس سلسلہ کی اکثر روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ سفر ہو تو قصر کرے ورنہ نہیں چونکہ اکثر روایات میں چار برد کا لفظ آتا ہے اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے۔(۱)

۴×۱۲: ۴۸ اور واضح رہے کہ ۴۸ میل کی مسافت تقریباً ساڑھے ۷۷ کلومیٹر کے برابر ہے۔

عن مالك أنه بلغه أن عبدالله بن عباس كان يقصر الصلاة في مثل ما بين مكة والطائف وفي مثل ما بين مكة و عسفان وفي مثل ما بين مكة و جدة، قال مالك وذلك اربعة برد قال مالك وذلك احب ما تقصر فيه الصلاة قال مالك لا يقصر الذي يريد السفر الصلاة حتى يخرج من بيوت القرية ولايتم حتى يدخل أول بيوت القرية. (۲)

---

(۱) (مختار الصحاح للرازی)

(۲) (مؤطا مالك، ما يجب فيه قصر الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ عمل معلوم ہوا کہ آپ مکہ اور طائف، مکہ اور عسفان، مکہ اور جدہ جیسے سفر میں قصر کرتے تھے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مسافت چار برد کی ہے اور سب سے پسندیدہ مسافت قصر یہی ہے۔ نیز فرمایا کہ بستی کی آبادی سے نکل کر قصر شروع کرے اور واپسی پر بستی میں داخل ہونے پر نماز مکمل پڑھے۔ مکہ مکرمہ سے جدہ کا فاصلہ ۷۲ کلومیٹر ہے اور مکہ سے طائف کا فاصلہ تقریباً ۸۸ کلومیٹر جب کہ مکہ اور عسفان کی درمیانی مسافت ۸۰ کلومیٹر ہے۔

كان ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم يقصران ويفطران في اربعة برد وهي ستة عشر فرسخا. (١)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم چار برد کے لمبے سفر میں نماز قصر پڑھتے اور روزہ افطار کرتے اور چار برد سولہ فرسخ کے برابر ہوتے ہیں۔

(اور ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے ۴ برد: ۱۶ فرسخ × ۳ میل: ۴۸ میل)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنه سئل القصر الصلاة إلى عرفة قال لا ولكن إلى عسفان وإلى جدة وإلى الطائف. (٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکہ سے عرفات تک جاتے ہوئے نماز میں قصر کرلیں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں۔ البتہ مکہ سے عسفان، جدہ، طائف جیسے سفر میں قصر کرسکتے ہو۔

---

(١) (بخاري، في كم يقصر الصلاة)

(٢) (تلخيص الجير ج٢ ص٤٦ صلاة المسافرين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمہور سلف ومحدثین کا مسلک

حضرات غیر مقلدین کے معروف مفتی مولانا ابوسعید شرف الدین مسافت قصر کی بابت مختلف روایات کے ذکر وتجزیہ کے بعد فتاویٰ ثنائیہ میں لکھتے ہیں:

خلاصہ یہ ہے کہ مسافتِ قصر اڑتالیس میل ہی صحیح ہے نو میل غلط ہے۔

ھٰذا واللہ أعلم ...... قال النووی قال الجمہور لا یجوز القصر إلا فی سفر یبلغ مرحلتین، انتھٰی ص ۲۴۲ یعنی جمہور سلف ومحدثین کا مسلک اڑتالیس میل کے سفر پر قصر ہے اس سے کم پر نہیں۔(۱)

ان سب روایات سے معلوم ہوا کہ ۴۸ میل یا اس سے زائد سفر میں پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے کم مسافت میں نہیں، نیز یہ کہ بستی کی آبادی سے نکل کر قصر شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ جب کہ مکہ کے لیے رخت سفر باندھتے تو مدینہ سے باہر ذوالحلیفہ پہنچ کر قصر نماز پڑھتے۔

مدتِ قصر

دورانِ سفر اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی تو نماز مکمل پڑھے اور اگر پندرہ دن سے کم کی نیت کی ہے تو قصر کرتا رہے اور اگر حتمی پروگرام نہ بن سکے بلکہ آج اور کل کے چکر میں پندرہ دن کی بجائے انیس دن یا مہینہ بھی قیام ہو جائے تو قصر کرتا رہے، اس لیے آنحضور ﷺ سے مختلف مدتیں منقول ہیں، لیکن حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ اس کے اسباب وعوامل سے واقف تھے اور ان کے سامنے

---

(۱) (فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص۴۶۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ ﷺ کی زندگی کا سارا عمل تھا اور خصوصاً زندگی کا آخری عمل، اس لیے انہوں نے اس سب کو سامنے رکھتے ہوئے ایک اوسط مقدار "پندرہ دن" متعین فرما دی۔ ملاحظہ ہو:

عن ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہما انهما قالا إذا قدمت وفى نفسك أن تقيم بها خمس عشر ليلة فاكمل الصلاة. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب کسی جگہ تمہارا پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز مکمل پڑھو۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أنه قال من أقام خمسة عشر يومًا أتم الصلاة. (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے وہ پوری نماز پڑھے۔

---

(۱) (المغنی ج۲ ص۲۸۸ صلاة المسافر)

(۲) (ترمذی، فی کم تقصر الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمع بین الصلاتین

یعنی دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا جیسے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھنا اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱......جمع حقیقی ۲......جمع صوری (ظاہری)

جمع حقیقی صرف عرفات ومزدلفہ میں ہوتی ہے اور جمع صوری عام حالات میں، پھر ان میں بھی دو صورتیں ہیں۔ جمع تقدیم اور جمع تاخیر۔

جمع تقدیم:

جمع تقدیم یعنی دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلے نماز پڑھنا، جیسے ظہر وعصر کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا۔

جمع تاخیر:

پہلی نماز کو مؤخر کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنا، جیسے مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت میں اکٹھا پڑھنا۔

جمع صوری:

یعنی دیکھنے میں جمع نظر آ رہی ہیں مگر ہیں اپنے اپنے وقت پر یعنی پہلی نماز کو وقت کے آخری حصہ میں اور دوسری نماز کو وقت کے پہلے حصہ میں پڑھ لینا، اس میں بظاہر دو نمازیں اکٹھی پڑھی گئیں لیکن دونوں اپنے اپنے مقررہ اوقات میں پڑھی گئیں جیسے ظہر کا وقت ایک بجے سے چار بجے تک ہو اور عصر کا وقت چار بجے سے غروبِ آفتاب تک تو ظہر کو پونے چار بجے اور عصر کو چار بجے پڑھنا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمع بین الصلاتین کا کیا حکم ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ہر ہر نماز کا وقت متعین فرمایا ہے۔ اس لیے قبل از وقت نماز نہیں ہوتی اور بعد از وقت قضاء شمار ہوتی ہے۔

حتی کہ میدان جنگ میں عین لڑائی کے وقت نماز خوف پڑھنے کا حکم ہے نہ یہ کہ نمازوں کو باہم جمع کر کے پڑھا جائے اور اگر لڑائی سخت ہو اور نماز میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ اس کا وقت ہی جاتا رہے تو وہ نماز قضاء شمار ہوگی اس کو جمع تاخیر کا عنوان نہیں دیا جا سکتا۔ اسی لیے جنگ خندق کے موقع پر جب آنجناب ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی بعض نمازوں میں تاخیر ہوگئی تو آپ ﷺ نے اس پر افسوس کا اظہار فرمایا اگر اس کو جمع تاخیر کا عنوان دینا ممکن ہوتا تو آپ ﷺ کی یہ کیفیت نہ ہوتی۔

ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (۱)

بے نماز تو ایمان والوں پر پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے۔

عن أبي قتادة وفيه ..... ثم قال أما انه ليس في النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلاة حتى يجيئ وقت الصلاة الأخرى. (۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نیند میں گناہ نہیں، گناہ تو یہ ہے کہ کوئی شخص نماز نہ پڑھے تا آنکہ دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

---

(۱) (النساء: ۱۰۳)

(۲) (مسلم، قضاء الفائتة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واضح رہے کہ جمع بین الصلاتین کی جتنی روایات منقول ہیں وہ جمع ظاہری (صوری) کی ہیں تمام روایات کے تفصیلی تجزیہ کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ البتہ دوران حج صرف عرفات میں جمع تقدیم (ظہر کے وقت میں ظہر وعصر) اور مزدلفہ میں جمع تاخیر (عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء) رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے لہٰذا ان مقامات کے علاوہ اپنے قیاس سے نمازوں کے اوقات میں تقدیم وتاخیر کا اختیار کسی کو نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس سلسلہ میں بڑی واضح ہے۔

عن عبد الله رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يصلى الصلاة لوقتها إلا بجمع وعرفات (١)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ بروقت نماز پڑھنے کی تھی مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع کر کے پڑھتے تھے۔

كتب عمر رضي الله عنه إلى عامل له ثلاث من الكبائر، الجمع بين الصلاتين إلا في عذر، والفرار من الزحف والنهى. (٢)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو لکھا کہ تین گناہ بہت بڑے ہیں، بلا عذر دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا میدانِ جنگ سے بھاگنا اور کسی کی چیز چھیننا۔

عن عبد الله رضي الله عنه قال ما رأيت النبى ﷺ صلى صلاة بغير ميقاتها إلا صلاتين جمع بين المغرب والعشاء وصلى الفجر قبل ميقاتها. (٣)

---

(١) (نسائی)

(٢) (بيهقي ذكر الاثر في ان الجمع من غير عذر)

(٣) (بخاري، كتاب الحج، من يصلي الفجر بجمع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اصلی وقت کے بغیر کوئی نماز پڑھی ہو، ہاں دو نمازیں کہ موسم حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب و عشاء کو جمع فرماتے اور فجر کو معمول کے وقت سے کچھ پہلے ادا فرماتے۔

جمع ظاہری (صوری)

اگر سفر کی حالت میں یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے جمع ظاہری کرنا چاہے تو اس کی اجازت ہے، چونکہ اس میں پابندیٔ وقت کا لحاظ رہتا ہے عرفات و مزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلاتین کی جو روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ جمع ظاہری کی ہیں اور اس کا واضح قرینہ یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا کہ جمع ظاہری کے لحاظ سے یہ ممکن تھا۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی فجر و ظہر کو جمع نہیں کیا چونکہ یہاں اوقات کی رعایت نہیں رہتی۔

عن انس ان النبی ﷺ إذا جعل عليه السفر يؤخر الظهر إلى أول وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع بينهما وبين العشاء حين يغيب الشفق. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کی جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کو عصر کے ابتدائی وقت تک مؤخر کرتے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے۔ اس طرح غروب شفق تک مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ جمع کر کے پڑھتے۔

---

(۱) (مسلم، جواز الجمع بين الصلاتين في السفر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ آپ ﷺ نے خوف وسفر کے عذر کے بغیر بھی جمع ظاہری پر عمل کر لیا کہ ایک نماز کو آخری وقت میں اور دوسری کو ابتدائی وقت میں پڑھ لیا تاکہ امت کو اگر ضرورت پڑے تو وہ مشقت میں مبتلا نہ ہو۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال صلّی رسول الله ﷺ الظهر والعصر جمعاً بالمدينة في غير خوف ولا سفر، قال ابو الزبير فسألت سعيداً لم فعل ذلك؟ فقال سألت ابن عباس كما سألتني فقال أراد أن لايحرج احداً من امته. (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کو ملا کر پڑھا، حالانکہ یہ کسی خطرہ یا سفر کی حالت نہ تھی، ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت سعید نے جواب دیا کہ میں نے بھی یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ کا مقصد تھا کہ لوگ تنگی میں مبتلا نہ ہوں۔

---

(۱) (مسلم، الجمع بين الصلاتين في الحضر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز جمعہ کے فضائل واحکام

جمعہ کی فضیلت:

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ ذكر يوم الجمعة فقال فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم وهو يصلي يسأل الله شيئًا إلا أعطاه. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں ایک مسلمان جو نماز کا پابند ہو اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتے ہیں۔

نماز جمعہ کی فرضیت واہمیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (۲)

اے ایمان والو! جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (اذان دی جائے) تو دوڑو اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز وخطبہ) کے لیے اور خرید وفروخت (اور دیگر کاروبار) چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

حدیث نمبر ۱:

ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین جمعہ

(۱) (مسلم، کتاب الجمعة)

(۲) (سورة الجمعة، آیت نمبر ۹، پارہ نمبر ۲۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

محض سستی کی وجہ سے ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی سیڑھیوں پر فرما رہے تھے جمعہ چھوڑنے سے لوگ باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ میں نہیں آتے۔(۳)

بیمار، مسافر، عورت، نابالغ بچہ، غلام پر جمعہ فرض نہیں
(یہ لوگ عام حکم سے مستثنیٰ ہیں)

حدیث نمبر۱:

طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ فرض ہے ہر

---

(۱) (ابو داؤد باب التشدید فی ترک الجمعة)

(۲) (مسلم، کتاب الجمعة، باب: التغلیظ فی ترک الجمعة، ج۱ ص۲۸٤)

(۳) (مسلم، ج۱ ص۲۳۲ کتاب المساجد باب: فضل صلاة الجمعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسلمان پر جماعت سے مگر چار آدمیوں پر ایک غلام پر دوسرے عورت پر تیسرے لڑکے پر چوتھے بیمار پر۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ ضروری (فرض) ہے۔ مگر بیمار، مسافر، عورت، بچے اور غلام پر۔ جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول ہو کر مستغنی ہو گا اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہو گا اور اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے۔(۲)

اس حدیث میں مسافر کا ذکر بھی آ گیا ہے۔کل پانچ شخص ہو گئے۔

اندھے آدمی پر جمعہ فرض نہیں جب تک قائد نہ ہو

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اندھے کا اگر قائد ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے۔(۳)

اگر پولیس کے پکڑنے کا خوف ہو یا چوروں کا اور ڈاکوؤں کا خوف ہو تو جمعہ ساقط ہو گا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ خوف والے شخص کو جمعہ ترک کرنے کی اجازت دیتے تھے۔(٤)

---

(۱) (ابو داؤد، باب الجمعة للمملوك والمرأة)

(۲) (سنن دار قطني ج۲ ص۳)

(۳) (مصنف ابن أبي شيبة ج۲ ص١٥٤)

(٤) (مصنف ابن ابي شيبة ج۲ ص١٥٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیہاتی (گاؤں کا رہنے والا) پر بھی جمعہ فرض نہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (۱)

اے ایمان والو! جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (اذان دی جائے) تو دوڑو اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز وخطبہ) کے لیے اور خرید وفروخت (اور دیگر کاروبار) چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

اہلِ سنت احناف اس آیت سے استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ

جمعہ کی اذان سن کر تمام کاروبار چھوڑ دینا واجب ہے مگر آیت کریمہ میں خاص خرید و فروخت چھوڑنے کا حکم فرمایا ہے۔

اس میں اشارہ ہے کہ جمعہ ہر جگہ فرض نہیں ہوتا، بلکہ وہاں فرض ہوتا ہے جہاں کے لوگ عموماً تجارت، سوداگری اور خرید وفروخت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور جہاں چھوٹی بڑی روزمرہ کی ضروریات خرید وفروخت کے لیے مہیا رہتی ہیں۔ شہروں اور دیہاتوں میں یہی فرق ہے کہ شہروں میں تجارت ہوتی ہے اور دیہات میں نہیں پس جمعہ وہاں ہوگا جہاں تجارتی مراکز ہوں اور وہ شہر ہیں نہ کہ دیہات۔

احادیث مبارکہ:

عن عائشة في حديث طويل حتى نزل بهم في بني عمرو عمرو بن

---

(۱) (سورة الجمعة، آیت نمبر ۹، پارہ نمبر ۲۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عوف وذالك يوم الاثنين من شهر ربيع الاول فقام ابو بكر للناس وجلس رسول الله ﷺ صامتا فطفق من جاء من الانصار ممن لم یر رسول الله ﷺ یجئ ابا بکر حتی اصابت الشمس رسول الله ﷺ فاقبل ابو بکر حتی ظلل علیه بردائه فعرف الناس رسول الله ﷺ عند ذالك فلبث رسول الله ﷺ في بنی عمرو بن عوف بضع عشرة ليلة (وفی روایة انس بن مالك اربع عشرة ليلة) وأسّس المسجد الذی أُسِّسَ علی التقوٰی وصلی فیه رسول الله ﷺ ثم رکب راحلته فسار یمشی معه الناس حتی برکت عند مسجد الرسول ﷺ بالمدینة وهو یصلی فیه یومئذ رجال من المسلمین وکان من مربدًا للتمر لسهیل وسهل غلامین یتیمین فی حجر اسعد بن زرارة فقال رسول الله ﷺ حین برکت به راحلته هٰذا ان شاء الله المنزل ثم دعا رسول الله ﷺ الغلامین فساومَهُمَا بالمربد لیتخذه مسجدا فقالا بل نهب لك یا رسول الله هنابی رسول الله ان یقبله منهما هبته حتی ابتاعه منهما ثم بناه مسجدًا الحدیث. (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مقامِ قباء میں قبیلہ) بنوعمرو بن عوف کے یہاں نزولِ اجلال فرمایا اور یہ ماہ ربیع الاول کا پیر کا دن تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنے والے لوگوں سے ملنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے رہے انصار میں سے جو بھی آتا جس نے رسول

---

(١) (بخاری ج١ ص٥٥٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللہ ﷺ کو پہلے نہیں دیکھا تھا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کو دھوپ لگنے لگی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر سے آپ پر سایہ کیا اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا، رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنوعمرو بن عوف میں دس رات سے کچھ اوپر (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق چودہ رات) قیام فرما رہے، اور آپ ﷺ نے وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے (یعنی مسجد قباء کی) اور رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھتے رہے پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ چلنے لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی سواری مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے پاس آ کر بیٹھ گئی، اس جگہ اس وقت کچھ مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ جگہ دو یتیم بچوں سہیل اور سہل جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے ان کی کھجوریں خشک کرنے کی جگہ تھی، جس وقت آپ ﷺ کی سواری آپ کو لے کر اس جگہ بیٹھی تو آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہی منزل ہوگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دو بچوں کو بلایا اور اس جگہ کا ان سے بھاؤ کرنے لگے تاکہ آپ ﷺ وہاں مسجد بنائیں وہ دونوں بچے کہنے لگے ہم آپ ﷺ کو یہ جگہ ہبہ کرتے ہیں، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہبہ کو قبول کرنے سے انکار فرمایا اور ان سے وہ جگہ خرید لی پھر وہاں مسجد بنائی۔

اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو مقامِ قبا میں جو مدینہ طیبہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے پیر کے دن پہنچے اور قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے یہاں نزول اجلال فرمایا وہاں مسجد کی بنا ڈالی گئی۔ عامہ مسلمین کی جماعت کے ساتھ اعلانیہ نماز ادا ہونے لگی اور آپ ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی روایت کے مطابق چودہ شب وہاں رہے پھر آپ ﷺ نے وہاں سے مدینہ طیبہ کوچ فرمایا اور بنونجار کے محلہ میں تشریف فرما ہوئے اور مہینوں وہیں رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لیے مسجد و مکانات تعمیر ہو گئے، جب صحیح بخاری سے یہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ قبا میں چودہ روز رہے تو لازمی بات ہے کہ اس دوران دو جمعے بھی آئے مگر کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ وہاں آپ ﷺ نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی ہو بلکہ آپ ﷺ کی پہلی نمازِ جمعہ یا تو مدینہ طیبہ میں ہوئی یا بنو سالم کی مسجد عاتکہ میں جو مدینہ طیبہ کا ایک محلہ ہے جو شہر سے باہر ہے، اب قابلِ غور بات یہ ہے کہ باوجودیکہ نمازِ جمعہ فرض ہو چکی تھی۔ قبا میں آپ ﷺ نے نمازِ جمعہ کیوں ترک کی، اگر آپ ﷺ مسافر تھے تو قبا والوں کو کیوں حکم نہیں دیا، اور جب مسافر کے لیے جمعہ جائز ہے اور بالفرض قبا والوں پر نماز جمعہ فرض تھی تو آپ ﷺ قبا میں نماز جمعہ ضرور قائم فرماتے، آپ ﷺ کے خود جمعہ قائم نہ فرمانے سے اور اہلِ قبا کو جمعہ قائم کرنے کا حکم نہ دینے سے ثابت ہوتا ہے کہ قبا میں نمازِ جمعہ درست ہی نہ تھی اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ گاؤں والوں پر جمعہ فرض نہیں۔

عن جابر بن عبداللہ (فی حدیث طویل فی حجة النبی ﷺ قال) فاجاز رسول اللہ ﷺ حتی اتی عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتی إذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فاتی بطن الوادی فخطب الناس (الی ان قال) ثم اذن ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینهما شیئا۔ (۱)

---

(۱) (مسلم ج۱ ص۳۹۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے سلسلہ میں ایک لمبی حدیث میں فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے، یہاں تک کہ آپ عرفات میں تشریف لائے تو آپ نے ایک قبہ دیکھا جو آپ کے لیے دھاری دار چادر سے بنایا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف فرما ہو گئے حتی کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی اونٹنی) قصواء کے لانے کا حکم دیا چنانچہ وہ کجاوہ ڈال کر حاضر کر دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطنِ وادی پہنچ کر لوگوں سے خطاب فرمایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی (حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے) پھر اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

عن عائشة زوج النبی ﷺ قالت كان الناس ينتابون الجمعة من منازلهم والعوالي الحديث. (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ باہر کے لوگ مدینہ طیبہ میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے اپنی اپنی منازل اور عوالی سے نوبت بنوبت یعنی باری باری آتے تھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان اول جمعة جمعت بعد جمعة فی مسجد رسول الله ﷺ فی مسجد عبد القیس بجواثی من البحرین. (٢)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے کے بعد سب سے پہلے بحرین کے ایک شہر جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں

---

(١) (بخاری ج١ ص١٢٣)

(٢) (بخاری ج١ ص١٢٢)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔

کان انس فی قصره احیانا یجمع واحیانا لا یجمع وهو بالزاویة علیٰ فرسخین. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے قصر میں بمقام زاویہ جو بصرہ شہر سے چھ میل دور تھا رہتے تھے کبھی وہ نماز جمعہ پڑھتے تھے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔

عن ابی البختری قال رأیت أنسا شهد الجمعة من الزاویة وهی فرسخان من البصرة. (۲)

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ جمعہ پڑھنے کے لیے زاویہ سے تشریف لاتے جو بصرہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

عن ابن عمر انه قال انما الغسل علیٰ من تجب علیه الجمعة والجمعة علیٰ من یأتی اهله. (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جس پر جمعہ واجب ہے اسی پر غسل ہے اور جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر گھر واپس آ سکتا ہو۔

قال ابو عبید ثم شهدت العید مع عثمان بن عفان فجاء فصلی ثم انصرف فخطب وقال انه قد اجتمع لکم فی یومکم هذا عیدان فمن احب من اهل العالیة ان ینتظر الجمعة فینتظرها ومن احب ان یرجع

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۲۳)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۱۰۲)

(۳) (معرفة السنن والآثار للبیهقی ج٤ ص۳۱۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقد اذنت له. (۱)

حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حاضر ہوا عید کی نماز پڑھنے کے لیے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ تشریف لائے، نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا: اس دن تمہاری دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ اہل عوالی میں سے جو یہ چاہے کہ وہ جمعہ کی نماز کا انتظار کرے تو وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ واپس چلا جائے تو میری طرف سے اسے اجازت ہے۔

عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عن علی قال لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع. (۲)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جائز نہیں ہے جمعہ اور تشریق (عید) مگر مصر جامع (بڑے شہر) میں۔

عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عن علی قال لا تشریق ولا جمعة الا فی مصر جامع. (۳)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جائز نہیں ہے جمعہ اور عید مگر مصر جامع (بڑے شہر) میں۔

عن حذیفة قال لیس علی اهل القریٰ جمعة انما الجمع علی اهل الامصار مثل المدائن. (٤)

---

(۱) (مؤطا إمام مالك ص١٦٥)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج٢ ص١٦٨)

(۳) (معرفة السنن والآثار للبیهقی ج٤ ص٣٢٢)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبة ج٢ ص١٠١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قریہ (گاؤں دیہات والوں) پر جمعہ واجب نہیں ہے بلکہ شہر والوں ہی پر ہے جیسے شہر مدائن۔

قال الإمام الشافعي رحمہ اللہ:

قد كان سعيد بن زيد وابوهريرة يكونان بالشجرة علىٰ اقل من ستة اميال فيشهدان الجمعة ويدعانها وقد كان يروى ان احدهما كان يكون بالعقيق فيترك الجمعة ويشهدها ويروى ان عبدالله بن عمرو بن العاص كان علىٰ ميلين عن الطائف فيشهد الجمعة ويدعها. (۱)

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما مقام شجرہ میں ہوتے تھے۔ چھ میل سے کم فاصلہ پر وہ کبھی تو جمعہ کے لیے تشریف لاتے اور کبھی جمعہ چھوڑ دیتے تھے اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ ان دونوں حضرات میں سے کوئی مقام عقیق پر ہوتا تھا تو کبھی وہ جمعہ چھوڑ بھی دیتا تھا اور کبھی جمعہ کے لیے حاضر بھی ہوتا تھا اور روایت کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ طائف سے دو میل کے فاصلے پر تھے وہ کبھی جمعہ کے لیے تشریف لاتے تھے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے۔

عن هشام عن الحسن ومحمد انهما قالا الجمعة في الامصار. (۲)

حضرت ہشام، حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: جمعہ شہروں ہی میں ہوتا ہے۔

عن ابى بكر بن محمد انه ارسل إلىٰ ذى الحليفة ان لا تجمعوا بها

(۱) (كتاب الإمام ج۱ ص۱۹۲)

(۲) (مصنف ابن ابى شيبة ج۲ ص۱۰۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وان تدخلوا الی المسجد مسجد رسول اللہ ﷺ. (۱)

حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے ذوالحلیفہ والوں کو پیغام بھیجا کہ تم وہاں جمعہ قائم نہ کرو بلکہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آ کر جمعہ پڑھو۔

عن ابراھیم قال کانوا لا یجمعون فی العساکر. (۲)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ و تابعینؒ لشکروں میں جمعہ قائم نہیں کرتے تھے۔

عن ابراھیم قال لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع. (۳)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے جمعہ اور تشریق (عید) مگر بڑے شہر میں۔

قال حجاج وسمعت عطاء یقول مثل ذالک. (٤)

حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہی فرماتے سنا ہے (کہ جمعہ اور تشریق جائز نہیں ہے مگر بڑے شہر میں)۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۱۰۱)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۱۰۱)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۱۰۱)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۱۰۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کسی دن عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو اس دن جمعہ کی نماز ساقط نہیں ہوتی اس کا پڑھنا فرض ہی رہتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (۱)

اے ایمان والو! جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (اذان دی جائے) تو دوڑو اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز وخطبہ) کے لیے اور خرید وفروخت (اور دیگر کاروبار) چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

عن الزهری قال حدثنی ابو عبید مولٰی ابن ازهر انه شهد العید یوم الاضحٰی مع عمر بن الخطاب فصلی قبل الخطبة ثم خطب الناس فقال یا ایها الناس ان رسول الله ﷺ قد نهاکم عن صیام هٰذین العیدین امام احدهما فیوم فطرکم من صیامکم واما الآخر فیوم تأکلون من نسککم فقال ابو عبید ثم شهدت مع عثمان بن عفان وکان ذالك یوم الجمعة فصلی قبل الخطبة ثم خطب فقال یا ایها الناس ان هٰذا یوم قد اجتمع لکم فیه عیدان فمن احب ان یرجع فقد اذنت له. الحدیث (۲)

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو عبید نے کہ وہ عید الاضحیٰ کے

---

(۱) (سورة الجمعة، آیت نمبر۹، پارہ نمبر ۲۸)

(۲) (بخاری ج۲ ص۸۳۵. ومؤطا إمام مالك ص۱٦٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

موقعہ پر نماز کے لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوئے آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا، فرمایا اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ان دونوں عیدوں کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے ان دونوں میں سے ایک تو عید الفطر ہے دوسری وہ ہے جس میں تم اپنی قربانیوں کے گوشت کھاتے ہو۔

ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پھر میں عید کی نماز کے لیے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا یہ اتفاق سے جمعہ کا دن تھا۔ آپ نے بھی خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا فرمایا لوگو! یہ ایسا دن ہے جس میں تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں اہل عوالی میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہے وہ انتظار کرے اور جو واپس جانا چاہے میرے طرف سے اسے اجازت ہے۔

عن عمر بن عبد العزيز قال اجتمع عيدان على عهد رسول الله ﷺ فقال من احب ان يجلس من اهل العالية فيجلس فى غير حرج. (۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں تو آپ نے فرمایا: اہل عوالی میں سے جو (نمازِ جمعہ کے لیے) بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے بغیر کسی تنگی کے۔

عن النعمان بن بشير قال كان النبى ﷺ يقرأ فى العيدين وفى الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتك حديث الغاشية وربما اجتمعا فى يوم واحد فيقرأ بهما. (۲)

---

(۱) (کتاب الام ج۱ ص۲۳۹)

(۲) (ترمذی ج۱ ص۱۱۹، نسائی ج۱ ص۱۷۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدین اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اورهل اتك حديث الغاشيه پڑھتے تھے بسا اوقات عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو بھی آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

محمد عن يعقوب عن ابى حنيفة عيدان اجتمعا في يوم واحد فالاول سنة والآخر فريضة ولا يترك واحد منهما. (۱)

حضرت امام محمد بروایت قاضی ابو یوسف، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک دن اکٹھی ہو جائیں تو اول سنت ہے (یعنی اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے) اور دوسری عید (جمعہ) فرض ہے اور ان دونوں میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔

قال الشافعي وإذا كان يوم الفطر يوم الجمعة صلى الإمام العيد حين تحل الصلٰوة ثم اذن لمن حضره من غير اهل المصر في ان ينصرفوا ان شاء وا الٰى اهليهم ولا يعودون الى الجمعة والاختيار لهم ان يقيموا حتى يجمعوا او يعودوا بعد انصرافهم ان قدروا حتى يجمعوا وان لم يفعلوا فلا حرج ان شاء الله تعالٰى قال الشافعي ولا يجوز هٰذا لاحد من اهل المصر ان يدعوا ان يجمعوا لامن عذر يجوز لهم به ترك الجمعة وان كان يوم عيد، قال الشافعي وهٰكذا ان كان يوم الاضحى لا يختلف إذا كان ببلد يجمع فيه الجمعة ويصلى العيد ولا يصلى اهل منى صلاة الاضحى ولا الجمعة لانها ليست بمصر. (۲)

---

(۱) (جامع الصغير ص۱۱۳)

(۲) (كتاب الام ج۱ ص۲۳۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عید الفطر کا دن جمعہ کا دن ہو تو عید کی نماز امام پڑھائے جس وقت نماز جائز ہو جاتی ہے، پھر جو شہر والے نہیں ہیں ان کو اجازت دے دے کہ وہ اگر چاہیں تو اپنے اہل کی طرف واپس چلے جائیں اور جمعہ پڑھنے کے لیے واپس نہ آئیں اور انہیں اختیار ہے کہ وہ جمعہ پڑھنے کے لیے ٹھہرے رہیں یا جانے کے بعد اگر قدرت ہو تو جمعہ پڑھنے کے لیے واپس آ جائیں اور جمعہ ادا کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

ان شاء اللہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور کسی شہری کے لیے جائز نہیں کہ بغیر کسی شدید عذر کے جمعہ ترک کرے اگرچہ عید ہی کا دن کیوں نہ ہو، اسی طرح عید الاضحیٰ کا حکم ہے کسی اختلاف کے بغیر جب ایسے شہر میں ہو جہاں جمعہ جائز ہوتا ہے اور عید کی نماز پڑھی جاتی ہے (کہ جمعہ بھی پڑھے اور عید کی نماز بھی پڑھے گاؤں دیہات والوں کے لیے اختیار ہے) اور اہل منیٰ عید الاضحیٰ اور جمعہ کی نماز نہ پڑھیں کیوں کہ منیٰ مصر شہر نہیں ہے۔

قال العلامة بدر الدين العيني:

وفي المحلّٰى والاشراف صلى عثمان العيد ثم خطب فقال انه قد اجتمع في يومكم هٰذا عيدان فمن احب من اهل العالية ان ينتظر الجمعة فلينتظر ومن احب ان يرجع إلٰى أهله فليرجع فقد اذنت له وانا مجمعون قوله وانا مجمعون دليل علٰى ان تركها لايجوز .... وقال ابن عبد البر سقوط الجمعة والظهر بصلاة العيد متروك مهجور لا يعول عليه وتاويل ذالك في حتى اهل العالية ومن لا تجب عليه

الجمعة. (۱)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محلی اور اشراف میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز پڑھائی. پھر خطبہ دیا، فرمایا تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں پس اہل عوالی میں سے جو شخص پسند کرتا ہے جمعہ کے انتظار کو وہ جمعہ کا انتظار کرے اور جو اپنے گھر واپس جانا چاہے چلا جائے میری طرف سے اسے اجازت ہے۔ ہم جمعہ کی نماز ادا کریں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول انا مجمعون کہ ہم تو جمعہ کی نماز ضرور ادا کریں گے۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جمعہ کا ترک جائز نہیں۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعہ اور ظہر کی نماز کا ساقط ہونا عید کی نماز کی وجہ سے یہ متروک، مہجور غیر معتمد ہے، اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ترکِ جمعہ کی اجازت دینا اہل عوالی اور ان کے لیے ہے جن پر جمعہ واجب نہیں ہے۔

قال ابن الحزم:

وإذا اجتمع عيد فى يوم جمعة صلى للعيد ثم للجمعة ولا بد ولا يصح اثر بخلاف ذالك قال ابو محمد الجمعة فرض والعيد تطوع والتطوع لا يسقط الفرض. (۲)

اور جب جمعہ کے دن عید ہو جائے تو پہلے عید کی نماز پڑھے پھر جمعہ کی نماز لازماً پڑھے اور کوئی حدیث اس کے خلاف میں صحیح نہیں ہے، ابو محمد (ابن حزم) کہتے ہیں کہ

(۱) (البناية فى شرح الهداية ج۲ ص۱۰۱۹)

(۲) (المحلى لابن حزم ج۲ ص۹۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعہ فرض ہے اور عید تطوع ہے اور تطوع فرض کو ساقط نہیں کرتا۔

جمعہ کے دن غسل کرنا

عن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول إذا أراد أحدکم أن یأتی الجمعة فلیغسل. ()

() (مسلم، کتاب الجمعة)

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو اس کو غسل کر کے آنا چاہیے۔

اذانِ جمعہ

پہلی اذان خطبہ شروع ہونے سے کچھ وقت پہلے دی جائے تا کہ لوگ مسجد میں جمع ہو جائیں اور دوسری اذان عربی خطبہ سے پہلے دی جائے۔

عن السائب بن یزید یقول إن الأذان یوم الجمعة کان اوله حین یجلس الإمام یوم الجمعة علی المنبر فی عهد رسول اللہ ﷺ وأبی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلما کان خلافة عثمان رضی اللہ عنہ وکثر وأمر عثمان یوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به علی الزوراء فثبت الأمر علی ذلك. (۱)

حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ نے (خطبہ سے پہلے) ایک

---

(۱) (بخاری، التاذین عند الخطبة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور اذان دینے کا حکم دیا یہ اذان ایک اونچی جگہ پر دی جاتی تھی پھر اس اذان پر امت کا مسلسل عمل شروع ہو گیا۔

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت اذان منبر کے پاس خطیب کے سامنے دینی چاہیے جب وہ منبر پر بیٹھ جائے

عن السائب بن يزيد قال كان بلال يؤذن إذا جلس رسول الله ﷺ على المنبر يوم الجمعة فإذا نزل أقام ثم كان كذالك في زمن أبي بكر و عمر رضي الله عنهما. (۱)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لاتے تو اقامت کہتے، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں بھی اسی طرح ہوتا تھا۔

جمعہ کے دو خطبے دینے چاہیے

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان النبي ﷺ يخطب خطبتين كان يجلس إذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم فيخطب، ثم يجلس فلا يتكلم ثم يقوم فيخطب. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام دو خطبے دیتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) (نسائي ج۱ ص۱۵۷. ومسند أحمد ج۳ ص٤٤١)

(۲) (أبو داؤد ج۱ ص۱٥٦)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور (پہلا) خطبہ ارشاد فرماتے، پھر بیٹھ جاتے اور کوئی کلام نہ کرتے، پھر کھڑے ہوکر (دوسرا) خطبہ ارشاد فرماتے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال كان النبی ﷺ يخطب قائما ثم يقعد ثم يقوم كما تفعلون الآن. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

عن عبد الله قال كان النبی ﷺ يخطب خطبتين يقعد بينهما. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

عن جابر بن سمرة قال كانت للنبی ﷺ خطبتان يجلس بينهما يقرأ القرآن ويذكر الناس. (۳)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو خطبے ہوتے تھے دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے، ان میں قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

عن ابن شهاب قال بلغنا أن رسول الله ﷺ كان يبدأ فيجلس على المنبر فإذا سكت المؤذن قام فخطب الخطبة الأولى ثم جلس شيئاً

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۲۵. ومسلم ج۱ ص۲۸۳)

(۲) (بخاری ج۱ ص۱۲۷)

(۳) (مسلم ج۱ ص۲۸۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يسيرًا ثم قام فخطب الخطبة الثانية حتى إذا قضاها استغفر الله ثم نزل فصلّٰى قال ابن شهاب وكان إذا قام أخذ عصًا فتوكأ عليها وهو قائم على المنبر ثم كان أبو بكر الصديق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم يفعلون ذالك. (۱)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء منبر پر تشریف فرماتے، پھر جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو کھڑے ہو کر پہلا خطبہ ارشاد فرماتے پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے یہاں تک کہ جب خطبہ پورا فرما لیتے تو استغفر اللہ کہتے اور نیچے تشریف لا کر نماز پڑھاتے۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے تو لاٹھی پکڑ کر اس پر ٹیک لگاتے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوتے، پھر حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

خطبہ مختصر ہونا چاہیے

عن أبي وائل خطبنا عمار فاوجزوا بلغ فلما نزل قلنا يا ابا اليقظان لقد ابلغت واوجزت فلو كنت تنفست فقال انی سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان طول صلٰوة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلٰوة واقصروا الخطبة وان من البيان سحرا. (۲)

(۱) (مراسيل أبي داؤد مع سنن أبي داؤد ص۷)

(۲) (مسلم ج۱ ص۲۸۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو بہت مختصر اور انتہائی بلیغ خطبہ دیا جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا کہ اے ابو الیقظان! آپ نے نہایت بلیغ اور مختصر خطبہ دیا، اگر آپ اسے ذرا طویل کرتے تو اچھا ہوتا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو مختصر اور بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه قال انما جعلت الخطبة مكان الركعتين. الحديث. (١)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جمعہ کا) خطبہ دو رکعتوں کی جگہ رکھا گیا ہے۔

عن سعيد بن جبير قال كانت الجمعة اربعًا فحطت ركعتان للخطبة. (٢)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی چار رکعتیں تھیں دو خطبے کی وجہ سے کم ہو گئیں۔

خطبہ مسنونہ عربی میں ہونا چاہیے

دونوں خطبے عربی زبان میں پڑھنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ احادیث مبارکہ سے یہی ثابت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور پوری امتِ اسلامیہ

---

(١) (مصنف ابن ابی شيبة ج٢ ص١٢٨. مصنف عبدالرزاق ج٣ ص٢٢٧)

(٢) (المدونة الكبرىٰ ج١ ص١٥٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کا مسلسل عمل اسی پر ہے۔ اسی لیے یہ عربی خطبے خطبہ مسنونہ کہلاتے ہیں جمعہ کے موقع پر اس اجتماع کو غنیمت جانتے ہوئے اگر کوئی شخص مقامی زبان میں کسی اسلامی و تعمیری موضوع پر عربی خطبہ سے پہلے یا نمازِ جمعہ کے بعد تقریر کرنا چاہے تو کر لے۔ یہ صرف جواز ہے سنت نہیں یا ضروری نہیں، لیکن حدیث کی رو سے یہ تقریر خطبہ مسنونہ کا حصہ نہیں کہلائے گی، چونکہ خطبہ مسنونہ عربی میں ہوتا ہے۔

صرف عربی زبان میں خطبہ ہونے کے چند دلائل

پہلی دلیل:

خطبہ اصل میں ذکر اللہ ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے خطبہ کو ذکر اللہ ہی سے تعبیر فرمایا ہے ارشاد ہے

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کو۔

عام مفسرین کا کہنا ہے کہ اس آیت مبارکہ میں ذکر اللہ سے مراد خطبہ جمعہ ہے۔ ایسے ہی آنحضرت ﷺ نے بھی خطبہ جمعہ کو ذکر اللہ سے تعبیر فرمایا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

اذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة على باب المسجد يكتبون الاول فالاول ومثل المهجر كمثل الذى يُهْدِى بَدَنَةً ثم كالذى يهدى بقرة ثم كبشا ثم دجاجة ثم بيضة فاذا خرج الامام طووا صحفهم ويستمعون الذكر. (۱)

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۲۷. ومسلم ج۱ ص۲۸۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور شروع میں آنے والوں کے نام یکے بعد دیگرے لکھتے ہیں اور اول وقت دوپہر میں آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ کے حضور میں اونٹ کی قربانی پیش کرتا ہے پھر اس کے بعد دوم نمبر پر آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو گائے پیش کرتا ہے پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مینڈھا پیش کرنے کی ہے۔ اس کے بعد مرغی پیش کرنے والے کی، اس کے بعد انڈا پیش کرنے والے کی، پھر جب امام خطبہ کے لیے منبر کی طرف جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے لکھنے کے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننے میں شریک ہو جاتے ہیں۔

فقہائے کرام کا کہنا بھی یہی ہے کہ خطبہ کی حقیقت ذکر اللہ ہے، چنانچہ محمد بن احمد شمس الائمہ السرخسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۹۰ھ تحریر فرماتے ہیں:

"ولنا ان الخطبة ذكر" (۱)

ہماری دلیل یہ ہے کہ خطبہ ذکر ہے۔

جب قرآن وحدیث وغیرہ سے خطبہ کا ذکر اللہ ہونا ثابت ہوا تو جس طرح تعوذ، تسمیہ، تسبیح، تحمید، ثناء، التحیات وغیرہ ذکر اللہ ہیں اور بالاتفاق ان کے لیے عربی زبان استعمال ہوتی ہے غیر عربی کا تصور بھی نہیں آتا، ایسے ہی خطبہ جمعہ کے لیے عربی زبان ہونا ضروری ہوگا غیر عربی زبان میں خطبہ درست نہ ہوگا۔

دوسری دلیل:

خطبہ جمعہ نماز جمعہ کی دو رکعتوں کے قائم مقام ہے جس کی ایک دلیل تو وہ آثار ہیں

---

(۱) (مبسوط ج۲ ص۲۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ دو رکعتوں کی جگہ رکھا گیا ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی چار رکعتیں تھیں، دو رکعتیں خطبہ کی وجہ سے کم ہو گئیں اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جو افعال و حرکات بحالتِ نماز ممنوع ہیں خطبہ میں بھی حرام ہیں، سامعینِ خطبہ کے لیے اس وقت کھانا پینا، بولنا چالنا یہاں تک کہ سلام کا جواب دینا اور ذکر و تسبیح پڑھنا بھی جائز نہیں اور بہت سے احکام جو نماز کے ہیں وہ خطبہ کے بھی ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ و احادیث میں موجود ہے۔ اس طرح کی قیودات بتلا رہی ہیں کہ خطبہ کی مجلس صرف وعظ و تزکیہ کی مجلس نہیں بلکہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نماز کی طرح ہے، جب خطبہ نماز کی طرح بلکہ اس کے قائم مقام ہے تو ضروری ہے کہ خطبۂ جمعہ عربی میں ہو، کیوں کہ نماز کی زبان عربی ہے نماز کسی اور زبان میں نہیں ہوتی۔ (۱)

---

(۱) خطبہ کے کچھ آداب و سنن ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل سے ثابت ہیں مثلاً (۱) طہارت، بلا وضو خطبہ پڑھنا مکروہ ہے (۲) خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا (۳) لوگوں کی طرف رخ کر کے پڑھنا (۴) خطبہ شروع کرنے سے پہلے آہستہ اعوذ باللہ پڑھنا (۵) خطبہ کا لوگوں کو سنانا اگر آہستہ خطبہ پڑھا تو گو فرض ادا ہو گیا لیکن مکروہ ہوا۔ (۶) خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر مشتمل ہے۔

حمد سے شروع کرنا، اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا، کلمہ شہادتین کا پڑھنا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا، وعظ و نصیحت کرنا، قرآن پاک کی کوئی آیت پڑھنا، دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا، دوسرے خطبے میں دوبارہ الحمد ثناء اور درود پڑھنا، تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا، دونوں خطبوں کو مختصر کرنا۔ (بقیہ اگلے صفحے پر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تیسری دلیل:

خطبہ جمعہ بالا جماع شرطِ صلوٰۃ ہے اس لیے جو زبان صلوٰۃ (نمازِ جمعہ کی ہے وہی زبان شرط یعنی خطبہ کی ہونی چاہیے یہ نہیں ہوسکتا کہ شرطِ صلوٰۃ کسی محدث طریقے یعنی غیر عربی زبان سے ادا کی جائے۔

(گذشتہ سے پیوستہ) خطبہ کے ان آداب وسنن سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکراللہ ہے، وعظ ونصیحت اس کے مقاصدِ اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب و سنن کا وعظ وتبلیغ سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔

اسی طرح خطبے کے کچھ احکام وشرائط ہیں جن کا پایا جانا ضروری ہے۔ مثلاً

(۱) خطبہ جمعہ، جمعہ کے وقت میں یعنی زوال کے بعد پڑھنا، اگر خطبہ زوال سے پہلے پڑھ لیا گیا تو وہ معتبر نہیں ہوگا۔

(۲) خطبہ جمعہ نماز جمعہ سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اگر خطبہ نماز جمعہ کے بعد پڑھا گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی، خطبے سمیت نماز کا اعادہ ضروری ہوگا۔

(۳) خطبہ کے وقت مردوں کا موجود ہونا ضروری ہے، اگر فقط عورتوں کے سامنے خطبہ پڑھا گیا تو وہ ناکافی ہوگا۔ مردوں کے آنے کے بعد دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔

(۴) شور وشغب یا کسی اور وجہ سے سامعین نہ سن سکیں تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا اور وہ معتبر ہوگا۔

(۵) اگر حاضرین سب ہی بہرے ہوں یا سب سو رہے ہوں تب بھی خطبہ پڑھنا ضروری ہے اگر اس حال میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو نماز جمعہ صحیح نہیں ہوگی۔ **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چوتھی دلیل:

آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ خطبہ مختصر کرو اور نماز کو دراز کرو اس لحاظ سے اگر گھنٹے آدھ گھنٹے کی اردو تقریر کو خطبہ قرار دیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی کھلی مخالفت لازم آئے گی۔

پانچویں دلیل:

آنحضرت ﷺ نے خطبہ میں عربی زبان پر مواظبت فرمائی ہے یعنی آپ ﷺ نے ہمیشہ عربی زبان ہی میں خطبہ دیا ہے، حالانکہ آپ ﷺ کے خطبے میں عرب کے علاوہ عجم کے لوگ بھی شریک ہوتے تھے اور ان کو تبلیغ دین کی ضرورت بھی تھی، لیکن آپ ﷺ نے کبھی بھی ان کی رعایت کرتے ہوئے نہ تو خود عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ دیا نہ کسی صحابی سے ان لوگوں کی زبان میں ترجمہ کروایا، خلفاء راشدینؓ نے بھی ہمیشہ عربی زبان ہی میں خطبہ دیا حالانکہ ان کے خطبوں میں بھی کثرت سے عجمی لوگ شریک ہوتے تھے جو مختلف ممالک سے آتے تھے، اسی طرح

(گذشتہ سے پیوستہ) (۶) خطبہ کے وقت سامعین سب علماء فضلاء ہوں کوئی بھی جاہل نہ ہو تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا ورنہ نمازِ جمعہ صحیح نہ ہوگی۔ ان احکام و شرائط سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کی اصل حقیقت ذکر اللہ ہے، محض وعظ و تبلیغ نہیں کیوں کہ وعظ و تبلیغ کے یہ احکام نہیں ہیں، اگر خطبہ محض وعظ و نصیحت ہوتا تو اس کے لیے یہ پابندیاں نہ ہوتیں کہ وہ زوال کے بعد ہو، جمعہ کی نماز سے پہلے ہو، سامعین مردوں کی موجودگی ضروری ہو وغیرہ وغیرہ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین و تبع تابعین عظام رحمہم اللہ اور ان کے متبعین عرب سے نکل کر عجم میں گئے۔ مشرق و مغرب میں اسلام پھیلایا، لیکن ہر جگہ ہمیشہ خطبۂ جمعہ عربی ہی میں دیا حالانکہ ان حضرات کو تبلیغ دین کی ضرورت آج سے زیادہ تھی، اور یہ بات نہیں کہ حضرات صحابہؓ و تابعین عجمیوں کی زبان نہیں جانتے تھے بلکہ خوب جانتے تھے لیکن پھر بھی خطبہ جمعہ عربی ہی میں دیا کرتے تھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدینؓ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین کے تعامل اور مواظبت اور ساری امت کے توارث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قرونِ سابقہ کی طرح آج بھی خطبہ جمعہ عربی ہی میں ہونا چاہیے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چوں خطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء وھلم جرا ملاحظہ کردیم تنقیح آں وجود چند چیز ست حمد و شہادتین و صلوٰۃ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و امر بتقویٰ و تلاوت آیتے و دعا برائے مسلمین و مسلمات و عربی بودن خطبہ............ و عربی بودن نیز بجہت عمل مستمر مسلمین در مشارق و مغارب باوجود آنکہ در بسیارے از اقالیم مخاطباں عجمی بودند۔(۱)

جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین رحمہم اللہ اور اسی طرح ائمہ مجتہدین، محدثین وغیرہم کے خطبوں کو ملاحظہ کیا تو یہ بات منقح ہو کر سامنے آئی کہ ان خطبوں میں چند چیزیں ضرور ہوا کرتی تھیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، کلمہ شہادتین، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تقویٰ کا حکم، کسی آیت کا پڑھنا اور تمام مسلمان مرد و زن کے لیے دعا کرنا اور خطبہ کا عربی زبان میں ہونا۔ حضرت

(۱) (مسوی مصطفی شرح موطا امام مالك ج۱ ص۱۵٤)

شاہ صاحب آگے فرماتے ہیں کہ خطبہ کا خاص عربی زبان میں ہونا اس لیے ضروری ہے کہ تمام مسلمانوں کا مشرق ومغرب میں ہمیشہ اسی پر عمل رہا ہے (کہ وہ خطبہ عربی میں پڑھتے تھے) باوجودیکہ بہت سے ممالک میں ان کے مخاطب عجمی لوگ ہوتے تھے۔

خطبہ جمعہ کے درمیان نماز پڑھنا اور بات چیت کرنا مکروہ ہے

عن سلمان قال قال رسول الله ﷺ من اغتسل يوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهر ثم ادهن او مس من طيب ثم راح فلم يفرق بين اثنين فصلى ما كتب لهٗ ثم اذا خرج الامام انصت غفر لهٗ ما بينه وبين الجمعة الاخرىٰ. (۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس حد تک ہو سکے صفائی کرے، پھر تیل لگائے یا خوشبو ہو تو وہ لگائے پھر جمعہ کے لیے جائے تو دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے پھر جتنی نماز اس کے لیے مقدر ہے پڑھے، پھر جب امام خطبہ کے لیے نکل آئے تو خاموش رہے تو ایسے شخص کے اِس جمعہ سے اُس جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه و بين الجمعة الاخرىٰ وفضل ثلاثة ايام. (۲)

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۲٤)

(۲) (مسلم ج۱ ص۲۸۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غسل کیا پھر وہ جمعہ کے لیے (مسجد میں) آیا پھر جتنی نماز اس کے لیے مقدر تھی پڑھی پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے اِس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور تین دن مزید کے بھی۔

عن عطاء الخراسانی قال کان نبیشة الهذلی یحدث عن رسول الله ﷺ ان المسلم اذا اغتسل یوم الجمعة ثم اقبل إلی المسجد لا یؤذی أحدًا فان لم یجد الامام خرج صلی ما بداله وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتی یقضی الامام جمعة وکلامه ان لم یغفرله فی جمعته تلك ذنوبه کلها ان تکون کفارة للجمعة التی قبلها. (۱)

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے تھے کہ جب مسلمان جمعہ کے دن غسل کر کے مسجد آئے اس طرح سے کہ کسی کو ایذا نہ دے، پھر اگر دیکھے کہ امام ابھی (خطبہ کے لیے) نہیں نکلا تو جتنی چاہے نماز پڑھتا رہے اور اگر دیکھے کہ امام نکل آیا ہے تو بیٹھ جائے اور خاموشی سے خطبہ سننے لگے یہاں تک کہ امام خطبہ و نماز سے فارغ ہو جائے تو اگر اس جمعہ کے اس کے سارے گناہ معاف نہ ہوئے تو دوسرے جمعہ کے لیے یہ کفارہ ہو جائے گا۔

عن أبی هریرة قال قال النبی ﷺ اذا کان یوم الجمعة وقفت الملائکة علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المهجر کمثل الذی

(۱) (مسند أحمد ج۵ ص۷۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يُهْدِى بَدَنَةً ثم كالذى يهدى بقرة ثم كبشا ثم دجاجة ثم بيضة فاذا خرج الامام طووا صحفهم ويستمعون الذكر. (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور شروع میں آنے والوں کے نام یکے بعد دیگرے لکھتے ہیں اور اول وقت دوپہر میں آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ کے حضور میں اونٹ کی قربانی پیش کرتا ہے پھر اس کے بعد دوم نمبر پر آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو گائے پیش کرتا ہے پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مینڈھا پیش کرنے کی ہے۔ اس کے بعد مرغی پیش کرنے والے کی، اس کے بعد انڈا پیش کرنے والے کی، پھر جب امام خطبہ کے لیے منبر کی طرف جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے لکھنے کے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننے میں شریک ہوجاتے ہیں۔

عن أبى هريرة ان رسول الله ﷺ قال اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت. (٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہ اس حال میں کہ امام خطبہ دے رہا تھا تو تم نے لغو بے کار کام کیا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول الله ﷺ من تكلم يوم الجمعة والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذى يقول له انصت ليست

---

(١) (بخاری ج ١ ص ١٢٧، مسلم ج ١ ص ٢٨٠)

(٢) (بخاری ج ١ ص ١٢٧)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

له جمعة. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے خطبہ دینے کی حالت میں جو بات کرے وہ ایسے ہے جیسے گدھے نے کتابیں اٹھا رکھی ہوں اور جو اس سے کہے کہ چپ رہ تو اس کا جمعہ ہی نہیں۔

عن ابن عمرؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول إذا دخل احدکم المسجد والامام علی المنبر فلا صلوٰة ولا کلام حتی یفرغ الامام. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں اس وقت داخل ہو جب کہ امام منبر پر ہو تو اس صورت میں نہ نماز جائز ہے نہ کلام جب تک کہ امام (خطبہ سے) فارغ نہ ہو جائے۔

عن ابن شهاب عن ثعلبة بن ابی مالک القرظی انه اخبره انهم کانوا فی زمن عمر بن الخطاب یصلون یوم الجمعة حتی یخرج عمر بن الخطاب فإذا خرج عمر و جلس علی المنبر واذن المؤذنون وقال ثعلبة جلسنا نتحدث فإذا سکت المؤذنون وقام عمر یخطب انصتنا فلم یتکلم منا احد قال ابن شهاب فخروج الامام یقطع الصلوٰة و کلامه یقطع الکلام. (۳)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

---

(۱) (مسند أحمد ج ۱ ص ۲۳۰)

(۲) (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۸۴)

(۳) (مؤطا امام مالک ص ۸۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہیں کہ انہوں نے انہیں خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ جمعہ کے دن نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لاتے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاکر منبر پر بیٹھ جاتے اور مؤذن اذان کہتے تو (ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) ہم بیٹھے بیٹھے بات کرلیا کرتے تھے، پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور ہم میں سے کوئی شخص کلام نہ کرتا، حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام کا نکلنا نماز کو اور اس کا کلام کرنا گفتگو کو ختم کردیتا ہے۔

عن ابن شهاب قال حدثني ثعلبة بن ابي مالك ان قعود الامام يقطع السبحة وان كلامه يقطع الكلام. الحديث. (۱)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ امام کا منبر پر بیٹھ جانا نماز کو ختم کردیتا ہے اور اس کا کلام گفتگو کو ختم کردیتا ہے۔

عن ثعلبة بن ابي مالك القرظي قال ادركت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما فكان الامام اذا خرج تركنا الصلوٰة. (۲)

حضرت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا (اس دور میں جمعہ کے دن ایسا ہوتا تھا کہ) جب امام جمعہ کے دن خطبہ کے لیے نکل آتا تو ہم نماز چھوڑ دیتے تھے۔

---

(۱) (مسند الامام الشافعي ج ۱ ص ۱۳۹)

(۲) (مصنف ابن ابی شيبة ج ۲ ص ۱۱۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سائب بن يزيد قال كنا نصلي في زمن عمر يوم الجمعة فإذا خرج عمر و جلس على المنبر قطعنا الصلوٰة و كنا نتحدث ويحدثونا وربما نسأل الرجل الذى يليه عن سوقه ومعاشه فإذا سكت المؤذن خطب ولم يتكلم احد حتى يفرغ من خطبته. (۱)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کے دن نماز پڑھتے تھے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لا کر منبر پر بیٹھتے تو ہم نماز بند کر دیتے تھے اور لوگ آپس میں بات چیت کر لیا کرتے تھے اور کبھی ہم اپنے قریب کے شخص سے اس کے بازار اور معاش کا حال احوال بھی پوچھ لیتے تھے پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے اور ان کے خطبے سے فارغ ہونے تک ہم میں سے کوئی شخص بات نہ کرتا۔

عن علي قال الناس في الجمعة ثلاث. رجل شهدها بسكون ووقار انصات و ذالك الذى يغفرله ما بين الجمعتين قال حسبت قال وزيادة ثلاثة ايام، قال وشاهد شهدها بلغو فذالك حظه منها، ورجل صلى بعد خروج الامام فليست بسنته ان شاء اعطاء وان شاء منعه. (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن تین قسم کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو جمعہ میں سکون وقار اور خاموشی کے ساتھ حاضر ہوا یہ تو ایسا شخص ہے کہ اس جمعہ سے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے

(۱) (رواه اسحاق بن راهويه بحواله نصب الراية ج ۲ ص ۲۰۲)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص ۲۱۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور تین دن مزید کے بھی۔ دوسرا وہ شخص ہے جو جمعہ میں شریک ہو کر لغو کام کرتا ہے اس کا حصہ تو یہ لغو و بے کار کام ہے، اور تیسرا وہ شخص ہے جس نے امام کے (خطبہ کے لیے) نکلنے کے بعد نماز پڑھی اس کی یہ نماز سنت کے مطابق نہیں، اللہ چاہے تو اس کو (ثواب) دے اور چاہے تو نہ دے۔

عن الحارث عن علی انه کره الصلوٰة یوم الجمعة والامام یخطب.(۱)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

عن عطاء عن ابن عباس وابن عمر انهما کانا یکرهان الصلوٰة والکلام بعد خروج الامام. (۲)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ امام کے خطبہ کے لیے نکل آنے کے بعد نماز پڑھنے اور کلام کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

عن ابن عباس قال سالوه عن الرجل یصلی والامام یخطب؟ قال ارأیت لو فعل ذالک کلهم کان حسناً؟ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے سوال کیا کہ خطبہ کے دوران آدمی نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر سب ہی پڑھنے لگیں تو کیا یہ ٹھیک ہوگا؟

---

(۱) (المدونة الکبریٰ ج ۱ ص ۱۴۸)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج ۲ ص ۱۱۱)

(۳) (مصنف عبد الرزاق ج ۳ ص ۲۴۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن نافع قال كان ابن عمر يصلي يوم الجمعة فاذا تَحَيَّنَ خروج الامام قعد قبل خروجه. (۱)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن نماز پڑھتے رہتے اور جب امام کے آنے کا وقت ہو جاتا تو اس کے آنے سے پہلے ہی نماز بس کر کے بیٹھ جاتے۔

عن عقبة بن عامر قال الصلوٰة والامام على المنبر معصية. (۲)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے (خطبہ کے وقت) منبر پر ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا گناہ ہے۔

عن هشام بن عروة قال رايت عبدالله بن صفوان دخل المسجد يوم الجمعة و عبدالله بن الزبير يخطب على المنبر وعليه إزار ورداء و نعلان وهو متعمم بعمامةٍ فاستلم الركن ثم قال السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاتهٗ ثم جلس ولم يركع. (۳)

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن مسجدِ حرام میں اس وقت تشریف لائے جب کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما منبر پر خطبہ دے رہے تھے..........اور ان کے جسم پر اس وقت تہہ بند تھا اور چادر اور نعلین پہنے ہوئے تھے اور عمامہ باندھے ہوئے تھے، انہوں نے آکر حجرِ اسود کو

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص ۲۱۰)

(۲) (طحاوی ج۱ ص ۲۵۴)

(۳) (طحاوی ج۲ ص ۳۵۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بوسہ دیا پھر کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پھر بیٹھ گئے اور سنتیں نہیں پڑھیں۔

عن الشعبی قال کان شریح إذا أتی الجمعة فان لم یکن خرج الإمام صلی رکعتین وان کان خرج جلس احتبی واستقبل الامام فلم یلتفت یمینا ولا شمالاً. (۱)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ جب جمعہ کے لیے تشریف لاتے اور امام ابھی خطبہ کے لیے نہ نکلا ہوتا تو آپ دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھ لیتے تھے اور اگر امام خطبہ کے لیے آ چکا ہوتا تو گوٹھ مار کر بیٹھ جاتے اور امام کی طرف توجہ فرماتے دائیں بائیں التفات نہ فرماتے۔

عن خالد الحذاء ان ابا قلابة جاء یوم الجمعة والامام یخطب فجلس ولم یصل. (۲)

حضرت خالد حذاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے تو امام خطبہ دے رہا تھا آپ بیٹھ گئے اور آپ نے نماز نہیں پڑھی۔

عن معمر قال سألت قتادة عن الرجل یاتی والامام یخطب یوم الجمعة ولم یکن صلی یصلی؟ فقال اما انا فکنت جالسا. (۳)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص ۱۱۱، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص ۲۴۵)

(۲) (طحاوی ج ۱ ص ۲۵۴)

(۳) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص ۲۴۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں اس وقت آتا ہے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہوتا ہے اور اس شخص نے نماز (تحیۃ المسجد یا سنت) نہیں پڑھی تو کیا وہ اس حالت میں پڑھ لے؟ آپ نے فرمایا کہ بھئی میں تو ایسے صورت میں بیٹھ جاتا ہوں (نماز نہیں پڑھتا)

عن ابن جريج عن عطاء قال قلت لهٔ جئتَ والإمام يخطب يوم الجمعة اتركع؟ قال اما والامام يخطب فلم اكن اركع. (١)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا کہ اگر آپ جمعہ کے دن اس وقت تشریف لائیں جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا آپ نماز (تحیۃ المسجد یا سنت) پڑھیں گے، آپ نے فرمایا اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو پھر نہیں پڑھوں گا۔

عن ابن سيرين انه كان يقول اذا خرج الامام فلا يصل احد حتى يفرغ الامام. (٢)

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب امام خطبہ کے لیے نکل کر آ چکا ہو تو پھر اس کے خطبہ سے فارغ ہونے تک کوئی شخص نماز نہ پڑھے۔

عن هشام بن عروة عن ابيه قال اذا قعد الامام على المنبر فلا صلوٰة. (٣)

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے

---

(١) (مصنف عبدالرزاق ج٣ ص ٢٤٥)

(٢) (مصنف ابن ابی شیبة ج٢ ص ١١١)

(٣) (مصنف ابن ابی شیبة ج٢ ص ١١١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھ جائے تو پھر کوئی نماز نہیں۔

عن معمر عن الزهری فی الرجل یجئ یوم الجمعة والامام یخطب یجلس ولا یصلی. (۱)

حضرت معمر حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے فرمایا) جو شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھ جائے نماز نہ پڑھے۔

عن الزهری عن ابن المسیب قال خروج الامام یقطع الصلٰوة کلامه یقطع الکلام. (۲)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن میسّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام کا خطبہ کے لیے نکلنا نماز کو اس کا کلام کرنا گفتگو کو بند کر دیتا ہے۔

عن لیث عن مجاهد انه کره ان یصلی والامام یخطب. (۳)

حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شبیة ج۲ ص ۱۱۱، طحاوی ج ۱ ص ۲۵۴)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص ۲۰۸، مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص ۱۱۱)

(۳) (طحاوی ج ۱ ص ۲۵۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ جمعہ میں قرأت

عن ابی رافع قال استخلف مروان ابا هريرةؓ على المدينة وخرج إلى مكة.فصلى لنا ابو هريرة الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة فى الركعة الاخرة اذا جاءك المنافقون قال ادركت ابا هريرة حين انصرف فقلت له انك قرأت بسورتين كان على بن ابى طالب يقرأ بهما الكوفة فقال ابو هريرة انى سمعت رسول اللهﷺ يقرأ بهما يوم الجمعة. (۱)

ابورافع کہتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہؓ کو مدینہ منورہ میں نائب بنایا اور خود مکہ مکرمہ چلا گیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے جمعہ پڑھایا آپ نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی۔ نماز سے فراغت کے بعد میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت علیؓ بھی کوفہ میں یہی دوسورتیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہﷺ کو سنا ہے کہ آپ جمعہ میں یہ دوسورتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن عبيد الله بن عبدالله قال كتب الضحاك بن قيس الى النعمان بن بشير ليسا له اى شئ قرأ رسول اللهﷺ يوم الجمعة فقال كان يقرأ هل اتاك. (۲)

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ضحاک نے نعمان بن بشیرؓ سے تحریری طور

---

(۱) (مسلم، ما يقرأ فى صلوٰة الجمعة)

(۲) (مسلم، ما يقرأ فى يوم الجمعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پر پوچھا کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ (سورہ جمعہ کے علاوہ اور) کون سی سورہ پڑھا کرتے تھے؟ تو آپ نے بتایا کہ پھر وہ سورۃ ھل اتاک پڑھا کرتے تھے۔

رکعاتِ جمعہ

جو شخص جمعہ کے لیے آئے یا گھر سے چار سنتیں پڑھ کر آئے یا خطبہ شروع ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لے، دورانِ خطبہ سنتیں نہ پڑھے بلکہ باادب ہو کر خطبہ کی طرف متوجہ رہے، پھر دو رکعت فرض نماز پڑھے جس میں امام بلند آواز سے قرأت کرے نمازِ جمعہ کے بعد ۲ رکعتیں یا ۴ رکعتیں یا چھ رکعتیں پڑھے چونکہ یہ تینوں عمل آنحضرت ﷺ کی سنت ہے اور مختلف اوقات میں حالات کے مطابق آپ نے یہ رکعات ادا فرمائیں بہتر یہ ہے کہ چھ رکعتیں پڑھ لے تاکہ تمام احادیث پر عمل ہو جائے اور چھ رکعتوں کا ثواب بھی مل جائے۔

عن ابی هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلى معه غفر لهٗ ما بينهٗ و بين الجمعة الاخرىٰ وفضل ثلاثة ايام. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غسل کیا پھر جمعہ کے لیے آیا، پھر جتنی نفل نماز اس کے مقدر میں تھی اس نے پڑھی پھر امام کے خطبے سے فارغ ہونے تک خاموش رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے دس دنوں کے گناہ صغیرہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

---

(۱) (مسلم، فضل من استمع وأنصت للخطبة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علی قال کان رسول اللہ ﷺ یصلی قبل الجمعة اربعا وبعدھا اربعا یجعل التسلیم فی آخرھن رکعة. (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار رکعات جمعہ سے پہلے پڑھتے تھے اور چار جمعہ کے بعد اور سلام آخری (چوتھی) رکعت میں پھیرتے تھے۔

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ ﷺ یرکع قبل الجمعة اربعا وبعدھا اربعا لایفصل بینھن. (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار رکعات جمعہ سے پہلے پڑھتے تھے اور چار رکعات جمعہ کے بعد اور ان رکعتوں میں (درمیان میں دو رکعتوں پر سلام پھیر کر) فصل نہیں کرتے تھے۔

عن ابی ھریرة (مرفوعًا) من کان مصلیا (یوم الجمعة) فلیصل قبلھا اربعا وبعدھا اربعا. (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن جو نماز پڑھے وہ چار رکعات جمعہ سے پہلے پڑھے اور چار رکعات جمعہ کے بعد۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا صلی احدکم الجمعة فلیصل بعدھا اربعا. (۴)

---

(۱) (معجم طبرانی اوسط بحوالہ نصب الرایة ج ۲ ص ۲۰۶)

(۲) (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۹۵)

(۳) (رواة النجار بحوالہ کنز العمال ج ۷ ص ۷۴۹)

(۴) (مسلم ج ۱ ص ۲۸۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص تم میں سے جمعہ پڑھے تو اسے چاہیے کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

عن سالم عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الجمعة رکعتین. (۱)

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بعد الجمعة رکعتین فی بیته. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں۔

عن قتادة ان ابن مسعود کان یصلی قبل الجمعة اربع رکعات وبعدها اربع رکعات. (۳)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

عن ابی عبدالرحمن السلمی قال کان عبداللہ یامرنا ان نصلی قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا حتی جاء نا علی فامرنا ان نصلی بعدہ رکعتین ثم اربعا. (۴)

---

(۱) (بخاری ج ۱ ص ۱۲۸، مسلم ج ۱ ص ۲۸۸، واللفظ لمسلم)

(۲) (ابو داؤد ج ۱ ص ۱۶۱)

(۳) (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۴۷)

(۴) (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۴۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ سے پہلے بھی چار رکعتیں پڑھیں اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھیں حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر چار رکعتیں پڑھیں۔

عن ابی عبدالرحمٰن قال کان عبداللہ بن مسعود یعلمنا ان نصلی اربع رکعات بعد الجمعة حتی سمعنا قول علی صلوا ستًا قال ابو عبدالرحمٰن فنحن نصلی ستًا قال عطاء ابو عبدالرحمٰن یصلی رکعتین ثم اربعًا. (۱)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ ہم جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کریں حتی کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول سنا کہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھو حضرت ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ پھر ہم چھ رکعتیں ہی پڑھنے لگے۔ حضرت عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر چار رکعتیں۔

عن ابی عبدالرحمٰن عن علی رضی اللہ عنہ انه قال من کان مصلیا بعد الجمعة فلیصل ستا. (۲)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

---

(۱) (معجم طبرانی کبیر ج۹ ص ۳۱۰، مصنف ابی ابی شیبة ج ۲ ص ۱۳۲)

(۲) (طحاوی ج ا ص ۲۳۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا: جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ وہ چھ رکعتیں پڑھے۔

قال الامام الترمذی رحمہ اللہ وروی عن عبداللہ بن مسعود انه کان یصلی قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا وروی عن ابی طالب أنه امران یصلی بعد الجمعة رکعتین ثم اربعا الخ (۱)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چار رکعتیں جمعہ سے پہلے پڑھتے تھے اور چار جمعہ کے بعد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

عن جبلة بن سحیم عن عبداللہ بن عمر انه کان یصلی قبل الجمعة اربعا لا یفصل بینهن بسلام ثم بعد الجمعة رکعتین ثم اربعا. (۲)

حضرت جبلہ بن سحیم رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے اور ان کے درمیان (دو رکعت پر) سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے پھر جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر چار رکعتیں۔

عن عطاء قال کان ابن عمر اذا صلی الجمعة صلی بعدها ست رکعات رکعتین ثم اربعا. (۳)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ پڑھتے تو جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے، پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔

---

(۱) (ترمذی، باب فی الصلوٰۃ قبل الجمعة وبعدها)

(۲) (طحاوی ج ۱ ص ۲۳۱)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج ۲ ص ۱۳۲، ترمذی ج ۱ ص ۱۱۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی بکر بن ابی موسیٰ عن ابیه انه کان یصلی بعد الجمعة ست رکعات. (۱)

حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔

عن محمد بن المنتشر عن مسروق قال کان یصلی بعد الجمعة ستا رکعتین و اربعا. (۲)

حضرت محمد بن منتشر حضرت مسروق سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پہلے دو رکعتیں پھر چار۔

ادراک جمعہ

اگر جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پالے تو دوسری رکعت ساتھ ملا کر پڑھ لے تو جمعہ ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر تشہد پالے تو پھر بھی جمعہ کا ثواب مل جائے گا۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نمازِ جمعہ میں داخل ہو گیا سلام سے پہلے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہوا ہو (تشہد میں) تو اس نے جمعہ پالیا۔ (۳)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے تشہد پالیا اس نے نماز پالی۔ (۱)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص ۱۳۲)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص ۱۳۲)

(۳) (احکام القرآن جصاص ج۳ ص ۴۴۶)

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص ۱۳۱، احکام القرآن ج۳ ص ۴۴۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عیدین کی ابتداء

عیدین کی نماز

عیدالفطر کی نماز مدینہ میں ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی۔ رمضان کے بعد عید الفطر اور ۱۰ ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ مسلمانوں کی دو عیدیں ہیں، یہ دونوں عیدیں مسلمانوں کے لیے مسرت و شادمانی کا پیغام لاتی ہیں۔ جنہیں مسلمان بڑے جوش و خروش عقیدت واحترام سے مناتے ہیں۔ عید کی اصل روح دو رکعت نماز ہے جس میں بندہ اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کے احسانات وانعامات کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس عہد کو تازہ کرتا ہے کہ زندگی بھر شادی وغمی کے لمحات میں یادِ خدا اور خوفِ خدا سے غافل نہ ہوگا اور اپنے مبدا مرکز اور مرجع یعنی اسلام کی تعلیمات سے ایک قدم اِدھر اُدھر نہ ہٹے گا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال قدم رسول الله ﷺ المدينة ولهم يومان يلعبون، فقال ما هٰذان اليومان؟ قالوا كنا نلعب فيها في الجاهلية، فقال رسول الله ﷺ إن الله قد ابدلكم بهما خيرًا منهما يوم الاضحى و يوم الفطر. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور اہلِ مدینہ نے دو دن کھیل تماشا کے لیے خاص کر رکھے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ دونوں کی حقیقت کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ زمانہ جاہلیت سے ہم نے ان دنوں کو کھیل

(۱) (أبو داؤد، صلاة العيدين، ج۱ ص۱۶۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تماشے کے لیے مختص کیا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دنوں کی بجائے دو بہتر دن عطا فرمائے ہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔

عید کا معنی:

عید کا معنی ہے لوٹ کر آنے والی چیز امام راغب اصفہانی فرماتے لکھتے ہیں: عید وہ ہے جو بار بار عود کرے یعنی لوٹ لوٹ کر بار بار آئے۔

نیز لکھتے ہیں:

عید کا استعمال ہر اس دن کے لیے ہوتا ہے جو خوشی اور مسرت کا دن ہو۔ عید اصل میں عود تھا عین کے کسرہ کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل لیا گیا ہے۔ عید کی جمع اعیاد آتی ہے، امام ابوبکر عزیزی فرماتے ہیں: یہ ہر اجتماع کا دن عید کا دن ہوتا ہے۔ (۱)

نمازِ عیدین کا حکم

نماز عید واجب ہے اور ہر اس شخص پر واجب ہوتی ہے جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" (۲)

آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔

اس آیت کی تفسیر امام قرطبی مالکی سے

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قتادہ، عطاء اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم سے نقل کیا ہے کہ "فَصَلِّ

---

(۱) (لغات القرآن ج ٤ ص ٢٧٦)

(۲) (الکوثر: ۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لِرَبِّکَ" سے مراد قربانی کے دن نمازِ عید ہے۔(۱)

اس آیت کی تفسیر علامہ ابن جوزی سے

امام ابن جوزی لکھتے ہیں کہ اس نماز کے بارے میں تین اقوال ہیں اوران میں سے پہلا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نماز عید ہے۔(۲)

مذکورہ بالا حضرات ائمہ کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کسی بات کا حکم دینا اس بات کی فرضیت اور وجوب پر دلالت کرتا ہے۔(۳)

ابو عمیر بن انس نے اپنے چچاؤں سے سنا وہ اصحاب تھے نبی کریم ﷺ کے۔ وہ کہتے ہیں کہ سواروں کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس بات کی شہادت دی کہ انہوں نے کل شام (شوال کا) چاند دیکھا تھا۔ آپ نے حکم دے دیا کہ روزہ افطار کرو اور کل صبح (نماز عید کے لیے) عید گاہ آ جاؤ۔(٤)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازِ عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور کسی کام کے کرنے کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم دینا اس عمل کے وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

---

(۱) (تفسیر القرطبی ج۲۰ ص۲۱۸)

(۲) (زاد المسیر فی علم التفسیر ج۹ ص۲٤۹)

(۳) (بدائع الصنائع ج۱ ص۲۷۵)

(٤) (سنن ابی داؤد باب إذا لم یخرج الإمام للعید من یومه یخرج من الغد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ حنبلی کا حوالہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین شروع کرنے سے لے کر آخر زندگی تک ادا فرمائی اور کبھی بھی اس کو ترک نہ کیا۔

امام ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نمازِ عیدین کے وجوب کے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَمُدَاوَمَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى فِعْلِهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو ہمیشہ ادا کرنا۔(۱)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حنبلی کا حوالہ:

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہم نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ یہ سب پر واجب ہے۔(۲)

آداب عید الفطر

عید کے دن غسل کرنا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔(۳)

---

(۱) (المغنی ج۳ ص۲۵٤)

(۲) (مجموعه الفتاویٰ ج۲۳ ص۱٦۱)

(۳) (ابن ماجة، باب: ماجاء فی الاغتسال فی العیدین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیا یا اچھا دھلا ہوا صاف ستھرا لباس پہن کر عید کے لیے جانا

حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاری دار چادر زیب تن فرماتے تھے۔(۱)

حدیث:

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدین کے موقع پر اپنا سب سے عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے۔(۲)

عیدین میں کھانا کھانے کا حکم

عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کھانا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے نماز کے لیے نہیں جاتے تھے۔(۳)

عیدالاضحیٰ میں نماز عید کے بعد کھانا:

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کی

---

(۱) (المعجم الاوسط طبرانی ج۸ ص۲۹۵ حدیث: ۷۶۰۵)

(۲) (السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ العیدین، باب الزینۃ للعید)

(۳) (بخاری، کتاب العیدین، باب: الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز کے لیے نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھا پی نہ لیں۔ اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے جب تک کہ نماز عید ادا نہ فرمائیں۔ (۱)

عیدین کے دن روزہ رکھنا حرام ہے، بعض جاہل بقرہ عید کے دن عید پڑھنے تک جو کھاتے پیتے نہیں وہ کہتے ہیں کہ عید کی نماز پڑھنے تک روزہ ہوتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔

صدقۂ فطر نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے ادا کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا صدقۂ فطر کے ادا کرنے کا عید کی نماز پڑھنے کے لیے نکلنے سے پہلے۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض کیا یا فرمایا صدقہ رمضان کو فرض کیا۔ مرد اور عورت پر، آزاد اور غلام پر، ایک صاع کھجوروں سے ایک صاع جو سے پس لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے نصف صاع گندم کو ان کے برابر ٹھہرایا۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھجوریں دیتے تھے۔ پس جب اہلِ مدینہ کھجوروں کے محتاج ہو گئے تو وہ جو دینے لگے سو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے صدقہ دیتے تھے حتیٰ کہ وہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو صدقہ دیتے تھے جو اس کو قبول کرتے تھے اور لوگ عید کی نماز سے ایک دن پہلے یا دو دن پہلے صدقہ فطر دیتے تھے۔ (۳)

---

(۱) (ترمذی، أبواب العیدین، باب: فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

(۲) (بخاری، کتاب الزکوة، باب: الصدقة قبل العید)

(۳) (بخاری، کتاب الزکوة، باب: صدقة الفطر علی الحر والمملوك)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عیدگاہ میں نمازِ عید ادا کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکل جاتے تھے۔(۱)

اگر کوئی مجبوری ہو تو عید کی نماز مسجد میں بھی ہو سکتی ہے

امام ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عید کے دن بارش ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مسجد میں نمازِ عید پڑھائی۔(۲)

عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل پڑھنے منع ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نمازِ عید سے پہلے (کوئی نفل وغیرہ) نماز پڑھنا مکروہ خیال کرتے تھے۔(۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد نماز پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔(۴)

---

(۱) (بخاری، باب: الخروج الی المصلی بغیر منبر)

(۲) (المحلی ج۵ ص۱۲۸، ۱۲۹)

(۳) (بخاری، کتاب العیدین باب الصلوٰۃ قبل العید وبعدھا)

(۴) (بخاری باب الصلوٰۃ قبل العید وبعدھا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عیدگاہ جاتے ہوئے آہستہ آواز سے تکبیرات کہنا

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تکبیریں کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتے نماز ادا کرنے تک تکبیروں کا سلسلہ جاری رکھتے جب نماز ادا کر لیتے تو تکبیر کہنا ترک کر دیتے۔(۱)

تکبیرات تشریق کہنے کا وقت

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) عرفہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجہ) فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (یعنی ۱۳ ذوالحجہ) عصر کی نماز تک اور عصر کی نماز پڑھ کر بھی تکبیر تشریق پڑھتے تھے۔(۲)

تکبیراتِ تشریق کے الفاظ

حضرت ابو الاحوص کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے تکبیر تشریق کہتے تھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد (۳)

تکبیراتِ تشریق عرفہ کی فجر (نویں ذوالحجہ) سے لے کر تیرہویں تاریخ کی عصر تک

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۱٦٤)

(۲) (کتاب الآثار امام محمد باب التکبیر فی ایام التشریق)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ۲. ۱٦۷ کتاب الصلوات کیف یکبر یوم عرفة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق جہراً کہنی واجب ہے۔

نماز عیدین کا وقت

یزید بن خمیرؒ رحبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن بسرؓ (صحابی رسول اللہ ﷺ) کے تھے لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں نکلے، انہوں نے امام کے دیر کرنے کو ناپسند کیا اور فرمایا ہم تو اس وقت فارغ ہو جاتے تھے۔ یعنی چاشت کے وقت عید کی نماز سے۔

جب سورج اتنا بلند ہو جائے جس طرح اشراق کے وقت ایک نیزہ یا سوا نیزہ بلند ہو جاتا ہے تو اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے پہلے نماز عید ادا کر سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نماز عید الفطر قدرے تاخیر سے ادا کرتے تھے اور عید الاضحیٰ جلدی ادا کرتے تھے۔

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں: وَ کَانَ یُؤَخِّر صلاۃ عید الفطر و یعجل الاضحیٰ۔

آنحضرت ﷺ نماز عید الفطر قدرے تاخیر سے ادا فرماتے اور نماز عید الاضحیٰ جلدی ادا فرماتے۔ (۱)

عید الفطر کی نماز دیر سے اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا چاہیے

حضرت ابو الحویرث اللیثی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزمؓ کو جو نجران میں تھے یہ حکم لکھ کر بھیجا کہ بقر عید کی نماز جلدی اور عید فطر کی نماز دیر سے ادا کرو۔ نیز (خطبہ میں) لوگوں کو پند و نصیحت کرو۔ (۲)

---

(۱) (زاد المعاد ج۱ ص۱۲۱)

(۲) (مسند امام شافعی کتاب العیدین باب وقت الصلوٰۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عیدگاہ جاتے وقت اور واپس آتے وقت راستے تبدیل کرنا

سنت یہ ہے کہ عیدگاہ ایک راستے سے جائے اور دوسرے راستے سے واپس آئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل دیتے تھے۔(۱)

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن بڑے راستے کی طرف سے عیدگاہ جایا کرتے تھے جب واپس تشریف لاتے تو دوسرے راستے سے ہوکر آتے تھے۔ جو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے گھر سے ہوکر آتا تھا۔(۲)

جمعہ کے دن عید

اگر جمعہ کے دن کوئی عید آجائے تو دونوں کو ادا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص گاؤں سے عید کے لیے آیا ہو تو وہ بغیر جمعہ پڑھے واپس جا سکتا ہے کیوں کہ گاؤں والوں پر جمعہ نہیں ہے۔

ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ آپ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہوکر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یقیناً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے تمہارے روزوں کے بعد افطار کے دن (عید الفطر کے دن) اور اس دن جس دن تم قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (بقرہ عید کے تین دن) ابوعبید کہتے ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پھر لوگوں

---

(۱) (بخاری کتاب العیدین باب من خالف الطریق)

(۲) (مسند امام شافعی کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آج دو عیدیں جمعہ اور عید جمع ہوگئی ہیں لہٰذا عوالی (مدینہ کا گاؤں ہے) والوں میں سے جو پسند کرتا ہو کہ وہ جمعہ کے انتظار کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ جمعہ کا انتظار میں بیٹھا رہے اور جو واپس جانا چاہتا ہو میں نے اسے اجازت دے دی ہے وہ واپس چلا جائے۔(۱)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کی نماز میں سورہ سبح اسم ربك الاعلٰی اور سورۃ هل اتٰك حديث الغاشية پڑھتے تھے اور اگر جمعہ اور عید ایک دن میں ہو جاتے تب بھی دونوں نمازوں میں ان ہی سورتوں کو پڑھتے تھے۔(۲)

نماز عید خطبہ سے پہلے ادا کرنا سنت ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔(۳)

طریقہ نماز عیدین

طلوع آفتاب سے کچھ بعد اور زوال سے پہلے بغیر اذان و اقامت کے چھ زائد تکبیروں کے ساتھ دو رکعات نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت میں ثناء کے

---

(۱) (کنز العمال اردو ج۸ ص۵٦٤ حدیث نمبر ۲۲۳۰۷ فصل احکام الحج)

(۲) (مسلم کتاب الجمعة باب ما يقرأ في صلاة الجمعة)

(۳) (بخاری، کتاب العیدین باب الخطبة بعد العید)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بعد تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں اور ہر تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیے جاتے ہیں اور امام جہراً قرأت کرتا ہے۔ پھر رکوع وسجدہ کے بعد دوسری رکعت کا آغاز قرأت سے ہوگا۔ قرأت کے بعد رکوع سے پہلے تین زائد تکبیروں میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیتے جاتے ہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد رکوع اور باقی نماز مکمل کی جاتی ہے۔

گویا پہلی رکعت میں تکبیر افتتاح اور تکبیرات زائدہ کل چار تکبیریں ہوئیں۔ اس طرح دوسری رکعت میں تین تکبیرات زائدہ اور تکبیر رکوع، کل چار تکبیریں ہوئیں۔

چار تکبیریں

سعيد بن العاص سأل ابا موسى الاشعرى وحذيفة بن اليمان، كيف كان رسول الله ﷺ يكبر فى الاضحى والفطر فقال ابو موسىٰ كان يكبر اربعًا تكبيرة على الجنائز فقال حذيفة صدق فقال ابو موسىٰ كذٰلك كنت اكبر فى البصرة حيث كنت عليهم. (۱)

حضرت سعید بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی کتنی تکبیریں کہتے تھے حضرت ابوموسیٰؓ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہتے تھے جنازہ کی چار تکبیروں کی طرح، حضرت حذیفہؓ نے بھی اس بات کی تصدیق کی۔ ابوموسیٰؓ نے بتایا کہ میں خود بھی جب بصرہ کا گورنر تھا تو ایسے ہی کرتا تھا۔

---

(۱) (سنن ابی داؤد، التکبیر فی العیدین)

عن عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ یقول التکبیر فی العیدین اربع کالصلاۃ علی المیت وفی روایۃ التکبیر علی الجنائز اربع کالتکبیر فی العیدین (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی چار تکبیریں ہیں نمازِ جنازہ کی طرح اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ نماز عیدین کی طرح۔

چار تکبیرات پر اجماعِ امت

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تکبیراتِ جنازہ کی تعداد میں اختلاف ہوا کہ چار، پانچ ہیں یا سات؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں حضراتِ صحابہ کو جمع کر کے فرمایا کہ

"انکم معاشر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی تختلفون علی الناس یختلفون من بعدکم ومتی تجتمعون علی امر تجتمع الناس علیہ فکانما ایقظھم فقالوا نعم ما رأیت یا امیر المؤمنین فأشر علینا فقال عمر رضی اللہ عنہ بل اشیروا انتم علی فإنما انا بشر مثلکم فتراجعوا الامر بینھم فاجمعوا امرھم علی ان یجعلوا التکبیر علی الجنائز مثل التکبیر فی الاضحی والفطر اربع تکبیرات فاجمع امرھم علی ذالک. (۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تمہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور کسی مسئلہ میں تمہارے اختلاف یا اتفاق پر بعد میں آنے

---

(۱) (طحاوی، التکبیر علی الجنائز کم ھو)

(۲) (طحاوی، التکبیر علی الجنائز کم ھو)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والوں کا اتفاق یا اختلاف مرتب ہوگا۔ اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس طرف متوجہ کیا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ امیر المؤمنین آپ کی یہ رائے بڑی اچھی ہے۔ اس مسئلہ پر آپ اپنی رائے دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بلکہ تم اپنی رائے بتلاؤ یقیناً میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں، تو حضرات صحابہؓ نے باہمی غور وخوض کے بعد اس امر پر اتفاق کیا کہ جنازہ کی بھی چار تکبیریں ہیں نماز عید الاضحیٰ وعید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح اور اس پر سب کا اتفاق ہوا۔

گذشتہ سطور سے معلوم ہوا کہ ایک اختلافی چیز تکبیرات جنازہ کو ایک طے شدہ چیز تکبیرات عیدین کے مشابہ قرار دے کر تعیین کر دی گئی ہے۔

خطبہ عیدین

نماز کے بعد دو خطبہ پڑھنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خطبہ میں وعظ ونصیحت فرماتے اور دو خطبوں کے درمیان ذرا بیٹھ جاتے۔

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول بشیء یبدء به الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم و یوصیهم و یأمرهم فإن کان یرید أن یقطع بعثًا قطعه أو یأمر بشیء امر به ثم ینصرف. (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو مصلیٰ (عیدگاہ) کی طرف نکلتے سب سے پہلے نماز

---

(۱) (بخاری، الخروج إلی المصلیٰ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھاتے، پھر نماز سے فارغ ہوکر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کھڑے ہوجاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ ﷺ انہیں وعظ ونصیحت کرتے احکامات جاری کرتے اور اگر کسی لشکر کو روانہ کرنا ہوتا تو اسی وقت روانہ کرتے اور حکم صادر کرنا ہوتا تو حکم صادر کرتے اور پھر تشریف لے جاتے۔

عن عبد الله أن رسول الله ﷺ کان یخطب الخطبتین وھو قائم وکان یفصل بینھما بجلوس. (۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر دو خطبہ دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان فرق کے لیے ذرا بیٹھ جاتے۔

نمازِ عیدین سے پہلے اذان واقامت نہیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اذان واقامت کے نمازِ عید پڑھی ہے۔ (۲)

عید کی مبارک باد دینا

اس کے متعلق قرآن اور نبی کریم ﷺ سے کچھ ثابت نہیں ہوتا البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا ثابت ہے۔

امام ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

حضرت محمد بن زیادہؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے

(۱) (ابن خزیمة عدد الخطب في العیدین)

(۲) (مسلم کتاب صلوة العیدین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا وہ عید سے واپس آنے پر ایک دوسرے سے کہتے تھے

"تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنكَ" (اللہ تعالیٰ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے)۔

عیدین کے دونوں دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے

ابو عبید مولیٰ ابن زبیرؒ روایت کرتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، آپ رضی اللہ عنہ آئے نماز پڑھی پھر فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا ان دو دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا پہلے ایک وہ دن جس میں تم روزوں کے بعد افطار کرتے ہو ایک وہ دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔(۱)

---

(۱) (مسلم، کتاب الصیام، باب: تحریم الصیام یومی العیدین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت کی نماز

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس قبل بتایا تھا کہ نظامِ فلکیات اللہ تعالیٰ کے منظّم اصولوں کے تابع ہے اور سورج و چاند کا گرہن لگنا عجائبات قدرت اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے سورج یا چاند کو مکمل یا جزوی طور پر تھوڑے وقت کے لیے بے نور کیا ہے جب چاہے گا مکمل بے نور کر دے گا اور جس طرح یہ گرہن لگانے یا ہٹانے میں کسی کا دخل نہیں اس طرح باقی کائنات میں بھی کسی کا کچھ اختیار نہیں ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ ہی سے مانگو اسی کے سامنے جھکو اسی سے ڈرو۔ نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خصوصاً اور انسانیت کو عموماً توہم پرستی جاہلانہ افکار کی ظلمتوں سے نکال کر ایک کائناتی حقیقت سے روشناس کرایا کہ کسی کی موت وحیات کے افسوس یا خوشی میں یہ گرہن نہیں لگتا۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ہر ذرہ کو اپنی منظّم نظام سے منسلک کر رکھا ہے اور جب وہ خود اس نظام کے تسلسل میں ذرہ سا فرق بھی ڈالتے ہیں تو موجودات پر اس کا اثر ایک منطقی عمل ہے کہ کسی کی بینائی ضائع ہوگئی، کسی کا حمل ساقط ہوگیا، کسی پر عجیب وغریب مرض کا حملہ ہوا اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں محفوظ رکھیں جس کو چاہیں مبتلا کر دیں۔

اسی لیے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جونہی سورج و چاند گرہن لگے تو خالقِ کائنات کی طرف متوجہ ہو جاؤ، دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں امن وسلامتی کی دعا مانگو تا آنکہ سورج وچاند اپنی طبعی حالت پر آجائیں۔

عن أبی مسعود رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال: "إن الشمس والقمر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لاینکسفان لموت أحد من الناس ولکنهما آیتان من آیات الله تعالیٰ فإذا رأیتموه فقوموا فصلوا". (۱)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج و چاند کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، البتہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جب تم یہ کیفیت دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر نماز پڑھو۔

عن قبیصة رضی اللہ عنہ قال کسفت الشمس ونحن اذ ذلك مع رسول الله ﷺ بالمدینة فخرج فزعًا یجر ثوبهٗ فصلی رکعتین اطالهما. (۲)

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں تھے کہ سورج گرہن ہو گیا۔ آپ گھبرا کر جلدی سے باہر نکلے اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے اور دو رکعتیں خوب لمبی پڑھیں۔

عن النعمان بن بشیر أن النبی ﷺ قال إذا خسفت الشمس والقمر فصلوا کأحدث صلوٰة صلیتموها. (۳)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج و چاند گرہن ہو جائے تو اس کیفیت پر نماز پڑھو جس طرح تم نے یہ آخری نماز پڑھی ہو۔ (نمازِ فجر کی طرح)

---

(۱) (مسلم، النداء الصلوٰة الکسوف)

(۲) (نسائی، صلاة الکسوف)

(۳) (نسائی، صلوٰة الکسوف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ استسقاء

استسقاء کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنا۔

بارش اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، جب لوگ زیادہ گناہ کرنے لگتے ہیں تو کبھی کبھی تنبیہ کے لیے اللہ تعالیٰ بارش کو روک دیتا ہے، یا کم کر دیتا ہے، جس کا براہِ راست اثر اس علاقہ کی زراعت، معیشت، صحت وصفائی پر پڑتا ہے یہ صرف اسی لیے کہ معاشرہ اپنا احتساب کرے اور اپنے مولیٰ کے حضور پیش ہو کر اپنے قصور کی معافی مانگ لے اور آئندہ کے لیے ارتکابِ گناہ سے باز رہنے کا عہد کر کے بارش کی دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ ضرور بارانِ رحمت نازل فرمائیں گے۔ استسقاء کے مختلف طریقے منقول ہیں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ:

استسقاء کا پہلا طریقہ:

دو رکعت نمازِ استسقاء باجماعت پڑھے اور جماعت میں سب سے نیک وصالح شخص امامت کرے نماز کے بعد خوب عاجزی وزاری سے گڑگڑا کر دعا مانگے اور نیک فال کے طور پر اپنی اوڑھنے والی چادر کا رخ بدل لے دائیں جانب کو بائیں اور بائیں جانب کو دائیں جانب کرلیں کہ اے اللہ تعالیٰ! تو اپنے رحمت والے بادلوں کا رخ ہماری طرف کر دے۔

عن عباد بن تیم عن عمه قال خرج النبی ﷺ إلی المصلّٰی فاستسقٰی واستقبل القبلة وقلب رداءہٗ وصلّٰی رکعتین. (۱)

---

(۱) (مسلم، صلوٰۃ الاستسقاء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عباد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصلّی کی طرف تشریف لائے۔ (یہ مسجد سے ایک ہزار فٹ دور کھلی جگہ تھی، فتح الباری) اور بارش کی دعا مانگی، قبلہ رخ ہوئے اپنی چادر کا رخ بدلا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال خرج نبی الله ﷺ يومًا يستسقی وصلی بنا ركعتين بلا أذان ولا إقامة، ثم خطبنا ودعا الله وحول وجهه نحو القبلة رافعًا يديه ثم قلب ردائه، فجعل الايمن على الايسر والايسر على الايمن. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے اور اذان واقامت کے بغیر دو رکعت نماز باجماعت پڑھائی۔ پھر ہمیں نصیحت کی اور دعا کی، پھر قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، پھر اپنی چادر کا رخ بدلا، دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں جانب کو دائیں کندھے پر کیا۔

استسقاء کا دوسرا طریقہ:

خطبہ جمعہ کے دوران بارش کے لیے دعا کرنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ دورانِ خطبہ ایک دیہاتی شخص نے آ کر بارش نہ ہونے کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی۔ فوراً بارش شروع ہوگئی۔ دوسرے جمعہ پھر وہی دیہاتی دورانِ خطبہ آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بارش ہوگئی۔ اب رکنے کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! بارش کا رخ ٹیلوں، دیواروں اور درختوں کے جھنڈ کی طرف کر دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے بعد ہم دھوپ میں چل رہے تھے۔ (۲)

---

(۱) (ابن ماجة، ماجاء فی صلاة الاستسقاء)

(۲) (بخاری، الاستسقاء فی المسجد الجامع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلوٰۃ الخوف

خوف کے وقت کی نماز

صلوٰۃ خوف سفر و حضر دونوں حالتوں میں پڑھی جاتی ہے عام طور پر دشمن کے خطرہ کے وقت یہ صورت پیش آتی رہتی ہے۔

جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں متعدد بار دشمن سے مقابلہ کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صلوٰۃ خوف پڑھائی ہے۔

اور یہ نماز دشمن کے خوف کے علاوہ اگر کسی درندہ جانور یا اژدھا یا سیلاب وغیرہ کا خوف ہو تو ایسی صورت میں بھی صلوٰۃِ خوف ادا کی جا سکتی ہے۔

صلوٰۃِ خوف کا مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب تمام جماعت (فوج وغیرہ) ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں جو لوگ آپ کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے۔ ہر ایک مسلمان کی تمنا یہی ہوتی تھی کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہی نماز ادا کرے۔

بعد کے ادوار میں بھی اگر کوئی ایسا امام بزرگ یا نیک صالح ہو اور ساری فوج اس کے پیچھے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتی ہو۔ تو صلوٰۃِ خوف پڑھی جا سکتی ہے۔

اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو فوج کے الگ الگ سیکشن (گروہ) بنا کر ہر ایک گروہ کا امام الگ الگ نماز پڑھائے۔ تو صلاۃِ خوف کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ایک گروہ نماز ادا کرے، اور دوسرا گروہ دشمن کا سامنا کرتا رہے اسی طرح باری باری الگ الگ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلوٰۃ خوف کی متعدد صورتیں احادیث میں موجود ہیں۔

نمازِ خوف پڑھنے کا ایک طریقہ جس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار فرمایا

مسئلہ:

صلوٰۃِ خوف پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے تمام جماعت تو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ طائفہ اولیٰ ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر چلا جائے پھر طائفہ ثانیہ دوسری رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر چلا جائے پھر پہلا طائفہ آ کر اپنی نماز پوری کرے اس کے بعد دوسرا طائفہ آ کر اپنی نماز پوری کرے۔

(۱)...... حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ خوف کے بارے میں فرمایا:

امام لوگوں کے ساتھ جب جماعت کرے تو ان میں سے ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور ایک جماعت دشمن کے مدِ مقابل رہے اور امام اس جماعت کے ساتھ جو اس کے پیچھے ہے ایک رکعت پڑھے گا پھر وہ جماعت جس نے ایک رکعت پڑھ لی ہے وہ بغیر بات وغیرہ کیے (دشمن کے مدِ مقابل) اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑی ہو جائے گی اور دوسری جماعت آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے گی پھر یہ بات چیت کیے بغیر یہاں سے چلے جائیں گے اور ان کی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے اور پہلی جماعت آ کر دوسری رکعت تنہا پڑھے گی پھر وہاں سے جا کر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑی ہو جائے گی اور دوسری جماعت آ کر اپنی باقی ماندہ دوسری رکعت تنہا پڑھ لے گی۔(۱)

---

(۱) (کتاب الآثار باب صلوٰۃ الخوف حدیث نمبر: ۱۹۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

② ..... امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت حارث بن عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ پہلی جماعت دوسری رکعت بغیر قرأت کے پڑھے گی اس لیے کہ (یہ لاحق ہیں) انہیں اولِ صلاۃ امام کے ساتھ مل چکی تھی لہٰذا امام کی قرأت ان کے لیے قرأت ہے رہی دوسری جماعت تو وہ دوسری رکعت قرأت کے ساتھ پوری کریں گے اس لیے کہ یہ مسبوق ہیں ان سے یہ رکعت امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ گئی تھی یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔(۱)

③ ......امام ابوبکر جصاص رازی حنفی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی طریقہ روایت کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

اس باب کو خصیف کی روایت میں بیان کیا گیا ہے۔

جو انہوں نے ابوعبیدہ سے نقل کی ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلیم کی سیاہ پتھروں والی زمین میں صلوٰۃ الخوف ادا کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ کھڑے ہوگئے، دشمن کا رخ قبلے کی دوسری سمت تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صف کھڑی ہوگئی دوسری صف ہتھیار لے کر دشمن کے رخ کھڑی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود صف والوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان لوگوں نے بھی رکوع کیا پھر

(۱) (كتاب الآثار صلاة الخوف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہ لوگ واپس ہوئے اور ہتھیار ہاتھوں میں لے کر دشمن کا سامنے کھڑے ہو گئے دوسری صف والے اپنی جگہ سے چل کر حضور ﷺ کے ساتھ آ کر قیام میں شامل ہو گئے آپ ﷺ نے ان کے ساتھ رکوع وسجود کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا آپ ﷺ کے ساتھ دوسری رکعت پڑھنے والے چلے گئے اور پہلی صف والے واپس آ گئے انہوں نے ایک رکعت پڑھ کر ہتھیار اٹھا لیے پھر دوسرے گروہ کے لوگوں نے آ کر ایک رکعت پڑھ لی اس طرح حضور ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور دونوں گروہوں کی ایک ایک رکعت ہوئی۔ (۱)

(۴)...... امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تھوڑے سے تغیر کے ساتھ خصیف کی روایت نقل کی ہے۔ وہ اس طرح ہے:

خصیف ابو عبیدہ سے نقل کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی پہلے گروہ کے ساتھ پھر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پھیر کر چلے گئے دشمن کے سامنے۔ پھر پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا آیا اور انہوں نے ایک رکعت اکیلے پڑھ کر سلام پھیرا۔ (۲)

---

(۱) (احکام القرآن جصاص ج۲ ص۳۱۶، باب صلوٰۃ الخوف)

(۲) (ابو داؤد ج۱ ص۱۷۷، باب من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ثم یسلم، مسلم، باب: صلوٰۃ الخوف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ وحید الزماں حیدر آبادی اس حدیث کے ترجمہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔(۱)

مولانا اشرف سیفی صاحب لکھتے ہیں۔

یہ روایت بھی حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہے البتہ ایک جز میں حنفیہ کے مسلک سے ذرا مختلف ہے اس لیے کہ اس میں طائفہ ثانیہ کے بارے میں ذکر ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے کے بعد فوراً محاذ پر چلے جانے کے بجائے اپنی دوسری رکعت اسی مقام پر پوری کی لیکن خصیف کی اس دوسری روایت کے مقابلہ میں پہلی روایت (جو احکام القرآن کے حوالہ سے گذری) راجح ہے۔

⑤......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے غزوہ میں گیا پس ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا پھر ہم نے ان کے لیے صفیں بنائیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھائی پس ایک جماعت نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے رہی جو جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ لوگ اس جماعت کی جگہ چلے گئے جو دشمن کے سامنے تھی اور اس نے نماز نہیں پڑھی تھی پھر وہ لوگ آ گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر (تشہد وغیرہ کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

پس ان میں سے ہر ایک جماعت نے رکوع اور دو سجدے کر کے اپنی اپنی (ایک

---

(۱) (سنن أبی داؤد مترجم ج۱ ص۴۶۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایک) رکعت پوری کی۔(۱)

نمازِ خوف کا وہ طریقہ جس کو امام ابوحنیفہ ؒ نے اختیار فرمایا ہے وہ اوفق بالقرآن ہے

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ط

اور جب آپ (ﷺ) ان میں موجود ہوں، پس ان کے لیے نماز قائم کریں تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت آپ کے ساتھ رہے اور اپنے ہتھیار ساتھ لیے رہے پس جب یہ سجدہ کرلیں تو آپ کے پاس سے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت آئے جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے ساتھ اپنے بچاؤ کا سامان اور ہتھیار لیے رہے۔ کافر چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور سامانوں سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی حملہ کردیں۔(۲)

اس آیت میں طائفہ اولیٰ کے بارے میں فرمایا گیا ہے فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ اس میں پہلے طائفہ کو سجدہ کے بعد پیچھے جانے کا حکم دیا جارہا ہے۔ جو حدیث

---

(۱) (بخاری کتاب الخوف، باب: صلوٰۃ الخوف. مسلم، باب: صلوٰۃ الخوف)

(۲) (النساء: ۱۰۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق ہے۔

مسئلہ:

یہ جو روایات میں ایک ایک رکعت پڑھانے کا تذکرہ آیا ہے یہ اس صورت میں ہے جب امام اور مقتدی سب کے سب مسافر ہوں اور چار رکعات یا دو رکعات والی نماز ہو اور اگر امام مقیم ہو تو ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے۔

خوف کی حالت میں نمازِ مغرب

مغرب کی نماز پہلی جماعت کو دو رکعات اور دوسری جماعت کو ایک رکعت پڑھائے۔

مسئلہ:

اگر اس طرح بھی نماز پڑھنے کا موقع نہ ہو اور گھمسان کی جنگ جاری ہو تو بلا جماعت تنہا تنہا نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ:

اگر خوف کی حالت شدید ہو تو پھر سوار سواری پر پیدل پاؤں پر کھڑے کھڑے ہی پڑھ لیں اگر رکوع و سجود نہ ہو سکتا ہو تو اشارے سے ہی پڑھ لیں اور قبلہ کی طرف رخ کا ہونا بھی ضروری نہیں ہے جدھر رخ ہو ادھر ہی پڑھ لیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا (۱)

پس اگر تم ڈرو تو پیادہ پڑھ لو یا سوار ہو کر

---

(۱) (البقرۃ: ۲۳۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں اگر خوف اس سے زیادہ بڑھ جائے تو سواری پر یا کھڑے ہوکر اشارے سے نماز پڑھیں۔(۱)

(۱) (مسلم ج۱ ص۲۷۸، باب: صلوٰۃ الخوف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجود القرآن

سجدہ تلاوت:

قرآن کریم میں کئی مقامات میں ایسی آیات مبارکہ ہیں جن میں سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہ نماز کے سجدہ کے علاوہ ہیں کسی جگہ سجدہ کرنے کا حکم اور امر ہے، کسی جگہ سجدہ کرنے کا اجر وثواب بیان کیا گیا ہے اور کسی جگہ سجدہ سے اعراض کرنے والوں پر عتاب وعقاب اور سزا کا بیان ہے، اس لیے شارع علیہ السلام نے ان مقامات پر قرآن حکیم کی آیات تلاوت کرنے پر سجدہ تلاوت ضروری قرار دیا ہے، تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعظیم کرتے ہوئے نیکی وخیر کی طرف مبادرت کرنے والا ہو۔

مسئلہ:

سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے یعنی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ (۱)

تو ان منکروں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے۔

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ابن آدم

---

(۱) (انشقاق: ۲۰۔۲۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کر لیتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور کہتا ہے، ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں انکار کر کے جہنم کا مستحق ہو گیا۔(۱)

مسئلہ:

ایسے مقامات قرآن پاک میں چودہ (۱۴) ہیں جن کی تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور وہ مقامات ان سورتوں میں ہیں۔

(۱) سورۃ اعراف، آیت نمبر:۲۰۶، پارہ نمبر:۹، مقام: یسجدون

(۲) سورۃ الرعد، آیت نمبر:۱۵، پارہ نمبر:۱۳، مقام: وللّٰہ یسجد

(۳) سورۃ النحل، آیت نمبر:۵۰، پارہ نمبر:۱۴، مقام: وللّٰہ یسجد

(۴) سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۱۰۹، پارہ نمبر:۱۵، مقام: یخرون للاذقان

(۵) سورۃ مریم، آیت نمبر:۵۸، پارہ نمبر:۱۶، مقام: خروا سجدا

(۶) سورۃ حج، آیت نمبر:۱۸، پارہ نمبر:۱۷، مقام: یسجد لہ

(۷) سورۃ فرقان، آیت نمبر:۶۰، پارہ نمبر:۱۹، مقام: اسجدوا

(۸) سورۃ نمل، آیت نمبر:۲۶، پارہ نمبر:۱۹، مقام: الا یسجد اللّٰہ

(۹) سورۃ السجدہ، آیت نمبر:۱۵، پارہ نمبر:۲۱، مقام: خروا سجدا

(۱۰) سورۃ ص، آیت نمبر:۲۴، پارہ نمبر:۲۳، مقام: وخر راکعا

---

(۱) (مسلم، کتاب الإیمان، باب: بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۱۱) سورۃ حٰمٓ السجدۃ، آیت نمبر: ۳۸، پارہ نمبر ۲۴، مقام: وھم لا یسئمون

(۱۲) سورۃ النجم، آیت نمبر: ۶۲، پارہ نمبر: ۲۷، مقام: فاسجدوا

(۱۳) سورۃ انشقاق، آیت نمبر: ۲۱، پارہ نمبر: ۳۰، مقام: یسجدون

(۱۴) سورۃ العلق، آیت نمبر: ۱۹، پارہ نمبر: ۳۰، مقام: واسجدوا

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں قرآن کریم کے سجدات کو ان سورتوں میں شمار کرتے تھے۔

اعراف، رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم، حج کا پہلا سجدہ، فرقان، طٰسٓ (یعنی سورہ نمل)، الٓمٓ تنزیل (یعنی سورۃ السجدۃ)، صٓ، حٰمٓ السجدہ۔(۱)

سورۃ النجم میں سجدہ ہے

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورہ نجم کی تلاوت کی اور سجدہ ادا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے، اس نے اپنے ہاتھ میں کچھ کنکریاں لیں یا مٹی لی پھر اس کو اپنی

---

(۱) (مصنف عبد الرزاق ج۳ ص۳۳۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیشانی پر رکھ لیا اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بعد میں دیکھا وہ حالت کفر میں قتل کیا گیا۔ (۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سورہ نجم میں بھی سجدہ ہے۔

سورہ صٓ میں سجدہ ہے

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۃ صٓ پڑھی، جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو منبر سے اترے اور سجدہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ جب دوسرا دن ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پڑھا، جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سجدہ تو بہ بھی ایک پیغمبر کی مگر اب تم مستعد ہو گئے سجدے کے لیے تو خیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور سجدہ کیا۔ لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ (۲)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ صٓ کا سجدہ کرتے تھے۔ (۳)

---

(۱) (بخاری، کتاب: سجود القرآن، باب: ما جاء فی سجود القرآن)

(۲) (ابو داؤد، ابواب السجود، باب السجود فی صٓ)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبۃ بیروت حدیث ٤٢٩٠، مسند احمد ج۱ ص٣٦٤، الفتح الربانی کتاب الصلوٰۃ، باب: ما جاء فی سجدتی سورۃ الحج و سجدۃ سورۃ صٓ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ سورۃ ص لکھ رہے ہیں پس جب وہ اس کے سجدے (کی آیت) تک پہنچے تو انہوں نے دوات قلم اور ہر موجود چیز کو سجدے میں پڑے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے یہ (خواب) واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیان کیا، پس اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔ (۱)

حدیث نمبر ۶:

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص پڑھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر آئے تو منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ (۲)

حدیث نمبر ۷:

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ طاؤس بھی سورۃ ص میں سجدہ کرتے تھے۔ (۳)

حدیث نمبر ۸:

سفیان بن حسین کہتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ ص کی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا۔ (٤)

---

(۱) (الفتح الربانی کتاب الصلوٰۃ، باب: ما جاء فی سجدتی سورۃ الحج و سجدۃ سورۃ صٓ)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ حدیث ٤۲۹۱ بیروت مجلس علمی)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبۃ حدیث ٤۲۹٤ مجلس علمی بیروت)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبۃ ٤۲۹٥ مجلس علمی بیروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۹:

ابوالضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ مسروق سورۃ صٓ میں سجدہ کرتے تھے۔(۱)

حدیث نمبر۱۰:

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ضحاک بن قیس کو دیکھا وہ سورۃ صٓ میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے اس کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا، انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔(۲)

سورۃ الانشقاق میں سجدہ ہے

حدیث:

یحییٰ بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اذا السماء انشقت (یعنی سورہ انشقاق آیت ۲۱ پارہ ۳۰) کو پڑھا پس اس کا سجدہ کیا پس میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیا میں آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا؟ انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔(۳)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ٤٢٩٦ مجلس علمی بیروت)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ٤٢٩٨ مجلس علمی بیروت)

(۳) (بخاری، کتاب: سجود القرآن، باب: سجدة اذا السماء انشقت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سورۃ اقرأ (یعنی العلق) میں سجدہ

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت میں اور اقرأ باسم ربك الذی خلق میں۔(۱)

(۱) (ابوداؤد، ابواب السجود، باب: السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نفل نمازیں

سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھنی بہتر ہیں

مسئلہ:

نماز نفل مسجد میں، گھر میں اور ہر پاکیزہ مقام (جیسے صحراء وغیرہ) پر پڑھی جا سکتی ہیں، لیکن گھر میں پڑھنا افضل ہے سوائے اس نفل نماز کے جس کی جماعت مشروع ہے۔ مثلاً نماز تراویح تو اسے مسجد میں باجماعت پڑھنا ہی افضل ہے۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ بنایا۔ انہوں نے کہا میرا گمان ہے کہ وہ رمضان میں چٹائی سے بنایا تھا۔ آپ نے اس حجرہ میں کئی راتیں نمازیں پڑھیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس جب آپ کو ان کے نماز پڑھنے کا علم ہوا تو آپ گھر بیٹھنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے اور فرمایا: میں نے تمہارے فعل کو دیکھ لیا پس اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو پس بہترین نماز وہ نماز ہے جو فرض کے علاوہ مرد اپنے گھر میں پڑھے۔ (۱)

نماز پنجگانہ کی سنتیں تو ختم ہوئی اب دیگر نفل نماز کا ذکر کیا جاتا ہے۔

---

(۱) (بخاری باب صلوٰۃ اللیل)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تحیۃ المسجد

مستحب ہے کہ جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو اور وقت بھی مکروہ نہ ہو اور جمعہ کا خطبہ بھی نہ ہو رہا ہو۔ تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے ادا کرے یہ نماز مسجد کی تعظیم کے لیے ہے۔ جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابوقتادہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ (۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا کچھ قرض تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قرض ادا کیا اور اصل میں سے کچھ زیادہ عطا فرمایا۔ میں مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (۲)

سفر پر جانے سے پہلے گھر پر دو نفل پڑھنا

حدیث نمبر ۱:

حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۶۲ باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین)

(۲) (مسلم باب استحباب رکعتین فی المسجد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت سے زیادہ افضل کسی چیز کو نہیں چھوڑتا۔ جب وہ سفر کا ارادہ کرتا ہے۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ سفر پر جاتے تو مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھتے تھے۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں ارادہ کرتا ہوں کہ تجارت کے لیے بحرین کا سفر کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر سے پہلے دو رکعت پڑھ لو۔(۳)

سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعتیں پڑھنا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت ہی واپس لوٹتے تھے۔ سب سے پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے اور مسجد میں بیٹھتے۔(٤)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۱ ص۸۱)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۲ ص۸۱)

(۳) (مجمع الزوائد ج۲ ص۲۸۳)

(٤) (مسلم باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه ج۱ ص۲٤۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اسلام میں جو عمل کیے ہیں ان میں تم کو کس عمل پر اجر کی زیادہ توقع ہے۔ کیوں کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں سے چلنے کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس پر مجھے زیادہ اجر ملنے کی توقع ہو۔ بے شک میں جب بھی دن یا رات کے کسی وقت میں وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے اتنی نماز پڑھتا ہوں جو میرے لے مقدر کی گئی ہے۔(۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہیں کی اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرما دے گا۔(۲)

نمازِ استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۵٤ کتاب التهجد باب فضل الطهور بالليل)

(۲) (بخاری باب المضمضة في الوضوء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یوں دعا کرے۔

دعائے استخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ

اے اللہ! میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم سے سوال کرتا ہوں کیوں کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی علام الغیوب ہے۔ اے اللہ! اگر تجھے یہ علم ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں بہتر ہے تو اس کام کو میرے لیے مقدر فرما دے اور اس کام کو میرے لیے آسان فرما دے پھر اس کام میں میرے لیے برکت رکھ اور اگر تجھے یہ علم ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا میں اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں نقصان دینے والا ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس کام سے دور کر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر کر دے وہ جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے راضی کر دے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ   پھر اپنے اس کام کا نام لے۔(۱)

استخارہ کن چیزوں میں کیا جاتا ہے

علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نمازِ استخارہ پڑھنا مستحب ہے اور جن چیزوں کا خیر ہونا معلوم نہیں ان کے خیر ہونے کو معلوم کرنے کے لیے وہ دعا کرنی چاہیے جس کا اس حدیث میں ذکر ہے اور جن چیزوں کا خیر ہونا معلوم ہے جیسے عبادات اور جائز پیشہ ورانہ کام اور جائز ملازمت وغیرہ ان میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

استخارہ کرنے کا طریقہ

استخارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل عام نفلوں کی طرح پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ جب هٰذَا الْاَمْرَ آئے تو اس کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے۔ پھر دعا ختم کرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا ذکر کرے اور سو جائے۔ صبح کو اٹھ کر دل جس طرف مائل ہوتا ہے وہ کرلے۔ اگر ایک بار کرنے سے تسلی نہیں ہوتی تو سات بار تک کرسکتا ہے۔ پھر جس طرف دل مطمئن ہو جائے وہی استخارہ ہے۔

---

(۱) (بخاری کتاب التہجد باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی ج۱ ص۱۵۵)

(۲) (عمدۃ القاری ج۷ ص۳۲۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ توبہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی و بدی دونوں کی صلاحیتیں دی ہیں اور بھلائی و برائی کا راستہ دکھایا ہے تاکہ عملی تمیز ہو جائے کہ کون شخص صدقِ دل سے رضا الٰہی اور حصول جنت کا خواہاں ہے اور اس کے لیے عملی جدوجہد کرتا ہے اور کون شخص نفس پرستی کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی سے اعراض کرتا ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ہر شخص سے چھوٹی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں مسلمان کی شان یہ ہے کہ جب بھی کوئی غلطی یا غلطیاں ہو جائیں تو اپنے مستقبل سے ناامید نہ ہو، بلکہ توبہ کر کے پاک صاف ہو جائے کہ ماضی پر نادم ہو اور آئندہ کے لیے سیدھی راہ پر قائم رہنے کا عہد کرے۔

ارشاد باری ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (۱)

آپ کہہ دیجیے میرے ان بندوں سے جو اپنے آپ پر زیادتی کر چکے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دے گا کہ وہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ (۲)

میں ایسے لوگوں کو بخشنے والا ہوں جو توبہ کرتے ہیں ایمان لاتے ہیں اور نیک کام

---

(۱) (الزمر: ۵۳)

(۲) (طٰہٰ: ۸۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرتے ہیں۔

بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگے۔

حدیث:

عن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من رجل يذنب ذنبًا فيحسن الطهور ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذا الاية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون. (۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس سے گناہ سرزد ہو جائے اور وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (۲)

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی بے جا حرکت کر بیٹھتے یا اپنے ہی حق میں کوئی ظلم کر ڈالتے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں اور اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنے لگتے ہیں

---

(۱) (ابوداؤد، باب الاستغفار)

(۲) (آل عمران: پ٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور یہ لوگ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے درآنحالیکہ وہ جان رہے ہوں۔

نمازِ تسبیح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے چچا! تمہیں ایک عطیہ، ہدیہ اور تحفہ نہ دوں؟ کیا تمہیں ایسی دس خصلتیں نہ بتا دوں کہ اگر تم ان کو کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ معاف فرما دے۔ نئے گناہ ہوں یا پرانے، بھول کر کیے ہوں یا جان بوجھ کر چھوٹے ہوں یا بڑے، چھپ کر کیے ہوں یا ظاہراً۔ وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعت نماز پڑھو، اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ لو اور پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ یا سورۃ کے بعد کھڑے ہو کر پندرہ مرتبہ پڑھو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع میں دس مرتبہ اور رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ میں جا کر دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ، پھر سجدہ میں دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھ کر کھڑا ہو۔ اس طرح ایک رکعت میں کل پچھتر کی تعداد ہوگی اور اس طرح چار رکعتیں مکمل کرو۔ اگر یہ چار رکعتیں روزانہ پڑھ سکو تو بہت بہتر ورنہ جمعہ میں ایک دفعہ پڑھا کرو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ماہانہ پڑھا کرو، ورنہ سال میں ایک مرتبہ ورنہ کم از کم عمر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔ (۱)

---

(۱) (ابو داؤد صلاۃ التسبیح)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قتل ہونے کے وقت نماز

اگر کسی مسلمان کو قتل کیا جا رہا ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔

حدیث:

عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفیؓ نے کہا اور وہ بنی زہرہ کے حلیف اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا گروہ جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت انصاریؓ کو جو عاصم بن عمر کا دادا ہے ان کا سردار مقرر کیا وہ چلتے رہے حتی کہ جب مقام ہداہ میں پہنچے اور وہ عسفان اور مکہ کے درمیان ہے تو ہذیل کے ایک قبیلہ جس کو بنو لحیان کہا جاتا ہے سے ان کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ تقریباً دو سو آدمی جو تمام تیر انداز تھے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانات پر چلے۔ حتی کہ انہوں نے ان کی کھائی ہوئی کھجوریں جو وہ مدینہ منورہ سے لائے تھے پالیں اور کہنے لگے یہ یثرب (مدینہ منورہ) کی کھجوریں ہیں وہ ان کے نشانات پر چلتے رہے جب ان کو عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا تو انہوں نے اونچے ٹیلے پر پناہ لی انہوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا اور ان سے کہا تم نیچے اتر آؤ ہم کو اپنے ہاتھ دو ہم تم سے عہد اور مضبوط وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے اس گروہ کے سردار عاصم بن ثابتؓ نے کہا بخدا میں آج کافر کے ذمہ اور عہد پر نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! ہمارے نبی علیہ السلام کو ہماری خبر پہنچا دے۔ ان لوگوں نے انہیں تیر مارے اور عاصم کو سات میں قتل کر دیا اور ان کے عہد اور وعدہ کے مطابق ان سے تین آدمی حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خبیب انصاریؓ، زید بن دثنہؓ اور تیسرا آدمی طارق بن عبداللہؓ نیچے اتر آئے جب وہ ان پر پوری طرح قادر ہو گئے تو انہوں نے ان کی کمانوں کی رسیاں کھول دیں اور ان کو رسیوں سے باندھ دیا۔ تیسرے شخص طارق بن عبداللہؓ نے کہا: بخدا یہ پہلا عذر ہے میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا۔ بے شک میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا۔ یعنی جو قتل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس کو کھینچا، گھسیٹا اور اس کو مجبور کیا کہ ان کا ساتھی ہے لیکن اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور وہ خبیبؓ اور زید بن دثنہؓ کو ساتھ لے گئے حتی کہ ان کو مکہ مکرمہ میں فروخت کر دیا یہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے۔ خبیبؓ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خرید لیا اور خبیبؓ نے بدر کی جنگ میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیبؓ ان کے پاس قیدی رہے۔ راوی نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عیاض نے بتایا کہ حارث کی بیٹی نے ان سے بیان کیا کہ جب حارث کے بیٹوں نے خبیبؓ کو قتل کرنے پر اتفاق کیا تو اس نے اس سے استرا مانگا تاکہ زیرِ ناف بال اتاریں۔ حارث کی بیٹی نے اس کو استرا دے دیا۔ خبیبؓ نے میرا بیٹا پکڑ لیا جب کہ میری غفلت کی حالت میں وہ اس کے پاس چلا گیا تھا۔ میں نے خبیبؓ کو دیکھا کہ اس نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا ہے اور استرا خبیبؓ کے ہاتھ میں ہے۔ میں سخت گھبرائی جس کو خبیبؓ نے میرے چہرے سے پہچانا اور کہنے لگا کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ بخدا میں نے خبیبؓ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا، خدا کی قسم! میں نے ایک دن اس کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں انگور ہیں جو وہ کھا رہا ہے حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اس وقت مکہ میں کوئی پھل نہ تھا۔ وہ کہتی تھی کہ وہ اللہ کی طرف سے رزق تھا جو اللہ نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خبیبؓ کو دیا تھا جب اس کو قتل کرنے لیے حرم سے حل میں لے گئے تو ان سے خبیبؓ نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت نماز پڑھ لوں انہوں نے چھوڑ دیا تو خبیبؓ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں قتل سے گھبرایا ہوں تو میں نماز لمبی کرتا۔

پھر کہا: اے اللہ! ان کافروں کو گن گن کر مار۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں جب کہ اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں، جس پہلو پر بھی اللہ کی راہ میں پچھاڑا جاؤں۔ یہ اللہ کی رضا کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے تو کٹے ہوئے عضو کے ٹکڑوں میں برکت ڈال دے۔ پھر حضرت خبیبؓ کو حارث کے بیٹے عقبہ نے قتل کر دیا۔

خبیب رضی اللہ عنہ نے ہی ہر اس مرد کے لیے دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ نکالا جس کو قید کر کے قتل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم بن ثابتؓ کی وہ دعا جس دن وہ شہید کیے گئے تھے۔ قبول کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کا اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا پہنچا دیا۔ کفار قریش کو جس وقت یہ خبر پہنچی کہ عاصم بن ثابتؓ کو قتل کر دیا گیا ہے تو انہوں نے چند لوگ عاصم کی طرف بھیجے تا کہ وہ عاصمؓ کے جسم کا کوئی ٹکڑا کاٹ لائیں جس سے اس کا قتل ہونا پہچانا جائے۔ کیوں کہ حضرت عاصم بن ثابتؓ نے بدر کی لڑائی میں کفار قریش کے سرداروں میں سے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو حضرت عاصمؓ پر اندھیرے بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کا لشکر بھیج دیا گیا۔ اس نے عاصمؓ کی حفاظت کی اور وہ ان کے گوشت سے کچھ بھی کاٹنے پر قادر نہ ہوئے۔ (۱)

---

(۱) (بخاری کتاب الجهاد، باب هل يستاسر الرجل ومن لم يستاسر ومن ركع ركعتين عند القتل)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ تہجد

تہجد یہ ہے کہ بعد نمازِ عشاء کچھ دیر نیند کر کے رات کے آخری تہائی حصہ میں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونا جتنا بھی ممکن ہو نماز پڑھنا۔ قرآن وسنت میں اس کا بڑا اجر وثواب بتایا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ (۱)

اور خدائے رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر تواضع کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں خیر اور راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ وقیام میں لگے رہتے ہیں۔

عن أبي أمامة الباهلي رضی اللہ عنہ عن رسول الله ﷺ قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم إلى ربكم و مكفرة للسيأت ومنهاة للاثم. (۲)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تہجد کا اہتمام کیا کرو، یہ سلف صالحین کا شیوہ ہے کہ قربِ الٰہی کا سبب ہے اور خطاؤں کو مٹانے والی ہے گناہ سے روکنے کا سبب ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان نبی الله ﷺ كان يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه

---

(۱) (الفرقان ۶۳، ۶۴)

(۲) (بیهقی الترغیب فی قیام اللیل)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقالت عائشة لم تصنع هٰذا يا رسول الله وقد غفر الله لك ما تقدم و ما تأخر قال أفلا أحب أن أكون عبدًا شكورًا. (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں کھڑے ہوتے تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سوج جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخش دیا جو ہو چکا اور جو ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں شکرگزار بندہ بننے کو پسند نہ کروں۔

تہجد کا وقت

نماز تہجد کا بہترین وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے۔

عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال ینزل ربنا تبارك و تعالیٰ كل لیلة إلی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل آخر یقول من یدعونی فاستجیب له من یسألنی فأعطیه من یستغفرنی فاغفرلهٗ. (وزاد الترمذی) ولا یزال كذالك حتی یضئ الفجر. (٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمانِ دنیا پر جلوہ افروز ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ ”کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں، کون ہے طالبِ بخشش کہ میں اس کو بخش دوں اور طلوعِ فجر تک یہی کیفیت باقی رہتی ہے۔“

---

(١) (بخاری، تفسیر سورة الفتح)

(٢) (بخاری الدعاء والصلاة من آخر اللیل)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکعاتِ تہجد

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ما کان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علیٰ إحدیٰ عشرۃ رکعة یصلی اربعًا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعًا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثًا. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہ پڑھتے تھے (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں پڑھتے، جن کے حسن وطول کا کیا کہنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات پڑھتے جن کے حسن وطول کا کیا کہنا، (تہجد کی آٹھ رکعات کے بعد) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے۔

تہجد کی رکعات چار سے لے کر بارہ تک ہیں، جتنا ہو سکتے پڑھے اور اگر کسی کو صبح تہجد کے لیے اٹھنے کا یقین ہو تو بہتر یہ ہے کہ وتروں کو بھی تہجد کے بعد صبح ہی کو پڑھے ورنہ نمازِ عشاء کے بعد پڑھ کر سوئے۔

---

(۱) (مسلم صلاۃ اللیل والوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ اشراق

طلوعِ آفتاب سے تقریباً ۲۰ منٹ بعد، دو، چار، چھ، آٹھ یا بارہ رکعت نفل پڑھنا نماز اشراق یا ضحیٰ کہلاتا ہے جس کا بہت اجر و ثواب منقول ہو۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی الغداة فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کاجر حجة و عمرة (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازِ فجر با جماعت پڑھی اور اشراق تک مسجد ہی میں رہا پھر دو رکعات نفل نماز پڑھی تو اس کو ایک حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یصبح علیٰ کل سلامیٰ من احدکم صدقة فکل تسبیحة صدقة و کل تحمیدة صدقة و کل تهلیلة صدقة و کل تکبیرة صدقة و امر بالمعروف صدقة و نهی عن المنکر صدقة و یجزئ من ذٰلك رکعتان یرکعهما من الضحیٰ. (۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صبح تمہارے ہر جوڑ و عضو پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے اور سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا بھی صدقہ ہے، لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، بھلائی کی ترغیب دینا بھی

---

(۱) (ترمذی، ما یستحب من الجلوس)

(۲) (مسلم استحباب صلوٰة الضحیٰ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اشراق کی دو رکعتیں اس سب کی طرف سے کافی ہیں۔

عن معاذة انها سالت عائشة رضی اللہ عنہا کم کان رسول الله ﷺ يصلى صلوٰة الضحٰی قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء. (١)

حضرت معاذہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اشراق کی نفلی نماز کتنی رکعت پڑھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ عموماً چار رکعات پڑھتے تھے اور کبھی اس سے بھی زیادہ۔

عن ابى ذر رضی اللہ عنہ عن رسول الله ﷺ عن تبارك و تعالٰى انه قال ابن آدم اركع لى اربع ركعات من اول النهار، اكفك آخرهٗ. (٢)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! دن کے شروع میں چار رکعات پڑھ لیا کریں دن کے آخر تک تیرا ذمہ دار ہوں۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا انها كانت تصلى الضحٰى ثمان ركعات ثم تقول لو نشر لى ابواى ما تركتهن. (٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اشراق کی آٹھ رکعات پڑھا کرتی تھیں، پھر فرماتیں کہ اگر میرے والدین کو آرے سے چیر بھی دیا جائے تو میں یہ نہیں چھوڑوں گی۔

---

(١) (مسلم استحباب صلوٰة الضحٰى)

(٢) (ترمذى صلاة الضحٰى)

(٣) (مؤطا مالك، صلوٰة الضحٰى)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ اشراق کی بابت مختلف روایات وارد ہیں نتیجتاً اس کی تعین وتشریح میں کچھ اختلاف ہے خودنواب صدیق حسن خان ان تفصیلات کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں:

وارجح اقوال آنست که سنت مستحب است (۱)

کہ راجح ترین قول یہ ہے کہ نماز اشراق مستحب ہے۔

چاشت کی نماز

یہ تقریباً دن کے ۹۔۱۰ بجے پڑھی جاتی ہے اس کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ بارہ رکعات ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعت نماز پڑھی وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جس نے چار رکعات پڑھیں وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چھ رکعات پڑھیں وہ اس کے لیے اس دن کی (نفلی عبادت میں) کفایت کرے گی اور جس نے آٹھ رکعات پڑھیں اس کو اللہ تعالیٰ اطاعت گذاروں میں لکھے گا۔ اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔(۲)

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کے بدلہ میں اس پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) (نواب صدیق حسن مسک الختام ج۱ ص۵۵۶)

(۲) (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۲۳۷ بحواله طبرانی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا: اگر مسجد میں تھوک پڑی ہوئی ہو تو اس کو دفن کر دو اور راستہ میں پڑا ہوا کوئی کانٹا ہٹا دو۔ یہ سب صدقہ ہے۔ اگر اور کچھ نہ پاؤ تو پھر چاشت کی دو رکعت ادا کرو یہ تمہارے لیے کفایت کریں گی۔(۱)

زوال کے بعد چار رکعات نفل پڑھنا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت جب سورج ڈھلتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات نوافل ادا فرماتے تھے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سورج ڈھلنے کے بعد آپ چار رکعات پابندی سے ادا فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ بند نہیں کیے جاتے جب تک ظہر کی نماز پڑھ نہ لی جائے تو میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا نیک عمل اوپر جائے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! یہ فرمائیں کہ کیا ان سب رکعتوں میں قرأت (سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ ملانا) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب رکعتوں میں قرأت ہے۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ان میں دو رکعت پر سلام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔(۲)

روایت ہے کہ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے اور فرماتے تھے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں

---

(۱) (مسند احمد ج۵ ص۳۵٤)

(۲) (ترمذی ص۹۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے نیک عمل۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اس میں مگر اخیر میں۔(۱)

یہ چار رکعات ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں گی۔ جیسا کہ ظہر کی سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔

نماز اوابین

نماز مغرب کے چھ رکعات نفل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: صلاۃ الاوابین جب مغرب کی نماز پڑھ کر نمازی فارغ ہوں تو اس سے لے کر اس وقت تک ہوتی ہے جب عشاء کا وقت آ جائے۔(۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ بھی صلاۃ الاوابین ہے۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب

---

(۱) (ترمذی باب ما جاء فی الصلوٰۃ عند الزوال)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲ ص۱۹۷)

(۳) (کنز العمال اردو ج۸ ص۴۰۷، حدیث نمبر: ۲۱۸۳۹، شرح السنۃ بغوی ج۳ ص۴۷٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات زبان سے نہیں نکالی تو اس کو بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔(۱)

وتر کے بعد دو رکعات نفل ادا کرنا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کو جاگنا بہت مشکل اور بوجھل ہوتا ہے جب کوئی شخص وتر کی نماز ادا کرے تو اسے بعد میں دو رکعات بھی ادا کر لینی چاہیے اگر وہ رات کے وقت بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے نہیں تو وہ دو رکعات اس کے لیے کافی ہوں گی۔(۲)

نمازِ حاجت

زندگی کے علمی یا عملی میدان میں کوئی مشکل درپیش ہو تو یہ کوئی عجیب نہیں چونکہ مخلوق کی طاقت واختیارات محدود ہیں، لہٰذا ایسی مشکلات کے حل کے لیے ہمیں ایسی ذات کا سہارا لینا ہوگا جس کے سامنے کوئی مشکل مشکل نہ ہو جس کی طاقت وقدرت کی انتہا نہیں اور وہ صرف اللہ جل جلالہ کی ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں

لہٰذا ہر مسلمان صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتا ہے اور جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اسی سے مدد چاہتا ہے اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز خشوع وخضوع سے پڑھ کر خوب عاجزی وزاری سے دعا کرلے یقیناً اللہ

---

(۱) (ترمذی باب ما جاء فی فضل القطوع ست رکعات بعد المغرب)

(۲) (سنن دارمی باب فی الرکعتین بعد الوتر، صحیح ابن حبان حدیث ۲۵۷۷، صحیح ابن خزیمة حدیث ۱۱۰۶، سنن بیهقی حدیث ٤٦٠٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعالیٰ مشکل رفع فرمائیں گے۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی ﷺ پر پھر کہے

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۱)

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور...... ہر نیکی سے اور ہر سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے اس کو اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں پر۔

ہر مشکل کے لیے نماز

کوئی خوفناک حادثہ، مصیبت زلزلہ، شدید آندھی آ جائے بجلی گرے، ستارے ٹوٹیں، طوفان آ جائے، بارش کی کثرت ہیضہ کی وبا، طاعون وغیرہ یا کوئی کسی قسم کی وبا

---

(۱) ترمذی، باب: ما جاء في صلوٰة الحاجة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عام پھیل جائے تو ایسے مواقع پر نماز پڑھنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے مناجات کرنی چاہیے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۱)

مدد چاہو نماز اور صبر کے ساتھ

نصر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انس بن مالکؓ کے زمانہ میں ایک بار اندھیرا ہو گیا (کبھی آندھی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندھیرا ہو جاتا ہے) میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا اے ابا حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تم پر ایسے امور ہوتے تھے؟ انہوں نے کہا: خدا کی پناہ! ذرا ہوا زور سے چلتی تو ہم دوڑ کر مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے) چلے آتے قیامت کے خوف سے۔(۲)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ جب کوئی اس قسم کی خوفناک چیز آ جائے جیسے زلزلہ وغیرہ تو تمہیں چاہیے کہ تم فوراً نماز کی طرف رجوع کرو۔ اور دعا کی طرف بغیر اس کے کہ امام کے ساتھ اکٹھے ہو۔(۳)

یعنی لوگ انفرادی طور پر نماز اور دعا میں مشغول ہوں جماعت وغیرہ نہ کروائیں۔

---

(۱) (البقرۃ:۴۵)

(۲) (سنن ابی داؤد باب الصلوٰۃ عند الظلمۃ ونحوھا)

(۳) (کتاب الحجۃ ج۱ ص۳۲۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ شکر

حضرت شعثاء بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا بعد میں انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت دو رکعت اس وقت ادا کی تھی جب (غزوہ بدر کے موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی خوش خبری سنائی گئی یا شاید ابو جہل کے سر کی (یعنی ابو جہل کا سر کاٹ کر لائے جانے کی خوش خبری سنائی گئی) (۱)

شعثاء سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کے سر کی خوشخبری سنائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔ (۲)

کعبہ شریف کے اندر نماز ادا کرنا

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال، حضرت اسامہ اور حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو بائیں طرف رکھا اور دوسرے ستون کو دائیں طرف رکھا اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے رکھا اور پھر نماز ادا کر لی راوی بیان کرتے ہیں اس وقت خانہ

---

(۱) (سنن دارمی باب فی سجدة الشکر)

(۲) (سنن ابن ماجة باب ماجاء فی الصلوٰة والسجدة عند الشکر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کعبہ میں چھ ستون ہوتے تھے۔(۱)

حدیث نمبر۲:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت سامنے چلتے اور دروازہ پشت کی طرف کرتے رہتے حتی کہ آپ کے اور منہ کے سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ رہتا پھر نماز پڑھنے کے لیے اس جگہ کو تلاش کرتے جس کے متعلق حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور کسی شخص پر کوئی حرج نہیں ہے وہ بیت اللہ کی جس جانب چاہے نماز پڑھ لے۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے ان سے کہا گیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کعبہ میں داخل ہو گئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے باہر نکل آئے میں نے دیکھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب دو ستون ہیں ان کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی۔(۳)

---

(۱) (مسند امام شافعی باب الصلوٰۃ داخل الکعبۃ)

(۲) (بخاری کتاب الحج باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ)

(۳) (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلوٰۃ المریض

بیمار کی نماز

حدیث نمبر ۱:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مریض میں استطاعت ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، اگر کھڑا نہیں ہو سکتا تو پھر وہ بیٹھ کر ایسا کر سکتا ہے اور اگر وہ سجدہ نہ کر سکتا ہو تو پھر اشارہ سے رکوع وسجود کر سکتا ہے تاہم سجدے میں رکوع کی نسبت زیادہ جھکے۔ اگر بیٹھ کر بھی نہیں نماز ادا کر سکتا تو قبلہ کی طرف ایک پہلو پر لیٹ کر ایسا کرے، اگر دائیں پہلو پر لیٹ کر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اس کی ٹانگیں قبلہ کی طرف ہونی چاہییں۔(۲)

---

(۱) (بخاری، کتاب: تقصیر الصلوٰۃ، ج۱ ص۱۵۰. ترمذی ص۸۰. ابوداؤد ج۱ ص۱۳۷، باب: صلوٰۃ القاعد)

(۲) (سنن دار قطنی ج۲ ص۴۲. بیھقی ج۲ ص۳۰۷، ۳۰۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

انہوں نے فرمایا کہ مریض چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں۔(۱)

حدیث نمبر۴:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اب اگر کھڑے ہونے میں غیر معمولی تکلیف ہو تو بیٹھ کر پڑھے اگر اس میں بھی زحمت ہو تو (لیٹ کر پڑھے) اور سر سے اشارہ کرے۔ اب اگر اس میں بھی تکلیف ہو تو پھر صرف تسبیح کر لے۔(۲)

حدیث نمبر۵:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور تکیہ پر سجدہ کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر تم زمین پر سجدہ کر سکو تو کرو ورنہ سر سے اشارہ کرو اور سجدہ کو رکوع سے پست تر کرو۔(۳)

---

(۱) (مصنف عبد الرزاق ج۲ ص٤٧٤. سنن دار قطنی ج۲ ص٤٣)

(۲) (المعجم الاوسط الطبرانی)

(۳) (مجمع الزوائد ج۲ ص١٤٨. مسند بزار. بیهقی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ٦:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیمار تم میں سے سجدہ کر سکے تو اس کو اپنی پیشانی تک کوئی چیز اونچی نہ کرنی چاہیے بلکہ اس کو اشارہ سے رکوع اور سجدہ ادا کرنا چاہیے۔(۱)

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی عقبہ کے پاس گئے وہ ایک مسواک پر سجدہ کرتے تھے جس کو وہ اپنے چہرے کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے مسواک کو ان کے ہاتھ سے لے کر پھینک دیا اور فرمایا اشارہ کرو۔ اور تمہارے رکوع کا اشارہ سجدہ کے اشارہ سے اونچا ہونا چاہیے۔(۲)

حدیث نمبر ۸:

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جب بیمار سجدہ نہ کر سکے تو اپنے سر سے اشارہ کرے اور اپنی پیشانی تک کوئی چیز نہ اٹھائے۔(۳)

حدیث نمبر ۹:

مجزأۃ بن زاہر سے روایت ہے کہ اہبان بن اوس رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ میں سے تھے ان کے

---

(۱) (طبرانی بحواله اعلاء السنن. مجمع الزوائد ج۱ ص۲۰۱)

(۲) (المعجم الكبير طبرانی. مجمع الزوائد ج۱ ص۲۰۱)

(۳) (مؤطا امام مالك، كتاب: قصر الصلوٰة فی السفر، باب: العمل فی جامع الصلوٰة ص۱۵٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گھٹنے میں کوئی تکلیف تھی (جس کی وجہ سے وہ گھٹنا زمین پر نہ ٹیک سکتے تھے) اس لیے جب وہ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے کوئی چیز رکھ لیتے تھے۔(۱)

حدیث نمبر ۱۰:

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ میں رقہ میں آیا (رقہ ایک بستی ہے شام میں) میرے ایک دوست نے کہا تم کو کسی صحابی سے ملنے کی آرزو ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں غنیمت ہے۔ پھر ہم گئے وابصہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: ہم اس کی وضع دیکھیں تو وہ ایک ٹوپی سر چپکی ہوئی دو کان والی پہنے تھے اور باران پوش حز کا خاکی رنگ کا اوڑھے تھے اور نماز میں ٹیک لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے کہا: ام قیس بنت محصن نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب سن زیادہ ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت بڑھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون اپنے مصلیٰ پر کھڑا کر لیا اس پر ٹیک لگا کر نماز پڑھتے تھے۔(۲)

حدیث نمبر ۱۱:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا

---

(۱) (بخاری ج۲ ص۶۰۰ بحوالہ اعلاء السنن)

(۲) (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب: الرجل یعتمد فی الصلوٰۃ علی عصًا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمائی۔(۱)

حدیث نمبر۱۲:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب مریض رکوع اور سجود کی طاقت نہ رکھے تو سر کے اشارہ کے ساتھ رکوع اور سجود کرے اور تکبیر بھی کہے۔(۲)

حدیث نمبر۱۳:

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ یونس اور حسن بصری نے کہا:

مریض اس حالت کے موافق نماز پڑھے جس پر وہ ہے۔(۳)

حدیث نمبر۱۴:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں کہا ہے کہ جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا آدھا اجر ملے گا۔ انہوں نے کہا یہ تندرست کے لیے ہے جس کا کوئی عذر نہ ہو یعنی نوافل میں۔ اور جس کا کوئی عذر ہو اور اس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو اتنا اجر ملے جتنا اجر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کو ملتا ہے۔(٤)

---

(۱) (ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب: ماجاء إذا صلّی الامام قاعدًا فصلوا قعودًا، باب: منه ج۱ ص۸۳)

(۲) (مصنف عبدالرزاق ج۲ ص٤۷۷)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة حدیث: ۲۸۳۰)

(٤) (ترمذی، ص۱۸۰ طبع بیروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جنازہ کے احکام

تیمارداری:

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

① ......سلام کا جواب دینا۔

② ......مریض کی عیادت کرنا۔

③ ...... جنازوں کے ساتھ جانا۔

④ ......دعوت کو قبول کرنا۔

⑤ ......اور چھینک لینے والے کو جواب دینا۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں کوئی ایسا شخص جو دن کے آخری حصے میں بیماری کی عیادت کرے یعنی دوپہر سے بعد مگر اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے لیے نکلتے ہیں اور اس کے لیے دعا کرتے ہیں مغفرت کی فجر تک اور اس کے لیے بہشت میں ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول حصے میں یعنی صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اس کے لیے بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں اور شام تک اس کی

---

(۱) (بخاری، کتاب الجنائز باب: الأمر باتباع الجنائز)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے۔(۱)

حدیث نمبر۳:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔(۲)

حدیث نمبر۴:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرے اس کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ (تاکہ اس کو گناہوں سے پاک کر دے)(۳)

حدیث نمبر۵:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر مصیبت نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس سے گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اگر کانٹا بھی چبھ جائے تو اس سے بھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔(٤)

---

(۱) (ابو داؤد کتاب الجنائز، باب: فی فضل العیادة علی وضوء)

(۲) (مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب: فضل عیادة المریض)

(۳) (بخاری، کتاب المرضیٰ، باب: ما جاء فی کفارة المرض)

(٤) (بخاری، کتاب المرضیٰ، باب: کفارة المرض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۶:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے وقت حاضر ہوا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تیز بخار تھا، میں نے عرض کیا: آپ کو سخت تیز بخار ہے، میں نے کہا: یہ اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں درست ہے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جس کو تکلیف اور اذیت پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔(۱)

حدیث نمبر ۷:

ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی نے کہا: میں نے ابو بردہؓ سے سنا جب کہ وہ اور یزید بن ابی کبشہؒ ایک دفعہ ہم سفر تھے اور یزیدؒ سفر میں روزہ سے ہوتے تھے، تو ان کو ابو بردہؓ نے کہا: میں نے ابو موسیٰؓ کو کئی بار یہ کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر میں جائے تو جتنی عبادت وہ اقامت اور صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا اس کے لیے اس جیسی عبادت لکھی جاتی ہے۔(۲)

حدیث نمبر ۸:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سائبؓ یا حضرت

---

(۱) (بخاری، کتاب المرضیٰ، باب: شدة المرض)

(۲) (بخاری، کتاب الجهاد، باب: یکتب للمسافر مثل ما کان یعمل فی الإقامة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ام المسیبؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سائبؓ یا ام المسیبؓ تم کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا: مجھے بخار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ یہ بنو آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ (۱)

حدیث نمبر۹:

عطاء بن ابی رباح نے کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں (ضرور دکھائیں) انہوں نے کہا: یہ کالی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں بے ہوش ہو جاتی ہوں اور شرمگاہ برہنہ ہو جاتی ہے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر صبر کرے گی تو تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے تندرستی دے۔ اس نے کہا: میں صبر کرتی ہوں اور کہا: میں برہنہ ہو جاتی ہوں اللہ سے دعا فرمائیں کہ میں برہنہ نہ ہوں۔ حضور ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ (۲)

حدیث نمبر۱۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کی اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) سے آزمائش کرتا ہوں اور وہ صبر کرے تو اس کو ان کے عوض جنت عطا کرتا ہوں۔ (۳)

---

(۱) (کتاب البر والصلة، باب: ثواب المؤمن)

(۲) (بخاری، کتاب المرضیٰ، باب: فضل من یصرع من الریح)

(۳) (بخاری، کتاب المرضیٰ، باب: فضل من ذهب بصره)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عیادت کے وقت کی دعا

جو شخص مریض کی عیادت کرنے کے لیے جائے اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کرنے لیے تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ یہ (بیماری تیرے) گناہ صاف کرے گی۔

اس اعرابی نے کہا: آپ کہتے ہیں یہ طہور ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مارتا ہے اور اس کو قبروں تک پہنچائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہی سہی۔ (۱)

عالم نزع کے وقت کلمہ پڑھنا

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔ (۲)

تلقین کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سامنے کسی قدر بلند آواز سے یہ کلمہ دو تین بار پڑھا جائے تاکہ اس کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو جائے۔

---

(۱) (بخاری کتاب المرضیٰ، باب: عیادت الأعراب)

(۲) (مسلم، کتاب الجنائز، باب: تلقین الموتٰی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔(۱)

بیمار یا میت کے پاس کلمہ خیر کہنا

حدیث:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو کلمہ خیر کہو کیوں کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو سلمہ فوت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اے اللہ! میری مغفرت کر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت کر اور ان کے بعد میرے لیے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر کر دیا۔(۲)

---

(۱) (ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین)

(۲) (مسلم، کتاب الجنائز، باب: ما یقال عند المریض او المیت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مرنے کی دعا کرنا منع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا کرے نہ موت آنے سے پہلے اس کی دعا کرے کیوں کہ تم میں سے جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔(۱)

خودکشی کرنا منع ہے

حدیث نمبر۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا گلا گھونٹے گا، اس کا دوزخ میں گلا گھونٹا جاتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو نیزہ یا تیر مارے گا وہ دوزخ میں بھی اپنے آپ کو نیزہ یا تیر مارتا رہے گا۔(۲)

حدیث نمبر۲:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک تیر سے ہلاک کرلیا تھا۔ آپ نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔(۳)

---

(۱) (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب: تمنی کراھة الموت بضر نزل بہ)

(۲) (بخاری، کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی قاتل النفس)

(۳) (مسلم، کتاب الجنائز)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قریب الموت شخص کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دینا چاہیے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے اور اس نے دو باتوں کی وصیت کی تھی۔ کہ مرتے وقت میرا رخ قبلہ کی طرف پھیر دینا اور میرے مال کا تیسرا حصہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دینا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے شریعت کے مطابق وصیت کی ہے۔(۱)

مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنا

حدیث:

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس یٰسین پڑھا کرو۔(۲)

---

(۱) (مستدرك حاكم ج۱ ص۳۵۳، سنن الكبرىٰ بيهقي ج۳ ص۳۸٤، مصنف ابن ابي شيبة ج۳ ص۲۳۹)

(۲) (ابن ماجة، ما جاء في ما يقال عند المريض اذا حضر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تجہیز و تکفین کے احکام

موت کے بعد مسنون عمل:

مرنے کے بعد اگر میت کی آنکھیں کھلی ہوں تو بند کر دیں، ٹھوڑی کو پٹی سے باندھ دیں، اعضاء کو سیدھا کر دیا جائے اور چونکہ اس وقت اللہ کے خاص فرشتے موجود ہوتے ہیں اور دعا کرنے والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں، لہٰذا ان کو یا کسی کو بد دعا نہ دی جائے، نیز با آواز بلند اور مختلف لہجوں کے ساتھ رونے سے گریز کیا جائے۔

حدیث:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا کہ جب روح لے جائی جاتی ہے تو آنکھ اس کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر جب اہل وعیال کے جذبات قابو سے باہر ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف اچھی دعائیں کرو چونکہ اس وقت فرشتے بھی تمہاری دعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔(۱)

میت پر رونا اور چیخنا چلانا

موت کی خبر سن کر یا میت کو دیکھ کا بلا اختیار رونا آ جائے تو منع نہیں ہے۔ مگر چیخنا، چلانا اور واویلا کرنا وغیرہ ہماری شریعت میں منع ہیں۔

---

(۱) (مسلم، باب: فی اغماض المیت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر اس وقت شمار ہوتا ہے جب پہلی بار صدمہ پہنچے۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے اور وہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے رضاعی باپ تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اٹھایا۔ پس ان کو بوسہ دیا اور سونگھا، پھر اس کے بعد ہم ان کے پاس گئے اور حضرت ابراہیم اس وقت حالتِ نزع میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں میں آنسو تھے، پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ! آپ (بھی رو رہے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ آنسو رحمت ہیں۔ پھر دوبارہ آنسو بہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آنکھ رو رہی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم صرف وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہے اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے غم زدہ ہیں۔(۲)

---

(۱) (بخاری، کتاب الجنائز، باب: الصبر عند الصدمة الأولٰی)

(۲) (بخاری، کتاب الجنائز، باب: قول النبی ﷺ انا بك لمحزونون)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندے کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں جب کہ میں دنیا میں اس کی محبوب شے (جیسے بیٹا یا بھائی وغیرہ) قبض کرلوں اور وہ صبر کر کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔

حدیث نمبر۴:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ہیں جن کو لوگ نہیں چھوڑیں گے۔

①......حسب ونسب پر فخر کرنا۔

②......دوسرے شخص کو نسب کا طعنہ دینا۔

③......ستاروں کو بارش کا سبب جاننا۔

④......نوحہ کرنا۔

نوحہ کرنے والے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کریں تو انہیں قیامت کے دن گندھک اور خارش کی قمیص پہنائی جائے گی۔(۱)

میت کو بوسہ دینا، اور میت پر آنسوؤں سے رونا

حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

(۱) (مسلم، کتاب الجنائز، باب: فی التشدید فی النیاحة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پر داخل ہوئے ان پر جھکے، پس ان کو بوسہ دیا، پھر روئے حتی کہ میں نے دیکھا کہ آنسو آپ ﷺ کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔(۱)

مسائلِ کفن

مرد کا کفن تین کپڑوں پر مشتمل ہونا چاہیے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جو یمنی سحولی روئی سے بنے ہوئے تھے ان میں قمیص تھی نہ عمامہ تھا۔(۲)

کفن اگر سفید کپڑے کا ہو تو بہتر ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لیے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں، اور کفن دو اسی میں سے اپنے مردوں کو۔(۳)

کفن اچھا ہونا چاہیے:

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کے امور کا نگران ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دے۔(٤)

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر: ٦٨٥٠)

(۲) (بخاری، کتاب الجنائز، باب: الثیاب البیض للکفن)

(۳) (ترمذی، ابواب الجنائز، باب: ما جاء ما یستحب من الاکفان)

(٤) (ابن ماجة، ابواب الجنائز، باب: ما جاء فیما یستحب من الکفن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہونے چاہییں:

لیلیٰ بنت قائف سے روایت ہے کہ میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے غسل دیا تھا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کو جب ان کا انتقال ہوا تھا، تو کفن کے کپڑوں میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار دی پھر کرتہ دیا، پھر سر بند پہنا دیا پھر چادر دی پھر ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا، لیلیٰ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفن کے کپڑے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ایک کپڑا ان میں سے دیے جاتے تھے۔(۱)

غسلِ میت کے احکام

میت کو طاق مرتبہ غسل دینا، بیری اور کافور کے پانی سے غسل دینا

حدیث نمبر ا:

حضرت ام عطیہ انصاریہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی فوت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اور آخر میں کافور بھی شامل کر لینا یا کوئی کافوری چیز اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلا لینا۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو بلا لیا۔ پس آپ نے اپنی ازار دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔(۲)

---

(۱) (ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب: فی کفن المرأة)

(۲) (موطا امام مالک، کتاب الجنائز، باب: غسل المیت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضرورت کے وقت عورت خاوند کو غسل دی جا سکتی ہے

حضرت اسماء بنت عمیس ؓ نے (اپنے شوہر) حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو غسل دیا جب کہ ان کی وفات ہوئی۔ پھر وہ باہر نکلیں اور موجودہ مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سخت سردی ہے تو کیا میرے لیے غسل کرنا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔(۱)

دائیں طرف سے غسل کی ابتداء کرنا

ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحب زادی کو غسل دینے کے متعلق ان سے فرمایا: ان کی دائیں طرف اور وضو کی جگہوں سے غسل کی ابتدا کرنا۔(۲)

غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپ دینا چاہیے

حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت کھول ران اپنی اور مت دیکھ ران زندے کی اور مردے کی۔(۳)

میت کو گرم پانی سے غسل دینا

حضرت ام قیس ؓ سے روایت ہے کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا اور میں اس پر رونے پیٹنے لگی۔ تو میں نے غسل دینے والے شخص سے کہا کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور اسے نہ مارو یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ام قیس کا قول آپ سے بیان کیا۔ آپ نے تبسم فرماتے

---

(۱) (موطا امام مالك، كتاب الجنائز، باب: غسل الميت)

(۲) (بخاري، كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل)

(۳) (ابوداؤد، كتاب الجنائز، باب: في ستر الميت عند غسله)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوئے ارشاد فرمایا: ام قیس کی عمر طویل ہو۔ انہوں نے کیا ارشاد فرمایا۔ پھر ہمیں معلوم نہیں کہ کسی عورت کی عمر اتنی زیادہ ہوتی ہو جتنی کہ ام قیس کی ہوئی اور یہ رسول اللہ ﷺ کے دعا دینے کی وجہ سے تھا۔ (۱)

میت کو امانت دار اور نیک آدمی غسل دے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو امانت دار اشخاص غسل دیں۔ (۲)

میت کے سر میں کنگھی نہیں کرنی چاہیے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں کنگھی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم اپنے مُردوں کے کنگھی کیوں کرتے ہو؟ امام محمد نے فرمایا: ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ اس کی مانگ نکالی جائے یا اس کے بال یا ناخن کاٹے جائیں یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ (۳)

غسل دینے والا میت کے عیب ظاہر نہ کرے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت کو غسل و کفن دیا، کاندھا دیا، اس کی نماز پڑھی اور اس کے عیوب ظاہر نہ کیے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کی دن پاک تھا۔ (٤)

---

(۱) (نسائی، کتاب الجنائز، باب: غسل المیت بالحمیم)

(۲) (ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی غسل المیت)

(۳) (کتاب الآثار، باب الجنائز و غسل المیت)

(٤) (ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی غسل المیت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کفنانے کا طریقہ

غسل کے بعد میت کو مسنون کپڑوں میں کفنا دیا جائے۔

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

سب سے پہلے چارپائی صاف کر کے غسل والے تختہ کے قریب رکھ لیں پھر چارپائی پر سب سے پہلے کفن میں سے کمر والی پٹی درمیان میں رکھ لیں پھر سب سے بڑی چادر جو سب سے اوپر رہتی ہے وہ چارپائی پر بچھا دی جائے، اس کو لفافہ کہتے ہیں۔ پھر اس کے اوپر دوسری چادر جو پہلی چادر سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے یا برابر ہوتی ہے اس کو ازار کہتے ہیں وہ بچھائی جائے پھر تیسرا کپڑا جس کو آج کل قمیص کہتے ہیں۔ اس کا نیچے والا حصہ بچھا دیا جائے اور اوپر والا حصہ اٹھا دیا جائے۔ پھر میت کو تختہ سے اٹھا کر چارپائی پر لٹا دیا جائے اور قمیص کے اوپر والا حصہ سب سے پہلے اس کے اوپر ڈال دیں اور سر باہر نکال دیں۔ اس کے بعد دوسری چادر جس کو ازار کہتے ہیں وہ لپیٹ دو پہلے بائیں طرف سے لپیٹو پھر دائیں طرف سے لپیٹو۔ بائیں طرف والا نیچے اور دائیں طرف والا اوپر آجائے گا۔ پھر اسی طرح لفافہ کو لپیٹ دو اور درمیان والا بند۔ پاؤں والا بند کس کر باندھ دو سر والا چھوڑ دو یا نرم کر کے باندھ دو۔

عورت کو کفنانے کا طریقہ

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا مسنون ہے۔

پہلے چادر (لفافہ) بچھا دو، پھر اس کے اوپر ازار اس کے اوپر قمیص پھر مردے کو اس پر لے جا کر لٹا دو پہلے کرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ڈال دو ایک حصہ دائیں طرف اور ایک حصہ بائیں طرف اس کے بعد سر بند (دوپٹہ) سر پر اور بالوں پر ڈال دو۔ اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف سے لپیٹو پھر دائیں طرف سے اس کے بعد سینہ بند باندھ دو پھر چادر لپیٹو پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے۔

جنازے کو لے جانے کا طریقہ

جنازے کے پیچھے چلنا:

حدیث نمبر ا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اس وقت اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، انہوں نے ان کے سلام کا جواب دیا، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! مجھے یہ بتایئے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے یا جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھوں کے درمیان اپنے ماتھے پر شکن ڈال کر کہا: سبحان اللہ تم جیسا شخص اس مسئلہ کو پوچھ رہا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے کہا: ہاں مجھ جیسا شخص آپ جیسے شخص سے یہ مسئلہ معلوم کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت جنازہ کے آگے چلنے والے پر ایسی ہے جیسے فرض نماز کی فضیلت نفل نماز پر ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوالحسن! یہ آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علی رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ اے ابوسعید! کیا اس قسم کی بات اپنی رائے سے کہوں گا؟ نہیں بلکہ میں نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد بار سنا ہے۔ ایک دفعہ یا دو دفعہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سنا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک انصاری رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں حاضر ہوا، اس جنازہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جنازے کے آگے چل رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے اور پوچھا: تم نے خود ان کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تمہارے علاوہ کوئی اور مجھ سے کہتا تو میں اس کی تصدیق نہ کرتا، لیکن میں خوب جانتا ہوں کہ جھوٹ بولنا تمہاری شان نہیں ہے۔ اللہ ان دونوں کی مغفرت فرمائے۔ اس امت میں سب سے افضل ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر اللہ ہی کو علم ہے کہ وہ اب کہاں ہیں اور اگر میں ان کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھ لیتا تو ان کو منع کرتا وہ دونوں خوب جانتے تھے کہ اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا تھا، جس طرح میں نے سنا تھا، لیکن انہوں نے اس کو ناپسند کیا کہ لوگ جمع ہوں اور تنگ ہوں پس انہوں نے جنازہ کے آگے چلنے کو اختیار کیا تاکہ وہ لوگوں کو آسانی مہیا کریں اور وہ جانتے تھے کہ ان کی اقتداء کی جاتی ہے اس وجہ سے وہ جنازہ کے آگے چلے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن یہ بتائیے کہ اگر میں جنازہ پر حاضر ہوں تو کیا میرا جنازہ کو اٹھانا واجب ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ یہ بہتر ہے جو چاہے اس کو اٹھائے اور جو چاہے ترک کردے۔ (الحدیث)(۱)

(۱) (مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۶۲۹۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ متبوعہ ہے تابعہ نہیں جو جنازہ کے آگے چلا وہ جنازہ کے ساتھ نہیں ہے۔(۱)

جنازہ کے ساتھ جانے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینک لینے والے کو جواب دینا۔(۲)

جس شخص نے دفن تک میت کا انتظار کیا اس کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنازہ پر حاضر ہوا حتی کہ اس نے نماز پڑھ لی پس اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو شخص جنازہ پر حاضر ہوا حتی کہ اس کو دفن کر دیا جائے اس کے لیے دو قیراط اجر ہے پوچھا گیا دو قیراط کتنے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: دو بڑے پہاڑوں جتنے۔(۳)

---

(۱) (ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب: ما جاء في المشي امام الجنازة، ابوداؤد، كتاب الجنائز، باب الاسراع بالجنازة، ترمذی، ابواب الجنائز، باب: ما جاء في المشي خلف الجنازة)

(۲) (بخاری، كتاب الجنائز، باب: الامر باتباع الجنائز)

(۳) (بخاری، كتاب الجنائز، باب: من انتظر حتى يدفن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جنازہ کو کندھا دینا

حدیث نمبر ا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو جنازہ کے ساتھ جائے اسے چاہیے کہ چارپائی کے چاروں پائے پکڑے، کیوں کہ یہ سنت ہے پھر اس کے بعد چاہیے پکڑے اور چاہیے نہ پکڑے۔(۱)

فقہائے کرام نے کہا ہے کہ جنازہ کی چارپائی کے چاروں پائے اس طرح اٹھائے کہ میت کا داہنا کندھا اٹھانے والے کے داہنے کندھے پر ہو اور کم ازکم دس قدم چلے اور اسی طرح اس کا پچھلا پایا اپنے دائیں کندھے پر رکھ کر کم ازکم دس قدم چلے اور پھر اس کا بایاں کندھا اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور کم ازکم دس قدم چلے پھر اس طرح اس کا پچھلا بایاں پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم ازکم دس قدم چلے۔(اگر دس قدم سے کم یا زیادہ چلے تو یہ بھی جائز ہے)(۲)

جنازہ کو تیزی سے لے جانا افضل ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنازے کو جلدی لے جایا کرو، کیوں کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے بھلائی کی جانب پہنچادو اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے اتار پھینکو۔(۳)

---

(۱) (ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب: ما جاء في شهود الجنائز)

(۲) (شرح نقايه ج۱ ص۱۳۷)

(۳) (ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب: ما جاء شهود الجنائز)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جنازہ کو بہت تیزی سے لے جانا جس سے میت کو تکلیف ہو وہ بھی درست نہیں

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک جنازہ جلدی جلدی لے جاتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طمانیت لازم پکڑو۔ (۱)

جنازہ کے ساتھ کپڑے اتار کر چلنا منع ہے

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے۔ کچھ لوگوں کو دیکھا جو چادریں اتارے خالی قمیصوں میں جا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جاہلیت پر عمل کرو گے یا جہلا کی مشابہت اختیار کرو گے۔ میرا ارادہ تھا کہ تم جیسے لوگوں کے لیے بددعا کروں تاکہ تمہاری صورتیں مسخ ہو جائیں تو لوگوں نے فوراً چادریں لے لیں اور پھر کبھی ایسا نہ کیا۔ (۲)

جنازہ کے ساتھ آگ لے کر نہ جائے

ابو بردہؒ نے کہا: جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا: میرے جنازے کے ساتھ لوبان دانی جس میں آگ روشن ہو نہ لے جانا۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (۳)

---

(۱) (ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب: ما جاء شهود الجنائز)

(۲) (ابن ماجة، باب: ما جاء في النهى عن التسلب مع الجنازة)

(۳) (ابن ماجة، باب: ما جاء في الجنازة لا تؤخر اذا حضرت ولا تتبع بناء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جنازہ جب تیار ہو جائے پھر تاخیر نہ کرو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ حاضر ہو جائے تو تاخیر نہ کرو۔(۱)

اگر جنازہ میں ۱۰۰ مسلمان ہوں تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے نمازِ جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔(۲)

اگر جنازہ میں چالیس مومن مسلمان ہوں تو اس کی بھی بخشش کردی جاتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کا فرزند قدید یا عسفان میں انتقال کر گیا۔ آپ نے کریب سے کہا: دیکھو (جنازہ) میں کتنے لوگ ہیں؟ کریب کہتے ہیں: میں نکلا تو دیکھا لوگ جمع تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جنازہ نکالو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ

---

(۱) (ابن ماجة، باب: ما جاء فی الجنازة لا تؤخر)

(۲) (ابن ماجة، باب: ما جاء فیمن صلی علیه جماعة من المسلمین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعالیٰ سے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمالیتا ہے۔(۱)

جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہے

(یعنی کھڑا نہیں ہونا چاہیے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازوں میں پھر بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا۔(۲)

جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت نہ بیٹھنا افضل ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنوں سے زمین پر نہ رکھا جائے یا قبر میں نہ رکھا جائے۔(۳)

مُردوں کو برا مت کہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برا مت کہو مُردوں کو وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔(٤)

---

(۱) (مسلم، كتاب الجنائز، باب: من صلّى عليه اربعون شفعوا فيه)

(۲) (ابو داؤد، كتاب الجنائز، باب: القيام الجنازة)

(۳) (ابو داؤد، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة)

(٤) (نسائي، كتاب الجنائز، باب: النهي: عن سب الاموات)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بغیر کسی عذر کے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلّى علىٰ جنازة فی المسجد فلا شیء له. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے۔

عن صالح مولى التوامة عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلى علىٰ جنازة فی المسجد فلا شیء له، قال صالح وادركت رجالا ممن ادركوا النبی ﷺ وابا بكر اذا جاؤا فلم يجدوا الا ان يصلوا فی المسجد رجعوا فلم يصلوا. (۲)

حضرت صالح مولی توامہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے، حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ دیکھا کہ وہ جب نماز جنازہ کے لیے آتے اور انہیں نمازِ جنازہ کے لیے مسجد کے سوا کوئی جگہ نہ ملتی تو وہ واپس

---

(۱) (ابو داؤد ج۲ ص۹۸، ابن ماجة ص۱۱۰، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۵۲۷)

(۲) (منحة المعبود فی ترتيب مسند الطيالسی ابی داؤد ج۱ ص۱۶۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوجاتے اور مسجد میں نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔

عن صالح مولی التوامة عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلی علٰی جنازة فی المسجد فلا شيء له، قال وكان اصحاب رسول الله ﷺ اذا تضايق بهم المكان رجعوا ولم يصلوا. (۱)

حضرت صالح مولیٰ توامہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں، حضرت صالح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ جب نمازِ جنازہ کے لیے جگہ تنگ ہوجاتی تو واپس چلے جاتے تھے۔ مسجد میں نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

عن صالح مولی التوأمة عمن ادرك ابا بكر وعمر انهم كانوا اذا تضايق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد. (۲)

حضرت صالح مولی توامہ ان صحابہؓ وتابعینؒ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو پایا ہے کہ جب نمازِ جنازہ پڑھنے کی جگہ تنگ ہوجاتی تو وہ واپس چلے جاتے تھے۔ مسجد میں نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

عن كثير بن عباس قال لاعرفن ما صليت علٰی جنازة فی المسجد. (۳)

(۱) (مصنف ابن ابی شيبة ج۳ ص۳٦٤)

(۲) (مصنف ابن ابی شيبة ج۳ ص۳٦۵)

(۳) (مصنف ابن ابی شيبة ج۳ ص۳٦۵، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۵۲۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ (عہد نبوی میں) کسی بھی جنازہ کی نماز مسجد میں نبوی میں نہیں پڑھی گئی۔

عن وائل بن داؤد قال سمعت قال لما مات ابراھیم بن النبی ﷺ صلّی علیہ رسول اللہ ﷺ فی المقاعد. (۱)

حضرت وائل بن داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو آپ نے ان کی نمازِ جنازہ مقاعد (مصلیٰ جنائز) میں پڑھی۔

عن ابن ابی ذئب عن المقبری انہ رأی حرس مروان بن الحکم یخرجون الناس من المسجد یمنعونھم ان یصلوا فیہ علی الجنائز. (۲)

حضرت ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ سعید بن ابی سعید مقبری (متوفی ۱۲۵ھ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم کے سپاہیوں کو لوگوں کو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے سے روکتے اور نکالتے ہوئے دیکھا ہے۔

عن کثیر بن زید قال نظرت الٰی حرس عمر بن عبدالعزیز یطردون الناس من المسجد ان یصلی علی الجنائز فیہ. (۳)

حضرت کثیر بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سپاہیوں کو نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھنے سے روکتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

(۱) (ابو داؤد ج۲ ص۹۸)

(۲) (وفاء الوفا باخبار دار المصطفٰی ج۲ ص۵۳۱)

(۳) (وفاء الوفا باخبار دار المصطفٰی ج۲ ص۵۳۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن شهاب قال كان رسول الله ﷺ اذا هلك الهالك شهده يصلي عليه حيث يدفن فلما ثقل رسول الله ﷺ وبدن نقل اليه المؤمنون موتاهم فصلي عليهم رسول الله ﷺ على الجنائز عند بيته في موضع الجنائز اليوم ولم يزل ذالك جاريا. (۱)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کی وفات ہو جاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بموقع دفن نماز پڑھانے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بھاری ہو گیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جانا دشوار ہو گیا) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میت کو آپ کے مکان کے قریب ہی لے جانا شروع کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان کے قریب موضع جنائز میں نمازِ جنازہ پڑھاتے، یہی دستور آج تک چلا آ رہا ہے۔

عن ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال ان النبي ﷺ صف بهم بالمصلى فكبر عليه اربعًا. (۲)

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلّٰی جنائز میں لوگوں کی صف بندی کی اور نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

عن عبدالله بن عمر ان اليهود جاؤا الى النبي ﷺ برجل منهم وامرأة زنيا فامر بهما فرجما قريبا من موضع الجنائز عند المسجد. (۳)

---

(۱) (وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ج۲ ص۵۲۲)

(۲) (بخاری ج۱ ص۱۷۷)

(۳) (بخاری ج۱ ص۱۷۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی علیہ السلام کے پاس اپنے ایک ایسے مرد و عورت کو لائے جنہوں نے زنا کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں سنگسار کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں موضع جنائز کے قریب مسجد نبوی سے متصل سنگسار کیا گیا۔

قال وقال مالك واكره ان توضع الجنازة فى المسجد فان وضعت قرب المجسد للصلوٰة عليها فلا بأس ان يصلى من فى المسجد عليها بصلوٰة الامام الذى يصلى عليها اذا ضاق خارج المسجد باهله. (۱)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جنازہ کے مسجد میں رکھے جانے کو مکروہ سمجھتا ہوں، ہاں اگر نمازِ جنازہ کے لیے مسجد کے قریب جنازہ رکھا جائے تو پھر اس شخص کے لیے نمازِ جنازہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جو مسجد میں ہو اور جنازہ پڑھانے والے امام کی اتباع میں جنازہ پڑھے یہ بھی اس وقت ہے جب کہ مسجد کے باہر کی جگہ جنازہ پڑھنے والوں کی وجہ سے تنگ ہو جائے۔

قال محمد لا يصلى علىٰ جنازة فى المسجد وكذالك بلغنا عن ابى هريرة وموضع الجنازة بالمدينة خارج من المسجد وهو الموضع الذى كان النبى ﷺ يصلى على الجنازة فيه. (۲)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، ایسے ہی پہنچا ہے ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، مدینہ طیبہ میں موضع جنائز مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے

---

(۱) (المدونة الكبرىٰ ج۱ ص۱۷۷)

(۲) (موطا امام محمد ص۱۶۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

باہر ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازِ جنازہ پڑھا کرتے تھے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

قال ابن القیمؒ:

"والصواب ما ذكرناه اولا وان سنته وهديه الصلوٰة على الجنازة خارج المسجد الا لعذر وكلا الامرين جائز والافضل الصلوٰة عليها خارج المسجد" (۱)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درست بات وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے، اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نمازِ جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھنا ہے الا یہ کہ کوئی عذر پیش آ جائے اور دونوں امر جائز ہیں لیکن افضل یہی ہے کہ نمازِ جنازہ مسجد سے باہر پڑھی جائے۔

نمازِ جنازہ کی امامت کا حق دار کون ہے

فقہائے کرام فرماتے ہیں:

(۱) سب سے پہلے خلیفہ سلطان اور مسلمان حاکم ہے اگر حاضر ہو۔

(۲) سلطان کے بعد قاضی شہر زیادہ حق دار ہے اگر حاضر ہو۔

(۳) قاضی کے بعد محلّہ کی مسجد کا امام ہے۔

(۴) امام کے بعد میت کا ولی ہے جو مرنے والے کا قریبی رشتے دار ہو جیسا کہ بیٹا، باپ پھر حقیقی بھائی وغیرہ۔ (۲)

---

(۱) (زاد المعاد فی هدی خير العباد ج۱ ص۱۴۰)

(۲) (هدايه ج۱ ص۱۲۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۱:

عروہ بن زبیرؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے اس پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے (جو مسجد نبوی کے امام تھے) فرمایا کہ ہٹو میں نماز پڑھاؤں گا۔ کیوں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھانے کا زیادہ اختیار ہے اور میں تم کو فرض نمازیں پڑھاتا ہوں۔ (پس جب کہ تم فرض نمازوں میں میری اقتدا کرتے ہو تو اس میں کیوں نہ کرو) یہ کہہ کر خود نماز پڑھائی۔(۱)

حدیث نمبر ۲:

حسین بن علی رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس وقت جنازہ آئے تو امام (یعنی سلطان) اس پر نماز پڑھنے کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔(۲)

حدیث نمبر ۳:

ابو حازم کہتے ہیں کہ میں اس روز موجود تھا جس روز حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا۔ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی گردن میں کوچہ دے کر کہتے ہیں کہ آگے بڑھو کیوں کہ (تم حاکم مدینہ ہو اور) اگر یہ شرعی قاعدہ نہ ہوتا تو میں تمہیں آگے نہ کرنا۔(۳)

---

(۱) (مستدرك حاكم ج۳ ص۹۹ حديث نمبر: ٤٥١٧)

(۲) (اعلاء السنن مترجم ج۲/٤٢٠)

(۳) (مسند بزار، طبرانی، بیهقی، بحواله اعلاء السنن مترجم ج۲ ص٤٢١)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر ۴:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں شوہر کی نسبت باپ (بیٹی کا) جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اسی کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اختیار کرتے ہیں۔(۱)

حدیث نمبر ۵:

عبد الرزاق عن الثوری عن لیث عن یزید بن ابی سلیمان عن مسروق عن عمر انه قال الولی أحق بالصلاة علیه. (۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ولی (سرپرست) اس پر نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی سمت اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں پھر صفیں بنائیں جس طرح نماز کے لیے صفیں بنائی جاتی ہیں۔

---

(۱) (کتاب الآثار، باب: من اولٰی بالصلوٰۃ علی الجنازۃ)

(۲) (مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوٰۃ، باب: احق بالصلوٰۃ بالمیت، حدیث ۶۳۷۳، ج۳ ص۴۷۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی پس میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔(۱)

امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو

حدیث نمبرا:

ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ اس کے (میت کے) سینہ کے برابر کھڑے ہوئے۔(۲)

حدیث نمبر۲:

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مرد کے جنازہ میں نماز کے لیے سینہ کے برابر کھڑا ہو۔(۳)

نمازِ جنازہ پر چار تکبیریں کہے

ابو عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ

---

(۱) (بخاری، کتاب الجنائز، باب: من صف صفین او ثلاثة علی الجنازة خلف الإمام)

(۲) (زجاجة المصابیح ج۱ ص۴۶۲)

(۳) (طحاوی، کتاب الجنائز، باب الرجل یصلی علی المیت این ینبغی ان یقوم منه)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رسول اللہ ﷺ کیوں کر تکبیر کہتے تھے۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: چار تکبیریں کہتے تھے۔ جتنی جنازے پر کہتے ہیں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہے۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اتنی تکبیریں کہا کرتا تھا بصرے میں جب ان پر حاکم تھا)(۱)

حدیث نمبر:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی چار تکبیریں ہیں نمازِ جنازہ کی طرح۔(۲)

ابراہیم نخعی نے فرمایا:

کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں میں تکبیر جنازہ کے متعلق اختلاف تھا کوئی کہتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سات تکبیریں کہتے سنا کوئی کہتا، میں نے آپ کو پانچ تکبیریں کہتے سنا اور کوئی کہتا میں نے آپ کو چار تکبیریں کہتے سنا ہے۔ حتی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات تک لوگوں کے درمیان اسی طرح اختلاف رہا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور فرمایا آپ لوگ اصحابِ رسول ﷺ ہو جب تم لوگوں کے سامنے مسائل میں اختلاف کرو گے تو بعد کے آنے والے لوگ بھی اختلاف میں پڑ جائیں گے اور جب تم کسی معاملہ میں اتفاق کرو گے تو آپ کے بعد کے لوگ بھی اتفاق کریں گے۔ پس گویا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ بات کہہ کر چوکس کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اے

---

(۱) (ابو داؤد صلاۃ العیدین، باب التکبیر فی العیدین)

(۲) (طحاوی باب: التکبیر علی الجنائز کم ھو)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امیر المومنین! بات تو یہی ہے جو آپ کہہ رہے۔ آپ ہمیں آگاہ کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تم ہی مجھے آگاہ کرو کیوں کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس معاملہ میں مشورہ کیا اور اپنے اس فیصلے پر اتفاق کیا کہ وہ جنازہ کی تکبیریں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار تکبیرات کی طرح متعین کر دیں چنانچہ ان کا فیصلہ اسی پر متفق ہو گیا۔(۱)

نمازِ جنازہ میں دعائیں وغیرہ آہستہ آواز سے پڑھنی چاہییں نہ کہ اونچی آواز سے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۲)

پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے، اس کو خوش نہیں آتے حد تجاوز کرنے والے۔

عن جابر قال ما اباح لنا رسول الله ﷺ ولا ابوبکر ولا عمر فی شئ ما اباحوا فی الصلوٰة علی المیت یعنی لم یوقت. (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ہمارے لیے نمازِ جنازہ میں کوئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

---

(۱) (طحاوی التکبیر علی الجنائز کم ھو)

(۲) (۷:۵۵)

(۳) (ابن ماجة ص۱۰۹، مسند احمد ج۳ ص۳۵۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وروی احمد من طریق ابی الزبیر عن جابر ما اباح لنا فی دعاء الجنازة رسول الله ﷺ ولا ابوبکر ولا عمر وفسر اباح بمعنی قدر والذی وقفت علیه باح ای جهر. (۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد نے ابوزبیر کے طریق سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے کہ "ہمارے لیے نمازِ جنازہ" کی دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ مقرر نہیں کیا۔

اس حدیث میں لفظ اباح کی تفسیر قدر سے کی ہے (یعنی مقرر نہیں کیا) لیکن جہاں تک میری معلومات ہیں بَاحَ کے معنی جَهَرَ کے ہیں (گویا معنی یہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں دعا اونچی آواز سے نہیں پڑھی۔

امام نووی لکھتے ہیں:

وقد اتفق اصحابنا علٰی انه ان صلی علیها بالنهار اسر بالقرأة وان صلی باللیل ففیه وجهان الصحیح الذی علیه الجمهور یسر والثانی یجهروا اما الدعاء فیسر به بلاخوف. (۲)

ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر نمازِ جنازہ دن میں پڑھی جائے تو قرأت آہستہ ہوگی، اور اگر رات میں پڑھی جائے تو اس بارے میں دو وجہیں ہیں، پہلی وجہ جو صحیح ہے اور جس پر جمہور کا عمل ہے یہ ہے کہ رات میں بھی آہستہ ہی ہوگی،

---

(۱) (التلخیص الجیر ج۲ ص۱۲۲)

(۲) (نووی شرح مسلم ج۱ ص۳۱۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دوسری وجہ جہر کی ہے، رہا معاملہ دعا کا تو وہ تو بغیر کسی اختلاف کے آہستہ ہی پڑھی جائے گی۔

امام ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:

و یسر القرأة و الدعاء فی صلاة الجنازة لا نعلم بین اھل العلم فیه خلافا. (۱)

حضرت امام ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں قرأت اور دعا آہستہ پڑھی جائے گی اور اس سلسلہ میں ہم اہل علم کے درمیان کوئی خلاف نہیں پاتے۔

امام شوکانی فرماتے ہیں:

"وذھب الجمھور الٰی انه لا یستحب الجھر فی صلاة الجنازة (۲)

جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں جہراً پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا چاہیے باقی میں نہیں

عن ابی ھریرة ان رسول الله ﷺ کبر علٰی الجنازة فرفع یدیه فی اول تکبیرة ووضع الیمنٰی علی الیسرٰی. (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ جنازہ پڑھتے تھے تو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔

---

(۱) (المغنی لابن قدامة ج۲ ص۴۸۶)

(۲) (نیل الاوطار ج۴ ص۶۶)

(۳) (ترمذی ج۱ ص۲۰۶، دار قطنی ج۲ ص۷۵، بیھقی ج۴ ص۳۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول الله ﷺ یرفع یدیه علی الجنازة فی اول تکبیرة ثم لا یعود. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

عن الولید بن عبدالله بن جمیع الزهری قال رأیت إبراهیم إذا صلّٰی علٰی جنازة رفع یدیه فکبر ثم لا یرفع یدیه فیما بقی و کان یکبر اربعا. (۲)

حضرت ولید بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے وہ نماز جنازہ پڑھتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر (پہلی) تکبیر کہتے تھے پھر باقی تکبیروں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔

عن الحسن بن عبید الله انه کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة علی الجنازة. (۳)

حضرت حسن بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر ہی میں رفع یدین کرتے۔

"(قال) وقال مالك بن انس ترفع الایدی فی الصلٰوة علی الجنازة فی اول التکبیر قال ابن القاسم وحضرته غیر مرة یصلی علی الجنائز فما رأیته یرفع یدیه الا فی اول التکبیرة قال ابن القاسم و کان مالك لایری

---

(۱) (دار قطنی ج۲ ص۷۵)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۶)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رفع الیدین فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ الا فی اول تکبیرۃ. (۱)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں رفع یدین صرف پہلی تکبیر ہی میں کیا جائے۔ حضرت ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کئی دفعہ آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نمازِ جنازہ پڑھا رہے تھے، میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین کیا ہو، ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"ولا ترفع الیدان فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ الا فی اول تکبیرۃ فقط لانہ لم یأت برفع الایدی فیما عدا ذالك نص وروی مثل قولنا ھٰذا عن ابن مسعود وابن عباس، وھو قول ابی حنیفۃ وسفیان. (۲)

کہ رفع یدین نہ کیا جائے نمازِ جنازہ میں سوائے پہلی تکبیر کے، کیوں کہ پہلی تکبیر کے علاوہ باقی تکبیروں میں رفع یدین کے لیے کوئی نص نہیں آئی، اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا گیا ہے، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"والحاصل انہ لم یثبت فی غیر التکبیرۃ الاولٰی شئ یصلح للاحتجاج بہ عن النبی ﷺ وافعال الصحابۃ واقوالھم لاحجۃ فیھا

---

(۱) (المدونۃ الکبریٰ ج۱ ص۱۷۶)

(۲) (المحلیٰ ج۳ ص۱۸۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فینبغی ان یقتصر علی الرفع عند تکبیرۃ الاحرام" (۱)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین کے بارے میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں، جو دلیل بننے کے قابل ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال و اقوال حجت نہیں ہیں لہٰذا مناسب یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہی رفع یدین کرنے پر اقتصار کیا جائے۔

نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بطور قرأت پڑھنا جائز نہیں

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء. (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی میت کی نمازِ جنازہ پڑھو تو اس کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرو۔

مالك عن سعيد بن ابی سعيد المقبری عن ابيه انه سأل اباهريرة كيف تصلی علی الجنازة فقال ابوهريرة انا لعمر الله اخبرك اتبعها من اهلها فإذا وضعت كبرت وحمدت الله وصليت علىٰ نبيه ثم اقول اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا

---

(۱) (نيل الاوطار ج٤ ص٦٧)

(۲) (ابوداؤد ج۲ ص۱۰۰، ابن ماجة ص۱۰۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. (١)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید مقبری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بخدا میں تمہیں ضرور بتلاؤں گا، میں جنازہ والے گھر ہی جنازہ کے ساتھ ہو لیتا ہوں جب جنازہ (نماز کے لیے) رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں پھر یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

مالك عن نافع ان عبدالله بن عمر كان لايقرأ في الصلوٰة على الجنازة. (٢)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

روى عن ابن مسعود انه سئل عن صلوٰة الجنازة هل يقرأ فيها فقال لم يُوَقِّتْ لنا رسول الله ﷺ قولا ولا قرأةً وفي رواية دعاءً ولا قرأة كَبِّرْ ما كَبَّرَ الامام واختر من اطيب الكلام ما شئتَ وفي رواية واختر

(١) (موطا امام مالك ج١ ص٢٠٩)

(٢) (موطا امام مالك ج١ ص٢١٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

من الدعاء اطيبهٗ. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے نمازِ جنازہ میں قرأت کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے کوئی خاص کلام اور قرأت مقرر نہیں فرمائی، ایک روایت میں ہے کہ کوئی خاص دعا اور قرأت مقرر نہیں فرمائی، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جو اچھے سے اچھا کلام (ثناء و دعا وغیرہ) چاہو اختیار کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو بہتر سے بہتر دعا ہو وہ اختیار کرو۔

روی عن عبد الرحمٰن بن عوف وابن عمر انهما قالا ليس فيها قرأة شئ من القرآن. (۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے فرمایا: نمازِ جنازہ میں قرآن کے کسی حصہ کی بھی قرأت نہیں ہے۔

عن علی انه كان إذا صلّٰی علٰی میت یبدأ بحمد الله ويصلى على النبی ﷺ ثم يقول اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا عَلٰى قُلُوْبِ خِيَارِنَا. (۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب کسی میت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تو اللہ کی حمد و ثنا سے ابتدا کرتے، پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا عَلٰى

(۱) (بدائع الصنائع ج۱ ص۳۱۳، مغنی ابن قدامة ج۲ ص۴۸۵)

(۲) (بدائع الصنائع ج۱ ص۳۱۳)

(۳) (مصنف ابن ابی شيبة ج۳ ص۲۹۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قُلُوْبِ خِيَارِنَا.

عن الشعبی قال فی التکبیرة الاولٰی یبدأ بحمد الله والثناء علیه والثانیة صلٰوة علی النبی ﷺ والثالثة دعا للمیت والرابعة للتسلیم. (۱)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر میں اللہ کی حمد وثنا سے ابتدا کرے اور دوسری تکبیر کے بعد نبی علیہ السلام پر درود پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔

عن عبدالله بن ایاس عن ابراهیم وعن ابی الحصین عن الشعبی قالا لیس فی الجنازة قرأة. (۲)

ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں ہے۔

عن ایوب عن محمد انه کان لا یقرأ علی المیت. (۳)

حضرت ایوب، حضرت محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

عن حجاج قال سألت عطاءً عن القرأة علی الجنازة فقال ما سمعنا بهٰذا. (٤)

حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے نمازِ جنازہ

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۵، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص٤۹۱)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۸، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص٤۹۱)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں قرأت کرنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ہم نے یہ نہیں سنا۔

عن ابی طاؤس عن ابیه وعطاء انهما كانا ينكران القرأة على الجنازة. (۱)

حضرت ابوطاؤس اپنے والد طاؤس اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ نمازِ جنازہ میں قرأت کا انکار کرتے تھے۔

عن بكر بن عبد الله قال لا اعلم فيها قرأة. (۲)

حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نمازِ جنازہ میں قرأت کو نہیں جانتا۔

عن مفضل قال سألت ميمونا على الجنازة قرأة او صلوة على النبي ﷺ قال ما علمت. (۳)

حضرت مفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ سے نمازِ جنازہ میں قرأت یا درود سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

عن محمد بن عبد الله بن ابی سارة قال سألت سالمًا فقلت القرأة على الجنازة فقال لا قرأة على الجنازة. (٤)

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی سارہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ میں نمازِ جنازہ میں قرأت کروں؟ تو آپ نے فرمایا: نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں ہے۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

(٤) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی المنهال قال سألت ابا العالية عن القرأة فی الصلوٰة علی الجنازة بفاتحة الکتاب فقال ما کنت احسب ان فاتحة الکتاب تقرؤ الا فی صلوٰة فیها رکوع وسجود. (۱)

حضرت ابوالمنہال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ الریاحی رحمۃ اللہ علیہ سے نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ سورہ فاتحہ صرف رکوع وسجود والی نماز ہی میں پڑھی جاتی ہے۔

عن موسٰی بن علی عن ابیه قال قلت لفضالة بن عبیدة هل یقرأ علی المیت شئ قال لا. (۲)

حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فضالہ بن عبیدہؓ سے دریافت کیا کہ کیا میت پر (نمازِ جنازہ میں) قرأت کی جاتی ہے آپ نے فرمایا: نہیں۔

عن سعید بن ابی بردة عن ابیه قال قال له رجل اقرأ علی الجنازة بفاتحة الکتاب قال لا تقرأ. (۳)

حضرت سعید اپنے والد ابو بردہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا میں نمازِ جنازہ میں قرأت کرلیا کروں تو آپ نے فرمایا نہیں۔

عن حماد بن عن ابراهیم قال سألته ایقرأ علی المیت إذا صلی علیه؟

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۹۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال لا. (۱)

حضرت حماد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا نمازِ جنازہ میں قرأت کی جاسکتی ہے؟ آپؒ نے فرمایا: نہیں۔

قال سحنون قلت لعبد الرحمٰن بن القاسم ای شئ يقال على الميت فی قول مالك قال الدعاء للميت قلت فهل يقرأ على الجنازة فی قول مالك قال لا .... ابن وهب عن رجال من اهل العلم عن عمر بن الخطاب وعلى ابن ابی طالب وعبدالله بن عمر وعبيد بن فضالة وابی هريرة وجابر بن عبدالله وابن المسيب وربيعة وعطاء ويحيى بن سعيد انهم لم يكونوا يقرؤن فی الصلوٰة على الميت وقال مالك ليس ذالك بمعمول به انما هو الدعاء ادركت اهل بلادنا علىٰ ذالك. (۲)

حضرت سحنون فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں میت پر کیا پڑھنا چاہیے؟ فرمایا: میت کے لیے دعا میں نے کہا: کیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق نمازِ جنازہ میں قرأت ہوتی ہے؟ فرمایا نہیں، ابن وہب کہتے ہیں کہ بہت سے اہل علم مثلاً حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبیدہ بن فضالہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم اور حضرت قاسم بن محمد، حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت سعید بن مسیّب، حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۴۹۱)

(۲) (المدونة الکبریٰ ج۱ ص۱۷٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں کیا کرتے تھے، ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے شہر (مدینہ طیبہ) میں اس پر عمل نہیں، نمازِ جنازہ صرف دعا ہے، میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا

نمازِ جنازہ دراصل میت کے لیے دعا ہے اس دعا کی تمہید کے طور پر پہلے حمد وثنا ودرود پڑھ کر مدعا پیش کیا جاتا ہے اس لیے پہلی تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لے اور نماز والا ثناء (سبحانک اللھم) پڑھے۔

عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه انه سأل ابا هريرة كيف تصلى على الجنازة فقال ابو هريرة انا لعمر الله اخبرك ابتها من اهلها فاذا اوضعت كبرت وحمدت الله وصليت علىٰ نبيه ثم اقول: اللهم عبدك وابن عبدك.......... ۱۲. (۱)

حضرت سعید کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تمہیں بتاتا ہوں میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلوں گا۔ جب جنازہ رکھ دیا جائے تو میں تکبیر کہہ کر حمد وثنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھوں گا۔ **اللهم عبدك وابن عبدك.**

دوسری تکبیر کے بعد درود شریف

ثنا کے بعد دوسری تکبیر کہے، امام ومقتدی سب ہاتھ باندھے رہیں بار بار کانوں تک

---

(۱) (موطا امام مالك، ما يقول المصلى على الجنازة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہ اٹھائیں اور تکبیر کے بعد نماز والا درود شریف پڑھیں

تیسری تکبیر کے بعد دعا

حمد وثنا کے بعد اب تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا پڑھے۔ ابو ابراہیم اشہلی کے والد کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جنازہ پر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفهٗ على الايمان. (مصنف عبدالرزاق، القرأة والدعاء) (١)

اے اللہ تعالیٰ ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے، ہمارے حاضر و غائب کو بخش دے، ہمارے چھوٹوں بڑوں کو بخش دے، ہمارے مردوں عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ تو ہم میں سے جس کو بھی زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو ایمان کی حالت میں موت دے۔

نابالغ میت کی دعا

اگر میت نابالغ بچہ کی ہو تو دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہمارے لیے آخرت میں اجر و ثواب کا سبب بنا دے۔ (۲)

اور چونکہ نابالغ بچہ احکام کا مکلّف نہیں ہوتا لہٰذا دعائے مغفرت کی ضرورت نہیں بس یہ دعا پڑھے۔

---

(١) (ترمذى ما يقول فى الصلوٰة على الميت)

(٢) (بخارى، قرأة فاتحة الكتاب على جنازة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرًا و زخرًا واجعلہ لنا شافعًا و مشفعًا.

اور اگر وہ میت نابالغ بچی کی ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللھم اجعلھا لنا فرطا واجعلھا لنا اجرًا و زخرًا واجعلھا لنا شافعًا و مشفعًا.

اے اللہ اس بچہ کو ہمارا پیش رو بنا دے اور اسے ہمارے لیے باعث اجر و ذخیرہ بنا اور اسے ہماری سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش کو قبول فرما۔

چوتھی تکبیر کے بعد سلام

قال النبی ﷺ صلوا علی النجاشی سماھا صلوٰۃ لیس فیما رکوع ولا سجود ولا یتکلم فیھا تکبیر و تسلیم. (۱)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نجاشی پر نماز پڑھو، یہاں آپ ﷺ نے اس کو نماز کہا ہے جس میں رکوع و سجود نہیں ہے اور اس میں گفتگو کی اجازت بھی نہیں بس اس میں تکبیرات ہیں اور سلام پھیرنا ہے۔

سلام دونوں طرف پھیرنا چاہیے

حدیث نمبر ۱:

حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عامرؓ کو دیکھا انہوں نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی

---

(۱) (بخاری: سنۃ الصلوٰۃ علی الجنائز)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پھر انہوں نے دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرا۔(۱)

حدیث نمبر۲:

ابی الہیثم بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے نمازِ جنازہ کے بعد اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔(۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کرتے تھے اور لوگوں نے ان کو ترک کر دیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد اس طرح سلام پھیرا جائے جس طرح دیگر نمازوں کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔(۳)

حدیث نمبر۴:

ابراہیم البحری حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے چار تکبیرات پڑھیں پھر دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا اور اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا۔(٤)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة حدیث نمبر۱۱٦۲۳، طبع بیروت)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبة حدیث نمبر: ۱۱٦۲۸، طبع مجلس علمی بیروت)

(۳) (سنن بیهقی ج٤ ص٤۳، معرفة السنن والآثار، ج۳ ص۱۷۳)

(٤) (سنن بیهقی ج٤ ص٤۳، معرفة السنن والآثار ج۳ ص۱۷۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسائل تدفین

قبر کو اچھی طرح کشادہ اور گہری بنانا افضل ہے

نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد میت کو دفن کر دیا جائے۔

حدیث:

ہشام بن عامرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر کو وسیع اور عمدہ کھودا کرو۔(۱)

تین اوقات میں نمازِ جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا منع ہے

حدیث:

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور اموات کو دفن کرنے سے روکتے تھے۔

ایک طلوعِ آفتاب کے وقت جب تک وہ بلند نہ ہو جائے۔

دوسرے ٹھیک دوپہر کے وقت تاوقتیکہ زوال نہ ہو جائے۔

تیسرے غروبِ آفتاب کے وقت تاوقتیکہ وہ مکمل غروب نہ ہو جائے۔(۲)

---

(۱) (ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب: ما جاء في حفر القبر)

(۲) (مسلم كتاب فضائل القرآن، باب: الاوقات التي نهي عن الصلوة فيها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارنا افضل ہے

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، سو لیا اس میت کو قبلے کی طرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیر کہہ کر نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔(۱)

مسئلہ:

سنت یہ ہے کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے جس کی صورت یہ ہو کہ جنازہ کو قبر سے قبلہ کی جانب میں رکھا جائے اور پھر اس کو اسی جانب سے عرضاً قبر میں اتارا جائے۔(۲)

میت کو قبر میں اتارنے والا یہ دعا پڑھے

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو جب قبر میں

---

(۱) (ترمذی ابواب الجنائز، باب: ما جاء فی الدفن باللیل. مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۴۹۹ حدیث نمبر ۶۴۷۲، باب: من حیث یدخل المیت القبر. مصنف ابن ابی شیبة ج۳ ص۲۲۸، باب: من أدخل میتًا من قِبَل القبلة)

(۲) (بدائع الصنائع ج۱ ص۳۱۸ فصل وانما سنة الدفن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکھتے تھے تو فرماتے تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کے طریقہ پر۔ (۱)

دوسری دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (۲)

عورت کو قبر میں اتارتے ہوئے چادر کرنا

حدیث:

عبدالرزاق عن معمر عن أبي إسحاق قال حضرت جنازة الحارث الأعور الخارفي وكان من أصحاب علي وابن مسعود فرأيت عبد الله ابن يزيد الأنصارى كشف ثوب النعش عنه حين أدخل القبر وقال إنما هو رجل. (۳)

---

(۱) (ابوداؤد، كتاب الجنائز، باب: فى الدعاء للميت إذا وضع فى قبره)

(۲) (ابن ماجة، باب: ما جاء فى ادخال الميت القبر)

(۳) (مصنف عبد الرزاق فى الصلاة، باب: من حيث يدخل الميت القبر حديث: ٦٤٦٥ ج٣ ص٤٩٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قبر میں مردے کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

حدیث:

عبید بن عمیر اپنے باپ سے جو کہ ایک صحابی تھے، روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کبیرہ (بڑے گناہ) گناہ کیا کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نو ہیں سات تو وہی جو اوپر کی حدیث میں بیان ہوئے اور دو اس میں زیادہ ہیں۔ ایک نافرمانی کرنا، مسلمان ماں یا مسلمان باپ کی دوسرا حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی (وہاں خون کرنا، فساد کرنا، شکار کرنا وغیرہ) جو حرمت والا ہے۔ اور قبلہ ہے تمہارا زندہ ہونے کی حالت میں بھی اور مردہ ہونے کی حالت میں بھی۔ (۱)

نوٹ:

اس حدیث میں نو گناہوں کا ذکر ہے دو کا ذکر ہو چکا بقایا سات یہ ہیں۔

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ تو پوچھا گیا آپ ﷺ سے یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ② اور جادو کرنا، ③ اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہو لیکن حق پر مارنا درست ہے، ④ اور سود کھانا، ⑤ اور یتیم کا مال کھانا، ⑥ اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے

(۱) (ابو داؤد، کتاب الوصایا، باب: ما جاء فی التشدید فی اکل مال الیتیم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے بھاگ جانا، ⑦ اور خاوند والی ایمان دار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں ان کو عیب لگانا، ⑧ ماں باپ کی نافرمانی کرنا، ⑨ بیت اللہ کی حرمت نہ کرنا۔ (۱)

قبر پر مٹی ڈالنا

حدیث:

امام جعفر صادقؒ اپنے والد امام باقرؒ کا یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت کے اوپر تین مرتبہ دونوں مٹھیاں بھر کر مٹی ڈالا کرتے تھے۔ (۲)

قبر پر پانی ڈالنا

حدیث:

امام جعفر صادقؒ اپنے والد امام باقرؒ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی قبر پر پانی چھڑکایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کنکریاں رکھوادیں تھیں اور کنکریاں اسی قبر پر ٹھہری رہ سکتی ہیں جس کی سطح بنی ہوئی ہے۔ (۳)

---

(۱) (ابوداؤد، باب: ما جاء فی التشدید فی اکل مال الیتیم)

(۲) (مسند امام شافعی باب الدفن)

(۳) (مسند امام شافعی باب الدفن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قبر کو (اونٹ کی) کوہان کی طرح بنانا چاہیے

حدیث:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ان صاحب نے خبر دی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک دیکھی ہے کہ وہ کوہان نما اور زمین سے ابھری ہوئی تھیں، ان پر سفید مٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ قبر کو کوہان نما بنایا جائے چوکور نہیں یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔(۱)

دفن کرنے کے بعد دعا کرنا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فراغت کر چکے تھے تو وہاں توقف کرتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے بخشش مانگو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔ اس وقت وہ پوچھا جاتا ہے (یعنی منکر اور نکیر آئیں گے اور سوال کریں گے)(۲)

تعزیت کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) (کتاب الآثار، باب: تسنیم القبور وتحصیصها)

(۲) (ابوداؤد، کتاب الجنائز باب: الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی ایک بیٹی کا قاصد آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ حضور اکرم ﷺ کو ان کے بچے کے لیے بلاتا تھا جو موت کی حالت میں تھا (یعنی آپ ﷺ کا نواسہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور انہیں کہو جو اللہ کا (مال) تھا وہ اس نے لے لیا جو اس نے دیا وہ بھی اس کا (مال) ہے اور ہر چیز کا وقت اللہ کے نزدیک مقرر ہے۔ انہیں کہو صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔ (نبی کریم ﷺ کا پیغام لے کر قاصد واپس گیا پھر بیٹی نے اس قاصد کو دوبارہ بھیجا) قاصد نے آ کر کہا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ نبی کریم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ کے ہمراہ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی اٹھے (اور بیٹی کے گھر تشریف لے گئے) بچہ نبی کریم ﷺ کو دیا گیا جب کہ اس پر حالتِ نزع جاری تھی۔ بنی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔(۱)

غائبانہ نمازِ جنازہ

غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

<u>غائبانہ نمازِ جنازہ نہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے اور نہ آپ ﷺ کی سنت۔ مسلمانوں</u>

(۱) (بخاری، کتاب الرد علی الجهمية وغيرهم التوحيد، باب: قل ادعو الله او ادعو الرحمٰن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں بہت سے ایسے لوگ بھی فوت ہوئے جو نبی اقدس ﷺ سے غائب تھے مگر آپ ﷺ نے ان میں سے کسی کی بھی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا نہ کی۔(۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہوا

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں کتنے قاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسیلمہ کذاب اور دیگر مرتدوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ کتنے دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ سے باہر دوسرے شہروں میں فوت ہوئے لیکن خلیفۃ الرسول بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے کسی کی بھی نمازِ جنازہ غائبانہ ادا نہ کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوا

امام العادلین خلیفہ برحق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مبارک دور فتوحات کے اعتبار سے اسلام کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ دور دراز ممالک میں کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جامِ شہادت نوش فرمایا اور کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینۃ الرسول سے باہر وصال فرما گئے مگر پورے دورِ فاروقی میں نہ کسی کی نمازِ جنازہ غائبانہ کا اعلان ہوا اور نہ کسی کی نمازِ جنازہ غائبانہ ادا کی گئی۔ خود ان کی شہادت ہوئی مدینہ منورہ سے باہر کسی اور شہر میں نہ ان کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی گئی اور نہ ان سے قبل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی۔

---

(۱) (زاد المعاد ج۱ ص۵۱۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوا

اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت ذوالنورین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا۔ اسلامی خلافت کی سرحدیں آفاق سے باتیں کرنے لگیں۔ کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس دور میں شہید ہوئے۔ اور کتنے وصال فرما گئے۔ مگر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کسی ایک کی بھی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا نہ فرمائی۔ خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کیسی مظلومیت کی شہادت ہے لیکن ہم نے کتب احادیث وتاریخ کی ورق گردانی کی کہ شاید مکہ معظمہ میں کسی نے شہید مظلوم کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی ہو یا کوفہ یا بصرہ میں ہی آپ کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی ہو مگر اس دور میں نمازِ جنازہ غائبانہ کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ نماز نہیں ہوا

اس کے بعد سیدنا اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آتا ہے۔ کسی اسلامی کتاب میں آپ کو ایک فقرہ بھی نہیں ملے گا کہ انہوں نے کسی ایک شخص کی بھی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی ہو اور نہ آپ یہ تلاش کر سکیں گے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کسی شہر میں ان کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی گئی ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں ہوا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ حکومت تاریخ اسلام کا سب سے زیادہ اسلامی فتوحات کا دور ہے۔ آپ نے اپنے ۲۲ سالہ دورِ حکومت میں کسی مسلمان کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا۔

ناظرین! قرآن وحدیث میں جنازہ کے ساتھ غائبانہ کا لفظ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔ نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین ذی اعلام رحمہم اللہ میں اس لفظ کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ غائبانہ نہیں تھا

حدیث نمبر ۱:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی ہے اور اٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر چار تکبیریں کہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں سمجھتے تھے مگر یہی کہ ان کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا۔(۱)

---

(۱) (صحیح ابن حبان ج۶ ص۴۰. مسند امام احمد بن حنبل ج۴ ص۵۱۷. التمهید ج۶ ص۳۳۲. فتح الباری ج۳ ص۴۳۲. زرقانی علی المواهب ج۸ ص۸۷. نیل الاوطار ج۴ ص۵۴. ارواء الغلیل ج۳ ص۱۷۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۲:

امام واحدی نے اپنی کتاب اسباب النزول میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک مرسلاً روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں کشف للنبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سریر النجاشی حتی رآہ وصلّٰی علیہ۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا تخت (جس پر ان کی میت رکھی ہوئی تھی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منکشف کردیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

اس روایت کو قاضی شوکانی نے بھی نقل کیا ہے۔(۱)

ہم نے جو حدیث نمبر ا نقل کی ہے وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے بعد ۴۳ سال زندہ رہے، پہلے کوفہ میں قاضی رہے، پھر ۵۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ انہوں نے بھی ان ۴۳ سالوں میں کسی ایک کی بھی نمازِ جنازہ غائبانہ ادا نہیں فرمائی۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو ابن حبان کے حوالہ سے ہم نے نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ آتے ہیں "وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ" اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیال نہیں کرتے تھے مگر یہی کہ جنازہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے اور ابوعوانہ میں تو یہ الفاظ ہیں "نحن لا نرٰی ان الجنازۃ قدامنا" ہم نہیں دیکھتے تھے مگر یہ کہ جنازہ ہمارے آگے ہے اور مسند احمد میں ہے وہ "و ما نحسب الجنازۃ الا موضوعۃ بین یدیہ" ہم نہیں خیال کرتے مگر یہ کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا ہوا ہے۔

---

(۱) (نیل الاوطار ج٤ ص٥٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سمجھ کر نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا ہی نہیں کہ جنازہ غائب ہے بلکہ اس خیال سے پڑھا کہ جنازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی جنازہ نظر آ رہا تھا چونکہ وہ جنازہ حاضر تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے حاضر ہی سمجھ کر پڑھا۔ اسی لیے انہوں نے کبھی غائبانہ جنازہ نہ پڑھا۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

بعض سطحی ذہنوں میں، ہوسکتا ہے کہ خیال آتا ہو کہ نجاشی کا جنازہ تو حبشہ میں تھا تو یہاں مدینہ منورہ میں کیسے نظر آ گیا۔

جواب:

یہ بطورِ معجزہ کے کشف ہے اللہ تعالیٰ جب چاہیں دکھا دیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ہیں اور موتہ کی لڑائی بطورِ کشف دیکھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جھنڈا زید رضی اللہ عنہ نے لیا اور شہید ہو گیا، پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے لیا اور شہید ہو گیا پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لیا اور شہید ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ فرمایا: جھنڈا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لیا اور فتح ہو گئی۔ (۱)

دوسرا واقعہ:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو مشرکین نے طرح طرح کے سوالات کرنے شروع کر دیے، بیت المقدس کے متعلق بھی سوالات کیے۔ اس حدیث میں آتا ہے، جس کا مفہوم اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۱۶۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

المقدس دکھا دیا گیا اور آپ ﷺ دیکھ دیکھ کر کافروں کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔(۱)

یہ حبشہ اور موتہ اور بیت المقدس تو دنیا کے مقامات ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو آپ ﷺ کو مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے جنت کا مشاہدہ کرا دیں جیسا کہ بخاری ص ۷۷، ۱۰۳، ۱۲۶، ۱۴۴، ۱۶۴ جلد نمبر ۱ میں موجود ہے۔

حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ بھی غائبانہ نہ تھی

حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ بھی غائبانہ ہرگز نہ تھا بلکہ جنازہ آپ کے سامنے تھا۔ جب حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ مقامِ تبوک میں تشریف رکھتے تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ واقعہ الاصابہ میں نقل فرمایا ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ معاویہ بن معاویہؓ کی نمازِ جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا دایاں پر پہاڑوں پر رکھا اور وہ دب گئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ہمیں نظر آنے لگا۔(۲)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھتے ہیں:

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لیے زمین لپیٹ دوں تا کہ آپ ان پر نماز پڑھیں۔ تو جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر زمین پر مارا، جنازہ

---

(۱) (بخاری ج۱ ص۵۴۸)

(۲) (الاصابة ج۳ ص۴۳۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ ﷺ کے سامنے آ گیا اس وقت آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھی۔(۱)

امام بیہقی اور ابن حجر کے علاوہ اس مفہوم کی مزید روایات اس کتب میں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔(۲)

اب ظاہر ہے کہ اگر نمازِ جنازہ غائبانہ جائز ہوتی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو نازل ہو کر اس سوال کی کیا ضرورت تھی اور پھر پر رکھ کر مدینہ منورہ دکھانے کی کیا ضرورت تھی اور جب نظر آ گیا تو غائب کہاں رہا۔

اسی لیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ اس واقعہ سے نمازِ جنازہ غائبانہ پر دلیل لینا جائز نہیں کیوں کہ جب پردے اٹھا دیئے گئے تو جنازہ حاضر ہو گیا۔(غائب نہ رہا)(۳)

پھر اس روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جنازہ کے ساتھ یہ خصوصی رعایت کیوں کی گئی؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ سورۃ الاخلاص (قل هو الله احد) کی صحبت کی وجہ سے، یہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں قل هو الله (پوری سورۃ) پڑھتے رہتے تھے۔

---

(۱) (سنن الکبریٰ ج٤ ص٥١)

(۲) (المعجم الكبير الطبرانی ج٨ ص١١٦، المعجم الاوسط ج٤ ص٥١٩، مجمع البحرين ج٢ ص٤٢٨، مجمع الزوائد ج٣ ص٣٨، مسند الشاميين ج٢ ص١٣، عمل اليوم والليلة ص٧٥)

(۳) (الاصابة ج٣ ص٤٣٧)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگ معاویہ بن مقرن رضی اللہ عنہ، معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ، معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ، معاویہ قرنی رضی اللہ عنہ کو الگ الگ خیال کیا ہے یہ درست نہیں۔ ہمارے نزدیک صحیح معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ ہی ہے اور یہ ایک ہی شخصیت ہے۔

شہید کو کفن اور غسل نہیں دیا جائے گا

حدیث نمبر ۱:

غنیم بن قیس کہتے ہیں کہ شہید کو اس کے کپڑوں میں دفن کر دیا جائے گا اور اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔(۱)

شہید کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی

حدیث نمبر ۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کو مثلہ کیا تھا کافروں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شہید پر نماز نہیں پڑھی سوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے (یعنی ان پر پڑھی تھی)(۲)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة حدیث ۱۱۱۱۵ بیروت)

(۲) (ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب: فی الشهید یغسل)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ جنازہ پڑھی۔ اور دس دس آدمیوں کی نماز پڑھائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا رہا اور باقی جنازے اٹھائے جاتے تھے۔(۱)

حدیث نمبر ۳:

ابو احمد العسکری نے کہا: سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شہید تھے جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھی۔(۲)

حدیث نمبر ۴:

امام محمد بن سعد المتوفی ۲۳۰ھ روایت کرتے ہیں:

محمد بن عمر نے بیان کیا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا فرشتے حمزہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے تھے کیوں کہ وہ اس دن جنبی تھے اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہدا میں سے وہ پہلے شخص تھے جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن نمازِ جنازہ پڑھی اور ان پر چار تکبیرات پڑھیں پھر شہدا کو آپ کے پاس جمع کیا گیا پھر جس شہید کو بھی لایا جاتا اس کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھتے اور اس شہید پر نماز پڑھتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھی۔(۳)

---

(۱) (ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی الصلوٰة علی الشهداء و دفنهم)

(۲) (اسد الغابة ج۲ ص۷۰)

(۳) (الطبقات الکبریٰ ج۳ ص۷)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث نمبر۵:

حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات کے رہنے والوں میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، ایمان لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت فرمائی جب ایک غزوہ میں چند قیدی بطورِ غنیمت کے حاصل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کو تقسیم فرمایا اور اس شخص کا حصہ بھی متعین فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا حصہ اس کے پاس پہنچایا اور وہ ان حضرات کے سواری کے جانور چرایا کرتا تھا۔ جب وہ اس کا حصہ دینے آئے تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ تیرا حصہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے بخشا ہے۔ اس نے یہ حصہ لے لیا اور اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ تیرا حصہ نکالا ہے اس نے عرض کیا کہ میں مال و دولت جمع کرنے کی غرض سے آپ پر ایمان نہیں لایا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی محض اس لیے کی ہے کہ میری اس جگہ حلق پر تیرا مارا جائے بعد ازاں میں مروں اور جنت میں جاؤں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو سچے دل سے اللہ کی تصدیق کرے گا تو اللہ بھی تجھے سچا کرے گا۔ بعد ازاں لوگ کچھ دیر کے لیے ٹھہرے رہے اور اس کے بعد دشمن سے جہاد کے لیے اٹھے کچھ آدمی اسے اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لائے اسے اس جگہ تیر لگا تھا جہاں اس نے بتایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی جو صفات ارشاد فرمائی تھیں اس نے ان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی عملاً تصدیق کی۔ تو شہادت پا کر مراد پوری ہوئی اور اللہ نے اسے بھی سچا کیا۔ بعد ازاں نبی کریم ﷺ نے اپنے جبے کا کفن اسے مرحمت فرماتے ہوئے اسے آگے رکھا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ تو آپ ﷺ کی نماز میں جتنا لوگوں کو سنائی دے سکا وہ یہ تھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہادت پائی میں اس بات پر گواہ ہوں۔(۱)

قبروں کی زیارت کرنا

حدیث نمبرا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ الحدیث(۲)

زیارتِ قبور کی دعا

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گزرے مدینہ (یعنی جنت البقیع) کی قبروں پر سو ان کے سامنے اپنا منہ کیا اور کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

---

(۱) (نسائی، باب: الصلوٰۃ علی الشھداء)

(۲) (مسلم، کتاب الجنائز، باب: استئذان النبی ربہ عز و جل فی زیارۃ قبرِ امہٖ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سلام ہے تم پر اے قبروں والو! اللہ بخشے ہم کو اور تم کو تم ہمارے آگے ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔(۱)

دوسری دعا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبرستان جائیں تو کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

اے مسلمانوں کے گھر والو السلام علیکم، ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ لاحق ہوں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔(۲)

---

(۱) (ترمذی، کتاب الجنائز، باب: ما يقول الرجل اذا دخل المقابر)

(۲) (ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب: ما جاء في ما يقال اذا دخل المقابر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خطبات:

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۵ لا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۭ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

خطبہ جمعہ

پہلا خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلِیِّ الذَّاتِ عَظِیْمِ الصِّفَاتِ سَمِیِّ السِّمَاتِ کَبِیْرِ الشَّانِ جَلِیْلِ الْقَدْرِ رَفِیْعِ الذِّکْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِیِّ الْبُرْھَانِ فَخِیْمِ الْاِسْمِ غَزِیْرِ الْعِلْمِ وَسِیْعِ الْحِلْمِ کَثِیْرِ الْغُفْرَانِ جَمِیْلِ الثَّنَآءِ جَزِیْلِ الْعَطَآءِ مُجِیْبِ الدُّعَآءِ عَمِیْمِ الْاِحْسَانِ سَرِیْعِ الْحِسَابِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ اَلِیْمِ الْعَذَابِ عَزِیْزِ السُّلْطَانِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ۭ الْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الذِّكْرِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ط اَمَّا بَعْدُ فَيٰٓاَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَاْسُ الطَّاعَاتِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ ط وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ ط فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الْاِطَاعَةِ ط وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ ط فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ ط وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ ط فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لا وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ لا وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ لا اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ ط فَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُّجِيْبُ الدَّاعِيْنَ ۝ ط وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

خطبہ عید الفطر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ ط ذِي الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ ط ذِيْ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـــهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اُرْسِلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَـيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمْرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ لِّلّٰهِ عَلَـيْكُمْ فِيْهِ عَوَآئِدُ الْاِحْسَانِ وَرَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَـهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

وَهٰذَا الَّذِيْ ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ فَضْلَـــهٗ وَاَمَّـا اَحْكَامُهٗ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ قَدْ كَتَبْنَاهَا فِي الْخُطْبَةِ الَّتِيْ قَـبْلَـــهٗ نَعَمْ بَقِيَتِ الْمَسْئَلَتَانِ فَنَذْكُرُهُمَا الْاٰنَ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اَلْاُوْلٰى قَالَ عَلَـيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ ط

اَلثَّانِيَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○

خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط وَعَلَّمَ التَّوْحِيْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ هَدَانَا دَارَ السَّلَامِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ قَامُوْا بِاِقَامَةِ الْاَحْكَامِ وَبَذَلُوْآ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَالَهُمْ مِنْ كِرَامٍ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْآ اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ شَرَعَ لَكُمْ فِيْهِ مَعَ اَعْمَالٍ اُخَرَ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قَدْ سَبَقَتْ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ هٰذَا الْعَشْرِ ذِبْحُ الْاُضْحِيَّةِ بِالْاِخْلَاصِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ وَبَيَّنَ نَبِيُّهٗ وَصَفِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَهَا وَفَضَائِلَهَا وَدَوَّنَ عُلَمَآءُ اُمَّتِهٖ مِنْ سُنَّتِهٖ فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ مَسَائِلَهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّـهٗ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً لِّاَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرُ مُصَلَّانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الْاَضَاحِيُّ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُـهٗ وَهٰذَا بَعْضٌ مِّنَ الْفَضَائِلِ وَتَعَلَّمُوْا مِنَ الْعُلَمَآءِ الْمَسَائِلَ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآءُ هَا وَلٰكِنْ يَّنَالُـهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ٥

دوسرا خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ
اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا ط
اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمٰتِ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ ط وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللهِ عُمَرُ ط
وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً عُثْمَانُ ط وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ط وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط
وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً
وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ط اَللهَ اَللهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ط
فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَخَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَالسُّلْطَانُ اللهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللهُ ط اِنَّ
اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ لا فَاذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ
تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ط

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چالیس دعائیں

۱......سوتے وقت کی دعا

حدیث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

الٰہی! تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا۔(۱)

۲......بے خوابی کا علاج

حدیث:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بے خوابی کے عارضہ کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ

اے اللہ! ڈوب گئے ستارے، اور آرام پایا آنکھوں نے اور آپ زندہ ہیں قائم، نہیں پکڑتی آپ کو اونگھ اور نہ نیند، اے زندہ! اے قائم ذات! سکون دے مجھے رات

---

(۱) (مشکوۃ، باب: ما یقول عند الصباح والمساء والمنام، فصل اول، بخاری ج۲/۹۳٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں اور سلا دے میری آنکھ۔(۱)

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر عمل کرنے سے میری تکلیف رفع ہوگئی۔

۳...... بیدار ہونے کی دعا

حدیث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے زندہ کیا ہم کو بعد اس کے کہ مارا تھا ہمیں اور اس کی طرف جی اٹھ کر جانا ہے۔(۲)

۴...... ہر قسم کے نقصان سے بچنے کے لیے وظیفہ

حدیث:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ پڑھے تو اسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

شروع اللہ کے نام سے، نہیں نقصان دے سکتی اس کے نام کی برکت سے کوئی چیز

---

(۱) (عمل الیوم واللیلة لابن لسنی ص۲۰۱)

(۲) (مشکوٰة، باب: ما یقول عند الصباح والمساء والمنام، فصل اول، بخاری ج۲/۹۳٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔(۱)

۵......تمام فکر دور کرنے کا وظیفہ

حدیث:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات بار یہ وظیفہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر دور کر دیتا ہے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔(۲)

۶......سید الاستغفار

حدیث:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعا (سید الاستغفار) صبح کو صدقِ دل سے پڑھے گا پھر اسی دن شام سے پہلے مر جائے وہ شخص جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے وہ شخص جنتی ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ

---

(۱) (مشکوٰۃ، باب: ما یقول عند الصباح والمساء والمنام، فصل ثانی، بخاری ج۲/۱۷٤، ابوداؤد ج۲ ص۳۵۳)

(۲) (ابو داؤد باب: ما یقول إذا أصبح وکتاب الأذکار، امام نووی ص۲۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے بنایا اور میں بندہ ہوں آپ کا اور میں آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق آپ کی پناہ چاہتا ہوں برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے ہیں مجھے اقرار ہے۔ اس احسان کا جو مجھ پر آپ کا ہے اور مجھے اعتراف ہے اپنے گناہوں کا پس بخش دیجیو میرا گناہ کیوں کہ کوئی نہیں بخشتا گناہ آپ کے سوا۔(۱)

۷......سو بار درود شریف پڑھنے سے سو ضرورتوں کا پورا ہونا

حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے۔تیس دنیا میں ستر آخرت میں۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی القول البدیع میں ص ۱۳۱ میں اس درود شریف کے لفظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یا اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی جلاء الافہام ص ۳۵۸ میں درود شریف کے لفظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ

---

(۱) (مشکوۃ، باب: الاستغفار، فصل اول، بخاری ج۲/۹۳۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۸......کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

حدیث:

ایک دن آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس وقت تم کھانے پر ہاتھ ڈالو تو یہ پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ اللّٰہِ

اللہ کا نام لے کر اور اس کی برکت سے کھانا کھاتا ہوں۔(۱)

۹......اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور درمیان میں یاد آئے تو پھر یہ دعا پڑھے

حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے تو یہ پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں کھانے کے اول بھی اور آخر بھی۔(۲)

۱۰......کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے

حدیث:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کھانا کھاتے یا پانی

---

(۱) (مستدرك حاكم، ج٤ ص١٠٧)

(۲) (مشكوة، كتاب الاطعمة، فصل دوم، ترمذى ج٢ ص٨)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیتے تو یہ پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(اس اللہ کی تعریف جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)(۱)

۱۱......دودھ پینے کی دعا

حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ایک تمہارا کھانا کھائے پس کہے اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر ہم کو کھلا اور جس وقت دودھ پلایا جائے تو پس چاہیے کہ کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

(اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ دے)(۲)

۱۲......بیمار پرسی کے وقت کی دعا

حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

---

(۱) (مشکوٰۃ، کتاب الاطعمۃ، فصل دوم، ترمذی ص۱۲. ابو داؤد ج۲ ص۱۸۲)

(۲) (مشکوٰۃ، کتاب الاشربۃ، فصل دوم، ترمذی ص۴۹۸، ابو داؤد ج۲ ص۱۶۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

دور کر تکلیف اے پروردگار خلقت کے اور شفا بخش آپ ہی شفا دینے والا ہے، نہیں ہے شفا مگر آپ ہی کی طرف سے ایسی شفا دے کہ کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔(۱)

۱۳......اپنے نفس امارہ کی شرارتوں سے حفاظت کی دعا

حدیث:

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ (۲)

اے میرے رب! تو میرے دل میں بھلائی کرنے کی بات ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی شرارت سے محفوظ رکھ۔

۱۴......نیا چاند دیکھنے کی دعا

حدیث:

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اے اللہ! یہ چاند نکال ہم پر ساتھ امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔(۳)

---

(۱) (مشکوۃ، باب: عیادۃ المریض، فصل اول، بخاری ج۲ ص۸٤۷)

(۲) (ترمذی، ج۲ ص۸۸۲)

(۳) (مشکوۃ، باب: الدعوات فی الاوقات، فصل دوم، ترمذی ص۴۹۸)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۵......روزہ افطار کرنے کی دعا

حدیث:

حضرت معاذ بن زہرہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ! آپ کے لیے میں نے روزہ رکھا اور آپ کے رزق پر اس کو افطار کیا۔ (۱)

۱۶......نیا کپڑا پہنتے کی دعا

حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ کو پہنایا کہ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔

پھر پرانے کپڑے اللہ کے نام پر دے دے، وہ اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت اور پردے میں ہو جاتا ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (۲)

---

(۱) (ابو داؤد ج۱ ص۳۴۲، مشکوٰۃ، کتاب الصوم، ص۱۷۵)

(۲) (مشکوٰۃ، کتاب اللباس، فصل سوم، ترمذی، ص۵۱۲)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۷......آئینہ دیکھنے کی دعا

حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ

اے اللہ! جس طرح آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میری سیرت بھی اچھی کردے۔(۱)

۱۸......مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے ہیں وہ سب بخشے جائیں گے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

پاک ہے تو اے اللہ! اور اپنی خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں آپ کے سوا میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(۲)

---

(۱) (مسند أحمد حديث: ۳۸۲۳)

(۲) (ترمذی، باب: ما يقول إذا قام من مجلس، ج۲ ص۱۸۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۹......مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی (مادی، روحانی) مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے ضرور محفوظ رکھے گا۔ (کسی مبتلائے مرض کو دیکھ کر آہستہ پڑھے تو بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بلا سے بچایا جس میں اس نے تجھے مبتلا کیا اور فضیلت عطا کی مجھے اکثر مخلوق پر۔ (۱)

۲۰......ادائیگی قرض کی دعا

حدیث:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا: میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں، آپ میری مدد فرمائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

---

(۱) (مشکوٰۃ، باب: الدعوات فی الأوقات، فصل دوم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔(۱)

۲۱..... رزق میں برکت کی دعا

حدیث:

مکحول سے روایت ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو زیادہ پڑھا کر اس لیے کہ یہ بہشت کے خزانوں میں سے خزانہ ہے۔

حضرت مکحول نے کہا: جو شخص یہ کہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ

نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی اللہ کے سوا اور نہیں ہے جائے پناہ اور نہ جائے نجات اللہ سے مگر اسی کی طرف سے۔

تو اللہ تعالیٰ اس سے ضرور نقصان کی ستر (۷۰) قسمیں دور کر دیتا ہے۔ ان میں سے ادنیٰ محتاجگی ہے۔(۲)

---

(۱) (مشکوٰۃ، باب: الدعوات فی الأوقات، فصل دوم، ترمذی ج۲ ص۱۹۵)

(۲) (مشکوٰۃ، باب: ثواب التسبیح والتھلیل، فصل سوم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۲۲..... اسمِ اعظم (یعنی آیتِ کریمہ) پڑھنے کا فائدہ

حدیث:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

الٰہی! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں، بلاشبہ میں ہی ظالم ہوں۔

جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ سے مذکور بالا دعا کرتا ہے اللہ قبول کرتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (۱)

۲۳..... اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو کوئی شخص ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

---

(۱) (مشکوٰۃ، باب: اسماء اللہ تعالیٰ، فصل دوم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْطُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيُ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيُّ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ

۲۴......سواری کی دعا

حدیث:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے پاس سواری کے لیے جانور حاضر کیا گیا اس کی رکاب پر پاؤں رکھتے ہوئے کہا: بسم اللہ جب اس کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھے تو کہا الحمد للہ پھر یہ دعا پڑھی:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ○ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اللہ پاک ہے جس نے ہمارے لیے یہ سواری (جونسی بھی ہو) تابع کر دی ہے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں،

پھر تین بار الحمد للہ تین اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھی

سُبْحٰنَكَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

تو پاک ہے اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا مجھے بخش کیوں کہ گناہوں کا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے ان سے پوچھا گیا کہ امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔(۱)

۲۵......مرغ کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیوں کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

الٰہی! میں آپ کا فضل چاہتا ہوں۔(۲)

۲۶......گدھے کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے

حدیث:

اسی حدیثِ ابو ہریرہؓ میں آگے آتا ہے۔ اور جب گدھے کا رینگنا (چلانا) سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیوں کہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (۳)

---

(۱) (مشکوۃ، باب: الدعوات فی الأوقات، فصل ثانی)

(۲) (مشکوۃ، باب: الدعوات فی الأوقات، فصل اول)

(۳) (مشکوۃ، باب: الدعوات فی الأوقات، فصل اول)

۲۷...... [illegible]

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: السلام علیکم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، وہ بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس نیکیاں ملیں گی۔ پھر ایک اور شخص آیا، اس نے عرض کیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی جواب دیا، وہ بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی۔ ایک اور تیسرا آدمی آیا۔ اس نے عرض کیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا اور فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔(۱)

۲۸...... چھینک کے وقت کی دعا

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص چھینک لے تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے:

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ

اللہ تجھ پر رحم کرے۔

---

(۱) (مشکوۃ، باب: الدعوات السلام، فصل دوم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پھر چھینک لینے والا یہ کہے:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے۔(۱)

۲۹.....بازار جانے کی دعا

حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے۔ اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے نہیں مرے گا اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے دس لاکھ درجے بلند کر دیتا ہے۔(۲)

---

(۱) (بخاری ج۲ ص۹۱۹)

(۲) (مستدرک حاکم ص۵۳۸، ترمذی ص۴۹۴)

۳۰.....دنیا وآخرت کی سب بھلائیوں کے جامع دعا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہو گئے تھے سو فرمایا ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے تھے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ! جو تجھے عذاب کرنا آخرت میں وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

یا اللہ! دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذابِ دوزخ سے۔(۱)

۳۱......لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت

حدیث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! مجھے ایک ایسی چیز سکھا کہ میں اس کے ساتھ آپ کو یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! کہہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ،

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے پروردگار! یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا جو میرے ساتھ خاص ہو۔ فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور

(۱) (ترمذی ج۱ ص۱۸۷)

جو ان کو آباد کرنے والے ہیں اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک طرف رکھ دیئے جائیں اور لَا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو دوسری طرف رکھ دیا جائے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھاری ہو جائے گا۔(۱)

۳۲...... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

برائی سے بچاؤ اور نیکی کا کرنا بجز اللہ تعالیٰ کی توفیق کے نہیں ہو سکتا۔(۲)

حدیث:

آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ کلمہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ ترین غم ہے۔

۳۳...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ تھامنے والا ہے اور میں اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔(۳)

حدیث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر

---

(۱) (مشکوۃ، باب: ثواب التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر، فصل دوم)

(۲) (بحوالہ صحاح ستہ، مسند احمد، بزار، طبرانی، ابن حبان)

(۳) (ابن سنی ص۶۱)

نماز کے بعد تین دفعہ یہ استغفار پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اگر چہ وہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میدانِ جہاد سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔(۱)

۳۴......بہت وزنی کلمات

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان سے ان کا کہنا نہایت آسان ہے لیکن میزان اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہوگا۔ وہ کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

پاک ہے اللہ سمیت اس کی تعریف کے پاک ہے اللہ عظمت والا۔(۲)

۳۵......اگر کسی کا دل پڑھنے سے اچاٹ ہو جائے اور تعلیم پر دل نہ لگتا ہو تو یہ دعا پڑھا کرے

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهٖ

اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع دے جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اور وہ چیز مجھے سکھا جو مجھے نفع بخشے اور مجھے ایسا علم نصیب کر جو میرے لیے فائدہ مند ہو۔(۳)

---

(۱) (ترمذی ص۴۸۹)

(۲) (صحیح بخاری، باب: قول اللہ و نضع الموازین القسط، ج۲ ص۱۲۹)

(۳) (مستدرک حاکم ج۱ ص۵۱۰)

۳۶......سُبْحَانَ اللّٰهِ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پاک ہے اللہ تعالیٰ

جو شخص اس پاک کلمہ کو ایک سو بار ایمان و اخلاص کے ساتھ پڑھے گا تو اس کو ایک سو غلام وہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

۳۷......اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں

ایک سو مرتبہ یہ پاک کلمہ پڑھنے والے شخص کو ایک سو گھوڑے زین و لگام ڈالے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے دینے کے برابر ثواب ملے گا۔

۳۸......اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

ایک سو مرتبہ یہ پاک کلمہ پڑھنے والے کو ان ایک سو اونٹوں جن کے گلوں میں قربانی کے لیے پٹے ڈالے ہوئے ہوں اور جن کو مکہ مکرمہ میں نحر (ذبح) کیا جائے اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول بھی ہوں، کے برابر ثواب ملے گا۔

۳۹......لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں (۱)

---

(۱) (حصن حصين ص ٤١٦، بحواله نسائى، ابن ماجة، مسند أحمد)

۴۰......حادثات سے بچنے کا وظیفہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو کسی نے آکر خبر دی کہ آپ کا مکان جل گیا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بڑی بے فکری سے فرمایا کہ ہرگز نہیں جلا۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص یہ کلمات شروع دن میں پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی اور شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس پر کوئی مصیبت نہ آئے گی اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے نفس میں اور اہل و عیال میں اور مال میں کوئی آفت نہ آئے گی اور میں یہ کلمات صبح کو پڑھ چکا ہوں تو پھر میرا مکان کیسے جل سکتا ہے۔ پھر لوگوں سے کہا: چل کر دیکھو۔ سب کے ساتھ چل کر مکان پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ محلے میں آگ لگی اور ابو درداء رضی اللہ عنہ کے مکان کے چاروں طرف مکانات جل گئے اور ان کا مکان بیچ میں محفوظ رہا۔

وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۱)

---

(۱) (کتاب الاسماء والصفات للبیهقی ص۱۲۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو گوجرانوالہ

کی ایک عظیم مذہبی وسماجی شخصیت

عزت مآب
جناب
حاجی ریاض احمد صاحب
دامت برکاتہم العالیہ

آف کوہلووالہ

کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

جن کی توجہ، نگرانی اور مالی تعاون سے

بہت سے لوگوں کی زندگی آسانی سے گزر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کا یہ فیض قیامت تک جاری وساری رکھے۔ آمین